روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام



روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Ruhani Khazain

Collection of The Books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani,
The Promised Mesiah and Mahdi (1835-1908) Peace be on him.

Computerized Edition
Published in 2008

Published by:
Nazarat Ishaat Rabwah, Pakistan

Printed by:
Zia-ul-Islam Press, Rabwah

ISBN: 81 7912 175 5



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصــــر

لندن
10-8-2008

پیغام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر واشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپؑ فرماتے ہیں:

"کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے...... ایسا ہی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْهُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ **ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہو گا جو آنحضرت** صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہو گا...... اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ اور حسب منطوق آیت قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور

مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجّت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے''۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سو اس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''درکلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ''۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ''تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الٰہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آبِ حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کرسکتا''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی **یفیض المال حتی لا یقبلہ احد** (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ"۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے"۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ''روحانی خزائن'' پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اوّل کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ ایڈیشن اوّل میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔ البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تا کہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس مڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر ۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون **''ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات''** جو پہلے ''تصدیق النبی'' کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر ۱ مابین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔ اس کے بعد مراسلت نمبر ۲ مابین منشی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل ہونے سے رہ گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ’’التبــلیــغ‘‘ کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ ایڈیشن اوّل میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد۵ میں شامل نہیں ہو سکی تھی۔ نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کر دی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۹ تا ۳۴ پر مشتمل ’’گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟‘‘ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جا رہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ’’عصمت انبیاء‘‘ کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۵ تا ۲۰۹ میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔ اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

(ح) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۷؍دسمبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں ’’احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے‘‘ کے عنوان سے ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا اسے روحانی خزائن جلد ۲۰ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا۔

اس جلد کی تیاری میں عزیزم محترم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی نائب ناظر اشاعت کے ساتھ مکرم محمد یوسف شاہد صاحب، مکرم ظہور احمد مقبول صاحب، مکرم رشید احمد طیب صاحب، مکرم عطاء البصیر محمود صاحب، مکرم ظفر علی صاحب، مکرم طاہر احمد مختار صاحب، مکرم سلطان احمد شاہد صاحب مربیان سلسلہ نے کام کیا۔ احباب ان سب واقفین زندگی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

سید عبدالحی

ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

ترتیب

روحانی خزائن جلد ۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ سولھویں جلد ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی دو عربی تصنیفات **خطبه الهامیه** اور **لجّة النّور** پر مشتمل ہے۔

خطبہ الہامیہ

عیدالاضحیٰ جو ۱۱/ اپریل ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰/ ذوالحج ۱۳۱۷ھ کو ہوئی۔ اس روز عید کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو **خطبہ الہامیہ** کے نام سے مشہور ہے اور وہ اس کتاب کا وہ حصہ ہے جو **یَا عِبَادَ اللّٰهِ فَکِّرُوْا** سے شروع ہوتا ہے اور **وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمْ خَبِیْرٌ** پر ختم ہوتا ہے۔ یہ خطبہ طبع باراول کے صفحہ ا سے لے کر صفحہ ۳۸ پر اور اس طبع کے صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۷۳ پر ختم ہوتا ہے اس کے بعد ’’الباب الثانی‘‘ شروع ہوتا ہے۔ اصل خطبہ میں جس کی وجہ سے ساری کتاب کا نام ’’خطبہ الہامیہ‘‘ رکھا گیا قربانی کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور باقی چار ابواب میں جو آپ نے بعد میں رقم فرمائے اپنے دعویٰ پر روشنی ڈالی ہے اور قرآن مجید واحادیث سے اپنے دعویٰ کی صداقت اور تائید میں دلائل دیئے ہیں۔ اس میں ایک اشتہار چندہ منارۃ المسیح بزبان اُردو بطور ضمیمہ خطبہ الہامیہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت اقدس نے منارۃ المسیح کے اغراض و مقاصد کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی دو قسمیں معراج مکانی اور معراج زمانی ذکر فرما کر معراج زمانی کے لحاظ سے ’’مسیح موعود‘‘ کی مسجد کو **مسجد اقصیٰ** قرار دیا ہے اور اس اشتہار کے آخر میں آپ نے ۲۸/ مئی ۱۹۰۰ء تاریخ تحریر فرمائی ہے۔

اوراس سے پہلے طبع اوّل کے ٹائٹل پیج کے صفحہ ۲ سے ا، ب، ج صفحات اوراس طبع کے صفحہ ۳ سے صفحہ ۱۱ تک عربی زبان میں جو ''اَلْاِعْلَان'' شائع شدہ ہے اس کے نیچے ۲۵؍اگست ۱۹۰۱ء تاریخ درج ہے اور حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ جو زیرعنوان ''ما الفرق بین اٰدم و المسیح الموعود'' اور ''الحالة الموجودة تدعو المسیح الموعود و المھدی المعھود'' جو کتاب کے آخر میں طبع اول کے صفحہ ا سے صفحہ ش تک اوراس طبع کے صفحہ ۳۰۷ سے صفحہ ۳۳۴ تک درج ہے۔اس کے آخر میں ۱۷؍اکتوبر ۱۹۰۲ء تاریخ لکھی ہے۔ان تاریخوں سے ظاہر ہے کہ اصل خطبہ کے علاوہ جو آپ نے ۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء کو دیا تھا باقی چارابواب اور دوسرے اشتہار اور حواشی آپ نے مئی ۱۹۰۰ء سے لے کر ا کتوبر ۱۹۰۲ء تک کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت تصنیف فرمائے اوراس کی اشاعت موجودہ مکمل کتاب کی صورت میں اکتوبر ۱۹۰۲ء کے بعد ہوئی۔

خطبہ الہامیہ ایک خدائی نشان ہے

عید الاضحیٰ ۱۱؍اپریل ۱۹۰۰ء کی تقریب میں شمولیت کے لئے ۱۰؍اپریل سے ہی مہمانوں کی آمد قادیان میں شروع ہوگئی تھی اور بٹالہ، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپورتھلہ، پٹیالہ، سنور وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان پہنچ چکے تھے۔اخبار الحکم ۱۷؍اپریل ۱۹۰۰ء میں روئیداد جلسہ عید اضحیٰ کے عنوان کے تحت لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

> یوم العرفات کو علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو اطلاع دی کہ ''میں آج کا دن اوررات کا کسی قدر حصّہ اپنے اوراپنے دوستوں کے لئے دُعا میں گذارنا چاہتا ہوں۔اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام اور جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تا کہ دعا کرتے وقت مجھے یادرہے'' (اس پر تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر حضورؑ کی خدمت میں بھیج دی گئی۔مغرب وعشاء میں حضورؑ تشریف لائے۔جو جمع کی گئیں بعد فراغت فرمایا:-

''چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گذاروں۔اس لئے میں جاتا ہوں تا کہ تخلّف وعدہ نہ ہو۔''

یہ فرما کر حضورؑ تشریف لے گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے۔دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جا کر حضرت اقدس سے تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔اس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

''خدا نے ہی حکم دیا ہے۔'' اور پھر فرمایا کہ ''رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔شاید یہی مجمع ہو۔''

.... جب حضرت اقدسؑ عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے **یاعباداللہ** کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا...... اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا۔

''اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں''

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ

''اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔**الحمد للہ** کہ وہ ساری دُعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔''

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سُنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرطِ جوش کے ساتھ سجدۂ شکر میں جا پڑے۔حضورؑ کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدۂ شکر ادا کیا۔سجدہ سے سر اُٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

''ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ **''مبارک''** یہ گویا قبولیت کا نشان ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۴، ۳۲۵)

تاریخ احمدیت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی روایات خلاصۃً تحریر ہوئی ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ

''حضور نے کھڑے ہوکر **یـــا عبـــاد اللہ** کے لفظ سے فی البدیہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔آپ نے ابھی چند فقرے ہی کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم وبیش دوسو تھی وجد کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی۔محویّت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہوگیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲صفحہ۸۴تفصیل کے لئے دیکھئے روایات صحابہ جلد۱۳صفحہ۳۸۵۔۳۸۶)

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی فرماتے ہیں کہ

''............حضرت مسیح موعودعلیہ السّلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل وصورت زبان اورلب ولہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دُنیا کا انسان ہے جس کی زبان پرعرش کا خدا کلام کررہا ہے۔خطبہ کے وقت آپ کی حالت اورآواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ہرفقرہ کے آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سُرخ اورنہایت درجہ نورانی۔خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہوکرفرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں مَیں خودبھی نہ بتا سکوں۔پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ان ہردو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نورالدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنا پڑتے تھے۔''

(تاریخ احمدیت جلد۲صفحہ۸۴۔تفصیل کے لئے دیکھئے روایات حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سیرت المہدی جلددوم تتمہ صفحہ۳۶۵تا۳۷۱)

اسی خطبہ سے متعلق حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے کتاب تعطیر الانام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ کے ورق پراپنے قلم مبارک سے دوخوابیں تحریرفرمائی ہیں۔۱۹/اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضور نے

میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ

''میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔اُن سے اُنہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔تو اس نے جواب دیا کہ اُوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔''

یہ خواب بعینہٖ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سُن رہے ہیں۔یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔''

(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۹۰۔ایڈیشن چہارم)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خطبہ الہامیہ سے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

''۱۱/اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ **آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی**۔اور نیز یہ الہام ہوا۔

کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

............تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہ میرے مُنہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے، کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام **خطبہ الھامیہ** رکھا گیا لوگوں میں سُنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو۲۰۰سو کے قریب ہوگی۔سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کُھل رہا تھا۔مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود

بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا...... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا‘‘

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۷۵، ۳۷۶ نیز دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲۱۰ و سرورق خطبہ الہامیہ)

پس خطبہ الہامیہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے جو ۱۱؍ اپریل ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہوا۔

لُجَّةُ النُّور

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اسلامی ممالک عرب اور فارس اور روم اور بلاد الشام وغیرہ کے متقی بندوں اور صالح علماء اور مشائخ کو تبلیغ کرنے کے لئے بصورت مکتوب تصنیف فرمائی اور اس کی تصنیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہوئے جن میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی۔ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا ارادہ کئی باب لکھنے کا تھا (دیکھو صفحہ ۶ لجّۃ النّور) مگر ایک ہی باب آپ نے لکھا اور پھر معلوم ہوتا ہے آپ کی توجہ دوسری کتب کی طرف مبذول ہوگئی اور اس کتاب کی عام اشاعت آپ کی وفات کے بعد فروری ۱۹۱۰ء میں ہوئی۔

اس کتاب کے شروع میں آپ نے اپنی کنیت ابو محمود احمد تحریر فرمائی ہے اور اس میں آپ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ضرورتِ زمانہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور اپنے آبائی سوانح، اپنے الہام ربّانی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات کا شرح وبسط سے ذکر فرمایا ہے اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلامی کی دینی اور دنیوی ابتر حالت کا نہایت المناک نقشہ کھینچا ہے۔ ان کے آپس میں افتراق و انشقاق اور اُن کے عقائد فاسدہ اور مسلمان علماء اور صوفیاء اور عامۃ المسلمین کی خرابیوں اور الحاد و بے دینی اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کے سامنے ان کی بے کسی اور بے بسی کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور آخر میں پادریوں کے حملوں کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں پر انہیں شکست فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور فرمایا ہے کہ

"اليوم يئس الذين كانوا يصولون على الاسلام"

(لُجّة النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۷۵)

یعنی آج اسلام پر حملہ آور کفار نا امید ہو گئے ہیں اور تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اور اس نے مجھے ہر قسم کی برکات سے نوازا اور میری ہر آرزو پوری کی اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔ان نعمتوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اس نعمت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ بعض اوقات انسان اس خیال سے افسردہ اور دل شکستہ اور غمگین رہتا ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہوتا جو اس کی وفات کے بعد اس کا وارث ہو مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قسم کا غم مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ہوا۔ و اعطانی ربی ابناءً الخدمة ملّتہٖ کیونکہ میرے رب نے مجھے اپنی جناب سے بیٹے عطا کئے ہیں جو دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ (لجّة النور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۳۹۸)

اس کتاب میں آپ نے اس بہتان کی بھی تردید فرمائی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

"ہم نیک اور صالح علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا آریہ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کے ہوں بلکہ ہم تو اُن کے سفہا اور بے ہودہ گو لوگوں میں سے بھی صرف ان کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی فضول گوئی اور بد گوئی اور سبّ و شتم میں مشہور ہو چکے ہیں۔لیکن جو لوگ سفاہت اور بدزبانی سے بَری ہیں۔ہم ان کا خیر سے ذکر کرتے اور ان کی تکریم و احترام کرتے اور ان سے بھائیوں کی طرح محبت رکھتے ہیں۔" (ترجمہ از لُجّة النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۰۹)

اور اس کتاب میں حضرت اقدس نے یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی درج فرمائی ہے کہ "اللہ تعالیٰ میری نصرت فرمائے گا یہاں تک کہ میرا امر یا میری دعوت زمین کے مشارق و مغارب میں پہنچے گی۔"

(ترجمہ از لُجّة النُّور۔روحانی خزائن جلد۱۶صفحہ۴۰۸)

اصل کتاب عربی میں ہے اور اس کے نیچے فارسی زبان میں ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

خاکسار

جلال الدین شمسؔ

ٹائیٹل بار اول

هذا هو الكتاب الذي الهمت حصة منه من رب العباد - في يوم عيد من الاعياد - فقرءته على الحاضرين - بانطاق الروح الامين - من غير مدد الترقيم والتدوين - فلا شك انه اٰية من الاٰيات - وما كان لبشر ان ينطق كمثلي مرتجلا مستحضرا في مثل هذه العبارات - وكان الناس يرتقبون طبعه رقبة يوم العيد - ويستطلعون بعيون المشتاق المريد - فالحمد لله الذي اراهم مقصودهم بعد الانتظار - ووجد واطلهم كبستان مذللة اغصانه من الثمار - وانه صنيعة احسان الحضرة - ومطية تبليغ الناس الى السعادة - وانه غيث من الله بعد ما امحلت البلاد وعم الفساد - ولن تجد هذه المعارف في الآثار المنتقاة المدونة من الثقات - بل هي حقائق اوحيت اليّ من رب الكائنات - وانه اظهار تام وهل بعد المسيح كتم - وهل بعد خاتم الخلفاء على السر ختم - وليس من العجب ان تسمع من خاتم الائمة - نكاتا ما سمعت من قبلُ من علماء الملة - بل العجب كل العجب ان يأتي المسيح الموعود والامام المنتظر وحكمُ الناس وخاتم الخلفاء - ثم لا يأتي بمعرفة جديدة من حضرة الكبرياء - ويتكلم كتكلم العامة من العلماء - ولا يفرق قرابتنا بين الظلمة والضياء - واني سميت هذه الرسالة

خُطبةً اِلهاميّةً

وَاِنّي عَلَّمتُها اِلهامًا مِّن رَّبّي وكانت اٰيةً

تعداد الاشاعة ۲۱۰۰

ثمن نسخة واحدة عـ ۸/

وانها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين البهيروي في سنة ۱۳۱۹ من الهجرة المقدسة

﴿۱﴾

آلاعلان

ايّهـا الاخـوان من العرب وفارس والشام. وغيرها من بلاد الاسلام. اعـلـموا رحمكم اللّٰه انی کتبت هٰذا الکتاب لکم ملهمًا من ربّی. واُمرت ان ادعـوکـم الـی صـراط هُديتُ اليه و اُؤدبکم بادبی. وهٰذا بعدما انقطع الامل مِن علماء هٰذه الديار. وتحقق انهم لا يبالون عقبی الدار. وانقطعت حرکتهم الـی الـصـدق مـن تـفـالـجٍ لامـن فالجٍ. وما نفعهم اثر دواء ولاسعی معالج. ومـابـقـی لِاَجَـارِد الـمـعـارف فی ارضهم مرتع. ولا فی اهلها مطمع. فعند ذالک الـقـی فی قلبی من الحضرة. ان اٰوی اليکم لطلب النصرة. لتکونوا انـصاری کاهل المدينة ومن نصرنی وصدقنی فقد ارضی ربه وخيرَ الْبرية. وان شـرالـد واب الـصّـم الـبـکم الذين لا يصغون الی الحق والحکمة. ولا يسـمـعون برهانًا ولوکان من الحجج البالغة. واذا قيل لهم اٰمنوا بما اتاکم مـن ربّـکم من الحقّ والبيّنة. بعد ايام کثرت الفِرق واختلافهم فيها وتلاطم بـحـرالـضـلالة. قـالـوا لانـعـرف مـاالـحـق وانا وجدنا اٰبَاء نا علی عقيدة. وانـاعـليها الی يوم المنيّة. وماقلت لهم الاما قال القراٰن. فما کان جوابهم الاالسب والهذيان. وان اللّٰه قد علّمنی ان عيسی ابن مريم قد مات. ولحق الامـوات. وامـاالـذی کـان نازلا من السماء. فهو هٰذا الـقـائم بينکم کما اوحـی الـيّ من حضرة الکبرياء. وکـانت حقيقة النزول ☆ ظهور المسيح الـمـوعـود عند انقطا ع الاسباب. وضعف الدولة الاسلامية وغلبة الاحزاب

☆ **الحاشية** – اعـلـمـوا انّ لـفـظ الـنـزول قـد اختيـر لـلمسيح الموعود للوجهين (۱) احـد هـمـا لاظهـار انقطا ع الاسباب الارضية کالحکومة والرياسة والوسائل الحربية فی مُـلک يُـبعـث فيه من الحضرة الاحديّة. کانّه کانت اشارة الٰی ان المسيح الموعود لايأ تی الا فـی مُـلک لايبـقٰی فيه للاسلام قوةٌ ولا لـلـمسـلـمـيـن طاقة ومع ذالک يقومون للانکار و

وکان ھٰذا اشارة الی ان الامر کله ینزل من السماء. من غیر ضرب الاعناق وقتل الاعداء. ویُریٰ کالشمس فی الضیاء. ثم نقل اهل الظاهر ھٰذه الاستعارة الی الحقیقة. فھٰذه اوّل مصیبة نزلت علٰی ھٰذه الملة. وما اراد اللّٰه من انزال المسیح. الّا لیُری مقابلة الملتین بالتصریح. فان نبینا المصطفٰی کان مثیل موسٰی. وکانت سلسلة خلافة الاسلام. کمثل سلسلة خلافة الکلیم من اللّٰه العلام. فوجب من ضرورة ھٰذه المماثلة والمقابلة ان یظهر فی اٰخر ھٰذه السلسلة مسیح کمسیح السلسلة الموسویة. ویهود کالیهود الذین کفّروا عیسٰی وکذبوه و ارادوا قتله وجروه الٰی ارباب الحکومة فمن العجب ان علماء الاسلام اعترفوا بان الیهود الموعودون فی اٰخر الزمان لیسوا یهودًا فی الحقیقة بل هم مثلهم من المسلمین فی الاعمال وَالعادة. ثم یقولون مع ذالک ان المسیح ینزل من السماء. وهو ابن مریم رسول اللّٰه فی الحقیقة لامثیله من الاصفیاء. فکانهم حسبوا ھٰذه الامة اردء الامم واخبثهم فانهم زعموا ان المسلمین قوم لیس فیهم احد یقال له انه مثیل بعض الاخیار السابقین. وامّا مثیل الاشرار فکثیرفیهم ففکروا فیه یامعشر العاقلین. ثم ان مسئلة نزول عیسٰی نبی اللّٰهِ کانت من اختراعات النصرانیین. واماالقراٰن فتوفاه والحقه بالمیتین. وما اضطرت النصارٰی الٰی نحت ھٰذه العقیدة الواهیة الا

بقیة الحاشیة ۔ یریدون اَن یطفئوا نور اللّٰه فضلا من ان یکونوا من الانصار فیؤیّد المسیح من لدن ربّ السماء ولایکون علیه منّة احد من ملوک الارض واهل الدول والامراء ولایستعمل السیف والسنان فکانّه نزل من السماء ونصره اللّٰه من لدنه و أعان (۲) ثانیهما لاظهار شهرة المسیح الموعود فی اسرع الاوقات والزمان فی جمیع البلدان. فان الشئ الذی ینزل من السماء یراه کل احدٍ من قریبٍ وبعیدٍ ومن الاطراف والانحاء. ولایبقٰی علیه سِتْرٌ فی اَعْین ذوی الانصاف. ویشاهد کبرقٍ یبرق من طرفٍ الی طرفٍ حتّی یحیط کدائرةٍ علی الاطراف. منه

فـي ايـام اليـأس وقـطع الامل من النصرة الموعودة. فان اليهود كانوا يسخرون منهـم ويـضـحـكـون عـليهم ويؤذونهم بانواع الكلمات. عندما رَأَوْا خذلانهم وتـقـلبهـم فـي الأفـات. فـكـانوا يقولون اين مسيحكم الذی كان يزعم انه يرث سـرير داوٗد ويـنـال السلطنة ويـنـجـی اليهـود فتـألـم الـنصارٰی من سماع هٰذه الـمطاعن. و الام الـصبرُ باللّاعـن. فـنـحـتـوا الجوابَين. عند هٰـذين الـطـعنين والـخـطابين. فقالوا ان يسوع ابن مريم وان كان مانال السلطنة فی هٰذه الأوان. ولٰـكـنـه يـنـزل بصورة الملوک الجبارين القهارين فی اٰخر الزمان. فيقطع ايدی اليهـود وارجلهم وانوفهم ويهلكهم باشد العذاب والهوان. ويجلس احبابه بعد هٰـذا العقاب. علٰی سرر مرفوعة موعودة فی الكتاب. و اما قول المسيح انه من اٰمـن بـه فينجيه من الشدائد التی نزلت علٰی بنی اسرائيل. فمعناه انه ينجيه بدمه مـن الـذنـوب لامـن جـور الـحكومة الرومية كما ظنّ وقيل. فحاصل الكلام ان النصارٰی لمّا اٰذاهم طول مكثهم فی المصائب. واطال اليهود السنهم فی امرهم وحسبـوهـم كـالـخـاسـر الخايب. شق عليهم هٰذا الاستهزاء. فنحتوا العقيدتين الـمذكورتين ليسكت الاعداء. وانّ من عادات الانسان. انه يتشبّث بامانی عند هبـوب رياح الحرمان. واٰذا رأی انـه مـابـقـی له مقام رجاء. فيسرّ نفسه باَهْواءٍ. فيـطـلـب مـا نـدّ عـن الاذهـان. وشـذّ عن الأذان. فقد يطلب الكيمياء عند نفاد الاموال. وقد يتوجه الی تسخير النجوم والاعمال. وكذالک النصارٰی اذا وقع عـليهـم قول الاعداء. وما كان مَفَرٌّ من هٰذا البلاء. فنحتوا مانحتوا واتّكئوا علی الامـانی. كماهوسيرة الاسير والعانی. فاشاعوا الاصولين المذكورين كما تعلم وتـرٰی. ووفّـوا حـق الـعـمٰـی. ولـمـا صـار اعتقاد نزول المسيح جزو طبيعتهم. واحاط علی مجاری الفهم وعادتهم. كانت عنايتهم مصروفة لامحالة الی نزول عيسٰـی. ليهـلـک اعـداء هـم ويـجلسهم علی سرر العزة والعُلٰی. فهٰذا هوسبب سـريان هٰذه العقيدة فی الفِرق المسيحية. ومثلهم فی الاسلام يوجدفی الشيعة. فـانّـه لـمّـا طـال عـليهـم امـد الـحرمـان. ومـا قـام فيهم ملک الی قرون من

﴿ب﴾

الـزمـان. نـحتـوا مـن عـنـد انـفسهـم ان مهـديهـم مستترفی مغارة. ويخرج فی اٰخـرالـزمان و يحيی صحابة رسول اللّٰہؐ ليقتلهم بِاذِيّةٍ. وان حسينًا بن علی وان كـان مـانـجّـاهـم مـن ظـلـم يزيد. ولكن ينجّيهم بدمه فی اليوم الأخرمن عذاب شـديـد. وكذالک كل من خسر وخاب نَحَتَ هٰذا الجواب. وسمعت ان فرقة مـن الـوهـابيين الهـنـديين يـنـتـظـرون كـمثـل هٰذه الفرق شيخهم سيد احمدن البـريـلوی وانفدوا اعمارهم فی فلوات منتظرين فهٰؤلاء كلهم محل رحم بمالم يـرجـع احـد مـن كـبـراء هـم الـی هٰـذا الـحيـن. بل رجع المنتظرون اليهم وكم حسـرات فـی قـلـوب الـمـقـبـوريـن. فملخّص القول ان عقيدة رجوع المسيح وحيـاتـه كـانـت مـن نسج النصارٰی ومفترياتهم. ليطمئنوا بالامانی ويذبّوا اليهود وهـمـزاتهم. واما المسلمون فدخلوها من غير ضرورة. و اُخذوا من غير شبكة. واكـلـوا السـم مـن غيـر حلاوة. واذا قبلوا ركنًا من ركنی الملة النصرانية. فما مـعـنـی الانكار من الركن الثانی اعنی الكفّارة. وانـا فصّلنا هٰذه الامور كلها فی الـكـتـاب. وكـفـاک هٰذا ان كنت من الطُّلّاب. ان الذين ظنوا من المسلمين ان عيسٰـی نـازل من السماء مااتبعوا الحق بل هم فی وادی الضلال يتيهون. ما لهم بـذالک مـن علم ان هم الا يخرصون. اَمْ اُوْتوا من البرهان اوعُلّموا من القراٰن فهم بـه مستـمسـكون. كلّا بل اتبعوا اهواء الذين ضلّوا من قبل وتركوا ما قال ربّهم ولا يبـالـون. وقـد ذكر الفرقان ان عيسٰی قـد توفّی فبـأی حـديـث بعد ذالک يؤمنون. الايـفـكـرون فی سرّ مجیٔ المسيح ام علی القلوب اقفالها ام هم قوم لايبصرون. ان الـلّٰـه كـان قـد مَـنّ عـلـی بنی اسرائيل بموسٰی و النبيين الذين جاء وا مـن بعده منهم فـعـصوا انبياء هم ففريقًا كذبوا وفريقًا يقتلون. فاراد اللّٰه ان ينزع منهم نعمته ويؤتيها قـومًـا اٰخرين ثم ينظر كيف يعملون. فبعث مثيل موسٰی من قوم بنی اسماعيل وجعل عـلـمـاء امتـه كـانبيـاء سلسلة الكليم وكسرغرور اليهود بها بما كانوا يستكبرون. واٰتٰـی نبيـنـا كـلّـما اوتی موسٰی وزياده واٰتاه من الكتاب والخلفاء كمثله واحرق به قـلـوب الـذيـن ظـلـمـوا واستـكبـروا لـعلهم يرجعون. فكما انه خلق الازواج كلّها

كذالك جعل السلسلة الاسماعيلية زوجًا للسلسلة الاسرائيلية. وذالك امر نطق به القراٰن ولا ينكره الاالعمون. الا ترى قوله تعالٰى فى سورة الجاثية وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ. ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ[1]. فانظر كيف ذكر اللّٰه تعالٰى هٰهنا سلسلتين متقابلتين سلسلة موسٰى الٰى عيسٰى. وسلسلة نبينا خير الورىٰ الى المسيح الموعود الذى جاء فى زمنكم هٰذا. وانه ماجاء من القريش كما ان عيسٰى ماجاء من بنى اسرائيل. وانه علم لساعة كافة الناس كما كان عيسٰى علما لساعة اليهود. هٰذا ما اشير اليه فى الفاتحة. وما كان حديث يفترىٰ. وقد شهدت السماء باٰياتها وقالت الارض الوقت هٰذا الوقت فاتق اللّٰه ولاتيئس من روح اللّٰه والسلام على من التبع الهُدٰى.

فحاصل الكلام ان القراٰن مملو من ان اللّٰه تعالٰى اختار موسٰى بعد ما اهلك القرون الاولٰى واٰتاه التوراة وارسل لتائيده النبيين تترا. ثم قفا علٰى اٰثارهم بعيسٰى☆. واختار محمدا صلى اللّٰه عليه وسلم بعد ما اهلك اليهود واردىٰ. و

☆ **الحاشية** ۔ اعترض عليّ جاهل من بلدةٍ اسمها جهلٌ يا ذوى الحصاتِ. وفى اٰخرهاحرف الميم ليدل علٰى مسخ القلب والممات. وفرح فرحًا شديدًا باعتراضه وشتمنى وذكرنى باقبح الكلمات. وقال انّ هٰذا الرجل يزعم ان عيسٰى كان من مُتّبعى موسٰى وليس زعمه هٰذا الّا باطلًا وانّ كذبه من اَجْلى البديهيّات. بل اُوْتى عيسٰى شريعةً مستقلةً بالذات. فاغنى الذين كانوا مجتمعين عليه من شريعة الكليم واقام الانجيل مقام التوراة فاعلم ان هٰذا قولٌ لايخرج من فَمٍ اِلّامن فم الذى نُجس بنجاسة الجهل والجهلات. وذاب انف فطنته بجذام التعصّبات. وزعم هٰذا الجاهل كانّه يستدل على دعواه بالفرقان الذى هوالحَكَم عند الخصومات.وقرء قوله تعالٰى وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ

[1] الجاثية:۱۷،۱۸،۱۹

لا شک ولاريب ان السلسلة الموسوية والمحمدية قد تقابلتا وكذالک اراد اللّٰه وقضٰى. واما عيسٰى فهو من خدام الشريعة الاسرائيلية ومن انبياء سلسلة موسٰى. وما اوتى له شريعة كاملة مستقلة ولا يوجد فى كتابه تفصيل الحرام والحلال والوراثة ﴿ح﴾

بقية الحاشية۔ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ[1]. يعنى ببشارة خير الكائنات. ومافهم سرّهذه الاٰية وصال علىّ بصوت هواَنْكر الاصوات. وظنّ انّه اوىٰ الٰى ركن شديد وسبّنى كالقاذفاتِ المفحشات. وقال انّها دليل واضح على ان الانجيل شريعة مستقلة فيااسفًا عليه وعلى غيظه الذى اخرجهٗ من الارض كالحشرات . وان من اشقى الناس من لاعقل له ويعدّ نفسه من ذوى الحصاة. ويعلم كل صبيٍّ وصبية من المسلمين والمسلمات فضلا من البالغين والبالغات. ان القراٰن لايامر اليهود ولاالنصارىٰ ان يتبعوا كتبهم ويثبتوا على شرائعهم بل يدعوهم الى الاسلام واوامره وقد قال اللّٰه فى كتابه العزيز اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[2] وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[3]. فكيف يُظنُّ فى اللّٰه القدوسِ انّه يدعوا اليهود والنصارىٰ فى هٰذه الاٰية الى الاسلام يقول انّكم لا تفلحون ابدًا ولا تدخلون الجنّة الابعد ان تكونوا مسلمين. ولا ينفعكم توراتكم ولاانجيلكم الاالقرآن. ثمّ ينسٰى قوله الاول ويامر كل فرقة من اليهود والنصارٰى ان يثبتوا على شرائعهم يتمسكوا بكتبهم ويكفيهم هٰذا لنجاتهم ﴿ح﴾ وان هٰذا الاجمع الضدّين واختلاف فى القراٰن. واللّٰه نزّه كتابه عن الاختلاف بقوله وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا[4] بل الاٰية التى حَرَّف المُعتَرِض معناها كمثل اليهود تشير الى ان بشارت نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم كانت موجودةً فى التورات والانجيل فكان اللّٰه يقول مالهم لايعملون علٰى وصايا التوراة والانجيل ولايُسلمون. نعم لوكانت عبارة القراٰن بصيغة الماضى ولم يقل وَلْيَحْكُمْ بل قال وكان النصارىٰ يحكمون بالانجيل فقط مكان ذالک دليلًا علٰى مدعاهُ واما بقية الفاظ هٰذه الاٰيات

---

[1] المائدة:۴۷-۴۸ [2] آل عمران :۲۰ [3] آل عمران:۸۶ [4] النساء:۸۳

والنكاح ومسائل اخرىٰ. والنصارىٰ يُقِرُّون به ولذالک ترى التورات فى ايديهم كما ترى الانجيل وقال بعض فرقهم انانجينامن اثقال شريعة التورات بكفارة دم عيسٰى. واما بعضهم الأخرون فيحرمون ماحرم التوراة ولاياكلون الخنزير كمثل نصارىٰ ارمينيا وهم اقدم من فرق اخرى فى المدى. واتفق كلهم علٰى ان عيسٰى اتٰى بفضل من اللّٰه وان موسٰى اتٰى بالشريعة وسموهما عهد الشريعة وعهد الفضل وسمّوا الاوّل عتيقًا والأخر جديدًا فاسئلهم ان كنت تشک فى هٰذا. فملخّص كلامنا ان اللّٰه توجّه الٰى بنى اسرائيل رحمة منه فاقام سلسلة بموسٰى واتمّها بعيسٰى. وهو اٰخرلبنةٍ لها. ثم توجه الٰى بنى اسماعيل فاقام سلسلة نبينا المصطفٰى. وجعله مثيل الكليم ليرى المقابلة فى كل ما اتٰى. وختم هٰذه السلسلة علٰى مثيل عيسٰى. ليتم النعمة على هٰذه السلسلة كما اتمها على السلسلة الاولٰى. وان كانت السلسلة المحمدية خاليةً من هٰذا المسيح المحمدى. فتلک اذا قسمةٌ ضيزىٰ. ففكروا كل الفكر وليس النُهٰى الا لهٰذا الامريا اولى النُهٰى. ولا ينجى المرء الاالصدق فاطلبوه بدق باب الحضرة. واقبلوا على اللّٰه كل الاقبال لهٰذه الخطّةِ. وادعوه فى جوف الليالى وخرّوا باكين للّٰه ذى العزة والجبروت ولا تمرّوا ضاحكين هامزين واستعيذوا باللّٰه من الطاغوت. ياعباد اللّٰه تذكروا وتيقظوا فان المسيح الحَكَم قداَتٰى. فاطلبوا العلم السماوى ولا تقوّموا متا عكم فى حضرة المولٰى. وواللّٰه انّى من اللّٰه اتيتُ وما افتريتُ وقدخاب من افترىٰ. انّ

بقية الحاشية ۔ اعنى لفظ فيه نوروهدًى فليس هٰذا دليلًا على كون الانجيل شريعةً مستقلةً اليس الزبور وغيره من كتب انبياء بنى اسرائيل هُدًى للناس ا يوجد فيها ظلمة ولايوجد نور فتفكر و لا تكن من الجاهلين. وانّ النصارىٰ قد ا تفقوا علٰى ان عيسى بن مريم ما ا تاهم بالشريعة واِنّا نكتب هٰهنا شهادة جى.اے ليفرائے الذى هوبشپ لاهور اعنى امام قسوس هٰذه الناحية وكفاک هٰذا ان كنت تخشى من سواد الوجه والذلّة. ورأينا ان نكتب عليحدة هٰذه الشهادة فى الحاشيه. منه

ايـّام الـلّٰـه قـداتَـتْ وحسراتٌ على الذى ابٰى. ولا يُفلح المُعرض حيث أَتٰى. والحق والـحـق اقـول ان مـجـئ الـمسيـح مـن هٰـذه الامة كان امرا مفعولا من الحضرة من مـقـتـضـى الـغيرة. وكان قدّر ظهوره من يوم الخلقة. والسرّفيه ان اللّٰه اراد ان يجعل اٰخرالدنيا كأولها فى نفى الغير والمحوفى طاعة الحضرة الاحدية. واسلاک الناس فى سلک الوحدة الـطبـعية بـعدما دعوا الى الوحدة القهرية. وكان الناس مُفْترقين الـى الـفـرق الـمـختلفة. والاٰراء المتنوعة. والاهواء المتخالفة. ومطيعين للحكومة الشيـطـانية الـدجـالية الـظـلـمـانية. ومـا كـانـوا مـنـفكين حتى تنزل عليهم فوج من الـسـكيـنـة. والشيطان الذى هوثعبان قديم ودجال عظيم ماكان مخلصهم من اسره. وكـان يريد ان ياكلهم كلهم ويجعلهم وقود النار لانه نظر الٰى ايّامه و رَأَى انه مابقى مـن ايام الانظار الا قليلا فخاف ان يكون من المغلوبين. بمالم يكن من المنظرين اِلّا الٰـى هٰـذا الـحيـن فراٰى انه هالک باليقين. فاراد اَنْ يصول صولا هو خاتم صولا ته واٰخـر حـركـاتـه. فـجـمـع كـلـمـا عـنده من مكائده وحِيَله وسلاحه وسائر الاٰلات الحربيّة. فتحرک كالجبال السائرة. والبحار الزاخرة بجميع افواجه ليدخل حمى الـخـلافة مـع ذُرّياته. فعند ذالک انزل اللّٰه مسيحه من السماء بالحربة السماوية. ليـكـون بيـن الـكـفـروالايـمـان فيصلة القسمة. وانزل معه جنده من اٰياته وملائكة سماواته. فاليوم يوم حرب شديد وقتال عظيم بين الداعى الى اللّٰه وبين الداعى الى غيـره. انهـا حـرب مـاسـمـع مثـلهـا فى اول الزمن ولا يسمع بعده. اليوم لايترک الدجال المفتعل ذرة من مكائده الا يستعملها. ولاالمسيح المبتهل ذرة من الاقبال عـلـى الـلّٰـه والتوجه الى المبدء الا ويستوفيها. ويحاربان حربًا شديدًا حتى يعجب قـوتهـما وشدتهما كُلّ من فى السّمآء وترى الجبال قدمُ المسيح ارسخ من قدمها. والبـحـار قـلبـه ارق واجرٰى من ماء ها. وتكون محاربة شديدة وتنجّر الحرب الى اربـعيـن سـنة مـن يـوم ظهـور الـمسيـح حتّى يُسْمع دُعاء المسيح لتقواه و صدقه. وتـنـزل مـلائكة الـنـصـرة ويـجـعـل الـلّٰــه الهــزيـمة عـلــى الثعبـان وفوجـه منة

علی عبده. فترجع قلوب الناس من الشرک الی التوحید ومن حب الشیطان الی حب اللّٰہ الوحید. والی المحویة من الغیریة. والی ترک النفس من الاهواء النفسانیة. فان الشیطان یدعو الی الهویٰ والقطیعة والمسیح یدعو الی الاتحاد والمحویة. وبینهما عداوة ذاتیة من الازل واذا غلب المسیح فاختتم عند ذالک محاربات کلها التی کانت جاریة بین العساکر الرحمانیة والعساکر الشیطانیة. فهناک یکون اختتام دور هٰذه الدنیا ویستدیر الزمان وترجع الفطرت الانسانیة الی هیئتها الاولٰی. الّا الذین احاطتهم الشقوة الازلیة. فاولٰئک من المحرومین. ومن فضل اللّٰه واحسانه انه جعل هٰذا الفتح علٰی ید المسیح المحمدی لیری الناس انه اکمل من المسیح الاسرائیلی فی بعض شیونه وذالک من غیرة اللّٰه التی هیّجها النصاریٰ باطراء مسیحهم. ولما کان شان المسیح المحمدی کذالک فما اکبر شان نبی هو من اُمّتہٖ. اللّٰهم صلّ علیه سلامًا لا یغادر برکة من برکاتک وسَوّد وجوه اعداء ہٖ بتائیداتک واٰیاتک اٰمین.

الراقم میرزا غلام احمدؐ من مقام القادیان الفنجاب

لخمس و عشرین من اغسطوس سنه ۱۹۰۱

تتمہ حاشیہ ٹائیٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ

Bishops Bourno
Lahore
Aug. 15.01.

Dear Sir,

The Lord Jesus Christ was certainly not a lawgiver, in the sense in which Moses was, giving a complete descriptive law about such things as clean and unclean food etc. That he did not do this must be evident to any one who reads the New testament with any care or thought whatever. The Mosaic law of meats etc was given in order to develop in the minds of men who were in a very elementary stage of education and religion, the sense of law, and gradually of Holiness and the reverse. It is therefore called in the New testament a "Schoolmaster to bring us to Christ" (gal iii. 24) for it developed a conseience in men which, when awakened,could not find rest in any external or purely ceremonial acts but needed an inner righteousness of heart and life. And it was to bring this that christ came, By His life and death he

both deepened in men's minds the sense of what sin really is and how terrible it is and also showed men how they could be reconciled to God, obtaining forgiveness of sins and also power by the gift of the Holy Spirit to live a new life in real holiness, and in love to God and man. What the characteristics of that new life are, you can see by reading the sermon of the mount St. Mathew Chapters V-VII.

(اس کا ترجمہ دوسرے صفحہ پر دیکھو)

ترجمہ

از مقام بشپس بورن واقعہ لاہور

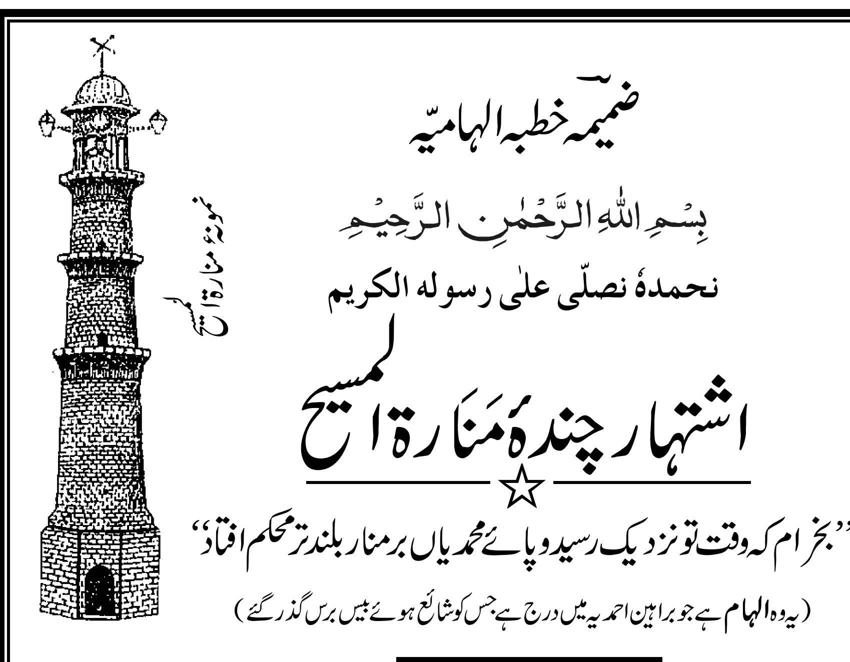
مورخہ ۱۵/ اگست ۱۹۰۱ء

جناب

خداوند یسوع مسیح ہرگز شارع نہ تھا جن معنوں میں کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ۔ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔

موسیٰ کی شریعت کھانے وغیرہ امور کے متعلق اس واسطے نازل ہوئی تھی کہ انسان کا دل تربیت پا کر شریعت کے مفہوم کو پالے اور رفتہ رفتہ مقدس اور غیر مقدس کو سمجھنے لگے کیونکہ انسان اس وقت تعلیم و مذہب کی ابتدائی منزل میں تھا۔ اس لئے انجیل میں کہا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت ایک اُستاد تھی جو ہمیں مسیح تک لائی کیونکہ اس شریعت نے انسان کے دل میں ایک ایسی فطرت پیدا کر دی جو کہ ترقی پا کر صرف بیرونی اور رسمی اعمال پر قانع نہ ہوئی بلکہ دل اور رُوح کی اندرونی راستی کی تلاش کرنے والی ہوئی۔ اس راستی کے لانے کے واسطے مسیح آیا۔ اپنی زندگی اور موت کے ذریعہ سے اُس نے لوگوں کے دلوں میں یہ سمجھ ڈال دی کہ گناہ کیا ہے اور وہ کیسا خوفناک ہے اور گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور روح القدس کے عطیہ سے ہم تقدس کی نئی زندگی پا کر اور خدا اور انسان کے درمیان محبت قائم کر کے خدا کو پھر راضی کر سکتے ہیں۔ متی باب ۵ و ۷ میں پہاڑی تعلیم کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نئی زندگی کا طرز طریق کیا تھا۔ (دستخط جے اے لیفرائے بشپ لاہور)





ضمیمہ خطبہ الہامیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہٗ نصلّی علٰی رسولہ الکریم

اشتہار چندۂ منارۃ المسیح

”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد“

(یہ وہ **الہام** ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے جس کو شائع ہوئے بیس برس گذر گئے)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیاں کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی اب شوکتِ اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی اور بعض حصہ عمارات کے اَور بھی بنائے گئے ہیں لہٰذا اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے۔ یعنی پہلے اس مسجد کی وسعت صرف اس قدر تھی کہ بمشکل دو سو آدمی اس میں نماز پڑھ سکتا تھا لیکن اب دو ہزار کے قریب اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور غالباً آئندہ اور بھی یہ مسجد وسیع ہو جائے گی۔ میرے دعویٰ کی ابتدائی حالت میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ یا بیس آدمی جمع ہوا کرتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ تین سو یا چار سو نمازی ایک معمولی اندازہ ہے اور کبھی سات سو یا آٹھ سو تک بھی نمازیوں کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لوگ دُور دُور سے نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے بہت زور مارا کہ ہمارا سلسلہ ٹوٹ جائے اور درہم برہم ہو جائے لیکن جوں جوں وہ بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے گئے اَور بھی ترقی ہوتی گئی اور ایک خارق عادت

طور پر یہ سلسلہ اس ملک میں پھیل گیا۔ سو یہ ایسا امر ہے کہ ان کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں ایک نشان ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو ان مولویوں کی کوششوں سے کب کا نابود ہو جاتا۔ مگر چونکہ یہ خدا کا کاروبار اور اس کے ہاتھ سے تھا اس لئے انسانی مزاحمت اس کو روک نہیں سکی۔

﴿ب﴾ اب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اَور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے اور وہ منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہو:۔

اوّل یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنج وقت بانگِ نماز دیا کرے اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ تبلیغ ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنج وقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیئے صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوا نہ زمین میں نہ آسمان میں اَور کوئی خدا نہیں۔

دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا لالٹین نصب کر دیا جائے گا جس کی قریباً ایک سَو روپیہ یا کچھ زیادہ قیمت ہوگی۔ یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دُور دُور جائے گی۔

تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ تینوں کام جو اس منارہ کے ذریعہ سے جاری ہوں گے ان کے اندر تین حقیقتیں مخفی ہیں۔ اوّل یہ کہ بانگ جو پانچ وقت اونچی آواز سے لوگوں کو پہنچائی جائے گی اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ اب واقعی طور پر وقت آ گیا ہے کہ **لا الٰہ الا اللّٰہ** کی آواز ہر ایک کان تک پہنچے۔ یعنی اب وقت خود بولتا ہے کہ اُس ازلی ابدی زندہ خدا کے سوا جس کی طرف

پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کی ہے اور سب خدا جو بنائے گئے ہیں باطل ہیں۔ کیوں باطل ہیں؟ اس لئے کہ اُن کے ماننے والے کوئی برکت اُن سے پا نہیں سکتے۔ کوئی نشان دکھا نہیں سکتے۔

دوسرے وہ لالٹین جو اس منارہ کی دیوار میں نصب کی جائے گی اس کے نیچے حقیقت یہ ہے کہ تا لوگ معلوم کریں کہ آسمانی روشنی کا زمانہ آ گیا اور جیسا کہ زمین نے اپنی ایجادوں میں قدم آگے بڑھایا ایسا ہی آسمان نے بھی چاہا کہ اپنے نوروں کو بہت صفائی سے ظاہر کرے تا حقیقت کے طالبوں کے لئے پھر تازگی کے دن آئیں اور ہر ایک آنکھ جو دیکھ سکتی ہے آسمانی روشنی کو دیکھے اور اُس روشنی کے ذریعہ سے غلطیوں سے بچ جائے۔

تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اُٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اُس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی **یضع الحرب** جس کے یہ معنے ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سو مسیح آ چکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔

﴿ت﴾

غرض حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اُس وقت بباعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے۔ یہ اشارہ ریل اور تار اور اگن بوٹ اور انتظام ڈاک کی طرف تھا جس نے تمام دنیا کو

ایک شہر کی مانند کردیا۔ غرض مسیح کے زمانہ کے لئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اُس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی۔ اور یہ باتیں کسی اَور نبی کو میسّر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہوگا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشن کر دیتی ہے یہ بھی اِسی امر کی طرف اشارہ تھا یہی وجہ ہے کہ چونکہ مسیح تمام دنیا کو روشنی پہنچانے آیا ہے اس لئے اُس کو پہلے سے یہ سب سامان دیئے گئے۔ وہ خون بہانے کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے صلح کاری کا پیغام لایا ہے۔ اب کیوں انسانوں کے خون کئے جائیں۔ اگر کوئی سچ کا طالب ہے تو وہ خدا کے نشان دیکھے جو صدہا ظہور میں آئے اور آرہے ہیں۔ اور اگر خدا کا طالب نہیں تو اُس کو چھوڑ دو اور اس کے قتل کی فکر میں مت ہو کیونکہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب وہ آخری دن نزدیک ہے جس سے تمام نبی جو دنیا میں آئے ڈراتے رہے۔

غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لئے لگایا جائے گا مسیح کے وقت کیلئے یاد دہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المَنَارہ ہوگا یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو۔ اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے گا اُسی کے مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند منار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدّر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ [1] یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اَور کوئی عمارت اونچی نہیں۔ اِسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے جو کتاب مذکور ﴿ث﴾

[1] الصّف: ۱۰

کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔’’بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتادؔ‘‘۔ ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصٰی ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دُور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے۔ اور ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصٰی کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔☆

☆ **حاشیہ** بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیاں ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہیں۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اُس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصٰی کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ یہی مسجد اقصٰی کا منارہ ہے اور دمشق کا ذکر اُس غرض کے لئے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور مسجد اقصٰی سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصٰی ہے۔ اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرے وہ اس لائق ہے کہ اس کو مسجد اقصٰی کہا جائے جس کے معنے ہیں **مسجد اَبْعد**۔ کیونکہ جب کہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصۂ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصٰی ہے کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے لہٰذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے بہت ہی بعید ہے۔ سو اس وجہ سے مسجد اقصٰی کہلانے کے لائق ہے اور اس مسجد اقصٰی کا منارہ اس

اَب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تا حدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار رہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اِس آیت میں ہے کہ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ

بقیہ حاشیہ

لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجّت اور اعلاء ملّت کی جسمانی طور پر تصویر ہے پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریّا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لا رہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے۔ قریبًا بیس برس ہوئے کہ مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان. وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللّٰہ ورسولہ وکان امر اللّٰہ مفعولا ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقہ کے ساتھ اُتارا گیا اور ضرورت حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ مَیں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے۔ یعنی مکّہ اور مدینہ اور قادیاں کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہو گئے جبکہ مَیں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر مَیں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

﴿ج﴾

﴿ج﴾

الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ[1]۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اِس

بقیہ حاشیہ

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ[1] معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا☆۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصٰی سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیاں میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ **مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیه**۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت **بارکنا حوله** کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر

☆ حاشیہ در حاشیہ

شوکت اسلام کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت آمن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو۔ **منه**

[1] بنی اسرائیل :۲

غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اِس ایمآ کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے ﴿ح﴾

بقیہ حاشیہ

کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمّت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصٰی تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصٰی یہی ہے جو قادیاں میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصٰی جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔ ﴿ح﴾

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اِس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

﴿۴۳﴾ گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس اِس سے ثابت ہوا کہ یہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک طالبِ حق کو چاہیئے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اِس میں حکمت کیا ہے کہ یہ

بقیہ حاشیہ

کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصٰی تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس آخری زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہنچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے۔ اور پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قَابَ قَوْسَیْن کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفاتِ الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصٰی تک جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکان اور زمان دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیر ان کا اس نقطہ ارتفاع پر ہے کہ اِس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہماری صرف یہ غرض ہے کہ جیسا کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیاں کا ذکر ہے۔ یہ ﴿۴۴﴾ کشف نہایت صحیح اور درست تھا کیونکہ زمانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اور مسجد اقصےٰ کی طرف سیر مسجد الحرام سے شروع ہو کر یہ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا جب تک ایسی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر تسلیم نہ کیا جائے جو باعتبار بُعد زمانہ کے مسجد اقصٰی ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی سمندر کا بمقابلہ زمانہ

﴿د﴾ لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کے شرقی طرف نازل ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قرار داد باتیں صرف امور اتفاقیہ نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے نیچے اسرار اور رموز ہوتے ہیں وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام باتیں رموز اور اسرار سے پُر ہیں۔

بقیہ حاشیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کنارہ ہے ابتدا سیر کا جو مسجد الحرام سے بیان کیا گیا اور انتہا سیر کا جو اس بہت دُور مسجد تک مقرر کیا گیا جس کے اردگرد کو برکت دی گئی۔ یہ برکت دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شوکتِ اسلام ظاہر کی گئی اور حرام کیا گیا کہ کفار کا دست تعدّی اسلام کو مٹا دے جیسا کہ آیت وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا[1] سے ظاہر ہے۔ لیکن زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی بابرکت مذہب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلح کاری کی برکت پھیلے گی اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین میں طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی۔ اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہزار ہا نئی ایجادوں نے کیسی زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں کیونکہ ریل کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب کے میوے ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں اور تار کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ سفر کی وہ تمام مصیبتیں یکدفعہ دُور ہو گئیں جو پہلے زمانوں میں تھیں۔

غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُس زمانہ میں اسلام کو اپنے قوی ہاتھ سے دشمنوں سے بچایا اور دشمنوں کو یوں ہانک دیا جیسا کہ ایک مرد مضبوط اپنی لاٹھی سے کتّوں کو ہانک دیتا ہے۔

[1] اٰل عمران:۹۸

اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

بقیہ حاشیہ

پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بَارَکْنَا حَوْلَہٗ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے اردگرد جہاں نظر ڈالوگے ہر طرف سے برکتیں نظر آئیں گی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہوگئی باغ کیسے بکثرت ہوگئے نہریں کیسی بکثرت جاری ہوگئیں تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہوگئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہوگئی ہیں ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البیان ان الزمان زمانان. زمان التائیدات ودفع الاٰفات و زمان البرکات والطیبات والیہ اشار عزاسمہ بقولہ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ[1] فاعلم ان لفظ مسجد الحرام فی قولہ تعالٰی یدل علٰی زمانٍ فیہ ظھرت عزۃ حرمات اللہ بتائید من اللّٰہ وظھرت عزۃ حدودہ واحکامہ و فرائضہ وتَرَاء ت شوکۃ دینہ ورعب ملّتہ. وھو زمان نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم. والمسجد الحرام البیت الذی بناہ ابراھیم علیہ السلام فی مکۃ وھو موجود الٰی ھٰذا الوقت حرسہ اللّٰہ من کلّ آفۃ. واما قولہ عزّاسمہ بعد ھٰذا القول اعنی اَلْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ فیدل علٰی زمانٍ فیہ یظھر برکاتٍ فی الارض من کل جھۃ کما ذکرناہ اٰنفا وھو زمان المسیح الموعود والمھدی المعھود والمسجد الاقصٰی ھو المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان

﴿د﴾

[1] بنی اسرائیل: ۲

اِس حدیث کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کہانی نہیں ہے اور خدا تعالیٰ لغو کاموں سے پاک ہے بلکہ اس حدیث کے ان الفاظ میں جو اول دمشق کا ذکر فرمایا اور پھر اس کے شرقی طرف ایک منارہ قرار دیا ایک عظیم الشان راز ہے اور وہ وہی ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کیلئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرکِ عظیم کا کھیت اول دمشق میں ہی بڑھا اور پھُولا اور پھر یہ زہر اَور اَور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اول دمشق میں ہی رکھا گیا اِس لئے خدا نے اُس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اُس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اِس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی

بقیہ حاشیہ

سُمّی اَقْصٰی لبُعْدہ من زمان النبوّة ولما وقع فی اقصٰی طرفٍ من زمن ابتداء الاسلام فتدبر ھٰذا المقام فانہ اودع اسرارًا من اللّٰہ العلام.

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی ولازمانی سَیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات پر یعنی یہ اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا۔ اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی یہ کہ مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [1]۔ اور سیر لامکانی ولازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قُرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکانِ قرب کا ختم ہے۔ فافھم. منہ

[1] الجمعة: ۴

ایک جُز ہے اور دمشق میں واقع ہے جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا اور اس طرح آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے ظہور فرمائے گا اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن بدن پژمردہ ہوتا جائے گا کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں سے اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیاں کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا اور دمشق کو اُس سے مغرب کی طرف رکھا۔ بڑا دھوکا ﴿ز﴾ ہمارے مخالفوں کو یہ لگا ہے کہ انہوں نے حدیث کے لفظوں میں یہ دیکھ کر کہ مسیح موعود اس منارہ کے قریب نازل ہوگا جو دمشق کی شرقی طرف ہے یہ سمجھ لیا کہ وہ منارہ دمشق میں ہی واقع ہے حالانکہ دمشق میں ایسے منارہ کا وجود نہیں اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کہا جائے کہ اگر مثلاً فلاں جگہ فلاں شہر کے شرقی طرف ہے تو کیا ہمیشہ اس سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ وہ جگہ اس شہر سے پیوستہ ہے؟ اور اگر حدیث میں ایسے لفظ بھی ہوتے جن سے قطعی طور پر یہی سمجھا جاتا کہ وہ منارہ دمشق کے ساتھ پیوستہ ہے اور دوسرے احتمال کی راہ نہ ہوتی تاہم ایسا بیان دوسرے قرائن کے مقابل پر قابل قبول نہ ہوتا۔ مگر اب چونکہ حدیث پر غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس حدیث کا صرف یہ منشا ہے کہ وہ منارہ دمشق کی شرقی طرف ہے نہ درحقیقت اُس شہر کا ایک حصّہ تو دیانت سے بعید اور عقلمندی سے دُور ہے کہ خدا تعالیٰ کی اُن حکمتوں اور بھیدوں کو نظرانداز کر کے جن کو ہم نے اس اشتہار میں بیان کر دیا ہے بیوجہ اس بات پر زور ڈالا جائے کہ وہ منارہ جس کے قریب مسیح کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے

بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصٰی کا منارہ مُراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشقی مفاسد کی اصلاح کرے۔ اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیثِ نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارۃ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے مَیں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اُس نے اِس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اِسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح اُن ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اُٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد

﴿ر﴾

تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اُسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اِس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہٰذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریرانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہو تا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔

یہ اشتہار منارہ کے بننے کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ مسجد کی بعض جگہ کی عمارات بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارۃ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ مسجد کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا۔ یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ دلوں کو کھولو اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں ساتھ لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا میں اِس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ اور ختم کرتا ہوں اور خدا کے سپرد۔

بالآخر مَیں ایک ضروری امر کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیاں میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اُس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے گا مگر یہ شرط ہوگی کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے دوست اس اشتہار کو ہر ایک کاریگر معمار کو دکھلائیں اور اگر وہ کوئی عمدہ نمونہ اس مینارہ کا جس میں دونوں مطلب مذکورہ بالا پورے ہو سکتے ہوں☆ تو بہت جلد ہمیں اس سے اطلاع دیں۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیاں

۲۸رمئی ۱۹۰۰ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیاں

☆ نقل مطابق اصل۔ غالبًا یہاں لفظ ’’دے‘‘ تھا جو سہو کتابت سے رہ گیا ہے۔ (ناشر)




﴿۱﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَكِّرُوْا فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا يَوْمِ الْاَضْحٰى ۔ فَاِنَّهٗ

اے بندگانِ خدا دریں روز شما کہ روز عید قربان است بیندیشید و فکر کنید چراکہ

اے خدا کے بندو اپنے اس دن میں کہ جو بقرعید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ

اُوْدِعَ اَسْرَارًا لِّاُولِى النُّهٰى وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ

دریں قربانی ہا از بہر دانشمنداں راز ہا ودیعت نہادہ اند۔ ومعلوم شماست کہ دریں روز

اِن قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ

يُضَحّٰى بِكَثِيْرٍ مِّنَ الْعَجْمَاوَاتِ ۔ وَتُنْحَرُ اٰبَالٌ مِّنَ الْجِمَالِ وَ

بسیارے از جانوران ذبح کردہ می شوند وگلہ ہائے اشتراں و گلہ ہائے گاواں

اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی

خَنَاطِيْلُ مِنَ الْبَقَرَاتِ ۔ وَتُذْبَحُ اَقَاطِيْعُ مِنَ الْغَنَمِ

مے کشند ۔ ورمہ ہا از گوسپنداں قربانی مے کنند۔ وایں ہمہ از بہر

گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں

اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ ۔ وَكَذَالِكَ يُفْعَلُ

رضا جوئی حق سبحانہ کردہ مے شود ۔ و ہم چنیں از ابتدائے زمانہ

اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے ۔ اور اسی طرح

مِنْ اِبْتِدَاءِ زَمَانِ الْاِسْلَامِ - اِلٰی هٰذِهِ الْاَیَّامِ - وَ

اسلام تا ایں ایام کردہ مے شود وگمان من این است کہ ایں

زمانۂ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے ۔ اور میرا گمان ہے

ظَنِّیْ اَنَّ الْاَضَاحِیَ فِیْ شَرِیْعَتِنَا الْغَرَّاءِ - قَدْ خَرَجَتْ ﴿۲﴾

قربانیہا کہ درشریعت روشن ما مے کنند از حدّ شمار بیروں ہستند وسبقت بردہ

کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے

مِنْ حَدِّ الْاِحْصَاءِ— وَفَاقَتْ ضَحَایَا الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

اند برآں قربانیہا کہ مردمان از امّت ہائے سابقہ کہ امت انبیاء

باہر ہیں۔ اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے

مِنْ اُمَمِ الْاَنْبِیَاءِ — وَبَلَغَتْ کَثْرَةُ الذَّبَائِحِ اِلٰی حَدٍّ غُطِّیَ

علیہم السلام بودند می کردند۔ وکثرت ذبیحہ ہا بحدّے رسیدہ است کہ پوشیدہ شد

لوگ کیا کرتے تھے اورقربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے

بِهٖ وَجْهُ الْاَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ — حَتّٰی لَوْ جُمِعَتْ دِمَاءُ هَا

روئے زمین ازخون آں ہا۔ بحدّے کہ اگر جمع کردہ شوند آں خون ہا

خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے

وَاُرِیْدُ اِجْرَاءُ هَا لَجَرَتْ مِنْهَا الْاَنْهَارُ— وَسَالَتِ الْبِحَارُ

و ارادہ کردہ شود کہ آنہارا جاری کنند البتہ از اں ہا نہرہا جاری شوند و دریاہا بروند

جائیں اوراُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہوجائیں اور دریا بہ نکلیں

وَفَاضَتِ الْغُدْرُ وَالْاَوْدِیَةُ الْکِبَارُ — وَقَدْ عُدَّ هٰذَا

وتمام زمین ہائے نشیب و وادیہائے بزرگ ازخون رواں گردند۔ وایں کار در دین ما

اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے ۔ اور یہ کام

الْعَمَلُ فِیْ مِلَّتِنَا مِمَّا یُقَرِّبُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ وَحُسِبَ

ازاں کارہا شمارکردہ شدہ است کہ موجب قرب او سبحانہٗ مے باشند۔ وہمچو آں

ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس

کَمَطِیْئَۃٍ تُحَاکِی الْبَرْقَ فِی السَّیْرِ وَلُمْعَانِہٖ ۔ فَلِاَجْلِ ذَالِکَ

مرکبے پنداشتہ اند کہ در سیر خود برق را مشابہ باشد و بدرخش آں بماند پس از بہرہمیں سبب

سواری کی طرح یہ سمجھے گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور

{۳}

سُمِّیَ الضَّحَایَا قُرْبَانًا ۔ بِمَا وَرَدَ اِنَّھَا تَزِیْدُ قُرْبًا وَلُقْیَانًا ۔

ایں ذبیحہ ہا را قربانی نام نہادہ اند چراکہ دراحادیث وارد شدہ کہ آنہا موجب قربت و ملاقات او سبحانہ ہستند

اِسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات

کُلَّ مَنْ قَرَّبَ اِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَاِیْمَانًا ۔ وَاِنَّھَا مِنْ اَعْظَمِ

کسے را کہ قربانی بگذارد از روئے اخلاص و خدا پرستی و ایمان داری ۔ وایں قربانی ہا از بزرگتر

کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی

نُسُکِ الشَّرِیْعَۃِ ۔ وَلِذَالِکَ سُمِّیَتْ بِالنَّسِیْکَۃِ ۔وَالنُّسُکُ

عبادات شریعت ہستند واز بہرہمیں وجہ نام اینہا نسیکہ داشتہ اند و نُسُک در زبان عربی

بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں اوراسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکۃ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں

اَلطَّاعَۃُ وَالْعِبَادَۃُ فِی اللِّسَانِ الْعَرَبِیَّۃِ ۔ وَکَذَالِکَ جَاءَ

بمعنی فرمانبرداری و بندگی آمدہ ۔ ہم چنیں ایں لفظ نُسُک

فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک

لَفْظُ النُّسُکِ بِمَعْنَی ذَبْحِ الذَّبِیْحَۃِ ۔ فَھٰذَ الْاِشْتَرَاکُ

بمعنی ذبح کردن جانورانے کہ ذبح کردنی ہستند نیز ہم در لُغت مذکور مستعمل شدہ۔ پس ایں اشتراک

اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو

يَـدُلُّ قَـطْـعًـا عَـلٰى اَنَّ الْعَابِدَ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَالَّذِيْ ذَبَحَ

درمعنی لفظ نسک یافتہ می شود ایں را بریں امر دلالت قطعی است کہ در حقیقت عابد و پرستار ہماں کس تواند بود کہ

نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے

نَـفْسَهٗ وَقُوَاهُ - وَكُـلَّ مَـنْ اَصْبَـاهُ لِرِضٰى رَبِّ الْخَلِيْقَةِ ﴿۴﴾

نفس خود را و ہمہ قوتہائے خود را و ہمہ آں چیز ہا را کہ دل او بردہ اند و محبوب او شدہ اند برائے رضا جوئی پروردگار

جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی

وَ ذَبَّ الْهَوٰى - حَتّٰى تَهَافَتَ وَانْمَحٰى - وَذَابَ

خود ذبح کردہ است و خواہش نفسانی را دفع کردہ است بحدیکہ آں خواہش پارہ پارہ شدہ بیفتاد و از ونشانے نماند

رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود

وَغَـابَ وَاخْتَفٰى - وَهَبَّتْ عَـلَيْـهِ عَوَاصِفُ الفَنَاءِ -

وپوشیدہ شد و پنہاں گردید - و برد تند بادہائے فنا ونیستی بوزیدند

ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی تُند ہوائیں اس پر چلیں اور

وَسَفَـتْ ذَرَّاتِــهٖ شَـدَائِـدُ هٰـذِهِ الْهَـوْجَـاءِ - وَمَـنْ

وذرّہ ہائے او راسختی ہائے باد تند از جا ببرد - وہرکہ دریں

اس کے وجود کے ذرّات کو اس ہوا کے سخت دھکّے اُڑا کر لے گئے - اور جس شخص نے

فَـكَّـرَ فِـيْ هٰـذَيْـنِ الْـمَـفْهُوْمَيْنِ الْمُشْتَرِكَيْنِ - وَتَـدَبَّرَ

ہر دو مفہوم کہ باہم در لفظ نسک اشتراک می دارند غور کردہ باشد

ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر

الْـمَـقَـامَ بِتَيَـقُّـظِ الْقَـلْـبِ وَفَتْـحِ الْعَيْـنَيْـنِ - فَلَا يَبْـقٰـى

وایں مقام را بنگاہ تدبّر دیدہ و بہ بیداریٔ دل و کشادن ہر دو چشم ہمہ پیش و پس آنرا زیر نظر داشتہ باشد۔ پس

کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر

لَـهٗ خِـفَـاءٌ وَلَا مِـرَاءٌ - فِـىْ اَنَّ هٰـذَا اِيْـمَـاءٌ - اِلٰـى اَنَّ

برو پوشیدہ نخواہد ماند و دریں امر ہیچ نزاعے دامن او نخواہد گرفت کہ ایں اشتراک دو معنی کہ در لفظ نُسک موجود

پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے

الْعِبَـادَةَ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ - هِـىَ ذَبْحُ النَّفْسِ ﴿۵﴾

است سوئے ایں راز اشارہ است کہ پرستشے کہ از خسران آخرت نجات دہد آں کشتن نفس امارہ است کہ برائے بدی

لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا

الْاَمَّـارَةِ - وَنَـحْـرُهَـا بِـمُـدَى الْاِنْـقِطَاعِ اِلَى اللّٰـهِ

و بدکاری بسیار در بسیار جوش ہا میدارد و حاکے است بسیار بدفرما پس نجات دریں است کہ ایں بدفرمارا

ذبح کرنا ہے کہ جو بُرے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے

ذِى الْاٰلَاءِ وَالْاَمْـرِ وَالْاِمَـارَةِ - مَـعَ تَـحَـمُّـلِ اَنْوَاعِ

بکاردہائے بریدن از خلق و آرمیدن بحق ذبح کنند و از وسوئے خدائے بگریزند کہ حکومت حقیقی و فرمان روائی بدست قبضۂ قدرت

پس نجات اس میں ہے کہ اس بُرا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاردوں سے ذبح کر دیا جائے اور خلقت سے قطع تعلق کر کے

الْـمَـرَارَةِ - لِتَـنْـجُـوَ الـنَّـفْـسُ مِنْ مَوْتِ الْغَرَارَةِ - وَ

اوست و با ایں ہمہ از بہر ایں کار گونا گون تلخی ہارا باید برداشت تا نفس از موت غفلت نجات یابد و

خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت

هٰـذَا هُـوَ مَـعْنَى الْاِسْلَامِ - وَحَـقِيْـقَةُ الْاِنْقِيَـادِ التَّـامِّ -

ہمیں است معنی اسلام وہمیں ست حقیقت اطاعت کاملہ

کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنے ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے

وَالْـمُـسْـلِـمُ مَـنْ اَسْـلَـمَ وَجْـهَـهٗ لِلّٰـهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ - وَ

ومسلمان آنکس است کہ برائے خدا تعالیٰ گردن خود از بہر ذبح شدن نہادہ باشد و

اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور

لَهٗ نَحَرَ نَاقَةَ نَفْسِهٖ وَتَلَّهَا لِلْجَبِيْنِ - وَمَا نَسِىَ الْحَيْنَ

شتر مادہ نفس را کشتہ واز بہر ذبح بر پیشانی فگندہ و ہیچ وقتے موت خودرا

اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے

فِىْ حِيْنٍ - فَحَاصِلُ الْكَلَامِ اَنَّ النُّسُكَ وَالضَّحَايَا

فراموش نہ کردہ پس خلاصہ کلام این است کہ ذبیحہ وقربانی ہا کہ در اسلام مرّوج اند

ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مرّوج ہیں

فِى الْاِسْلَامِ - هِىَ تَذْكِرَةٌ لِّهٰذَا الْمَرَامِ - وَحَثٌّ ﴿۶﴾

آں ہمہ از بہر ہمیں مقصود کہ بذل نفس است یاددہانی است و

وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور

عَلٰى تَحْصِيْلِ هٰذَا الْمَقَامِ - وَاِرْهَاصٌ لِحَقِيْقَةٍ تَحْصُلُ

برائے حاصل کردن ہمیں مقام ترغیب وتحریص است و برائے ہمیں حقیقت کہ پس از سلوک تام

اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد

بَعْدَ السُّلُوْكِ التَّامِّ - فَوَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ

میسر مے شود ارہاص است یعنی نشان چیزے پیش از ظہور چیزے پس بر ہر مرد مومن و

حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے ۔ پس ہر ایک مرد مومن اور

مُؤْمِنَةٍ كَانَ يَبْتَغِىْ رِضَاءَ اللّٰهِ الْوَدُوْدِ - اَنْ

زن مومنہ کہ طالب رضائے خدائے ودود باشد واجب است کہ

عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ

يَّفْهَمَ هٰذِهِ الْحَقِيْقَةَ وَيَجْعَلَهَا عَيْنَ الْمَقْصُوْدِ -

ایں حقیقت را بفہمد وایں را عین مقصود خود بگرداند

اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے

وَيُدْخِلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ حَتّٰى تَسْرِىَ فِيْ كُلِّ ذَرَّةِ الْوُجُوْدِ ـ

ودر نفس خود ایں حقیقت را در آرد تا آنکہ در ہر ذرّہ وجود سرایت کند

اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔

وَلَا يَهْدَءُ وَلَا يَسْكُنُ قَبْلَ اَدَاءِ هٰذِهِ الضَّحِيَّةِ

و راحت و آرام اختیار نہ کند تا بوقتے کہ ایں قربانی را برائے ربّ معبود خود

اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے

لِلرَّبِّ الْمَعْبُوْدِ ـ وَلَا يَقْنَعُ بِنَمُوْذَجٍ وَقِشْرٍ

نگذارد وہمچو ناداناں و جاہلان محض بر نمونہ و پوست

ادا نہ کرلے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز

كَالْجُهَلَاءِ وَالْعُمْيَانِ ـ بَلْ يُؤَدِّىْ حَقِيْقَةَ ﴿۷﴾

قناعت نہ ورزد بلکہ باید کہ حقیقت قربانی خود را

پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہئے کہ اپنی قربانی کی حقیقت

اَضْحَاتِهٖ ـ وَيَقْضِىْ بِجَمِيْعِ حَصَاتِهٖ ـ وَرُوْحِ تُقَاتِهٖ

بگذارد۔ و بہ تمام عقل خود وروح پرہیزگاری خود

کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی رُوح سے

رُوْحَ الْقُرْبَانِ ـ هٰذَا هُوَ مُنْتَهٰى سُلُوْكِ السَّالِكِيْنَ ـ

روح قربانی را ادا کند ایں آں درجہ است کہ براں سلوک سالکاں انتہا پذیرے شود

قربانی کی رُوح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے

وَغَايَةُ مَقْصَدِ الْعَارِفِيْنَ ـ وَعَلَيْهِ يَخْتَتِمُ جَمِيْعُ

ومقصد عارفاں بغایت مطلوب مے رسد ۔ و بریں ختم مے شوند درجہ ہائے

اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے ۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے

مَدَارِجِ الْاَتْقِیَاءِ ۔ وَبِہٖ یَکْمُلُ سَائِرُ مَرَاحِلِ الصِّدِّیْقِیْنَ

پرہیزگاران ۔ وبدیں کامل مے شوند منزلہائے راستبازاں و برگزیدگان

ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی

وَالْاَصْفِیَاءِ ۔ وَاِلَیْہِ یَنْتَہِیْ سَیْرُ الْاَوْلِیَاءِ ۔ وَاِذَا

وہمین است کہ منتہائے سیر اولیاء است ۔ وچوں

پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب

بَلَغْتَ اِلٰی ھٰذَا فَقَدْ بَلَّغْتَ جُھْدَکَ اِلَی الْاِنْتِھَاءِ ۔

تا ایں مقام برسیدی پس کوشش خود را بدرجہ انتہا رسانیدی

تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تونے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا

وَفُزْتَ بِمَرْتَبَۃِ الْفَنَاءِ ۔ فَحِیْنَئِذٍ تَصِلُ شَجَرَۃُ

وبمرتبۂ فنا فائز شدی ۔ پس دریں وقت درخت سلوک تو

اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت

سُلُوْکِکَ اِلٰی اَتَمِّ النَّمَاءِ ۔ وَتَبْلُغُ☆ عُنُقُ رُوْحِکَ ﴿۸﴾

درگوالیدن خود بآں درجہ نشو ونما خواہد رسید کہ درجۂ کاملہ است وگردن رُوح تو

اپنے کامل نشو ونما تک پہنچ جائے گا اور تیری رُوح کی گردن

اِلٰی لُعَاعِ رَوْضَۃِ الْقُدْسِ وَالْکِبْرِیَاءِ ۔ کَالنَّاقَۃِ

تا سبزہ نرم روضہ قدس و بزرگی منتہی خواہد شد ۔ و آں شتر مادہ

تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی ۔ اُس اونٹنی کی مانند

الْعَنْقَاءِ ۔ اِذَا اَوْصَلَتْ عُنُقَھَا اِلَی الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ ۔

را بماند کہ گردن او دراز باشد و او گردن خود را تا درخت❁ سبز رسانیدہ باشد

جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچ دیا ہو

☆ مطابق اغلاط نامہ ❁ مطابق خزائن

وَبَعْدَ ذَالِکَ جَذَبَاتٌ وَنَفَحَاتٌ وَتَجَلِّیَاتٌ مِنَ
و بعد زیں جذبہ ہا ہستند و دمیدن خوشبوہا وتجلّیات از
اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں

الْحَضْرَةِ الْاَحْدِیَّةِ ۔ لِیَقْطَعَ بَعْضَ بَقَایَا عُرُوْقِ
حضرت احدیّت تا بعض رگ ہائے بشریت را کہ باقی ماندہ باشند
تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی

الْبَشَرِیَّةِ ۔ وَبَعْدَ ذَالِکَ اِحْیَاءٌ وَاِبْقَاءٌ وَاِدْنَاءٌ
منقطع کند ۔ و بعد زیں زندہ کردن است و باقی داشتن و قریب کردن
رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا

لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِیَةِ الْمَرْضِیَّةِ الْفَانِیَةِ ۔
مر نفس مطمئنہ را کہ او از خدا راضی و خدا ازو راضی است و بمرتبہ فنا رسیدہ است
اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے

لِیَسْتَعِدَّ الْعَبْدُ لِقَبُوْلِ الْفَیْضِ بَعْدَ الْحَیَاتِ الثَّانِیَةِ ۔
تا کہ بندہ بعد از حیاتِ ثانی قبول فیض را مستعد گردد
تا کہ یہ بندہ حیاتِ ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے

وَبَعْدَذَالِکَ یُکْسَی الْاِنْسَانُ الْکَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ
و بعد زیں درجہ بقا پوشانیدہ مے شود انسان کامل حُلّہ خلافت را
اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرتِ احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

مِنَ الْحَضْرَةِ ۔ وَیُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْاُلُوْهِیَّةِ ۔ ﴿۹﴾
از حضرت عزّت جلّ شانہٗ ورنگین کردہ مے شود برنگ صفاتِ الوہیت
جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ

عَلٰی وَجْہِ الظِّلِّیَّۃِ ۔ تَحْقِیْقًا لِّمَقَامِ الْخِلَافَۃِ ۔ وَبَعْدَ
بر طریق ظلّیت تا مرتبۂ خلافت متحقق گردد۔ وپس
ظلی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقق ہو جائے اور پھر

ذَالِکَ یَنْزِلُ اِلَی الْخَلْقِ لِیَجْذِ بَھُمْ اِلَی الرُّوْحَانِیَّۃِ ۔
زیں فرود می آید سوئے مخلوق تااوشاں را سوئے روحانیت بکشد
اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے

وَیُخْرِجَھُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْاَرْضِیَّۃِ ۔ اِلَی الْاَنْوَارِ
و تا اوشاں را از تاریکی ہائے زمینی بیروں آوردہ سوئے نورہائے آسمانی
اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لاکر آسمانی نوروں کی طرف

السَّمَاوِیَّۃِ ۔ وَیُجْعَلُ وَارِثًا لِکُلِّ مَنْ مَّضٰی مِنْ
ببرد ۔ و ایں انسان وارث کردہ می شود ہمہ آں کساں را
لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے

قَبْلِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَاَھْلِ الْعِلْمِ
کہ پیش زو گذشتہ اند از انبیاء و صدّیقان و اہل علم
جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم

وَالدِّرَایَۃِ ۔ وَشُمُوْسِ الْقُرْبِ وَالْوَلَایَۃِ ۔ وَیُعْطٰی
و درایت۔ وآفتاب ہائے قرب و ولایت ۔ و دادہ می شود
اوردرایت میں سے اور قرب اورولایت کےسورجوں میں سے اس سے پہلے

لَہٗ عِلْمُ الْاَوَّلِیْنَ ۔ وَمَعَارِفُ السَّابِقِیْنَ ۔ مِنْ
او را علم اوّلین و معرفت ہائے سابقین از
گذر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کوعلم اوّلین کا اور معارف گذشتہ

﴿۱۰﴾

اُولِی الْاَبْصَارِ وَحُکَمَاءِ الْمِلَّۃِ ۔ تَحْقِیْقًا لِمَقَامِ الْوَرَاثَۃِ ۔

صاحبان چشم وحکیمان ملّت تا ثابت شود کہ او وارث اوشان است

اہل بصیرت اور حکماء ملّت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے

ثُمَّ یَمْکُثُ ھٰذَا الْعَبْدُ فِی الْاَرْضِ اِلٰی مُدَّۃٍ شَاءَ

بعد ازاں ایں بندہ برزمین توقف مے کند تامدّتے کہ خدا تعالیٰ

پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے

رَبُّہٗ رَبُّ الْعِزَّۃِ ۔ لِیُنِیْرَ الْخَلْقَ بِنُوْرِ الْھِدَایَۃِ ۔ وَ

خواستہ است تاکہ مخلوق را بنور ہدایت منور گرداند و

ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تاکہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور

اِذَا اَنَارَ النَّاسَ بِنُوْرِ رَبِّہٖ اَوْ بَلَّغَ الْاَمْرَ بِقَدَرِ الْکِفَایَۃِ

چوں مردم را بنور پروردگار خود منور کرد یا امر را بقدر کفایت تبلیغ فرمود

جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا

فَحِیْنَئِذٍ یَتِمُّ اسْمُہٗ وَیَدْعُوْہُ رَبُّہٗ وَیُرْفَعُ رُوْحُہٗ

پس دریں وقت نام او تمام مے شود و می خواند او را خدائے او و رُوح او سوئے

پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اُسکا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی رُوح اُس کے

اِلٰی نُقْطَتِہِ النَّفْسِیَّۃِ ۔ وَھٰذَا ھُوَ مَعْنَی الرَّفْعِ

نقطہ او کہ نفسی است برداشتہ میشود و ہمیں است معنی رفع

نقطہ نفسی کی طرف اُٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنے ہیں اُن کے نزدیک

عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَۃِ ۔ وَالْمَرْفُوْعُ مَنْ یُّسْقٰی

نزد اہل علم و معرفت ۔ و کسے کہ رفع او سوئے خدا گردید

جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب

﴿۱۱﴾

كَـاْسُ الوِصَالِ - مِـنْ اَيْـدِى الْمَحْبُوْبِ الَّذِىْ هُوَ لُجَّةُ

اورا جام وصال آں محبوب حقیقی مےنوشانند کہ دریائے حسن وجمال

کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جوحسن و جمال کا دریا

الْـجَـمَـالِ - وَيُـدْخَـلُ تَـحْـتَ رِدَاءِ الـرُّبُوْبِيَّةِ - مَعَ

است ۔ و داخل کردہ مےشود زیر چادر ربوبیّت با آنکہ

ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے

الْـعُبُـوْدِيَّةِ الْاَبَـدِيَّةِ - وَهٰـذَا اٰخِــرُ مَـقَـامٍ يَبْـلُـغُــهٗ

عبودیت او بطور ابدی مے ماند و ایں آں آخر مقام است

کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے

طَـالِـبُ الْـحَقِّ فِى النَّشْـأَةِ الْاِنْسَـانِيَّةِ - فَـلا تَـغْـفُلُوْا

کہ طالب حق در پیدائش انسانی او را مے یابد ۔ پس ازیں مقام

جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے پس اس مقام سے

عَـنْ هٰـذَا الْـمَـقَـامِ يَـا كَـافَّةَ الْبَـرَايَـا - وَلَا عَـنِ السِّـرِّ

غافل مشوید اے گروہ مخلوق ۔ و نہ ازاں راز غافل شوید

غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ اور نہ اس بھید سے غافل ہو

الَّـذِىْ يُـوْجَـدُ فِـى الـضَّحَايَا - وَاجْـعَـلُـوا الـضَّحَايَا -

کہ در قربانی ہا یافتہ مے شود ۔ و قربانی ہا را

جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور قربانیوں کو

لِـرُؤْيَةِ تِـلْكَ الْـحَـقِـيْـقَةِ كَـالْـمَـرَايَـا - وَلَا تَـذْهَـلُوْا

برائے دیدن ایں حقیقت آئینہ ہا بگردانید و ایں وصیّت را

اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں

عَنْ هٰذِهِ الْوَصَايَا ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا

فراموش نکنید و ہمچو آں مردم مشوید کہ

کومت بھلاؤ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے

رَبَّهُمْ وَالْمَنَايَا ۔ وَقَدْ اُشِيْرَ اِلٰى هٰذَا السِّرِّ

خدائے خودرا و موت خود را فراموش کردہ اند۔ و بہ تحقیق اشارہ کردہ شدہ است

اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے اور اس پوشیدہ بھید کی طرف

الْمَكْتُومِ ۔ فِيْ كَلَامِ رَبِّنَا الْقَيُّوْمِ ۔ فَقَالَ وَهُوَ

﴿۱۲﴾

درکلام خدائے قیّوم سوئے ایں راز پوشیدہ۔ پس اوتعالیٰ گفت و او

خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا جو

اَصْدَقُ الصَّادِقِيْنَ ۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ

اصدق الصادقین است کہ بگو کہ بہ تحقیق نماز من وعبادت من وقربانی من

اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ[1] ۔ فَانْظُرْ

وزندگی من و مُردن من برائے خدائے ربّ عالمیان است ۔ پس بہ بیں

اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کیلئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے پس دیکھ

كَيْفَ فَسَّرَ النُّسُكَ بِلَفْظِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔

کہ چگونہ لفظ نُسک را بلفظ محیا و ممات تفسیر کردہ

کہ کیونکر نُسک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے

وَاَشَارَ بِهٖ اِلٰى حَقِيْقَةِ الْاَضْحَاةِ ۔ فَفَكِّرُوْا فِيْهِ

وبدیں تفسیر سوئے حقیقتِ قربانی اشارت نمودہ۔ پس دریں نکتہ بیندیشید

اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو!

[1] الانعام:۱۶۳

یَـا ذَوِی الْـحَصَـاةِ - وَمَـنْ ضَـحّٰـی مَـعَ عِـلْـمِ حَقِیْقَةِ

اے صاحبان عقل ۔ وہر کہ قربانی کرد و او را علم ایں امر بود کہ حقیقت ایں

اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی

ضَـحِیَّتِـہٖ - وَصِـدْقِ طَـوِیَّتِـہٖ - وَخُـلُـوْصِ نِیَّتِـہٖ -

قربانی چیست وصدق دل وخلوص نیت می داشت

اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی

فَـقَـدْ ضَـحّٰـی بِنَفْسِہٖ وَمُهْجَتِہٖ - وَاَبْـنَـاءِہٖ وَحَفَدَتِہٖ -

پس بہ تحقیق او قربانی جان خود و فرزندان خود کردہ است

پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی

وَلَـهٗ اَجـر عـظـیـم - کـأجـر ابـراهـیـم عـنـد ربّـہ ﴿۱۳﴾

و مر او را اجرے است بزرگ ۔ ہمچو اجر ابراہیم نزد رب کریم

اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا

الـکـریم - والیـہ اشـار سَیّـدنـا الـمصطفٰی - و

وسوئے ایں اشارہ کردہ است سردار ما کہ برگزیدہ است و

اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے

رسـولـنـا الـمجتبٰی - وامـام الـمتـقین - وخـاتـم

رسول ما کہ چیدہ است وامام پرہیز گاراں وخاتم الانبیاء

جو پرہیز گاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے

الـنبیین - وقـال وهـو بـعـد الـلّٰـه اصدق الصـادقین-

ست وفرمود و او بعد از خدا صادق ترین صادقان است

اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے

انّ الضحایا هی المطایا ۔ توصل الی ربّ البرایا ۔

بہ تحقیق قربانی ہا کہ ہستند ہماں سواری ہا ہستند کہ سوئے خدا تعالیٰ می برند

بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

وتمحو الخطایا ۔ وتدفع البلایا ۔ هٰذا ما بلغنا

وخطاہا را محومی کنند وبلاہا را دفع می کنند ۔ ایں آں امر است کہ از

اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا

من خیر البریة ۔ علیه صلواة اللّٰه والبرکات

بہترین مخلوق یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما رسیدہ است ۔ برو درود خدا و برکات

صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں

السنیّة ۔ وانّهٗ أومأ فیه الٰی حکم الضحیّة ۔

بزرگ باد و بہ تحقیق او اشارہ کردہ است دریں حدیث سوئے حکمت ہائے قربانی

اور آنجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ

﴿۱۴﴾

بکلماتٍ کالدرر البهیّة ۔ فالأسف کلّ الأسف

بہ سخنانے کہ ہمچو درہائے روشن ہستند پس افسوس وکمال افسوس است

جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ

انّ اکثر الناس لایعلمون هٰذه النکات الخفیّة ۔

کہ اکثر مردم ایں نکتہ ہائے باریک را نہ مے دانند

اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے

ولا یتّبعُون هٰذه الوصیّة ۔ ولیس عندهم

و پیروی ایں وصیت نہ مے کنند ۔ و نزد ایشاں

اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک

معنی العید - من دون الغسل ولبس الجدید -

معنی عید بیش زیں نیست کہ خویشتن را بشویند وپوشاک نو بپوشند

عید کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑیں پہنیں

والخضم و القضم مع الاھل والخدم والعبید -

وایں کہ طعام رابہمہ دہاں وکرانہ ہائے دنداں بخایند بااہل خانہ خود ونوکراں وغلاماں

اور طعام کو سارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں۔ خود اور ان کے اہل وعیال اور

ثم الخروج بالزینة للتعیید کالصنادید - و

باز بہ آرایش و زینت تمام برائے نماز عید بروں آمدن ہمچو مہتران و

نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کیلئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور

تری الأطائب من الأطعمة منتھٰی طربھم فی

خواہی دید کہ خوشترین طعام ہا دریں روز غایت خوشی ایشان است

تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے

ھٰذا الیوم - والنفائس من الالبسة غایة

و نفیس ترین لباس ہا غایت حاجت ایشاں است

اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں

﴿۱۵﴾

اربھم لاۤرائة القوم - ولا یدرون ماالاضحاة -

تا قوم را نمایند و نہ مے دانند کہ قربانی چیست

کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

ولایّ غرضٍ یُذبح الغنم والبقرات - و

واز برائے کدام غرض گوسپنداں و گاواں ذبح می کنند ۔ و

اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ اور

عـنـدهـم عيـد هـم مـن البكرة الى العشىّ - ليـس الا

نزد ایشاں عیدایشاں از بامداد تاشب جزیں نیست کہ

ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ

للاكـل والشـرب والعيـش الهنىّ - والـلبـاس البهىّ-

خوردہ شود و نوشیدہ شود و درعیش خوشگوار گذرانیدہ شود و نیز لباس خوش پوشیدن

خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے

والـفـرس الشرىّ - والـلـحـم الطـرىّ - ومـا ترٰى

وبراسپ جہندہ سوار شدن وگوشت تازہ خوردن ودریں روز شاں

اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز

عـمـلهـم فـى يـومهـم هٰـذا الا اكتسـاء الـنـاعـمـات -

کارشاں جزیں نخواہی دید کہ پارچات نرم بپوشند

اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

والـمـشـط والاكـتـحـال وتـضـمـيـخ الـمـلبـوسـات -

وشانہ کنند و سرمہ درچشم کشند و بر لباس ہائے خود عطر بمالند

اور بالوں کو کنگھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔

وتسـوية الـطـرر والـذوائـب كـالـنساء المتبرجات -

وطُرّہ ہائے مو و گیسو ہا را ہمچو زنان زینت کنندہ آراستہ کنند

اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں

ثـم نـقـراتٍ كـنـقـرة الـدجـاجة فـى الـصـلٰوة - مع

باز چند دفعہ منقار زدن درنماز ہمچو ماکیاں کہ برائے دانہ چیدن منقار می زند وبا ایں ہمہ

اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کیلئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ

﴿۱۶﴾

عـدم الـحـضـور وهـجوم الوسـاوس والشتـات - ثم
ہیچ حضوری درنماز نہ ے باشد ووسوسہ ہا گردمی آیند و پراگندگی زورمی کند۔ باز ایں کار است
کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگی ہو پھر

التـمـايـل الٰـى انـواع الاغـذية والـمـطـعـومـات - و
کہ سوئے انواع اقسام غذاہا و طعام ہا میل می نمایند و
طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور

مـلأ البـطـون بـالـوان الـنـعـم كالنعم والعجماوات -
ازاں طعام ہا شکم ہا ہمچو حیوانات و چارپایاں پُر ے کنند
چارپایوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھر لیں

والـمـيـل الـى الـمـلاهـى والملاعـب والجهلات -
وسوئے لہو و بازی و کارہائے جہالت میل دل شاں می شود
اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں

وسـرح الـنـفـوس فـى مراتع الشهوات - والـركوب
و نفس ہائے خود را در چراگاہ ہائے شہوات می گذرانند و سوارشدن
اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر

عـلـى الافـراس - والـعـجـل والـعـنـاس - والـجـمـال
براسپاں و یکہ ہا و مادہ شتران مضبوط و شتران نر و خچر ہا
اور یکوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر

والبـغـال ورقـاب الـنـاس - مـع انـواعٍ مـن
وگردن ہائے مردم با قسم ہا از
اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی

التزیینات ۔ وافناء الیوم کلہٖ فی الخزعبیلات ۔
زینت ہا و سپرد کردن ہمہ روز در کارہائے باطلہ
زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں

﴿۱۷﴾

والھدایا من القلایا ۔ والتفاخر بلحوم البقرات
و ہدیہ ہا از گوشت ہا و فخر کردن بگوشت ہائے گاواں
اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت

والجدایا ۔ والافراح والمراح والجذبات
و گوسپنداں و خوشی ہا وانواع شادی و جذبہ ہائے نفس
اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں

والجماح ۔ والضحک والقھقھۃ بابداء النواجذ
و سرکشی و خندہ و قہقہہ بظاہر کردن دندان پسین
اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مار کر ہنسنا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے

والثنایا ۔ والتشوق الٰی رقص البغایا ۔ وبوسھن
و دو دندان پیشین و شوق کردن سوئے رقص زنان بازاری و بوسہ گرفتن ایشان
اور اگلے دو دانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ

وعناقھن ۔ وبعد ھٰذا نطاقھن ۔ فانا للّٰہ علٰی
و بغل گیری ایشاں و پس ازیں جائے کمر بند ایشاں یعنی بدکاری باایشاں۔ پس بر مصیبت ہائے اسلام
اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمربند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر

مصائب الاسلام ۔ وانقلاب الایام ۔ ماتت القلوب ۔
انا للّٰہ می باید گفت و بریں نیز ہم کہ بر روز ہائے اسلام گردش آمد دل ہا مردند
انا للّٰہ پڑھتے ہیں اور نیز دنوں کی گردش پر دل مر گئے

وکثرت الذنوب - واشتدت الکروب - فعند

وگنہ ہا بسیار شدند وبے قراری ہا سخت شدند پس

اور گناہ بہت ہو گئے اور بے قراریاں بڑھ گئیں پس اس

﴿۱۸﴾

ھٰذہ اللیلۃ الیلاء - وظلمات الھوجاء -

بروقت ایں شب تاریک وتاریکی ہائے باد تند

اندھیری رات کے وقت اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت

اقتضٰی رحم اللّٰہ نور السماء ☆ - فانا ذالک

بخواست رحمت الٰہی نور آسمان را پس من

خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو سو میں

﴿۱۸﴾

☆ یہ جو حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود نازل ہوگا یہ نزول کا لفظ اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام زمین پر تاریکی چھا جائیگی اور دیانت اور امانت اور راستی زمین پر سے اٹھ جائے گی۔ اور زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی۔ تب خدا آسمان سے ایک نور نازل کرے گا اور اس سے زمین کو دوبارہ روشن کر دے گا۔ وہ اوپر سے آئے گا کیونکہ نور ہمیشہ اوپر کی طرف سے آتا ہے اور مسیح موعود کا وقت ایسا وقت بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کے تمام اسباب معطل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے دونوں ہاتھ درماندہ ہو جائیں گے کیونکہ خدا کی غیرت اس بات کو چاہے گی کہ اس اعتراض کو اٹھا دے اور دفع اور دور کرے جو کہا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلایا گیا پس مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی جماعت جن کو انہوں نے مصر سے نکالا تھا ایسی لڑائیوں میں ہمیشہ مغلوب ہوتی رہی جن لڑائیوں کے لئے موسیٰ کے منشاء کے برخلاف انہوں نے پیش قدمی کی۔ سو اب بھی

النور – و المجدد المأمور – والعبد المنصور –
آں نورم و مجددے ہستم کہ بامر الٰہی آمدہ و بندہ مدد یافتہ ہستم
وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مدد یافتہ ہوں

والمھدی المعھود –والمسیح الموعود –وانی
وآں مہدی ہستم کہ آمدن او معہود بود وآں مسیح ہستم کہ وعدہ آمدن او شدہ بود و من
اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب

نزلت بمنزلةٍ من ربّی لا یعلمھا احدٌ من الناس –
از پروردگار خود بآں منزلت نزول می دارم کہ ہیچ کس از آدمیان آنرا نمی شناسد
سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا

﴿۱۹﴾

وان سرّی اخفٰی واَنْئَی من اکثر اھل اللّٰہ
و رازمن پوشیدہ و دورتر از اکثر مردان خدا است قطع نظر از ینکہ آں راز
اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دور تر ہے قطع نظر اس سے کہ

فضلًا عن عامة الاُناس – وانّ مقامی ابعد
از مردم عامہ پوشیدہ باشد و بہ تحقیق مقام من از دستہائے
عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے

بقیہ حاشیہ

ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔ پس جو شخص باوجود اس صریح ممانعت اور موجودگی حدیث یضع الحرب کے پھر تلوار اٹھاتا ہے اور غازی بننا چاہتا ہے گویا وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس معجزہ کو مشتبہ کردے جس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے یعنی بغیر انسانی اسباب کے اسلام کو زمین پر غالب اور محبوب الخلائق بنا دینا۔ منہ

﴿۱۹﴾

مـن ایـدی الـغـوّاصین - وصـعـودی ارفـع من قیـاس

غوطہ زنندگان کہ از بہر گرفتن لولو غوطہ می زنند دور تر است و بالا رفتن من از قیاس

ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آ سکتی

الـقـائسین - وانّ قـدمـی هٰذہٖ اسـرع من القلاص

قیاس کنندگان بلند تر است۔ و ایں قدم من از شتران تیز رو تیز تر مے رود

اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیز تر ہے

فـی مسـالک ربّ الـنـاس -فلا تـقیسـونـی باحدٍ ولا

در راہ ہائے پروردگار مردمان پس مرا بدیگرے قیاس مکنید و نہ دیگرے را

پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو

احـدًا بـی ولا تهـلکوا انـفسـکم بـالـریـب والعمـاس -

بمن مقایسہ نمائید و نفس ہائے خود را بہ شک و خصومت ہلاک مکنید

اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو

﴿۲۰﴾

وانّـی لـبٌ لا قشـرمعـهٗ وروحٌ لاجسد معهٗ و

و من مغزے ہستم کہ باوے پوستے نیست و روحے ہستم کہ باوے جسدے نیست و من

اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور

شـمـسٌ لا یـحـجبها دخان الشماس -واطـلبـوا مثلی

آفتابے ہستم کہ دخان دشمنی و کینہ او را نمی پوشد و مانند من بجوئید

وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری

ولـن تـجـدوہ وان تـطـلبـوہ بـالـنبـراس - ولا فـخـر

و ہرگز نخواہید یافت و اگرچہ باچراغ جوئندہ باشید و ایں کلمہ فخر نیست

مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو اور یہ کوئی فخر نہیں

ولٰکن تحدیث لنعم اللّٰہ الذی ھو غارسٌ لھٰذا
مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ او ایں نونہال را نشانیدہ است
مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الغراس ۔ وانی غسلت بماء النور وطھرت بعین
ومن بآب نور غسل دادہ شدم و بچشمہ
اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الٰہی پاکیزگی کے چشمہ

القدس من الاوساخ والادناس ۔ وسمّانی ربّی
پاکیزگی الٰہی پاکیزہ کردہ شدم از چرکہا و کدورت ہا۔ ونام من رب من
میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام

احمد فاحمدونی و لا تشتمونی و لا توصلوا امرکم
احمد نہاد۔ پس ستایش من کنید و مرا دشنام مدہید و امر خود را تا بدرجہ
احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے

الی الالباس ۔ و من حمدنی وما غادر من نوع ﴿۲۱﴾
نومیدی مرسانید وہر کہ ستائش من کرد وقسمے از ستائش نگذاشت
درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حمدٍ فما مان ۔ و من کذب ھٰذا البیان فقد
پس او دروغ نہ گفت ومرتکب کذب نشد و ہر کہ تکذیب ایں بیان کرد پس او
تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مان ۔ واغضب الرحمٰن ۔ فویلٌ للذی شک
دروغ گفتہ است وخدائے خودرا در غضب آوردہ۔ پس براں شخص واویلاست کہ شک کرد
بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

و فسخ العهد و فک و لوث بطائفٍ من الجن

و عہد را بشکست و آلودہ کرد دل را بوسوسہ شیطان

اور عہد کو توڑا اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا

الجنان -وانی جئت من الحضرة الرفيعة العالية -

ومن از درگاہ بلند و برتر آمدہ ام

اور میں بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں

ليرى بى ربى من بعض صفاته الجلالية - والجمالية -

تا پروردگار من بعض صفات جلالیہ خودرا بواسطہ من بنماید و نیز صفات جمالیہ را بنماید

تا میرا خدا میرے ذریعہ بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے

اعنى دفع الضير وافاضة الخير فان الزمان كان

یعنی دفع کردن گزند و رسانیدن خیر چراکہ زمانہ حاجت می داشت

یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت

محتاجًا الٰى دافع شرٍ طغٰى-والٰى رافع خيرٍ انحط ﴿۲۲﴾

کہ آں بدی را دفع کردہ شود کہ از حد درگذشتہ است وآں نیکی را بلند کردہ آید کہ فرورفتہ

تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو

واختفٰى - فاقتضت العناية الالٰهيّة ان يعطى

است و پنہاں گردیدہ۔ پس عنایت الٰہیہ تقاضا فرمود کہ زمانہ را

جاتی رہی تھی۔ اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا کہ زمانہ کو

الزمان ماسأل بلسان الحال - ويرحم طبقات

آں چیز دادہ شود کہ بزبان حال مے خواہد و بر مردان

وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے اور مردوں اور

النسـاء و الرجال -فـجـعـلـنـی مظهر المسيح عيسى

وزنان رحم کردہ آید پس مرا جائے ظہور مسیح عیسےٰ

عورتوں پر رحم کیا جائے پس مجھ کو مسیح عیسےٰ

ابـن مـريـم لـدفـع الـضـرّ وابـادة مـواد الـغـواية -

ابن مریم کرد تا کہ مادہ ہائے ضرر وگمراہی را دور فرماید

بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو دور فرماوے

وجـعـلـنـی مـظـهـر الـنـبـی الـمـهـدی احـمـد اكـرم

و مرا مظہر مہدی احمد اکرم فرمود

اور مجھ کو مہدی احمد اکرم کا مظہر بنایا

لافـاضـة الـخـيـر و اعـادة عـهـاد الـدراية و الـهـداية -

کہ تا بمردم خیررا برساند و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد

تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتـطـهـيـر الـنـاس مـن دَرَنِ الـغـفـلـة و الـجـنـايـة -

و مردم را از چرک غفلت وگناہگاری پاک کند

اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری کے میل سے پاک کرے

﴿۲۳﴾

فَـجِـئْـتُ فـی الـحـلـتـيـن الـمـهـزودتـيـن الـمـصـبّـغـتـيـن

پس من در دو حلہ زرد رنگ آمدہ ام کہ رنگین ہستند

پس میں زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں

بـصـبـغ الـجـلال وصـبـغ الـجـمـال - واعـطـيـت صـفـة

برنگ جلال و رنگ جمال ۔ و دادہ شدم صفت

جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں اور مجھ کو

الافناء والاحیاء من الرب الفعال - فاما الجلال

فانی کردن و زندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار قادر است ۔ مگر جلالے کہ دادہ شدم

فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فھو اثرٌ لبروزی العیسوی من

پس آں اثر آں بروز من است کہ عیسوی است از

جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

اللّٰہ ذی الجلال☆ - لابید بہٖ شر الشرک الموّاج

خدائے کہ ذوالجلال است تا من آں بدی شرک رانیست کنم کہ موج زن

طرف سے ہے تا کہ میں اس شرک کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فی عقائد اھل الضلال -المشتعل بکمال

و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال

گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال - الذی ھو اکبر من کل شرٍّ فی

مشتعل است آنکہ درچشم خدائے دانندہ احوال از ہر شر

بھڑک رہی ہے اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے

﴿۲۲﴾

☆ قد قلت غیر مرۃ انی ما اتیت بالسیف ولا بالسنان. وانما اتیت بالاٰیات والقوۃ القدسیۃ وحسن البیان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منہ

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام وجز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست و قوت قدسیہ وحسن بیان ۔ پس جلال من از آسمان است نہ بہ لشکرہا و مددگاراں ۔منہ

میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے ۔ پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ ۔منہ

﴿۲۴﴾

عیـن الـلّـہ عـالـم الاحـوال ۔ ولاھـدم بـہٖ عـمـود
بزرگتر است و تا کہ من بدو ستون
بڑھ کر ہے اور تا کہ میں اس کے ذریعہ سے اس

الافتـراء عـلـی الـلّٰہ والافتعال ۔ واما الـجـمال الذی
آں افترا را منہدم کنم کہ بر خدا می بندند۔ مگر جمالے کہ دادہ شدم
افترا کے ستون کو گرادوں جو خدا پر باندھتے ہیں۔ لیکن وہ جمال جو مجھ کو

اعـطیـت فھـو اثـرٌ لبـروزی الاَحْـمَـدی مـن الـلّٰـہ
پس آں اثر آں بروز من است کہ از خدائے صاحب لطف
ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی

ذی الـلـطف والـنوال ۔ لاعیـد بـہٖ صـلاح التـوحید
و بخشش بروز احمدی نام می دارد تا کہ من بداں نیکی توحید را
طرف سے بروز احمدی ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو

الـمـفـقـود مـن الالسـن والـقـلوب والاقـوال والافعـال۔
کہ از زبان ہا و دل ہا و گفتار ہا و کردار ہا گم شدہ بود واپس
جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں

واقیـم بـہٖ امـر التـدیّـن والانتـحـال ۔ وامـرت ان
بیارم و امر دینداری را قائم کنم و من حکم کردہ شدم کہ
اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ

اقتـل☆ خـنـازیـر الافسـاد والالـحـاد والاضـلال ۔
خنزیر ہائے فساد و الحاد و گمراہ کردن را بکشم۔
میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے ان سؤروں کو ماروں

☆ الـلـفـظ لـفـظ الـحـدیـث کما جاء فی البخاری والمراد من القتل اتمام الحجة وابطال الباطل بالدلائل القاطعة والاٰیات السماویة لا القتل حقیقة. منه

الـذيـن يـدوسـون دررالـحق تـحـت الـنـعـال - و

آناں کہ گوہر ہائے راستی را زیر کفش ہائے خود پامال می کنند و

جوسچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور

﴿۲۵﴾

يهلكون حـرث الـنـاس ويخربون زروع الايمان

تباہ می کنند زراعت مردم را وخراب می کنند کشت ہائے ایمان

لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور

والتورع والاعمال - وقتلی هٰذا بحربةٍ سماويةٍ

و پرہیزگاری و اعمال را و ایں کشتن بحربۂ آسمان است

عملوں کی کھیتیوں کوخراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے۔

لا بالسيوف والنبال - كما هو زعم المحرومين

نہ بہ شمشیرہا و تیرہا چناں کہ آں زعم کسانے ہست کہ

تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے

من الحق وصدق المقال - فانهم ضَلّوا و

از حق و راست گفتاری محروم ہستند چراکہ اوشاں گمراہ شدہ اند و

جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور

اَضَلُّوا كثيرًا من الجُهّال - وان الحرب حرّمت

اکثر مردم را از جاہلاں گمراہ کردہ اند و بہ تحقیق جنگ با مردم کفار

جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا

علیّ وسبق لی ان اضع الحرب ولا اتوجه

برمن حرام کردہ اند و پیش از وجود من برائے من مقرر شدہ است کہ جنگ را ترک کنم و سوئے

مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور

الی القتال - فلا جھاد الّا جھاد اللسان والاٰیات

کشت وخون متوجہ نشوم ۔ پس ہیچ جہاد بجز جہاد زباں ونشان

خونریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے

والاستدلال - وکذالک امرت ان املأ بیوت

ودلائل باقی نماندہ وہم چنیں ماموروم کہ خانہ ہائے مومناں را

جہاد کے باقی نہیں رہا اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو

﴿۲۶﴾

المؤمنین وجربھم مّن المال - ولٰکن لا

وکیسہ ہائے اوشاں را بمال پُرکنم مگر نہ

اوران کے توشہ دانوں کو مال سے بھردوں لیکن چاندی سونے

باللجین والدجّال - بل بمال العلم والرشد

بہ سیم وزر بلکہ بمال علم ورشد

کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور

والھدایۃ والیقین علٰی وجہ الکمال - وجعل

وہدایت ویقین بروجہ کمال وگردانیدن

ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ

الایمان اثبت من الجبال - وتبشیر المثقلین

ایمان مضبوط تر از کوہ ہا۔ وبشارت دادن آں زیرباراں را کہ

ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں

تحت الاثقال - فبشرٰی لکم قد جاءکم المسیح -

بارگراں برایشاں افتادہ است پس شمارا بشارت باد کہ نزد شما مسیح آمد

ان کو بشارت دی جائے۔ پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا

ومسحہ القادر واعطی لہ الکلام الفصیح ۔

و قادر اورا مسح کرد وکلام فصیح او را عطا کردہ شد

اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔

وانّہٗ یعصمکم من فرقۃٍ ھی للاضلال تسیحُ ۔

واو شما را نگہ میدارد ازاں فرقہ کہ برائے گمراہ کردن بر زمین مے رود

اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔

والی اللّٰہ یدعو ویصیح ۔ وکل شبھۃٍ یُزیل

و سوئے خدا دعوت می کند و می خواند و ہرشبہ را دور میکند

اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے

ویُزیح ۔وطوبٰی لکم قدجآء کم المھدی المعھود ۔ ﴿۲۷﴾

وزائل می فرماید و شمارا مبارک باد کہ مہدی معہود نزد شما رسیدہ است

اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدیٔ معہود تمہارے پاس آ پہنچا

ومعہ المال الکثیر والمتاع المنضود ۔ وانہٗ

و با وے مال کثیر و متاعے است کہ تہ بہ تہ نہادہ است و او

اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ بہ تہ رکھا ہے اور وہ

یسعٰی لیُردّ الیکم الغنی المفقود ۔ ویستخرج

سعی می کند کہ آں تو نگری کہ از شما گم شدہ است باز سوئے شما مسترد شود

کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

الاقبال الموء ود ۔ ماکان حدیث یُّفترٰی ۔ بل

وآں اقبال کہ زندہ بگور است باز از گور بیروں آید۔ ایں آں سخنے نیست کہ افترا کردہ شود بلکہ

اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ

نورٌ من اللّٰہ مع اٰیاتٍ کبرٰی ۔ ایھا الناس انی انا

نور خدا ست کہ نشان ہائے بزرگ ہمراہ می دارد ۔ اے مردم من آں مسیح ہستم کہ

خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے۔ اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں کہ

المسیح المحمّدی ۔وانّی انا احمد المھدی ۔

از سلسلۂ محمدی است و من احمد مہدی ہستم

جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں

وان ربّی معی الٰی یوم لَحدی من یوم مھدی ۔

و بہ تحقیق رب من بامن است از وقت مہد من تا وقت لحد من

اور سچ مچ میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک

وانی اعطیت ضرامًا اَکّالًا ۔ وماءًا زلالًا ۔

و من دادہ شدہ ام آتشے خورندہ و آبے شیرین و

اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور

وانا کوکبٌ یمانیٌ ۔ ووابلٌ رؔوحانیٌّ ۔ایذائی ﴿۲۸﴾

من ستارہ یمانی ہستم و بارش روحانی ہستم۔ رنج دادن من

میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں میرا رنج دینا

سنانٌ مذرّبٌ ۔ ودعائی دواءٌ مجرّبٌ ۔ اُرِی

نیزہ تیز است و دعائے من دوائے مجرب است قومے

تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے ایک قوم کو

قومًا جلالًا ۔ وقومًا اٰخرین جمالًا ۔ وبیدی

را جلال مے نمایم وقومے دیگر را جمال می نمایم ۔ و در دست من

میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں

حربۃٌ ابیدبھا عادات الظلم والذنوب - وفی
حربہ است ہلاک می کنم بآں عادتہائے ظلم و گناہ را و در
ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور

الاخرٰی شربۃٌ اعیدبھا حیاۃ القلوب - فاسٌ
دست دیگر شربت است کہ بداں زندگی دلہا دوبارہ می بخشم تبرے
دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلہاڑی

للافناء - وانفاسٌ للاحیاء - اَمّا جلالی فبما قُصِد
برائے فنا کردن است و دمہا برائے زندہ کردن مگر جلال من ازیں سبب است کہ
فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ

کابن مریم استیصالی - واما جمالی فبما فارت
ہمچو ابن مریم قصد بیخ کنی من کردہ اند و جمال من ازیں است کہ
لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری بیخ کنی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ

رحمتی کسیدی احمد لاھدی قومًا غفلوا
رحمت من ہمچو سید من احمد در جوش است تا قومے را راہ نمایم کہ از
میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو

عن الربّ المتعالی - اَفَاَنتم تعجبون -
خدائے بزرگ تر خود غافل اند چہ شما ازیں امر تعجب مے کنید
اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

وَالی الزمان وضرورتہٖ لا تلتفتون - الا ترون ﴿۲۹﴾
وسوئے زمانہ وضرورت آں التفات نمے کنید آیا نمے بینید کہ
اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ

الٰی زمان احتاج الی الرب الفعّال - لیُری لقومٍ

زمانہ سوئے خدائے قادر حاجتے دارد تا کہ قومے را

زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تا کہ ایک قوم کو اپنے

صفة جلالہٖ وللاٰخرین صفة الجمال - وقد

صفت جلال خود بنماید و قومے دیگر را برصفت جمال خود مطلع فرماید۔ و بہ تحقیق

جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق

ظھرت الاٰیات - و تبیّنت العلامات - وانقطعت

نشانہا ظاہر شدہ اند و علامت ہا منکشف گشتہ و ہمہ

نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں اور تمام

الخصومات - فمالکم لا تنظرون - وانکسفت

خصومتہا منقطع شدند۔ پس چرا نمے بینید ۔ و در رمضان

جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے۔ اور رمضان کے مہینے میں

الشمس والقمر فی رمضان فلا تعرفون - و

مہر و ماہ را کسوف گرفت پس نمے شناسید و

سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہنچانتے اور

مات بعض الناس بنبأٍ من اللّٰہ وقتل البعض ط

بعض مردم بہ پیشگوئی کہ از خدا تعالیٰ بود فوت شدند و بعض مردم بہ پیشگوئی قتل کشتہ شدند

بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے

﴿۳۰﴾

فلا تُفکّرون - ونزلت لی آیٌ کثیرةٌ فلا

پس فکر نمی کنید و در تائید من بسیار نشانہا ظاہر شدند پس ہیچ

پس تم نہیں سوچتے۔ اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن

تبالون ۔ وشهدت لی الارض والسماء والماء

پروانمے دارید۔ وبرائے من زمین وآسمان وآب

تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے زمین اور آسمان اور پانی

والعفاء فلا تخافون ۔ وتظاهر لی العقل والنقل

وخاک گواہی دادند پس ہیچ نمے ترسید وعقل ونقل وعلامت ہا

اورمٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے اورعقل اورنقل اورعلامتیں

والعلاماتُ والاٰیات ۔ وتظاهرت الشهادات و

ونشان ہا گواہ یکدیگر شدند ودیگر گواہی ہا و

اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے اور دوسری گواہیوں اور

الرؤیا والمکاشفات ۔ ثم انتم تنکرون ۔ وان

خواب ہا و مکاشفات یکدیگر را قوت دادند بازشما انکار می کنید و ایں

خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کوقوت دی پھرتم انکارکرتے ہو اور

لها شانًا عظیمًا لقومٍ یتدبّرون ۔ وطلع

نشانہا را شانے عظیم است برائے آنانکہ تدبر مے کنند وستارہ ذوالسنین

ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے اور ذوالسنین

ذوالسنین ۔ ومضٰی من هٰذه المائة خمسها

طلوع کرد واز صدی حصہ پنجم آں گذشت

ستارہ نے طلوع کیا اورصدی میں سے پانچواں حصہ گذرگیا

اِلّا قلیلٌ من سنین ۔ فاین المجدد ان کنتم

مگر چند سال پس مجدد کجاست! اگر

مگر چند برس پس اگر جانتے ہوتو بتاؤ کہ مجدد

تعلمون - ونزل من السماء الطاعون - ومُنِع

ے دانید و طاعون ظاہر شد وحج

کہاں ہے۔ اور طاعون پھوٹا اور حج

الحجّ و کثر المنون - واختصم الفرق علٰی معدن

منع کردہ شد وموت بسیار شد وبرمعدن زر فرقہ ہا خصومتً

روکا گیا اور موتیں زیادہ ہوئیں اورسونے کی کان پر قوموں نے

مّن ذهبٍ وهم يُقاتِلُون - وعلا الصليب - ﴿۳۱﴾

کردند و باہم جنگ ہا نمودند وصلیب بلند شد

آپس میں لڑائی جھگڑے کئے اور صلیب بلند ہوئی

واضحی الاسلام یسیب ویغیب - کانه الغریب -

و اسلام از جائے خود حرکت کرد و ناپدید شد گویا کہ غریب است

اور اسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور غائب ہوگیا گویا کہ مسافر ہے۔

وکثر الفسق والفاسقون - وحُبّب الی النفوس

وفسق و فاسقاں بسیار شدند و مردم سوئے شراب

اور فسق اور فاسق بہت ہوگئے اور لوگوں نے شراب اور

الخمر - والقمر والزمر - وتراءَ ی الزانون

وقمار بازی وسرود گفتن میل کردند وظاہر شدند بدکاراں

جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا اور بدکار اور

المجالحون وقلّ المتقون - وتجلّٰی وقت ربّنا

وبریکدیگر سختی کنندگان وپرہیزگاران کم شدند و وقت تجلی خدائے ما ظاہر گشت

ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے اور پرہیزگار کم ہوگئے اور ہمارے خدا کی تجلی کا وقت ظاہر ہوگیا

وتمّ ما قال النبيون -فبایّ حديث بعده تؤمنون -

وہمہ آنچہ انبیاء گفتہ بودند بظہور رسید پس بعد ازیں بکدام حدیث ایمان خواہید آورد

اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔

ایها الناس قوموا للّٰه زرافاتٍ وفرادٰی فرادٰی -

اے مرد ماں برائے خدا شما ہمہ یا یک یک برخیزید

اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے

ثم اتقوا اللّٰه وفکروا کالذی مابخل وماعادٰی -

باز از خدا بترسید وہمچو شخصے فکر کنید کہ نہ بخل مے کند و نہ دشمنی۔

اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔

﴿۳۲﴾

الیس هٰذا الوقت وقت رحم اللّٰه علی العباد -

آیا ایں وقت وقت رحم خدا بر بندگان نیست؟

کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟

ووقت دفع الشر وتدارک عطش الاکباد

وآیا وقت چناں نیست کہ بدی را دفع کردہ آید وتشنگی جگر ہا را بفرود آوردن باران تدارک

اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسانے سے

بالعهاد - الیس سیل الشر قدبلغ انتهاءهٗ -

کردہ آید؟ آیا سیلاب شر تا انتہائے خود نہ رسیدہ است؟

تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟

وذیل الجهل طوّل ارجاءهٗ - وفسد الملک

و دامن جہل کنارہ ہائے خود را دراز نہ کردہ؟ وملک فاسد شد

اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلایا؟ اور ملک فاسد ہوگیا

کلہٗ وشکر ابلیس جہلاء ہٗ ۔ فاشکروا اللّٰہ الذی

و ابلیس جاہلاں را شکر گفت پس شکر آں خدا کنید کہ

اور شیطان نے جاہلوں کا شکریہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے

تذکرکم وتذکر دینکم وما اضاعہٗ ۔ وعصم

شما را یاد کرد و دین شما را یاد کرد واز ضائع شدن محفوظ داشت و

تم کو یاد کیا اورتمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اورتمہارے

حرثکم وزرعکم ولعاعہٗ ۔ وانزل المطر

کاشتہ شمارا وزراعت شماراوسبزہ نرم زراعت را از آفتہا نگہ داشت و باران فرود آورد

بوئے ہوئے کو اورتمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا

واکمل ابضاعہٗ ۔ وبعث مسیحہٗ لدفع

وسرمایہ آں کامل کرد ومسیح خود را برائے دفع گزند

اوراس کےسرمایہ کوکامل کیا اوراپنے مسیح کوضرر کے دور کرنے کے لئے

الضیر ۔ ومہدیہٗ لافاضۃ الخیر ۔ وادخلکم

ومہدیٔ خود را برائے رسانیدن خیر ونفع مبعوث فرمود وشما را

اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اورتمہیں

﴿۳۳﴾

فی زمان امامکم بعد زمان الغیر ۔ ایہا الاخوان

در زمانہ امام شما بعد زمانہ غیر داخل کرد

تمہارےامام کےزمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا اے بھائیو!

انّ زماننا ھٰذا یُضاھی شہرنا ھٰذا بالتناسب

ایں زمانۂ ما مشابہت مے دارد ایں ماہ مارا بمناسبت تام

یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے منا سبت تام رکھتا ہے

التــام ۔ فــانــهٗ اٰخــر الازمــنة وان هٰذا الشهــر

چراکہ ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہم چنیں ایں ماہ ما

کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی

اٰخــر الاشهــر مــن شهـور الاسـلام ۔ وكــلا هـمــا

از ماہ ہائے اسلام آخری واقع شدہ و ہردو

اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں

قـريـبٌ مـن الاختتام ۔ فـى هٰـذا ضـحـايا وفى ذٰلك

قریب الاختتام اند دریں قربانی ہا ہستند و دراں نیز

ختم ہونے کے قریب ہیں اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس

ضـحـايا ۔ والـفـرق فـرق الاصـل وعـكـس المرايا ۔

قربانیہا ہستند و فرق صرف فرق اصل و عکس است

آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے

وقـد سبـق نـمـوذجهـا فـى زمـن خير البـرايـا ۔

و نمونہ آں در زمانہ بہترین مخلوقات بگذشت

اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔

والاصـل ضـحيّة الـروح يـا اولـى الابصار ۔ وان ضـحـايا

﴿۳۴﴾

و اصل امر اے دانشمنداں قربانی روح است و قربانی ہائے

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں

الـجـدايـا كـالاظلال والاٰثـار ۔ فـافـهـموا سرّ هٰذه

گوسپنداں ہمچو اظلال و آثار واقع شدہ است پس ایں حقیقت را بفہمید

روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو

الحقیقة ۔ وانتم احق بھا واھلھا بعدا لصحابة ۔
و شما حق ے دارید واہل ایں امر ہستید کہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم
اورتم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ

وانکم الاٰخرون منھم اُلحقتم بِھِمْ بفضل من
ایں حقیقت را بفہمید ۔ وشما از جملہ صحابہ گروہ آخری ہستید کہ بفضل خدا و رحمت او در ایشاں
اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ

اللّٰہ والرحمة ۔ وان سلسلة الازمنة خُتِمَتْ
داخل کردہ شدہ اید و سلسلہ زمانہ ہا از جناب احدیت بر زمانہ ما
شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر

علٰی زماننا من حضرة الاحدیة ۔ کما خُتِمَتْ
ختم شدہ است ہمچنانکہ سلسلہ ماہ ہا
ختم ہوگیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے

شھور الاسلام علٰی شھر الضحیة ۔ وفی ھٰذا اشارةٌ
بر ماہ قربانی ختم شدہ است و دریں اشارتے پوشیدہ است
قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے

مخفیةٌ لأھل الرأی والرویّة ۔ وانی علٰی مقام
برائے اہل الرائے و من برمقام
ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے

﴿۳۵﴾

الختم من الولایة ۔ کما کان سیّدی المصطفٰی
ختم ولایت ہستم یعنی برمن ولایت ختم گردیدہ ہمچنانکہ برسیدی حضرت مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم
سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علٰی مقام الختم من النبوة - وانهٗ خاتم الانبیاء -

نبوت ختم گردیدہ و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وانا خاتم الاولیاء - لاولیّ بعدی - الّا الذی هو

ومن خاتم الاولیا ہیچ ولی بعد من نیست مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو

منّی وعلٰی عهدی - وانی اُرْسِلْتُ من ربّی بکل

ازمن باشد و برعہد من باشد۔ ومن از خدائے خود بتمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوّةٍ وبرکةٍ وعزةٍ - وان قدمی هٰذہٖ علٰی

قوت وبرکت وعزت فرستادہ شدہ ام وایں قدم من براں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے

منارةٍ ختم علیها کل رفعةٍ- فاتقوا اللّٰه ایّها

منار است کہ برو بلندی ختم گردیدہ پس اے جواناں

منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو

الفتیان - واعرفونی واطیعونی ولا تموتوا

بترسید و مرا بشناسید و اطاعت من کنید و ہیچو نافرماناں

اے جوانمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر

بالعصیان - وقد قرب الزمان - وحان ان

نہ میرید و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید وآں وقت

مت مرو اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت

﴿۳۶﴾

تسئل کل نفسٍ وتدان - البلایا کثیرةٌ ولا ینجیکم

قریب آمد کہ ہر نفس از اعمال خود پرسیدہ شود و جزا دادہ آید۔ بلاہا بسیار اند و ہیچ کس

نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں

الّا الایمان - والخطایا کبیرةٌ ولا تذوبها الّا

بجز ایمان نجات نخواہد یافت۔ وخطاہا بزرگ اند وآنہا را نخواہد گداخت مگر

صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر

الذوبان - اتقوا عذاب اللّٰہ ایها الاعوان - ولمن

گداختن۔ اے انصار من از عذاب خدا بترسید و ہر کہ

گداز ہو جانا خدا کے عذاب سے اے میرے انصار ڈرو اور جو

خاف مقام ربّہٖ جنّتان - فلا تقعدوا مع الغافلین

بترسد برائے او دو بہشت اند پس ہمچو غافلاں منشینید

خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو

والذین نسوا المنایا - وسارعوا الی اللّٰہ وارکبوا

وہمچو آناں نباشید کہ موتہائے خود را فراموش کردہ اند وسوئے خدا بسرعت تمام حرکت کنید و بر

ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر

علٰی اعدی المطایا - واترکوا ذوات الضلع و

سواری ہائے تیز رفتار سوار شوید واسپان لنگ را بگذارید وناقہ ہائے لاغر را

سوار ہو جاؤ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں

الرذایا - تصلوا الٰی ربّ البرایا - خذوا الانقطاع

ترک کنید تا خدائے خود را بیابید۔ لازم گیرید بریدن را

تا اپنے خدا کو ملو خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پکڑو

﴿۳۷﴾

الانقطاع لیُوْهَبَ لکم الوصل والاقتراب۔ وکسّروا

بریدن را تابخشیدہ شود شمارا وصال الٰہی و قربت او وبشکنید

تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور

الاسباب لیُخْلقَ لکم الاسبابُ ۔ وموتوا لیُردّ

اسباب را تا پیدا کردہ شوند برائے شما اسباب وبمیرید تا واپس شود

اسباب کوتوڑ دو تا کہ تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مرجاؤ تا دوبارہ

الیکم الحیٰوة ایّها الاحباب ۔ الیوم تمّت الحجة

سوئے شما زندگی اے دوستان ۔ امروز بر مخالفاں

زندگی تمہیں دی جائے آج مخالفوں پر

علی المخالفین ۔ وانقطعت معاذیر المعتذرین ۔

حجت تمام شد و ہمہ عذر ہائے عذر کنندگاں منقطع شدند

حجت پوری ہوگئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے

ویئس منکم زمر المضلین والموسوسین ۔

و نومید شدند از شما گروہ ہائے گمراہ کنندگان و وسوسہ اندازندگان

اور تم سے وہ سب گروہ ناامید ہوگئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے

الذین اکلوا اعمارهم فی ابتغاء الدنیا ولیس لهم

آناں کہ بخوردند عمر ہائے خود را در طلب دنیا و ہیچ

انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے

حظٌّ من الدین ۔ بل هم کالعمین ۔ فالیوم ﴿۳۸﴾

حظے از دین اوشاں را نیست بلکہ او شاں ہمچو نابینایان ہستند ۔ امروز

کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں اور آج

انقض اللّٰہ ظھورھم ورجعوا یائسین ۔
خدا پشت ہائے اوشاں بشکست و درحالت نومیدی بازگشتند
خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ ناامید ہوکر پھر گئے ۔

الیوم حصحص الحق للناظرین ۔ واستبان
امروز برائے بینندگاں حق ظاہر شد و
آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہوگیا اور مجرموں کی

سبیل المجرمین ۔ ولم یبق معرضٌ الا الذی
راہ مجرماں ہویدا گشت و باقی نماند اعراض کنندہ مگر کسے کہ
راہ کھل گئی اورحق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو

حبسہٗ حرمانٌ ازلیٌّ ۔ ولا منکرٌ الّا الذی منعہٗ
محرومی ازلی او را باز داشت و نہ باقی ماند منکرے مگر آنکہ
ازلی محرومی نے روک دیا اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جور پسندی

عدوانٌ فطریٌ ۔ فنترک ھٰؤلاء بسلامٍ ۔
عادت ظلم فطری او را منع کرد پس ایں کسانے را بسلام ترک مے کنیم
نے منع کر دیا پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں

و قدتم الافحام ۔ وتحقّق الاثام ۔ وان لم
و برایشاں حجت تمام شد وثابت شد جزائے بدی ایشاں و اگر
اوران پر حجت پوری ہوگئی اوران کا قابل سزا ہونا ثابت ہوگیا پس اگراب بھی

ینتھوا فالصبر جدیرٌ ۔ وسوف یُنبّئھم خبیرٌ ۔
باز نیایند پس صبر بہتر است وعنقریب خدائے خبیر ایشاں را متنبہ خواہد کرد
باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔اورعنقریب وہ جوان کے حالات پراطلاع رکھتا ہےان کومتنبہ کردے گا۔

﴿۳۹﴾

اَلْبَابُ الثانی

ثم بعد ذالک اعلموا یا اولی النھٰی ۔ اَنّ

بعد زیں بدانید اے دانشمنداں کہ

پھر بعد اس کے تمہیں معلوم ہو اے دانشمندو! کہ

اللّٰہ ذکر فی القراٰن انّہٗ بعث موسٰی بعدما

خدا تعالیٰ در قرآن ذکر کردہ است کہ او موسیٰ را بعد

خدا نے قرآن شریف میں ذکر کیا کہ اس نے پہلی امتوں کے

اھلک القرون الاولٰی ۔ واٰتاہ اللّٰہ الکتاب والحکم

ہلاک کردن اُمت ہائے نخستیں مبعوث فرمود و او را کتاب و حکم و نبوت

ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا۔ اور اس کو کتاب اور حکم اور

والنبوۃ ۔ ووھب لقومہ الخلافۃ ۔ واقام فیھم

داد ۔ و قوم او را خلافت داد و در ایشاں

نبوت عطا کی اور اس کی قوم کو خلافت بخشی اور ان میں

سلسلۃ الھُدٰی ۔ وجعل خاتم خلفائہٖ رسولہٗ

سلسلہ ہدایت قائم کرد وحضرت عیسیٰ علیہ السلام را کہ رسول او بود

سلسلہ ہدایت کا قائم کیا اور اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء

ابن مریم عیسٰی ۔ فکان عیسٰی اٰخرلبن ھٰذہ

خاتم خلفاء حضرت موسیٰ قرار داد۔ پس عیسیٰ علیہ السلام برائے ایں عمارت

حضرت عیسیٰ کو بنایا پس حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری

العمارة وعَلمًا لساعة زوالها وعبرةً لمن یخشٰی -

خشت آخرین بود و برائے ساعت زوال یہود نشانے بود و از بہر ترسندگاں مقام عبرت بود

اینٹ تھے اور ایک دلیل تھے اس عمارت کے زوال کی گھڑی پر اور ایک عبرت تھے اس شخص کے لئے

﴿۴۰﴾

ثمّ بعث اللّٰہ نبینا الاُمّیَ فی ارض اُمّ القُرٰی -

باز خدا تعالیٰ نبی ما اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در زمین مکہ مبعوث فرمود

جو ڈرتا ہو۔ پھر خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی زمین میں مبعوث فرمایا

وجعلہٗ مثیل موسٰی - وجعل سلسلۃ خلفاءہٖ

و اورا مثیل موسیٰ ساخت و سلسلہ خلفاء او را

اوران کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اوران کے خلیفوں کا سلسلہ

کمثل سلسلۃ خلفاء الکلیم لتکون رِدْءًا لھا

ہمچو سلسلہ خلفاء حضرت موسیٰ نمود تا مددگار و مصدق سلسلہ نخستیں

حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اوران کے مشابہ کر دیا تاکہ یہ سلسلہ اس سلسلہ کا مددگار

وانّ فی ھٰذا لاٰیۃً لمن یرٰی - وان شئت

گردد و دریں برائے بینندگاں نشانے است و اگر خواہی

ہو اوراس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے اور اگر تو چاہے تو اس

فاقرء اٰیۃ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ [1]

آیت وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم بخواں و ازاں مردم مباش کہ

آیت وعداللّٰہ الذین اٰمنوا منکم کو پڑھ لے اوراپنے

و لا تتبع الھوٰی - فان فیھا وعد الاستخلاف

پیروی ہوا و ہوس مے کنند چراکہ دریں آیت ایں وعدہ است کہ

ہوا و ہوس کا پیرومت بن کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اس امت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جوان خلیفوں

[1] النور:۵۶

لهٰذه الامة كمثل الذين استخلفوا من قبل

ہمچو سلسلہ خلافت بنی اسرائیل اینجا ہم خلیفہ ہا خواہند بود۔

کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں

والكريم اذا وعد وفا ـ وانا لا نعلم اسماء

وکریم تخلف وعدہ نمے کند وما نام آں خلیفہ ہانمی دانیم کہ

اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے

﴿۴۱﴾

خلفاء سبقونا من هٰذه الامة من قبل الا قليلًا

پیش از ما گذشتند۔ مگر چند کس از

جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں مگر اس امت کے اور

ممن مضٰى ـ وما قص علينا ربنا قصص

گذشتگان ایں امت وپیشینیاں و خدا نیز از نام آں ہمہ مارا اطلاع نہ داد

اگلی امتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔ اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی

كلهم وما انبأنا باسمائهم فلا نؤمن بهم

پس ایمان نمے آریم برایشاں

پس ہم ان پر اجمالی طور پر

الااجمالًا ونفوض تفصيلهم الٰى ربنا الاعلٰى ـ

مگر مجملاً وتفصیل نام ہائے اوشاں را بخدائے بزرگ خود می سپاریم

ایمان لاتے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا کو سونپتے ہیں

ولٰكنا الجئنا بنص القراٰن الٰى ان نؤمن

مگر ما از روئے نص قرآن برائے ایں امر مجبور شدیم کہ بریں ایمان آریم کہ

مگر ہم قرآن کی نص کے رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ

بخلیفةٍ منا ھو اٰخر الخلفاء علٰی قدم عیسٰی -

آخری خلیفہ از ہمیں امت خواہد بود کہ برقدم عیسٰی خواہد آمد

آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسٰی کے قدم پر آئے گا

وماکان لمؤمنٍ ان یکفر بہٖ فانہٗ کفرٌ بکتاب

و مجال ہیچ مومن نیست کہ انکار ایں کند چراکہ ایں انکار کتاب اللہ است

اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے

اللّٰہ ط ولا یفلح الکافر حیث اتٰی - وفکّر فی

وہرکہ منکر کتاب اللہ است و ہر جا کہ رود مورد عذاب الٰہی است وفکر کن در قرآن

اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے اور تو قرآن میں ایسا فکر کر

القراٰن حق الفکر ولا تکن کالذی استکبر و

چنانکہ حق فکر است و ہمچو شخصے مباش کہ از راہ تکبر سر مے پیچد

جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے

﴿۴۲﴾

ابٰی - وانہ الحق من ربّنا فاقرء سورة النور

وہمیں امر از خدا حق است پس سورہ نور را از راہ تدبر بخواں

اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔ پس سورہ نور کو غور سے پڑھ

متدبّرًا لیتجلّٰی علیک ھٰذا النور کالضحٰی -

تاکہ برتو ایں نور ہمچو وقت چاشت ظاہر گردد

تاکہ تجھ پر یہ نور دن کی طرح ظاہر ہو

واقرء اٰیة صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ [1]

وہم چنیں آیت صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ بخواں

اور اسی طرح صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی آیت پڑھ

[1] الفاتحة : ۷

وکفاک ھٰذان الشاھدان ان کنت تسمع و

و ترا این ہر دو گواہ کفایت مے کنند اگر مے شنوی و

اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں اگر تو دیکھتا اور سنتا

ترٰی۔ فحاصل الکلام ان سلسلۃ الخلفاء

مے بینی پس حاصل کلام این است کہ سلسلہ خلفاء محمدیہ

ہے پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ

المحمدیۃ قد وقعت کسلسلۃ خلفاء موسٰی۔

ہمچو سلسلۂ خلفاء موسویہ واقع شدہ است

موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔

وکذالک کان الوعد فی القراٰن من رب

و ہم چنیں از خدائے آسمان بلند در قرآن وعدہ بود

اور اسی طرح بلند آسمان کے خدا کی طرف سے قرآن شریف میں وعدہ تھا

السمٰوات العلٰی۔ فان اللّٰہ قد استخلف قومًا

چراکہ خدائے تعالیٰ

کس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

من قبل من بنی اسراء یل واصطفٰی۔ واکرم

ازیں پیشتر در بنی اسرائیل سلسلہ خلفاء قائم کرد و اوشاں را برائے

اس سے پہلے بنی اسرائیل میں خلیفوں کا سلسلہ قائم کیا اور ان کو خلافت کے لئے قبول کیا

بنی اسراء یل وجعل فیھم النبوۃ ومھّلھم ﴿۴۳﴾

خلافت برگزید۔ و بنی اسرائیل را عزت داد و درایشاں نبوت نہاد۔ و اوشاں را مہلتے داد

اور بنی اسرائیل کو عزت دی اور ان میں نبوت قائم کی اور ان کو لمبی مہلت دی

حتّٰی طال علیھم العمر وترکوا التقوٰی ۔ فلما

تا آنکہ زمانہ دراز بر ایشاں گذشت وتقویٰ را ترک کردند پس ہرگاہ

یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گذرا اورانہوں نے تقویٰ کو ترک کیا پس جس وقت

انقضٰی علیھم ثلٰث مائةٍ بعد الالف من

کہ یک ہزار و سہ صد سال

کہ تیرہ سو برس موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گذرے

یومٍ بعث فیہ الکلیم الذی کلّمہ اللّٰہ

از روز بعث موسیٰ علیہ السلام بر ایشاں گذشت آں موسیٰ کہ خدا ہمکلام

وہی موسیٰ کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو

و اجتبٰی ۔ بعث اللّٰہ رسولہٗ عیسی ابن مریم

اوشدہ بودو او را برگزیدہ بود۔ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم را در بنی اسرائیل مبعوث فرمود

برگزیدہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا

فیھم وجعلہٗ خاتم انبیاء ھم وعلمًا لساعة

و او را خاتم انبیاء بنی اسرائیل کرد وبرائے ساعت نقل نبوت و عذاب

اوران کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اورنبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے

نقل النبوة مع العذاب ط فانذرھم وخشّٰی ☆ ۔

او را دلیلے گردانید و بدیں طور یہود را بترسانید

ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا

☆ الحاشیة

اَنّ مریم ولدت ابنًا ما کان من بنی اسرائیل. ثم قیل فیھا

بہ تحقیق مریم پسرے را بزاد کہ از بنی اسرائیل نبود باز درحق او گفتہ شد

مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ پھراس کے حق میں کہا گیا

﴿۴۳﴾

وما كان لهٗ ابٌ من بنى اسراءيل الّا امهٗ ۔

وعیسیٰ علیہ السلام را از بنی اسرائیل ہیچ پدرے نہ بود مگر مادرے

اور عیسیٰ علیہ السلام کا نبی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔

وكذالك خلقه اللّٰه من غير ابٍ و اومأ فيه

و ہم چنیں خدا تعالیٰ بغیر پدر اورا پیدا کرد و دریں اشارت کرد

اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ

بقية الحاشية

ماقيل. وعَذّبوها باقاويل. فكان هٰذان الامران علمًا لساعة نقل النبوة

آنچہ گفتہ شد۔ وبہ گونا گوں سخنہا اورا ایذا دادند۔ پس ایں ہر دو امر دلیلے بود بر ساعت نقل نبوت از

جو کہا گیا۔ اور طرح طرح کی باتوں سے اس کو دکھ پہنچایا گیا۔ پس یہ دونوں امر نقل نبوت کی گھڑی پر ایک دلیل تھے

و علمًا لتعذيب هٰذه الفرقة ۔ فاصاب اليهود ذلة باخراجهم من هٰذا البستان ۔

خاندان یہود۔ ودلیلے بود بر عذاب دادن ایں فرقہ را۔ پس یہود را دو ذلت رسید۔ یکے آنکہ از باغ نبوت اخراج ایشاں

اور نیز اس بات پر کہ اس فرقہ کو عذاب پہنچایا جائیگا۔ پس یہود کو دو ذلتیں پہنچیں۔ ایک یہ کہ نبوت کے باغ سے

و نقل النبوة الٰى بنى اسماعيل غضبًا من اللّٰه الديان ۔ ثم اصابهم ذلة اخرىٰ

کردند۔ ونبوت در بنی اسماعیل منتقل فرمودند۔ وذلت دوم از دست بادشاہاں

خارج کر دیئے گئے اور نبوت بنی اسماعیل میں منتقل ہوگئی اور دوسری ذلت اور عذاب بادشاہوں

وقارعة من ملوك الزمان۔ بل من كل ملك الٰى هٰذا الاوان۔

زمانہ اوشاں را رسید بلکہ از دست ہر بادشاہ تا ایں وقت ذلت ہا دیدند

کے ذریعہ سے ان کو پہنچا بلکہ ہر ایک بادشاہ کے ذریعہ سے اس وقت تک

وان فيها لاٰ يةً لاهل العلم والعرفان۔ منه

ودریں نشانے است برائے اہل علم وعارفان۔ منه

اور اس میں اہل علم اور عارفوں کیلئے نشان ہیں۔ منه

﴿۴۴﴾

الٰی ما اومأ – وکان ذالک اٰیۃً و علمًا للیھود

آنچہ کرد واین نشانے بود ودلیلے بود برائے یہود

فرمایا جوفرمایا اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے

واخبارًا لھم فی رمزٍ قد اختفٰی - و ارھاصًا

دریں خبرے بود پوشیدہ یعنی اینکہ نبوت از خاندان شاں بدرخواہد رفت۔ و ارہاص بود

اوراس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور وہ راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی اور ہمارے

لظھور نبینا خیر الورٰی - وماجعل اللّٰہ المسیح

برائے ظہور پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم وخدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام را

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارہاص تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو

خاتم السلسلۃ الموسویۃ الّا غضبًا علی الیھود

خاتم سلسلہ موسویہ از بہر ہمیں کرد تا غضب خود بر یہود فرود آرد

موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا تا کہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرماوے

فاھلکھم کما اھلک القرون الاولٰی - ثم

پس خدا اوشاں را ہلاک کرد چنانکہ ہلاک کرد امتہائے نخستیں را باز

پس خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا اور پھر

اختار اللّٰہ قومًا اٰخرین و وُلِدَ لھم ولدٌ

خدا تعالیٰ قومے آخر را برگزید وبرائے شاں پسرے پاک

خدا تعالیٰ نے ان کے بدلے اور قوم کو برگزیدہ کیا اور ان کے لئے ایک پاک اور

طیبٌ من اُمّ القرٰی - وھٰذا ھو محمّدٌ ﷺ

از مکہ معظّمہ بزاد و آں پسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سعید و رشید بیٹا مکہ معظّمہ میں پیدا کیا اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللّٰہ وحبیبہ الذی بُعث عند الفساد

رسول خدا وحبیب اوست کہ در وقت فساد افتادن

رسول خدا اور حبیب خدا ہیں کہ بحر و بر کے فساد

فی البر والبحر وجُعل مثیل موسٰی۔ لینجی

در بیابان ہا و دریاہا مبعوث شد و او مثیل موسیٰ گردانیدہ شد تا کہ مردم را

کے وقت مبعوث ہوئے اور مثیل موسیٰ قرار دیئے گئے تا کہ

الناس من کل فرعونٍ طغٰی۔ علیہ سلام اللّٰہ

از ہر فرعون نجات دہد برو سلام خدا

لوگوں کو ہر فرعون سے نجات دیں خدا کا سلام

﴿۴۵﴾

وصلواتہٗ الٰی یومٍ یُعطٰی لہ المقام المحمود و

و درود او تا روزے کہ او را مقام محمود و

اور درود ہو ان پر اس روز تک کہ جس روز تک مقام محمود اور

الدرجات العلیا۔ واقام اللّٰہ بہٖ سلسلۃً اُخرٰی۔

درجات بلند عطا کردہ شوند و قائم کرد خدا بدو سلسلہ دیگر را

درجات بلند عطا کئے جائیں اور خدا تعالیٰ نے ان کے واسطہ سے ایک دوسرا سلسلہ قائم کیا

کمثل سلسلۃ مُوْسٰی۔ الذی ھو مثیلہٗ فی

و آں سلسلہ مثل سلسلہ موسیٰ است آنکہ مثیل اوست دریں

جو وہ سلسلہ اُس موسیٰ کے سلسلہ کی مانند ہے کہ وہ اس کا مثیل ہے

ھٰذہٖ والعقبٰی۔ وکان ھٰذا وعدٌ من اللّٰہ

دنیا و عقبیٰ و ایں وعدہ خدا تعالیٰ بود

اس دنیا میں اور عقبیٰ میں اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا

فی التوراۃ و الانجیل و القرٰان و من اوفٰی من

در تورات و انجیل و قرآن و کیست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را

تورات اور انجیل اورقرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللّٰہ وعدًا و اصدق قیلًا - ولما کان وعد

و زیادہ تر راست گو از خدا تعالیٰ و ہرگاہ کہ وعدہ

راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے اور جس وقت کہ وعدہ

المشابھۃ فی سلسلتی الاستخلاف وعدًا اُکّد

مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود

مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا۔

بالنون الثقیلۃ من اللّٰہ صادق الوعد الذی

کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

ھو اوّل من وفّٰی- اقتضٰی ھٰذا الامر ان ﴿۴۶﴾

ایں امر تقاضا کرد کہ

اس بات نے تقاضا کیا کہ

یأتی اللّٰہ باٰخر السلسلۃ المحمّدیۃ خلیفۃً

در آخر سلسلہ محمدیہ آں خلیفہ بیاید کہ

سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے

ھو مثیل عیسٰی - فانّ عیسٰی کان اٰخر خلفاء

او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چرا کہ عیسٰی علیہ السلام خلیفہ آخری بود

کہ وہ عیسٰی علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسٰی علیہ السلام موسٰی علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے

ملّة موسٰی کما مضٰی - ووجب ان لایکون

از خلفاءِ سلسلۂ موسٰی علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

ھٰذا الخلیفة من القریش وان لا یأتی مع

ایں خلیفہ کہ او آخر الخلفاء است از قریش و اینکہ نیاید

جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے

السیف ولا یؤمر للوغٰی - لیتم امر المشابهة

بشمشیر و نہ حکم کند برائے جنگ تا کہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تا کہ مشابہت پوری ہو جائے

کما لایخفٰی - ووجب ان یظهر تحت حکومة

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قومٍ اٰخرین الذین هم کمثل قومٍ بعث

قومے دیگر کہ باشند ہمچو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

المسیح فی زمن حکومتهم فانظر الٰی هٰذه

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد۔ پس بہ بیں

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

المضاهاة فانها اوضح واجلٰی - وانت تعلم

ایں مشابہت را چراکہ آں واضح تر و روشن تر است و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

﴿۴۷﴾

انّ عیسٰی قدجمع ھٰذہ الاربعة وکذالک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایں ہر چہار صفت را درخود جمع کردہ بود و ہم چنیں

حضرت مسیح علیہ السلام یہ چاروں صفات اپنی ذات میں جمع رکھتے تھے اور اسی طرح

اراد اللّٰہ فی مسیح ھٰذہ الامة وقضٰی ۔ لیتم

ارادہ کرد، خدا تعالیٰ کہ ایں ہر چہار صفت در مسیح ایں امت نیز جمع باشند تا امر مماثلت

خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ یہ چاروں صفات اِس اُمت کے مسیح میں بھی جمع ہوں تاکہ امر مماثلت

امر المماثلة ولا یکون کقسمةٍ ضیزٰی☆ ۔ وکان

بوجہ اتم حاصل گردد و ہیچو قسمتے نباشد کہ در او کمی و بیشی بود

بوجہ اتم حاصل ہوجائے اور ایسی نکمی تقسیم نہ ہو کہ اس میں کمی زیادتی کسی قسم کی رہ جائے۔ اور

☆ حاشیہ

ان قیل ان المسیح قد خلق من غیر ابٍ من یدالقدرة ۔ وھٰذا

اگر گفتہ شود کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر پدر پیدا شدہ بود و ایں امرے است فوق العادة

اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ اک

امرٌ فوق العادة. فلایتم ھناک شان المماثلة. وقد وجب المضاھاة

پس شان مماثلت تمام نہ مے گردد و واجب است کہ باہم مشابہت

امر فوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور باہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے

کما لایخفٰی علی القریحة الوقادة۔ قلنا ان خلق انسانٍ من

باشد چنانکہ بر طبائع سلیمہ مخفی نیست میگوئیم کہ پیدا کردن انسان

جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کا

غیر ابٍ داخلٌ فی عادة اللّٰہ القدیر الحکیم ۔ ولا نسلّم انہٗ

بغیر پدر داخل در عادت الٰہی است و قبول نمے کنیم کہ ایں

بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ

﴿۴۸﴾

هٰذا وعد اللّٰه وان وعد اللّٰه لَا يبدل ولا ينسٰى -

ایں وعدۂ خدا تعالیٰ بود و وعدۂ خدا تعالیٰ نہ قابل تبدیل و نہ لائق نسیان است۔

یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ نہ قابل تبدیل اور نہ لائق سہو ہے۔

بقية الحاشية

خارجٌ من العادة ولا هو حريٌ بالتسليم ☆۔ فان الانسان قد

خارج از عادت است و نہ لائق است کہ قبول کردہ شود چرا کہ انسان گاہے

خارج از عادت ہے اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے کس لئے کہ انسان کبھی

يتولد من نطفة الامرأة وحدها ولو علٰى سبيل الندرة ۔ وليس

پیدا میگردد از نطفۂ زن فقط اگرچہ بہ سبیل نادر باشد وایں امر

عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اگرچہ بات نادر ہو اور یہ امر

﴿۴۸﴾

هو بخارجٍ من قانون القدرة ۔ بل لهٗ نظائر وقصصٌ فی کل قومٍ

خارج از قانون قدرت نیست بلکہ در ہر قوم نظیر ہائے ایں یافتہ می شوند

قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں

وقد ذكرها الاطباء من اهل التجربة . نعم نقبل ان

وطبیبان اہل تجربہ ذکر آں نظیر ہا کردہ اند ایں امر قبول مے کنیم کہ

اور اہل تجربہ طبیبوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ

﴿۴۷﴾

☆ الحاشية على الحاشية :— الم تر انّ اٰدم عليه السلام ما كان له

آیا ندیدی کہ آدم علیہ السلام را نہ پدرے بود و نہ

آیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا نہ کوئی باپ

ابو ان فكون هٰذا الامر من عادة اللّٰه ثابت من ابتداء الزمان. منه

مادرے۔ پس داخل عادت اللہ بودن ایں امر از ابتدائے زمانہ ثابت است۔ منہ

تھا اور نہ ماں۔ پس یہ امر عادت اللہ میں داخل ہونا ابتدائے زمانہ سے ہی ثابت ہے۔ منہ

الا تقرء ون كتاب اللّٰه اليس فيه هٰذا الوعد ط

آیا نمے خوانید کتاب الٰہی را آیا در او ایں وعدہ نیست؟

آیا تم کتاب الٰہی کو نہیں پڑھتے ؟ کیا اس میں یہ وعدہ نہیں ہے؟

بقية الحاشية

هٰذه الواقعة قليلةٌ نسبةً الٰى ما خالفها من قانون التوليد.

پیدا شدن بغیر پدر امریست قلیل الوقوع بہ نسبت آں امر کہ مخالف اوست

بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے

وكذالك كان خلقى من اللّٰه الوحيد ☆ ـ وكان كمثله فى الندرة

ومشابہ آں درامر ندرت پیدائش من بود

اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔

وكفٰى هٰذا القدر للسعيد ـ فانى ولدت تَوْءَمًا و كانت صبيةٌ

چرا کہ من بطریق توام پیدا شدہ بودم و بامن دخترے

کس لئے کہ میں توام پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک

تولدت معى فى هٰذه القرية ـ فماتت وبقيت حيًّا من

پیدا شدہ بود کہ مرد ومن زندہ ماندم

لڑکی پیدا ہوئی تھی جو وہ مر گئی اور میں زندہ رہ گیا

امر اللّٰه ذى العزة ـ ولاشك ان هٰذه الواقعة نادرةٌ نسبة

و ہیچ شک نیست کہ ایں واقعہ نیز ہم نسبتًا

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ واقعہ بھی نسبتًا

☆ الحاشية على الحاشية :- ومع ذالك انّى ارسلت فى المهزودتين و اعيش فى المرضين مرض فى الشقّ الاسفل ومرض فى الاعلٰى ـ فحياتى اعجب من تولّد المسيح و اعجاز لمن يرىٰ ـ منه

فاتقوا اللّٰه الذی الیه الرجعٰی - ولا تکونوا

پس بترسید ازاں خداکہ سوئے او بازگشت است وہمچو کسانے نباشید

خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک دن جانا ہے ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ

بقیۃ الحاشیۃ

الی الطریق المتعارف المشهود- ویکفی للمضاهاة الاشتراک

سوئے عام قاعدۂ پیدائش ندرتے دارد و برائے مشابہت ایں قدر اشتراک کافی است

عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے اور مشابہت کے لئے اسی قدر اشتراک کافی ہے۔

فی الندرة بهٰذا القدر عند اهل العقل والشعور- فان المشابهة

چراکہ مشابہت

کس لئے کہ مشابہت

لاتوجب الا لونًا من المناسبة. ولا تقتضی الا رائحةً من

نہ مے خواہد مگر رنگے از مناسبت و بوئے

ومماثلت سوائے ایک رنگ کی مناسبت کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے۔اور وہ اس جگہ

﴿۴۹﴾

المماثلة. وانا اذا قلنا مثلًا ان هٰذا الرجل اسدٌ بطریق المجاز

ازمماثلت وآں اینجا حاصل است- وما چوں بگوئیم کہ مثلاً ایں مرد شیر است بطریق مجاز

حاصل ہے مثلاً جب ہم بطریق مجاز واستعارہ یہ کہیں کہ یہ مرد شیر ہے

والاستعارة. فلیس علینا من الواجب ان نثبت لهٗ کلما یوجد

واستعارہ پس دریں برما واجب نیست کہ ما ثابت کنیم کہ ہمہ آں اعضا

پس ہمیشہ یہ لازم وواجب نہیں ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ تمام اعضاء وصفات

فی الاسد من الذنب والزئر وهیئة الجلد وجمیع لوازم

وصفات کہ در شیر یافتہ مے شوند ہمچو دم و آواز و صورت جلد و جمیع لوازم درندگی در و

اس شیر کے اس مرد میں پائے جاتے ہیں چنانچہ دم وآواز اور بال اور کھال اور تمام درندگی کے لوازم بھی

کالذین یقرء ون القراٰن ومایبالون ما امر القراٰن

کہ قرآن می خوانند وہیچ پروائے امر و نہی او

کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اور اس کے امر و نہی کی

بقیۃ الحاشیۃ

السبعیۃ۔ ثم اعلم ان تولد عیسی ابن مریم من غیر ابٍ

نیز یافتہ شوند۔ باز بداں کہ پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر پدر

اس میں ہوں پھر جان تو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا

من بنی اسرائیل بھٰذ الطریق. تنبیہٌ للیھود وعلمٌ لساعتھم

از بنی اسرائیل بدیں طریق تنبیہ است برائے یہود و دلیل است برائے

بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اور ان کے زوال

﴿۵۰﴾

واشارۃٌ الٰی ان النبوۃ مُنْتَزَعٌ منھم بالتحقیق. واما مسیح

ساعت زوال ایشاں و اشارہ است سوئے ایں کہ نبوت بالتحقیق از ایشاں منتقل خواہد شد۔ مگر

کی گھڑی پر ایک دلیل ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائیگی

ھٰذہ الامۃ فولد توأمًا من ذکرٍ و انثٰی وفُرّق بینہٗ و

مسیح ایں امت از ذکر و انثٰی توام زادہ شد وعلیحدہ کردہ شد مادۂ انثیت از و

مگر اس امت کا مسیح مذکر و مؤنث سے توام پیدا ہوا ہے اور مادۂ انثیت اس سے علیحدہ

بین مادۃ النساء۔ وفی ذالک اشارۃٌ الٰی ان اللّٰہ یبث بہٖ

و دریں اشارت است سوئے ایں معنٰی کہ خدا تعالیٰ بسیار کس

کر دیا گیا ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس

کثیرًا فی ھٰذہ الفئۃ رجال الصدق والصفاء۔ فالاغراض

ازیں گروہ صاحب صدق و صفا پیدا خواہد کرد پس

گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا جو صاحب صدق و صفا ہوں گے۔ پس

﴿۴۹﴾

وما نھٰی - وَاذا قیل لھم اٰمنوا بما وعداللّٰہ و

نہ مے کنند وچوں گفتہ شود ایشاں را کہ ایمان آرید بوعدہ الٰہی و

کچھ پروانہیں کرتے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان لاؤ اور

لا تنسوا نصیبکم من رحمةٍ تُرْجٰی - قالوا لاندری

نصیب خود از رحمتے کہ امید داشتہ شدہ فراموش نہ کنید میگویند کہ ما نمی دانیم کہ

جس رحمت کے تم امیدوار ہو اس میں سے اپنا حصہ نہ گنواؤ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے

ما الوعدُ ط وطبع علٰی قلوبھم فلا یسمع احدٌ

وعدہ چہ باشد و بردل ایشاں مہر کردہ شدہ پس ہیچ کس از

کہ وعدہ کیا ہوتا ہے اور ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے کوئی بھی ان میں سے نہیں دیکھتا

منھم ولا یریٰ - ولا یقبلون الحق وقد اٰتینا

از یشاں نمی شنود و نمی بیند و قبول نمی کنند حق را وحالانکہ دادیم

اور نہیں سنتا اور حق کو قبول نہیں کرتا حالانکہ ہم نے

﴿۵۰﴾

الدلائل کدرٍ ابھٰی - اَلا ینظرون الی القراٰن او

ایشاں را دلائل ہمچو گوہر ہائے روشن آیا نمے بینند سوئے قرآن یا

چمکدار موتیوں کی طرح ان کو دلائل دیئے۔ کیا قرآن کی طرف نہیں دیکھتے یا

بقیة الحاشیة

مختلفةٌ فی ھٰذا وفی ذالک فلذالک اختلف طریق التولید

دریں ہر دو پیدائش اغراض مختلف ہستند۔ پس برائے ہمیں در طریق تولید

ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔ اس لحاظ سے طریق ولادت میں

من حضرة الکبریاء — منه

اختلاف است۔ منه

اختلاف واقع ہوا ہے۔ منه

على الابصار غشاوةٌ فما يرون ما طلع وتجلّٰى۔

برچشم ہائے ایشاں پردہ است پس نمے بینند آنچہ طلوع کرد و تجلی نمود

ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو وہ اس تجلّی کی طرف جو طلوع ہوئی ہے نظر نہیں کرتے

ومنهم قومٌ اُعطوا علمًا ثم يمرّون كالذى

و از ایشاں قومے است کہ اوشاں را اند کے علم دادہ شد باز ہمچو کسے مے گذرند

اور ان میں ایک قوم ہے جس کو علم تھوڑا سا دیا گیا ہے تسپر بھی اعراض و انکار ہی کرتے ہیں

اعرض وابٰى - ولئن سألتهم ما وعد اللّٰه ربّكم

کہ اعراض و انکار می کنند و اگر پرسیدہ شود از ایشاں کہ خدائے شما چہ وعدہ کردہ است

اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے خدا نے کیا وعدہ فرمایا ہے

الاعلٰى - ليقولن انهٗ وعد المؤمنين ان يستخلف ﴿۵۱﴾

البتہ مے گویند کہ او مومنان را ایں وعدہ دادہ است کہ ہم از ایشاں خلیفہ ہا

تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں خدا نے یہ وعدہ مومنوں سے ضرور کیا ہے کہ ان میں

منهم كما استخلف من قوم موسٰى - فقد اقرّوا

پیدا خواہد کرد ہمچو آں خلیفہ ہا کہ از قوم موسیٰ علیہ السلام پیدا کردہ بود پس بمشابہت

خلیفے پیدا کئے جاویں گے ان خلیفوں کی مانند جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خلیفے پیدا کئے تھے۔ پس دونوں

بتشابه السلسلتين ثم ينكرون كبصيرٍ تعامٰى۔

ہر دو سلسلہ اقرار کردہ اند باز ہمچو کسے انکار مے کنند کہ بینا باشد و خودرا نابینا نماید

سلسلوں کی مشابہت کا اقرار کرتے ہیں پھر ایسے شخص کی طرح انکار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سوجا کھا ہو اور اپنے

ولمّا كان نبينا مثيل موسٰى - وكان سلسلة

و ہرگاہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بود وسلسلہ خلفائے او

آپ کو اندھا بنالے اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء

خلفاءِ مثيل السلسلة الموسوية بنصٍ اجلٰی -

علیہ السلام مثیل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام بود چنانکہ نص صریح براں دلالت می کند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل سلسلہ موسی علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نص صریح اس پر دلالت کرتی ہے

وجب ان تختتم السلسلة المحمدية علٰی

پس واجب شد کہ سلسلہ محمدیہ براں خلیفہ ختم گردد کہ

پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو

خليفةٍ هو مثيل عيسٰی - كما اختتم علی

او مثیل عیسٰی علیہ السلام باشد چنانکہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کہ وہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہووے جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ابن مريم سلسلة صاحب العصا - ليطابق

بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم شد تا کہ ایں ہر دو سلسلہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تا کہ یہ دونوں سلسلے

هٰذه السلسلة بسلسلةٍ اولٰی - وليتم وعد

باہم مطابق شوند تا کہ وعدہ مماثلت

باہم مطابق ہو جائیں اور تا کہ وعدہ مماثلت اس سلسلہ کے خلیفوں کا اور

مماثلة الاستخلاف كما هو ظاهرٌ من لفظ كما -

خلیفہ ہائے ایں سلسلہ و آں سلسلہ باتمام رسد چنانکہ امر مماثلت از لفظ کما ظاہر است کہ

اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کما کے لفظ سے ظاہر ہے جو

﴿۵۲﴾

فأروني خليفةً من دوني جاء علٰی قدم

در آیت موجود است ۔ پس بنمائید مرا بجز من آں خلیفہ را کہ بر قدم حضرت

آیت میں موجود ہے۔ اب مجھ کو وہ خلیفہ دکھاؤ کہ بجز میرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر

ابن مریم منکم علٰی اجلٍ یشابہ اجلًا مضٰی۔

عیسٰی علیہ السلام از ہمیں امت آمدہ باشد و زمانہ او زمانہ حضرت مسیح را مشابہ باشد

اس امت میں سے آیا ہو اور اس کا زمانہ اور حضرت مسیح کا زمانہ مشابہ ہو

وقد انقضت مدۃٌ من نبیّنا الٰی یوم بعثنا

و بہ تحقیق از زمانہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم تا ایں وقت

اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک وہی

ھٰذا ۔کمثل مدۃٍ کانت بین موسٰی وعیسٰی۔

آں مدت گذشتہ است کہ در زمانہ موسیٰ علیہ السلام و عیسٰی علیہ السلام بود

مدت گذری ہے کہ جو مدت زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک گذری تھی

وان فی ذالک لاٰیۃً لقومٍ یطلبون الھدٰی۔

و دریں اشارت است آناں را کہ ہدایت مے طلبند

اور اس میں ہدایت طلب کرنے والوں کے لئے اشارہ ہے۔

فما لکم لم تنتظرون نزول المسیح من السماء۔

پس چہ شد شمارا کہ انتظار مسیح از آسمان مے کنید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم مسیح کا انتظار سے کر رہے ہو

انسیتم ما تقرء ون فی القراٰن او رضیتم

آیا فراموش کردہ اید آنچہ در قرآن شریف مے خوانید یا بدیں امر راضی شدہ اید

اور تم نے جو قرآن شریف میں پڑھا ہے اس کو بھولتے ہو کیا اس بات پر راضی ہو گئے

بتکذیب کلام ربّکم الاعلٰی ۔ اتکفرون

کہ تکذیب کلام الٰہی کنید آیا انکار

کہ کلام الٰہی کی تکذیب ہو تم اس

بکتاب اللّٰہ وھو بحرٌ من المعارف وماءٌ
کتاب الٰہی مے کنید وآں دریائیست از معارف وآبے است
کتاب اللہ سے انکار کرتے ہو جو معارف کا دریا اور صاف وشفاف

اصفٰی - وکیف اِسْتَطَبْتُم ان تترکوا الفرقان
نہایت صاف و شفاف۔ وچگونہ خوش آمد شمارا کہ قرآن شریف را
پانی ہے اور تمہیں کیونکر یہ بات پسند آ گئی کہ قرآن شریف کو

الحمید لاقوالٍ شتّٰی - اتستبدلون الذی ھو
برائے آں قولہا می گذارید کہ متفرق وبے سروپا ہستند۔ آیا ادنیٰ را
ان اقوال کے بدلے چھوڑتے ہو جو بے سروپا اور متفرق ہیں اور ادنیٰ کو

﴿۵۳﴾

ادنٰی بالذی ھو خیرٌ و انّ الظنّ لایغنی من
بعوض اعلیٰ ترک می کنید و ظن از حق
اعلیٰ کے عوض میں ترک کرتے ہو اور ظن حق سے کسی طرح مستغنی

الحقّ شیئًا - وقد جمع الشمس والقمر کما
ہیچ مستغنی نمی کند و جمع کردہ شد آفتاب و ماہ ہمچناں کہ
نہیں کرتا اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ

ذکر القراٰن وکسفا فی رمضان کشق القمر
ذکر آں درقرآن شریف آمدہ است وہر دورا در رمضان کسوف گرفت ہمچو شق القمر
قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف وخسوف ہوگیا جیسے کہ پیغمبر خدا

فی زمن خیر الورٰی- وعطلت العشار لمن یّرٰی-
درزمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ومعطل کردہ شدند شتراں
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہوا اونٹ بے کار کئے گئے

وَوَهَبَتْ لَنَا مَطِيَّةٌ أُخْرَىٰ - لِنَقْدِرَ عَلَى السِّيَاحَةِ

و دادہ شد بجائے شاں سواری دیگر تاما از مسیح زیادہ تر

اور ان کی جگہ اور سواری عطا ہوئی تا کہ ہم مسیح سے زیادہ

أَزْيَدَ مِنَ الْمَسِيحِ وَنَجْعَلَ أَمْرَ التَّبْلِيغِ أَكْمَلَ

بر سیاحت قادر شویم وامر تبلیغ را ازو کامل تر

سیاحت پر قادر ہوں اور اس سے زیادہ کامل تبلیغ کو

مِنْهُ وَأَوْفَىٰ - وَانْظُرُوا إِلَىٰ فَضْلِ اللهِ أَنَّهُ أَظْهَرَ

بجا آریم وسوئے فضل خدا تعالیٰ بہ بینید کہ او

بجالاویں خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف دیکھو کہ اس نے

لِي شَهَادَةً مِنَ السَّمَاءِ - وَشَهَادَةً مِنَ الْأَرْضِ

برائے من یک گواہی از آسمان و یک گواہی از زمین

میرے لئے ایک گواہی آسمان سے اور ایک گواہی زمین سے

وَشَهَادَةً مِنْ بَيْنِهِمَا وَأَرَى الْأَمْرَ كَضَوْءِ الضُّحَىٰ -

و یک گواہی از میان ایں ہر دو ظاہر فرمود و ہمچو روشنی وقت چاشت حقیقت را بنمود

اور ایک ان دونوں میں ظاہر فرمائی اور چاشت کے وقت کی روشنی کو دکھلا دیا۔

أَلَا تَرَوْنَ إِلَىٰ تَشَابُهٍ فِي أَمْرِ اسْتِخْلَافٍ أَتَىٰ -

آیا نمے بینید سوئے آں مشابہت کہ در سلسلہ ایں خلافت ست کہ بیامد و در

تم اس مشابہت کی طرف نہیں دیکھتے جو اس سلسلہ کے خلافت کے امر میں اور بنی اسرائیل کے

وَاسْتِخْلَافٍ خَلَا - وَإِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَةً لِمَنْ تَيَقَّظَ ﴿۵۴﴾

سلسلہ خلافت بنی اسرائیل درمیان است۔ و دریں نشانے است برائے آنانکہ از خواب غفلت

سلسلہ کے خلافت میں ہے اس میں ایک نشان ہے ان کے لئے جو خواب غفلت سے

و ارق الکریٰ — الا ترون الٰی زمنٍ بعثت فیہ

بیدار مے شوند آیا نمے بینید سوئے ایں زمانہ کہ درو مبعوث شدم

بیدار ہونا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس زمانہ کو جس میں میں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ

وقد جئتکم بعد رسول اللّٰہ المصطفٰی — الٰی

کہ من بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت

امدٍ کان بین موسٰی وعیسٰی — وان فی ذالک

دراں قدر مدت آمدہ ام کہ آں مدت در موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام است یعنی چہار دہ صد سال۔ و دریں

موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے

لاٰیةً لاولی النھٰی — فانظروا کیف اجتمعت

نشانے است برائے عقلمنداں پس بہ بینید کہ چگونہ خدا نشانہا

ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے

الاٰیات من اللّٰہ ذی المجد و العلٰی — فکُسف القمر

جمع کردہ است وچگونہ کسوف ماہ

نشان جمع کردیئے اور کیونکر چاند و

والشمس فی شھر الصیام وترک القلاص فلا

وآفتاب در رمضان شد وشتراں از سواری

سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری

یُحمل علیھا ولا تُمْتطٰی — ومعھا اٰیاتٌ اخریٰ —

معطل کردہ شدند و دیگر نشانہا نیز ہستند۔

بے کار ہوئی اور ان کے سوا اور بھی نشانات ہیں

وهــل اجتــمــعــت هٰــذهٖ قــط لــكــذاب افتــرىٰ -

آیا گاہے ایں نشانہا برائے مفتری جمع شدہ اند

کیا کبھی یہ نشان کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟

فاتقو ا جهـنـم التـى تـأكـل الـمجرمين وان المجرم

پس ازاں جہنم بترسید کہ مجرمانرا خواہد خورد و مجرم

اس دوزخ سے ڈرو کہ جو مجرموں کو کھا جانے والی ہے اور مجرم

﴿۵۵﴾

لا يـمـوت فيهـا ولا يحيٰ - أتـنـبـذون كتـاب الـلّٰـه

دراں نخواہد مرد و نہ زندہ خواہد ماند آیا کتاب اللہ را پس پشت مے اندازید

اس میں نہ مریں گے اور نہ جیئیں گے۔ کیا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالتے ہو

وراء ظهـوركـم وتتبـعـون اقـوالًا اخـرىٰ - وان هـو

وسخن ہائے دیگر را پیروی مے کنید و ایں چنیں عادت

اور دوسری باتوں کی پیروی کرتے ہو یہ عادت

الا بغـيٌ وظـلـمٌ وخروجٌ من الهدٰى-والـخير كلـهٗ

سراسر بغاوت و ظلم و از ہدایت بیرون شدن است۔ و خیر ہمہ

سراسر بغاوت اور ظلم اور ہدایت سے دور ہونے کی ہے۔ سب بھلائیاں

فـى الـقـراٰن والتـمسك بـهٖ مـن دأب الـتُّقٰى-وان

در قرآن است و پیروی او از طریق پرہیزگاری است و

قرآن شریف میں ہیں اور اس کی پیروی پرہیزگاری کا طریق ہے۔

الارض والسـمــاء قـد شهـدتــا لى وهل تشهدان

زمین و آسمان برائے من گواہی دادہ اند و آیا ایں ہر دو

زمین و آسمان نے میری گواہی دی کیا صادق کے سوا

الا لصادقٍ اذ ادّعٰی - فاعلموا انی انا المسیح الموعود

بجز صادقے برائے دیگرے گواہی مے دہند پس بدانید کہ من بہ تحقیق مسیح موعود

زمین وآسمان دوسرے کی گواہی اس طور سے دے سکتے ہیں۔ دیکھو میں بہ تحقیق مسیح موعود

والمھدی المعھود من اللّٰہ الاحفٰی - و ارسلت عند

و مہدیٔ معہود ہستم از خدائے کہ مہربان است و فرستادہ شدم

اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربانی کی طرف سے میں بھیجا گیا ہوں۔

صول الصلیب و کون الاسلام کالغریب لیتم بی

بوقت غلبۂ صلیب و بودن اسلام ہمچو غریب تا کہ وعدہ خدا تعالیٰ

صلیبی غلبہ اور اسلامی غربت کے وقت تا کہ خدا تعالیٰ

الوعد الحق وماکان حدیثا یفتریٰ-ولو کنت

باتمام رسد و ایں آں حدیثے نیست کہ کسے افترا کردہ باشد و اگر

کا وعدہ پورا ہو اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ افترا کے طور پر بیان کی ہو اگر میں

﴿۵۶﴾

مفتریًا غیر صادقٍ لما اجتمع لی من الاٰی ما

مفتری بودمے و صادق نبودمے ایں ہمہ نشانہا کہ درمن جمع شدہ اند ہرگز

مفتری ہوتا اور صادق نہ ہوتا تو یہ تمام نشان جو مجھ میں جمع کئے گئے ہیں ہرگز

اجتمع وان اللّٰہ لایؤید من کَذَبَ وافترٰی

جمع نشدندے و خدا تائید آں کسے نمے کند کہ برخدا افترا کردہ باشد

جمع نہ ہوتے اور خدا تعالیٰ اس کی تائید نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے

علی اللّٰہ واعتدٰی - وان فی زمانی ومکانی و

واز حد درگذشتہ و تحقیق در زمان من و مکان من و

اور حد سے گذر جائے بہ تحقیق میرے زمانہ میں میرے مکان میں

قومی وعدا قومی لاٰیاتٌ علٰی صدقی لمن تدبر وما

قوم من و قوم دشمنان من برائے تدبر کنندگاں نشانہا ہستند

میری قوم میں میرے دشمنوں کی قوم میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں

استکبر وماعلا - وجئتکم حکمًا عدلًا لابین

ومن حکم وعدل شدہ آمدہ ام تا درمیان شما

اور میں حکم اور عدل ہو کر آیا ہوں تا کہ تم میں

لکم بعض الذی تختلفون فیہ ولاقتل کل

درامور مختلف فیہ شما فیصلہ کنم

تمہارے مختلف امور میں فیصلہ کر دوں

حیّةٍ تسعٰی☆ - وما جئت فی غیر وقتٍ بل

ومن در غیر وقت نیامدہ ام بلکہ

اور میں بے وقت نہیں آیا ہوں بلکہ

جئت علٰی رأس المائة وعندفتنٍ بلغت

بر سرصدی آمدہ ام و در وقتے کہ آں فتنہا

عین وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اس وقت کہ جب فتنے

المنتھٰی - وما جئت من غیر برھانٍ وقد

بانتہا رسیدہ اند و نہ بغیر حجت و دلیل آمدہ ام و

انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ اور نہ بغیر حجت اور دلیل کے آیا ہوں اور

نزلت الاٰی من السّمٰوات العلٰی - وجحد

بسیار نشانہا ظاہر شدہ اند و زبان ہا

بہت سے نشان ظاہر ہو گئے ہیں زبانوں نے

☆ ای کل بدعةٍ اشیعت - منہ

﴿۵۷﴾

الالسن واستیقن القلوب وھدی اللّٰہ من
انکار کردند و دلہا یقین کردہ اند وخدا ہر کرا خواست
انکار کیا اور دلوں نے یقین کرلیا ہے خدا تعالیٰ جس کو چاہے

ھدٰی ۔ اتمارون فی امری وقد حصحص الحق
ہدایت کرد آیا در امر من شک مے کنید وتحقیق ظاہر شد حق
ہدایت کرے کیا تم میرے امر میں شک کرتے ہو حالانکہ جس قدر ثبوت کے ساتھ حق ظاہر ہونا

وظھرت دلائل لا تُعَدُّ وتُحْصٰی ۔ الا تنظرون
وچنداں دلائل بظہور آمدند کہ شمار نتواں کرد آیا نمے بینید
چاہئے تھا وہ ظاہر ہوگیا۔ اور اس قدر دلائل ظاہر ہوئے کہ جو ان گنت ہیں۔ قرآن شریف کی طرف

الی القراٰن وانہٗ یشھد لی ببیان اوضح واجلٰی ۔
سوئے قرآن شریف و آں بہ بیان واضح و روشن گواہی مے دہد
تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔

وھل اتاک حدیث خیر الورٰی ۔ اذ قال کیف
و آیا شمارا خبرے است از حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت چگونہ حال
تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا

انتم اذ نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم
شما خواہد بود چوں ابن مریم درمیان شما فرود خواہد آمد و او امام شما است ہم از شما یعنی از قومے دیگر
کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی تمہاری ہی

ففکّر فی قولہٖ منکم وتفکر کمن اتقٰی ۔ وانّ
نیست پس فکر کن دریں قول کہ منکم است و ہمچو پرہیزگاراں در و غور نما وایں حدیث
قوم سے نہ کسی دوسری قوم سے۔ اس قول میں کہ منکم ہے فکر کر اور پرہیزگاروں کی طرح غور کر اور یہ

هٰذا الحديث يقص عليكم مابين لكم الفرقان

ہماں بیان مے کند کہ قرآن شریف بیان فرمودہ است

حدیث وہی بیان کرتی ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے۔

فلا تُفرّقوا بين كتاب اللّٰه وقول رسوله المجتبٰى ۔

پس در کتاب خدا و قول رسول خدا تفرقہ نیندازید

پس کتاب اللہ اور قول رسول اللہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔

واتقوا اللّٰه الذى ترجع اليه كل نفسٍ فتجزٰى ۔

و ازاں خدا بترسید کہ سوئے او واپس خواہید شد و پاداش اعمال خود خواہید یافت

اور اس خدا سے ڈرو کہ اس کی طرف ایک دن جانا ہے اور اپنے اعمال کی جزا پانی ہے۔

﴿۵۸﴾

الا تعلمون ماقال ربكم اعنى قولهٗ وَعَدَ اللّٰهُ

آیا نمے دانید کہ خداوند ما چہ گفتہ است یعنی ایں قول خدا تعالیٰ کہ وعد اللہ الذین

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے خدا نے کیا فرمایا۔ یعنی یہ کہ وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم تا اس کے قول

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ الٰى قوله لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا[1] ۔

اٰمنوا منکم تا قول او لا یشرکون بی شیئا است۔ آیا دریں قول غور نمے کنید کہ صاف ہدایت مے فرماید کہ ہمہ خلیفہ ہا از

لا یشرکون بی شیئًا تک۔ کیا اس فرمودہ میں تم غور نہیں کرتے کہ صاف صاف ہدایت فرماتا ہے کہ تمام خلیفے اسی

فمالكم تشركون باللّٰه عيسٰى والدجال من

ہمیں امت خواہند بود نہ کہ کسے از آسمان نازل شود۔ چہ شد شمارا کہ حضرت عیسیٰ و دجال را شریک خدا تعالیٰ

امت میں سے ہونگے نہ کوئی ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ اور دجال کو خدا کا شریک

غيرِ علمٍ من اللّٰه ولا الهدٰى۔ وتنتظرون

مے گردانید و براں ہیچ دلیلے نمے دارید و انتظار مے کنید کہ

ٹھہراتے ہو کیا اس پر کوئی دلیل رکھتے ہو بلکہ ناحق انتظار کرتے ہو کہ

[1] النور: ۵۶

ان ینزل علیکم المسیح من السماء و کیف
مسیح از آسمان نازل شود و چگونہ
مسیح آسمان سے آوے اور وہ

ینزل من مات وَالْحق بالموتٰی ۔ أَعِنْدکم حجّةٌ
نازل شود در حالیکہ او وفات یافتہ است و با وفات یافتگان پیوستہ۔ آیا نزد شما حجت
آسمان سے کیونکر آسکتا ہے کہ وہ فوت ہوگیا اور فوت شدوں میں مل گیا۔ کیا تمہارے دعویٰ پر

قاطعةٌ علٰی دعواکم فتتبعونها او اٰثرتم علی
قاطع بر دعویٰ شما است کہ پیروی او مے کنید یا یقین را ترک کردہ
کوئی قاطع حجت ہے کہ اس کی پیروی میں سرگرم ہو یا یقین کو ترک کر کے

الیقین ظنًّا اخفٰی ۔ یاحسرةً علیکم انکم نسیتم
گمانے پوشیدہ را اختیار کردہ اید۔ بر شما حسرت است کہ شما قول خدا تعالیٰ
پوشیدہ گمان کو اختیار کرنے میں دلیر ہو۔ تم پر افسوس کہ تم نے خدا تعالیٰ

قول اللّٰه وقول رسولهٖ اعنی منکم وظننتم
و قول رسول را کہ منکم است فراموش کردہ اید وگمان مے کنید
اور اس کے رسول کے قول منکم کو فراموش کردیا اور فضول گمان رکھتے ہو

ان المسیح یأتی من السمّٰوات العلٰی ۔ وهل
کہ مسیح از آسمان خواہد آمد و
کہ مسیح آسمان سے آوے گا

هو الّا خروجٌ من القراٰن وخروجٌ من الحدیث
ایں گمان کردن شما از قرآن وحدیث خارج شدن است واز حق خارج شدن
یہ تمہارا گمان قرآن شریف اور حدیث سے خارج ہونے کی نشانی ہے۔ اور حق سے

﴿۵۹﴾

ومفسدۃٌ عظمٰی- وکیف تترکون القراٰن وای

ومفسدہ عظیمہ است وچگونہ ترک مے کنید قرآن شریف را و کدام

خارج ہونا مفسدہ عظیمہ ہے۔ تم قرآن کو کیونکر ترک کرتے ہو کیا کوئی

شھادۃٍ اکبر منہ لمن اھتدٰی - وان للقراٰن

گواہی بزرگتر از قرآن نزد شما موجودہ است و قرآن را

بڑی بھاری گواہی قرآن سے زیادہ تمہارے پاس موجود ہے؟ اور قرآن کی وہ

شانًا اَعْظم من کلّ شان وانہٗ حَکَمٌ ومھیمنٌ

شانے است بزرگتر از ہر شان واوحکم است یعنی فیصلہ کنندہ ومہیمن است یعنی بر ہمہ

اعلیٰ شان ہے کہ ہرایک شان سے بلند ہے اور وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہیمن ہے یعنی

و انہٗ جمع البراھین وبدّد العدا- وانہٗ

ہدایت ہا احاطہ مے دارد واو جمع کردہ است ہمہ دلائل را وجمعیت دشمناں را پراگندہ نمودہ و آں

تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اس نے تمام دلیلیں جمع کردیں اور دشمنوں کی جمعیت کو تتر بتر کردیا۔ اور وہ ایسی

کتابٌ فیہ تفصیل کلّ شیءٍ وفیہ اخبار مایأتی

کتابے است کہ درو تفصیل ہر چیز است ودرو خبر آیندہ

کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور

ومامضٰی - ولایاتیہ الباطل منْ بین یدیہ

وگذشتہ است وباطل را سوئے او راہے نیست نہ از پیش

گذشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے

ولا من خلفہٖ وانہٗ نور ربنا الاعلٰی - فاترک

ونہ از پس واو نور خدائے بزرگ است پس بگذارید

نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ ہریک ایسے

كلّ قصةٍ تُخالِفُ قصصهٗ ولا تعص قول ربّك

ہر قصہ را کہ مخالف قرآن باشد و قول پروردگار خودرا نافرمانی مکنید

قصہ کو چھوڑ دو جو قرآن کا مخالف ہے۔ اور پروردگار کے فرمودہ کی نافرمانی مت کرو

فتشقٰی - وتعلم ان نبينا كان مثيل من نودی

تا در ورطۂ شقاوت نیفتادہ باشید ومی دانید کہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

تا شقاوت کے بھنور میں نہ جا پڑو۔ اورتم جانتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

بالواد المقدس طُوًی - وكانت خلفاءهٗ كخلفاءهٖ

بود وہمہ خلیفہ ہائے او کہ بعد او آمدند ہمچو خلیفہ ہائے

تھے اور آپ کے تمام خلیفے جو بعد آپ کے آئے آنحضرت

وكانت السلسلتان متشابهتين فی المدٰی -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند وایں ہر دو سلسلہ در مدت باہمہ مشابہت مے دارند

صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے مانند تھے اور یہ دونوں سلسلے آپس میں مقدار مدت میں مشابہت رکھتے ہیں۔

وكذالك قال ربّنا وقد قرءت فيما مضٰی - وتلك ﴿۶۰﴾

وہم چنیں فرمودہ است خدائے ما چنانچہ پیش ازیں خواندہ وایں

اور ایسا ہی ہمارے خدا نے فرمایا ہے جیسا کہ تم نے پہلے پڑھ لیا ہے اور یہ

حقيقةٌ لا تُسْتر ولا تُخْفٰی - فلا يصدّنك عنها

حقیقتے است کہ پوشیدہ نتواں کرد پس ازیں راہ باز نہ دارد شمارا

ایک حقیقت ہے جس کو پوشیدہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ تمہاری ہوا و ہوس اس سے تم کو

من اتبع هواه وترك الصراط وهويٰ -

ہوا و ہوس شما و نہ باز دارد آنکس کہ راہ راست را دیدہ و دانستہ ترک کردہ است

نہ روک دے اور نہ وہ شخص جو کہ دیدہ و دانستہ راہ راست کو ترک کرتا ہے۔

وعلمت انّی جئتُ علٰی اجلٍ من سیدی المصطفٰی ۔
وے دانید که من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آں مدت آمدہ ام
اورتم جانتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مدت پر آیا ہوں کہ جس میں

کمثل اجلٍ جاء علیه من الکلیم ابن الصدیقة
کہ دراں عیسیٰ علیہ السلام بعد از حضرت موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند
عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔

عیسٰی ۔ وعلمت انّ خاتم خلفاء هٰذه الامة من الامة
و دانستہ اید کہ خاتم خلفاء ایں امت ہم ازیں امت است
اورتم نے جان لیا کہ امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

لامن فئةٍ اخرٰی ۔ فکیف تکفر بهٖ أ تکفر
نہ از گروہے دیگر پس چگونہ انکار آں مے کنید آیا برائے
نہ دوسرے گروہ میں سے پس کیوں اس کا انکار کرتے ہو؟ کیا پراگندہ اور

بالقراٰن لِاَقوالٍ شتّٰی ۔ ومن فَکّر فی اٰیة
سخنہائے پراگندہ و بے اصل انکار قرآن شریف مے کنید ۔ و ہر کہ فکر کند در آیت لیستخلفنهم
بے اصل باتوں کے بھروسہ پر قرآن کا انکار کرتے ہو۔ اور جو کوئی فکر کریگا اس آیت میں کہ

لیستخلفنهم مُلِأَ قلبهٗ یقینًا وایمانًا وترک
دل او از یقین و ایمان پُر خواہد شد
لیستخلفنهم ہے اس کا دل یقین اور ایمان سے پر ہو جائے گا اور جو باتیں اس کے برخلاف

مایُرْوٰی بخلافهٖ و یُحْکٰی ۔ وکُشفت علیه الحقیقة
ورو ایتہائے بیہودہ و فضول را خواہد گذاشت و برو حقیقت منکشف خواہد شد
بیان کی جاتی ہیں ان سب کو چھوڑ دیگا اور اس شخص پر حقیقت منکشف ہو جائے گی

﴿۶۱﴾

وَ كَذّبَ مَن نطق بخلافهٖ و روىٰ ۔ فويلٌ للذى

وتکذیب آں کسے خواہد کرد کہ بخلاف ایں روایتے کند پس واویلا ہست بر کسے

اور اس کی وہ تکذیب کرے گا جو اس کے خلاف میں روایت کریگا۔ اس شخص پر افسوس ہے

سمع هٰذه الدلائل ثم كَذَّبَ وابٰى ۔ ام

کہ ایں دلائل را بشنود باز درپئے تکذیب رود چہ ایں کس

کہ دلائل کو سنے اور پھر تکذیب کے پیچھے پیچھے ہولے۔

حسب ان اللّٰه وعد وعدًا ثم اخلفهٗ او

گمان می کند کہ خدا تعالیٰ وعدہ کردہ باز تخلف وعدہ نمود یا

کیا یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر کے پھر خلاف وعدہ کیا یا

نسى وعدهٗ كرجلٍ هو كثير الذهول ضعيف

وعدہ خود را ہمچو کسے کہ نسیان برو غالب باشد فراموش کرد

اپنے وعدہ کو ایسے شخص کی طرح بھول گیا جس پر نسیان غالب ہے

القُوىٰ ۔ سبحان اللّٰه تقدس وتعالٰى ۔ فبأىّ

خدا پاک است ازیں بدگمانی ہا پس بہ کدام

ان بدگمانیوں سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے

حديثٍ بعد كتاب اللّٰه تؤمنون ۔ ا تتركون

حدیث بعد کتاب اللہ ایمان خواہید آورد آیا یقین را

قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ کیا یقین کو

اليقين بشكٍ سرٰى ۔ أَ تؤثرون الظنّ علٰى ما

از بہر شکے کہ در دل شما جا گرفتہ است ترک مے کنید آیا ظن را بہ یقین

شک کے بدلے کہ تمہارے دلوں میں جم گیا ہے ترک کرتے ہو کیا ظن کو یقین کے بدلے

جـاء کـم مـن الیـقیـن ومـن أَظْـلم مِمّن تـرک

اختیار مے کنید وکدام کس از انکس ظالم تر خواہد بود کہ حق را

اختیار کرتے ہو اس سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا کہ حق کو

الـحـق واتبع الھوٰی ۔ أَبـقـی شک فـی خـاتـم الخلفاء

ترک کند و پیروی ہوا و ہوس کند آیا باقی ماندہ است شک در خاتم الخلفاء

ترک کرے اور ہوا و ہوس کی پیروی کرے ۔ کیا اب کوئی شک باقی رہ گیا خاتم الخلفاء میں

وفـی انـہٗ مـنـکـم فـأتـوا بـالقراٰن ان کان الامر کذا ۔

یا دریں امر کہ آں خاتم الخلفاء از شماست پس قرآن بیارید اگر شک مے دارید

یا اس امر میں کہ خاتم الخلفاء تم میں سے ہے۔ قرآن کو لاؤ اگر شک رکھتے ہو

وان الـحـق قـد حـصـحص فلا تحثوا علیہ التراب ﴿۶۲﴾

وحق ظاہر شدہ است پس برو خاک میندازید

حق ظاہر ہوگیا اس پر خاک نہ ڈالو

ولا تـخـفـوہ فی الثریٰ ۔ واتـقـوا اللّٰـہ الذی الیـہ

و آں را پوشیدہ مکنید وبترسید ازاں خدائے کہ سوئے او

اور ہرگز مت چھپاؤ اور خدا تعالیٰ سے جس کی طرف

تـرجـعـون وحدانًا ۔ ومـا اریٰ مـعـکـم احـبـاب الدنیا ۔

رجوع خواہید کرد و نہ مے بینم با شما دوستان دنیائے شمارا

جانا ہے ڈرو اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارے دنیا کے دوست تمہاری حمایت کیلئے

فـقـومـوا فـرادیٰ ولا تـنـظـروا الٰی من احبّ

پس بایستید یک یک وسوئے دوستی یا دشمنی

تمہارے ساتھ جائیں گے۔ پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کی دوستی یا دشمنی کی طرف

أو عادیٰ۔ ثم فكروا بقلبٍ اتقٰی۔ وعقلٍ اجلٰی۔

نگاہ مکنید باز بادل پرہیزگار وعقل روشن فکر کنید

نظر نہ کرو پھر پرہیزگار دل اور عقل روشن لے کر فکر کرو۔

اَمَا قال ربّكم لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

آیا خدائے شما نگفتہ است کہ لیستخلفنهم فی الارض كما استخلف الذين من

کیاتمہارے خدانے نہیں فرمایا کہ لیستخلفنهم فی الارض كما استخلف الذين من

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ [1] و انّ فی ذالک حجةً علٰی من

قبلهم ودریں حجتے است برآنکس کہ از حد

قبلهم اس میں ایک حجت ہے اس کیلئے کہ جو حد سے

طغٰی۔ فان لفظ كما يوجب ان يكون سلسلة

تجاوز مے کند چراکہ لفظ کما کہ دریں آیت موجود است واجب مے کند کہ سلسلہ

تجاوز کرتا ہے کیونکہ لفظ کما جو اس آیت میں موجود ہے اس امت کے سلسلہ کے خلفاء کو

الخلفاء فی هٰذه الامة كمثل سلسلة نبی اللّٰه

خلفائے ایں امت ہمچو سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سے مانند ہونے کو واجب

موسٰی۔ التی ختمت علی ابن مرّیم عیسٰی۔ ﴿۲۳﴾

باشد وظاہر است کہ سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام بر عیسٰی علیہ السلام ختم شدہ است

کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سلسلہ خلفاءِ موسیٰ علیہ السلام عیسٰی علیہ السلام پر ختم ہوگیا ہے۔

فاين تذهبون من هٰذه الاٰية وتبعدون ما

پس ازیں آیت کجامے روید ونزدیک را دور

پس اس آیت سے کہاں روگردانی کرتے ہو اور نزدیک راہ کو دور ڈالتے ہو

[1] النور:۵۶

دنٰی - وو اللّٰــه لیــس فی الـقـراٰن الذی هو اهل

مے گردانید و بخدا در قرآن کہ فیصلہ کنندہ ہمہ اختلافہا است

اور خدا کی قسم قرآن شریف میں جو تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے

الـفـصـل والـقـضـاء الّا خبر ظهور خا تم الخلفاء من

ہیچ جا ایں ذکر نیست کہ خاتم الخلفاء از سلسلہ موسویہ خواہد آمد

کہیں ذکر نہیں ہے کہ خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا موسوی سلسلہ سے آئے گا۔

امة خیـر الوریٰ ۔ فـلا تَـقْـفُـوْا مـا لیـس لکم بهٖ علمٌ و

پس پیروی آں امر مکنید کہ برو دلیلے نزد شما نیست بلکہ دلیل

اس کی پیروی مت کرو کہ کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں ہے بلکہ برخلاف

قـد اعـطیتـم فیــه مـن الهدیٰ - ولا تـخــرجـوا من

برخلاف آں شمارا دادہ شد و از دہانہائے خود

اس کے تم کو دلیل دی گئی ۔ اور کلمات متفرقہ

افـواهـکـم کـلمـاتٍ شتّٰـی ۔ التـی لیسـت هـی الّا

کلمات متفرقہ بروں نیارید کہ آں کلمات جزایں بیش نیستند کہ

اپنے منہ سے نہ نکالو کہ وہ کلمات اس تیر کی طرح ہیں

کسهـمٍ فـی الـظـلـمات یُرْمٰی -وان هٰـذا الوعد

ہمچو تیرے ہستند کہ در تاریکی راندہ می شود و ایں وعدہ کہ مذکور شد

جو اندھیرے میں چلایا جائے اور یہ وعدہ جو مذکور ہوا

وعـد حق فـلا تـغـرّنـکـم مـا تسمعون من اَهْلِ الهَوٰی -

وعدۂ حق است و شمارا ہیچ کس فریب ندہد۔

سچا وعدہ ہے اور تم کو کوئی دھوکا نہ دے۔

وقد اشیر الیہ فی الفاتحۃ مرۃً اخریٰ ۔وتقرء ون

و در سورہ فاتحہ بار دوم سوئے ایں وعدہ اشارت کردہ شدہ۔ و ایں سورہ فاتحہ

اورسورہ فاتحہ میں دوسری بار اس وعدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ آیت سورہ فاتحہ

﴿۶۴﴾

فیِ الصلٰوۃ صراط الذین انعمت علیھم ثم تستقرون

یعنی صراط الذین انعمت علیھم درنمازہائے خودمے خوانید بازحیلہ جوئی را

یعنی صراط الذین انعمت علیھم اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ پھرحیلہ وبہانہ

سُبل الانکار وتسّرون النجویٰ ۔ مالکم تدوسون

اختیارمے کنید دبرائے رفع دفع حجت الٰہی مشورہ ہامے کنید ۔ چہ شد شمارا کہ

اختیارکرتے ہیں اورحجت الٰہی کے رفع دفع کیلئے مشورے کرتے ہیں تمہیں کیا ہوگیا کہ

قول اللّٰہ تحت الاقدام الا تموتون اوتترکون

قول خدا تعالیٰ را زیرقدمہائے خود پامال مے کنید آیا نخواہید مرد یا ہیچ کس شمارا نخواہد پرسید

خدا تعالیٰ کےفرمودہ کواپنے پیروں میں روندتے ہو۔کیا ایک دن تم نہیں مروگے یا کوئی تم کونہیں پوچھے گا

سدًی ۔ وتذکروننی کما یُذْکَرُ الکفّار وتقولون

وذکرمن ہمچو ذکر کافراں مے کنید وے گوئید کہ

اورمیرا ذکر کافروں کے ذکر کی طرح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اقتلوہ ان استطعتم وتکتبون الفتویٰ۔ وما

اگر توانیداو را قتل کنید و ہم چنیں فتویٰ مے نویسید و

اگر ہو سکے تو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح فتوے لکھتے ہیں اور

کان لنفسٍ ان تموت اِلّاباذن اللّٰہ وانّ معی

ہیچ نفس نمے میرد مگر باذن الٰہی وبامن

کوئی نفس بجز اذن الٰہی نہیں مرتا اور میرے ساتھ تو

حفظةً یحفظوننی من العدا - فاجمعوا کیدکم

پاسبانان او ہستند کہ از دشمناں حفاظت من مے کنند - پس ہر مکر کہ دارید جمع کنید

خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔تم ہر ایک تدبیر جمع کرلو اور

ثم انظروا ھل یسقط الکید الا علٰی من جفا -

باز بہ بینید کہ آں مکر بر کہ افتد آیا بر جفا کار یا بر دیگرے

پھر دیکھو کہ ہر کسی کی تدبیر اسی پر لوٹ کر پڑے گی کہ جو ظالم ہے۔

وعسٰی ان تحسبوا رجلًا کاذبًا وھو صادقٌ

وممکن است کہ شما کسے را دروغگو خیال کنید واو در دعوی خود صادق باشد

اور ممکن ہے کہ تم کسی کو دروغگو خیال کرو اور وہ اپنے دعویٰ میں صادق نکلے

﴿۲۵﴾

فیما ادعٰی -فلا تمیلوا کل المیل ومن ترک

پس از حق بکلی دور نشوید وہر کہ تقوی را

پس حق سے بالکل دور نہ ہو جاؤ جس نے تقویٰ کو

التقوٰی فقد ھوٰی - أرأیتم ان کنتُ من عند اللّٰہ

ترک کرد پس بیفتاد آیا نمے بینید کہ اگر من از طرف

ترک کیا وہ گر گیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے

وقد کذبتم فما بال من اعتدٰی- و

خدا تعالیٰ ہستم وشما تکذیب من کردہ اید پس حال آنکس چہ خواہد شد کہ از حد تجاوز کرد

ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے ہو پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو حد سے بڑھ گیا

انتم تکرھون ان یموت عبد اللّٰہ عیسٰی-

وشمارا خوش نمے آید کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت شوند

تم کو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو جائیں

ولا نفع لکم فی حیٰوتہٖ وللّٰہ فی موتہٖ مآرب عظمٰی -

و در زندگی اوشاں شمارا ہیچ نفع نیست و برائے خدا در موت ایشاں مقاصد عظیمہ ہستند

اوران کی زندگی میں تمہارا کچھ نفع نہیں ہے۔ مگر خدا کے لئے ان کی موت میں بڑے بڑے مقصد ہیں۔

أَلَـہٗ شرکۃٌ فی السّماء مع ربّنا فلا یبرح مقامہٗ

آیا حضرت عیسٰی علیہ السلام را در سکونت آسمان با خدا تعالیٰ شرکت است پس ازیں وجہ آسمان را

کیا عیسٰی علیہ السلام کا آسمان میں سکونت رکھنا خدا تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے جو اس وجہ سے آسمان کو

ولا یتدلّٰی - فلا تحاربوا اللّٰہ بجھلکم وصلّوا علٰی

نمی گذارد و از آنجا نقل مکان نمے کند۔ پس با خدا از جہل خود جنگ مکنید و بر پیغمبر خود

نہیں چھوڑتے اور اس جگہ سے نقل مکان نہیں کرتے پس اپنی جہالت سے خدا کے ساتھ جنگ مت کرو اور خدا کے رسول

نبیکم المصطفٰی - وھو الوصلۃ بین اللّٰہ وخلقہٖ

صلی اللہ علیہ وسلم درود بفرستید و ہماں وسیلہ است در خدا و مخلوق او

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ وہ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں۔

وقاب قوسین او ادنٰی - اسمعتم منی مالآ ﴿۶۶﴾

و دریں ہر دو قوس ربوبیّت و عبودیّت وجود او واقع شدہ۔ آیا شنیدہ آید از من چیزے کہ

اور ان دونوں قوس الوہیت اور عبودیت میں آپ کا وجود واقع ہے۔ آیا مجھ سے کبھی کوئی ایسی بات سنی ہے

اسمعکم القراٰن او رأیتم عیسٰی فی السماء

قرآن آں را نشنوانیدہ است یا عیسٰی علیہ السلام را دیدہ اید در آسمان نشستہ

جو قرآن نے نہیں سنائی یا عیسٰی علیہ السلام کو آسمان میں دیکھ لیا ہے

فکبر علیکم ان تُکَذِّبوا اعینکم او ظننتم ظنًّا

پس شمارا گران آمد کہ آنچہ بچشم خود دیدہ اید انکار آں کنید یا ایں گمانے محض است

جو تم کو گراں معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے اس کا انکار کرو۔ یا یہ محض گمان ہے

وان الظن لا يغني من الحقّ شيئًا –وقد علمتم

وظاہر است کہ محض گمان کردن قائم مقام یقین نمے شود و بہ تحقیق دانستہ اید

اور یہ ظاہر ہے کہ محض گمان قائم مقام یقین کے نہیں ہوتا اور بہ تحقیق تم نے جان لیا

ان القراٰن اهلكهٗ وتوفّٰى – فبأىّ حديثٍ تؤمنون

کہ قرآن عیسیٰ علیہ السلام را وفات دادہ است پس بعد از قرآن بکدام حدیث

کہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دیدی ہے اب بعد قرآن کے کس حدیث پر

بعدهٗ وتكفرون بما انزل الله واوحٰى –ا تتركون

ایمان خواهید آورد آیا برائے حدیث انکار قرآن خواهید کرد کہ از خدا تعالیٰ نازل شدہ است۔ آیا

ایمان لاؤ گے آیا حدیث کیلئے قرآن کا انکار کرو گے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا

اليقين لظنٍ اهلك قبلكم قومًا و اردٰى – يا

برائے گمانے کہ قوم یهود را پیش از شما ہلاک کرد یقین را ترک خواهید کرد؟

اس گمان کے لئے جس نے تم سے پہلی قوم یهود کو ہلاک کیا یقین کو ترک کرو گے؟

حسرة على الذين يقولون انا نحن العلماء –

کمال حسرت بر عالمان ایں وقت است

اس وقت کے علماء پر بڑا افسوس ہے

انهم ما صاروا من انصارى بل صاروا اوّل

کہ او شاں انصار من نشدہ اند بلکہ پیش از همہ

کہ وہ میرے مددگار نہ ہوئے بلکہ سب سے پہلے

من اٰذٰى – ليتمّوا نَبْأَ الرسول بِاَلْسنهم

مرا ایذا دادند تا کہ آں خبر را بز بانهائے خود با تمام رسانند

مجھے تکلیف دی تا کہ اس پیشگوئی کو اپنے مونہہ سے پورا کریں

﴿۶۷﴾

وما روی عن خیر الوریٰ - وقال اظلمھم اقتلوا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود وشخصے کہ ظالم تر از ہمہ بود او بہ نسبت من گفت

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور ایک شخص جو سب سے بڑا ظالم تھا اس نے

ھٰذا الرجل انّی اخاف اَنْ یُّبدل دینکم او

کہ ایں شخص را بکشید کہ من مے ترسم کہ در دین شما خلل اندازد و ازو در

میری نسبت کہا کہ اس شخص کو قتل کرو کہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے دین میں خلل ڈالے گا اور اس سے

یحطکم اذا علا - یااھل الحسد والھوٰی -ویلکم

وجاہت ہائے شما فرق آید ۔ اے اہل حسد وہویٰ برشما واویلا است

تمہاری وجاہت وعزت میں فرق آجائے گا۔ اے حاسدو! تم پر افسوس ہے کہ تم

لم تؤثرون ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا - وان القراٰن

آیا ایں ادنیٰ زندگی دنیا را اختیار مے کنید و بہ تحقیق قرآن

اس ذراسی دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو اور واقعی قرآن نے

یشھد انّ خاتم خلفاء ھٰذہ الامّۃ رجلٌ

گواہی دادہ است کہ خاتم الخلفاء ایں امت از ہمیں امت است۔

گواہی دی ہے کہ اس امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

من الاُمّۃ وان المسیح من الموتٰی - ومن

و حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ اند و ازاں شخص

اور حضرت مسیح علیہ السلام وفات پاگئے ہیں اور اس شخص سے

اظلم ممن الذی عصی القراٰن وابٰی - وھو

ظالم تر کیست کہ نافرمانی قرآن کرد و سرباز زد و ہماں

زیادہ ظالم کون ہے کہ قرآن کی نافرمانی کر کے روگردانی کرے حالانکہ وہ

الـحَـكَـمُ مـن اللّٰه و لا حُكم الّا حكمه الاجلٰی - اولم

فیصلہ کنندہ از خدا تعالیٰ است وحکم حکم اوست آیا

خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کا حکم حکم ہے کیا

تـكـفـكـم اٰية فـلـمّـا تـوفّيتـنـی اوعـنـدكـم صـحـفٌ

کفایت نمے کند شمارا آیت فـلـمـا تـوفيتـنـی یا نزد شما دیگر نسخہائے قرآن

آیت فلما توفیتنی تم کو کفایت نہیں کرتی یا تمہارے پاس اور قرآن ہیں

اخـرٰی - وان سـورة الـنّـور تـكـذبـكـم والـفـاتحة

موجود ہستند و بہ تحقیق سورۃ نور تکذیب شما مے کند و سورہ فاتحہ

اور سچ یہ ہے کہ سورہ نور تمہیں جھٹلاتی ہے اور سورہ فاتحہ

﴿۶۸﴾

تـفـتـح عـلـيـكـم بـٓـاب الـهـدٰی - فـان اللّٰـه بدء فيهـا

برشما راہ ہدایت مے کشاید چنانچہ خدا تعالیٰ درسورۃ فاتحہ

تمہارے لئے ہدایت کی راہ کھولتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس میں

مـن الـمـبـدء وجـعـل اٰخـر الازمـنة زمـن الـضـالـيـن

از مبدء عالم ابتدا کردہ است و سلسلہ ایں دنیا را بر زمانہ ضالین ختم کردہ

مبدء عالم سے ابتدا کیا ہے اور دنیا کے اس سلسلہ کو ضالین کے زمانہ پر ختم کیا ہے

وانهـم هـم الـنـصارٰی -كما جاء من نبيّنا المجتبٰی-

و آں گروہ نصاریٰ است چنانچہ در احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است

اور وہ نصاریٰ کا گروہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں آیا ہے

فـايـن فـيـهـا ذكـر دجّـالـكـم فـاَرونـاه مـن الـقـراٰن

پس کجاست ذکر دجال شما در سورۃ فاتحہ پس بنمائید مارا از قرآن

اب بتاؤ تمہارے دجال کا ذکر سورۃ فاتحہ میں کہاں ہے اگر ہوتو قرآن میں ہمیں دکھلاؤ

وقد ھلک من ترک و القراٰن وعادٰی اھلہٗ

و بہ تحقیق ہلاک شد کسے کہ قرآن را ترک کرد و ہر کہ خدمت قرآن مے کند او را

جس نے قرآن کو ترک کیا اور ان کو دشمن پکڑا جو قرآن کے خادم ہیں وہ ہلاک ہوگیا

وقلٰی ۔ أَنسی الخبیر العلیم ماحفظتموہ

دشمن گرفت آیا خدائے علیم وخبیر فراموش کرد آنچہ شما یاد داشتہ آید

کیا خدائے علیم وخبیر نے بھلا دیا جو تم نے یاد کر رکھا ہے

او افتریتم علٰی کتاب اللّٰہ ومن اظلم ممّن

یا بر کتاب الٰہی افترا مے کنید واز مفتری کدام کس ظالم تر

یا خدا کی کتاب پر افترا کرتے ہو اور مفتری سے زیادہ ظالم کون ہے

افترٰی ۔ وانّہٗ لقولٌ فصلٌ لاغبار علیہ وانّہٗ

است و بہ تحقیق قرآن قولے است فیصلہ کنندہ ہیچ غبارے برونیست و

اور تحقیق قرآن ایک فیصلہ کرنے والا قول ہے کوئی غبار اس پر نہیں ہے

لبیانٌ اظھر و اجلٰی ۔ وان ھٰذا لھو الحق و

آں بیانے است ظاہر تر و روشن تر و بہ تحقیق ہمیں حق است و

اور وہ روشن اور ظاہر بیان ہے اور سچ یہی ہے

من اصدق من اللّٰہ قیلًا ۔ ومن اعلم من

از خدا زیادہ تر راست گو کدام شخص است وزیادہ تر دانندہ از و کیست

خدا سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ جاننے والا کون ہے۔

ربّنا الاعلٰی ۔ ام عندکم حجۃٌ تمنعکم من ﴿۶۹﴾

آیا نزد شما حجتے است کہ از پیروی قرآن شما را

کیا تمہارے پاس کوئی حجت ہے کہ قرآن کی پیروی سے

القراٰن فأتوا بها ان كنتم تتقون اللّٰه ولا

منع می کند پس آں حجت مارا بنمائید اگر از خدا مے ترسید و پیروی

روکتی ہے وہ حجت ہم کو دکھلاؤ اگر خدا سے ڈرتے ہو اور

تتبعون الهوٰى - وتعلمون ان الفاتحة اُمّ

حرص و ہوا نمے کنید ۔ نمی دانید کہ سورہ فاتحہ ام الکتاب

حرص و ہوا کی پیروی نہیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ سورہ فاتحہ ام القرآن

الكتاب وانها تنطق بالحق وفيها ذكر اخيار

است و ہرچہ حق است ہماں مے فرماید و درو ذکر آں نیکاں است

ہے جو کچھ حق ہے وہی فرماتی ہے اور اس میں ان نیکوں کا ذکر ہے

اُمّةٍ خلت من قبل وذكر شرهم الذين غضب

کہ پیش از مسلماناں گذشتہ اند و ذکر آں بداں نیز ہست کہ پیش از مسلماناں

کہ مسلمانوں سے پہلے گذرے ہیں اور ان بدوں کا بھی ذکر ہے کہ مسلمانوں سے

اللّٰه عليهم فى هٰذه الدنيا -وذكر الذين اختتمت

بودند و خدا برایشاں غضب کرد وذکر آناں نیز ہست کہ برایشاں

پہلے ہوئے ہیں اور خدا نے ان پر غضب کیا اور ان کا بھی ذکر ہے کہ جن پر

عليهم هٰذه السورة اعنى الضالّين ۔ وقد

ایں سورہ ختم کردہ شد یعنی فرقہ ضالین وشما

اس سورۃ کو ختم کیا گیا ہے یعنی فرقہ ضالین اور تم

اقررتم بانّهم النصارٰى - وَاَخّرَ اللّٰه ذكرهم

اقرار دارید کہ آں فرقہ ضالین نصاریٰ ہستند و خدا از ہمہ ذکر او شاں در آخر

اقرار کرتے ہو کہ وہ فرقہ ضالین نصاریٰ ہی ہیں اور خدا نے سب سے بعد اس سورۃ

فی ھٰذہ السورۃ لیعلم ان فتنتھم اٰخر الفتن

ایں سورہ آورد تا کہ دانستہ شود کہ فتنہ نصاریٰ آخر ہمہ فتنہا است

کے آخر میں انکا ذکر کیا ہے تا کہ جان لو کہ نصاریٰ کا فتنہ تمام فتنوں کے پیچھے ہے

فلم یبق لدجّالکم موضع قدمٍ یا اولی النّھٰی ۔

پس برائے دجّال شما جائے قدم نہادن نماندہ است

پس تمہارے دجّال کے لئے قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہی۔

﴿۷۰﴾

وانّ ھٰذہٖ فرقٌ ثلٰثٌ من اھل الکتٰب وکذالک

و ایں سہ فرقہ اند از اہل کتاب وہم چنیں

اور یہ تین فرقے ہیں اہل کتاب کے اور اسی طرح

منکم ثلٰثٌ شابہ بعضکم بعضھم وضاھا ۔

سہ فرقہ اند از شما کہ بعض بعض را مشابہ افتادہ

تم میں بھی تین فرقے ہیں کہ بعض بعض کے مشابہ ہوگئے۔

وحثّ اللّٰہ للمؤمنین علٰی ھٰذا الدعاء ثم

و رغبت دادہ است خدا تعالیٰ مومناں را بر ایں دعا بعد ازاں

اور اس دعا پر خدا نے مومنوں کو رغبت دلائی ہے اور اس کے بعد

وعد فی سورۃ النور وعدًا انہٗ لیستخلفنّ

وعدہ دادہ است در سورہ نور کہ او از مسلماناں خلیفہ

سورہ نور میں وعدہ دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے خلیفے مقرر کرے گا

قومًا منھم کمثل الذین استُخْلِفُوْا من قَبْلُ

خواہد فرستاد ہمچو آں خلیفہ ہائے کہ پیش ازیشاں گذشتہ اند

ان خلیفوں کی طرح جو ان سے پہلے ہوئے ہیں

لیبشــر الــمــؤمـنیـن انّ الـدعــاء اجیـب لبـعـضهـم

تا کہ مومناں را بشارت دہد کہ دعائے ایشاں مستجاب است

تا کہ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کی دعا قبول ہوئی۔

من الـحـضرة الـعـليـا - فـایّ بیـانٍ اظهر من هٰذا

پس کدام بیان ازیں

اب کونسا بیان اس

البیــان یــا اولــی الـنهٰــی - افشـقّ علیکم ان یجيء

بیان روشن تر خواہد بود آیا برشما گران آمدہ است کہ

بیان سے زیادہ روشن ہوگا۔ کیا یہ بات تمہیں بُری معلوم ہوتی ہے کہ

مسیــحــکــم مــنــکـم او اردتـم ان تـکـذبـوا وعـد

مسیح شما ہم از درمیان شما بیاید یا مے خواہید کہ تکذیب کلام خدا کنید

تمہارا مسیح تم میں سے ہی ہووے یا چاہتے ہو کہ خدا کے کلام کو جھٹلاؤ۔

الـمـولٰـی - یـاقـوم انـمـا فـتـنـتـم مـن ربّکم فلا تنقلوا

اے قوم من دریں امتحان شما است از خدائے شما پس

اے میری قوم خدا کی طرف سے اس میں تمہارا امتحان ہے اب

الـی الـخـطیـات الـخُـطـا - ومـا قـص علیکم اللّٰه من

قدمہائے خود سوئے خطاہا مبرید و خدا تعالیٰ خبرے عیسیٰ علیہ السلام

خطا کی طرف قدم مت اٹھاؤ خدا نے کوئی خبر عیسیٰ علیہ السلام کی

نبـأ عیسٰــی - الّا لیبشــر ان مسیــحًـایأتـی مـنـکـم

شمارا نداده است مگر بہمیں غرض کہ از شما نیز ہم مسیح خواہد آمد

تم کو نہیں دی ہے۔ مگر اس غرض سے کہ تم میں سے بھی ایک مسیح

﴿۷۱﴾

کمثل مسیح بنی اسراء یل فابشروا بظهور

ہمچو مسیح بنی اسرائیل پس بہ ظہور وعدہ خدا

مسیح بنی اسرائیل کی مانند ضرور آئیگا پس خدا کے وعدہ پر

الوعد ولا تختصموا کالذی اعرض وتولّٰی۔

خوش شوید وہمچو کسے خصومت مکنید کہ او اعراض مے کند و روے گرداند

خوش ہو جاؤ اس شخص کی طرح خصومت نہ کرو کہ جو اعراض کرتا اور روگردانی

وقد علمتم ان عیسٰی قد جاء فی اٰخر زمن

و بہ تحقیق دانستہ اید کہ عیسٰی علیہ السلام درآخر زمانہ یہود آمدہ بود

کرتا ہے اورتم جانتے ہو کہ عیسٰی علیہ السلام آخر زمانہ میں یہود کے آئے تھے

الیھود و کذالک قدّر اللّٰہ لمسیحکم اجلًا مُسَمًّی۔

و ہم چنیں خدا تعالیٰ برائے مسیح شما زمانہ مقرر کرد کہ مشابہ زمانہ مسیح بنی اسرائیل بود

اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے مسیح کے لئے زمانہ مقرر کیا جو مسیح بنی اسرائیل کے

لیتم المشابھۃ بینکم وبین الذین خلوا من

تاکہ آں مشابہت باتمام رسد کہ ایں امت را بامت بنی اسرائیل است

زمانہ کے مشابہ تھا تاکہ وہ مشابہت پوری ہو جو اس امت کو اسرائیلی امت سے ہے۔

قبل فمالکم تَسْلکون غیر طریقٍ سلکہ اللّٰہ

پس چہ شد شمارا کہ آں طریق اختیار مے کنید کہ آں مخالف طریق خدا تعالیٰ است

تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس طریق کو اختیار کرتے ہو کہ وہ مخالف طریق خدا ہے

وتنسون امرًا ارادہ اللّٰہ وقضٰی۔ و اِنّ

و آں امر را فراموش مے کنید کہ خدا تعالیٰ ارادہ آں فرمودہ است و بہ تحقیق

اور اس امر کو فراموش کرتے ہو جس کا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ تحقیق

زمــانــنــا هٰذا هـو اٰخـرالازمـنة كمـا كـان لبنى اسرائيل

ایں زمانہ ما زمانہ آخری است ہمچو آں زمانہ کہ زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بود

یہ ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے اس زمانے کی طرح جو حضرت عیسٰی علیہ السلام کا

زمــان عيسٰى - وان عيسٰـى كــان عـلـمًــا لسـاعة اليهـود

کہ برائے بنی اسرائیل زمانہ آخری بود وبہ تحقیق عیسٰی علیہ السلام برائے ساعت تباہی یہود دلیلے بود

بنی اسرائیل کے لئے آخری زمانہ تھا۔ بتحقیق حضرت عیسٰی علیہ السلام یہودیوں کی تباہی کی گھڑی

﴿۴۲﴾

و انــا عـلـمٌ لـلسـاعة التى تحشـر النّـاس فيهـا و

و برائے قیامت دلیلے ہستم

کے لئے ایک دلیل تھے اور میں قیامت کیلئے ایک دلیل ہوں

تُــحيٰـى كـل نـفــسٍ لتـجـزٰى - وقـد ظهـر اكثـر

و اکثر علامات ایں زمانہ

اور بہت سے اس زمانہ کے علامات

عــلامــاتهــا وذكـرهـا الـقـراٰن ذكـرًا - وعُـطّـلـت

در قرآن شریف مرقوم شدہ اند وشتر مادہ ہا

قرآن شریف میں مرقوم ہیں اور اونٹنیاں

الــعشــار ونُشـرت الـصـحف والاسـفـار وجُـمـع

معطل گردیدہ وکتاب ہائے بسیار در بسیار شائع شدہ و

بیکار ہوگئیں اور کتابیں بے شمار شائع ہوئیں۔ اور

الـقـمـر والشـمــس فــى رمضـان وفُجّـرت البحـار

ماہ و مہر در رمضان کسوف گرفتہ و نہرہا جاری شدہ

چاند سورج کو رمضان میں گرہن لگا اور نہریں جاری ہوئیں

وفتحت الطرق وزُوّجت بنفوسكم نفوس

و راه ہاکشادہ و پر امن گشته و مردم ہائے ولایت ہا باہم متلاقی گشته

اور راستے کھل گئے اور ولایتوں کے لوگ آپس میں

بلادٍ قصوٰی - وان الجبال نُسفت اكثرها

و کوہ ہا از جا ہائے خود کندہ شدہ

ملنے لگے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہل گئے کہ

فما ترون فيها عوجًا ولا امتًا - وتُرِكت القلاص

پس ہیچ کجی وبلندی نماندہ و شترہا از سواری

کوئی اونچائی نچائی باقی نہ رہی اور اونٹ سواری

فلا يحمل عليها ولا يُسعٰى - فثبت ان زماننا

و بار برداری متروک شدہ پس ثابت شد کہ ایں زمانۂ ما

اور بار برداری سے متروک ہو گئے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ زمانہ

هٰذا هو اٰخر الازمنة التى ذكرت فى القراٰن ط

ہماں آخری زمانہ است کہ ذکر آں در قرآن است

وہی آخری زمانہ ہے کہ جس کا ذکر قرآن میں ہے

وتَعَيَّنَ ان هٰذا الوقت هووقت اٰخر الخلفاء

و متعین شد کہ ایں وقت ہماں وقت است کہ در او خاتم خلفاء

اور مقرر ہوگیا کہ یہ وقت وہی وقت ہے کہ جس میں خاتم خلفاء

لِاُمّة نبيّنا خير الورٰى - وقد بلغ الثبوت كمالهٗ ﴿۷۳﴾

مبعوث شدن ضروری بود و بہ تحقیق ثبوت ایں امر بکمال خود رسیدہ

کا مبعوث ہونا ضروری تھا اور اس امر کا ثبوت اپنے کمال کو پہنچ گیا

وماغادر اللّٰہ شکًّا ولاریبًا - وانا مُلئنا فیہ

و خدا تعالیٰ ہیچ شک را درمیان نہ گذاشتہ وما دریں امر

اور خدا تعالیٰ نے کوئی شک اس میں باقی نہ رکھا اور ہم

معرفةً وعلمًا تامًا و نورًا مُبینًا- حتّٰی لورفع

آنقدرمعرفت دادہ شدہ ایم کہ اگر پردہ از درمیان خیزد

اس امر میں اس قدر معرفت دیئے گئے ہیں کہ اگر درمیان سے

الحجاب لما ازددنا یقینًا - أَترون من دونی

یقین ما زیادہ نشود آیا می بینید دریں زمانہ

پردہ اٹھ جائے تو ہمارا یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ آیا میرے سوا کسی شخص کو

فی ھٰذا الاوَانِ رجلًا یقول انی انا المسیح الموعود

بجز من شخصے را کہ بگوید کہ من مسیح موعود ہستم

اس زمانہ میں دیکھتے ہو جو کہے کہ میں مسیح موعود ہوں

ویأتی کمثلی باٰیاتٍ کبرٰی - فمالکم لا تقبلون

وہمچو من نشان ہائے بزرگ آوردہ باشد پس چہ شد شمارا آنکس را

اور میری طرح بڑے بڑے نشان لایا ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا جو تم اس کو قبول

من جاء کم علٰی وقتہٖ واراکم من الاٰیات ما

قبول نمے کنید کہ بر وقت خود آمد و نشان ہا بنمود

نہیں کرتے کہ عین اپنے وقت پر آیا اور بہت سے نشان دکھلائے

ارٰی - وقدجاء علٰی اجلٍ بعد نبیّہ المصطفٰی -

و بہ تحقیق در وقتے آمدہ است کہ آں وقت آں زمانہ را

اور اس وقت آیا کہ وہ اس زمانہ کا مشابہ ہے کہ

کمثل اجلٍ بعث المسیح فیہ بعد موسٰی – وقد
مشابہ است کہ دراں زمانہ حضرت عیسٰی علیہ السلام بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند و من
جس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد موسیٰ علیہ السلام آئے تھے اور

ذکرت غیر مرةٍ یا اولی النهٰی – انی انا المسیح الذی
بارہا ذکر کردہ ام کہ من ہماں مسیح ہستم کہ
میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میں وہی مسیح ہوں کہ

کان نازلًا من الحضرة العلیا ۔ وکنت قدر
ظہور او
جس کا ظہور

ظھوری فی اٰخر السلسلة المحمدیة کمثل
در آخر سلسلہ محمدیہ مقدر بود ہمچو آں
آخری سلسلہ محمدیہ میں مقدر تھا اس مسیح کی طرح

المسیح الذی جاء فی اٰخر السلسلة الموسویة
مسیحے کہ در آخر سلسلۂ موسویہ آمدہ بود
کہ موسوی سلسلہ کے آخر میں آیا تھا

﴿۷۴﴾

باذن المولٰی ۔ لیتساوی السلسلتان ویتم
تا کہ ہر دو سلسلہ برابر شوند و وعدہ الٰہی
تا کہ دونوں سلسلے برابر ہو جائیں اور وعدہ الٰہی

الوعد والکریم اذا وعد وفا ۔ فالحمد للّٰه
باتمام رسد پس ستائش مر
پورا ہو جائے پس ساری خوبیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں

الذی ما بخس ھٰذہ الامۃ حقھا وما نقصھم

خدائے راست کہ حق ایں امت را ہیچ کم نہ کردہ است

کہ اس امت کے حق کو کم نہیں کیا

قدرًا - وأری الامر کتطابق النعل بالنعل فما

وامر مشابہت را ہمچو مطابقت نعل بالنعل بنمود پس

اور امر مشابہت کو نعل بہ نعل مطابقت میں پورا اتارا پس

ترٰی ظلمًا ولا ھضمًا - فلا تکفر بما ثبت

ہیچ ظلم و کمی بیشی مشاہدہ نمے کنی پس انکار چیزے مکن کہ

تو کوئی ظلم اور کمی بیشی کو نہیں دیکھتا پس اس چیز کا انکار مت کر کہ

من القراٰن وقل ربّ زدنی علمًا - ومالک

از قرآن ثابت است و بگوکہ اے خدا علم من زیادہ کن وترا چہ شد

جو قرآن شریف سے ثابت ہے اور دعا کر کہ اے خدا میرا علم زیادہ کر اور تجھے کیا ہوگیا

لا تتبع ما قال اللّٰہ وتتبع اقوالًا اخرٰی -

کہ پیروی کلام خدا نمے کنی وپس اقوال دیگر مے روی

ہے کہ تو کلام خدا کی پیروی نہیں کرتا اور دوسرے اقوال کے پیچھے ہولیا ہے

وان ھدی اللّٰہ ھو الھدٰی - واللّٰہ صدقکم

و ہدایت ہماں ہدایت است کہ از خدا باشد وخدا وعدۂ خود صادق

اور ہدایت وہی ہدایت ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا

الوعد فاین تذھبون من وعدہٖ وتنحتون

کرد پس از وعدۂ خدا کجا میروید

اب خدا کے سچے وعدہ سے کہاں بھاگتے ہو۔ اور

﴿۷۵﴾

قصصًا شتّٰى – وايّ فائدةٍ لكم فى حيات المسيح

و دیگر قصصہا مے تراشید وشما را در زندگی مسیح علیہ السلام بجز ایں کدام فائدہ

جھوٹے قصے تراشتے ہو اور مسیح علیہ السلام کی زندگی میں تم کو بجز اس کے کیا

ايها النوكٰى – من غير انكم تنصرون به النصارٰى –

است کہ پادریان را مددے دہید

فائدہ ہے کہ پادریوں کو مدد دیتے ہو

افلا تنظرون الى الزمان وقد نزلت عليكم

و سوئے زمانہ نظر نمے کنید

اور زمانہ کی طرف نہیں نظر کرتے ہو

بليةٌ عظمٰى – وتنصّر فوجٌ من قومكم واحبّاء كم

ونہ مے بینید کہ چہ قدر مسلماناں نصرانی شدہ اند

اور نہیں دیکھتے ہو کہ کس قدر مسلمان نصرانی ہوگئے

وهلكت البلاد والعباد. واهتزّ عرش الرحمٰن

وچہ قدر بندگان خدا ہلاک گردیدہ و بلائے عظیم فرود آمدہ

اور کس قدر خدا کے بندے ہلاک ہوگئے۔ خدا کے بندوں پر بڑی بلا اتری

لما نزل فقضٰى ما قضٰى. ولو اراد اللّٰه اَن

واگر خدا ہمیں ارادہ داشتے کہ

اگر خدا کا یہی ارادہ ہوتا کہ

ينزل احدًا من السّمآء كما زعمتم لكان خيرًا لكم

کسے را از آسمان فرود آرد چنانکہ گمان شماست البتہ بہتر بود

کسی کو آسمان سے اتارتا جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو بہتر یہ تھا کہ

ان ینــزل نبیّـکم الـمـصـطفٰی - امـا قرء تـم قـولـهٗ تعـالٰی

کہ نبی ما صلے علیہ اللہ علیہ وسلم را فرود آوردے آیا نخواندی قول خدا تعالیٰ را کہ فرمودہ است

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے اتارتا۔ خدا نے جو فرمایا تم نے اب تک نہیں پڑھا

لـوا ردنـا ان نتّـخـذ لهـوًا لا تـخـذنــاه مـن لـدنــا یعنـی

کہ اگر ما لہوے یعنی پسرے می گرفتیم ہر آئینہ مے گرفتیم نزد خود یعنی

کہ اگر ہم بیٹا بناتے تو اپنے پاس سے بیٹا بناتے یعنی

مـحـمّـدًا فـانـظـروا نـظـرًا - ان السَّـمٰـوات و الارض

محمد صلی اللہ علیہ وسلم را پس دریں آیت تدبّر کن آسمان و زمین

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اس آیت میں تدبّر کرو۔ زمین و آسمان

كــانتــا رتــقًــا فَـفُـتِـقَـتَـا فـی هٰـذا الـزمـان لیبتـلی

ہر دو بستہ بودند پس دریں زمانہ ہر دو را بکشادند تا

دونوں بند تھے اس زمانہ میں دونوں کھل گئے تا کہ

الـصـالـحـون والـطـالـحـون و کـلٌّ بـمـا عمل یجـزٰی -

نیکاں و بداں را امتحان کردہ آید و ہر گروہے حسب اعمال خود پاداش یابد

نیکوں اور بدوں کا امتحان ہو جائے اور ہر ایک گروہ اپنے اعمال کی جزا سزا پاوے

فــاخـــرج الــلّٰــــه مــن الارض مــا کــان مـن الارض

پس خدا تعالیٰ از زمین چیز ہائے زمین را بیرون آورد

پس خدا تعالیٰ نے کچھ چیزیں زمین کی زمین سے نکالیں

وانــزل مـن الـسَّـمــاء مــا کــان مـن الـسَّـمٰـوات الـعُلٰی -

و ہر چہ از آسمان بود از آسمان فرود آورد

اور جو کچھ آسمان سے اتارنا تھا اتارا۔

﴿۷۶﴾

فـفــريـقٌ عُـلّـمـوا مـكـائـد الارض وفـريـقٌ اعـطـوا مـا

پس گروہے از فریب ہائے زمین تعلیم دادہ شدند وگروہے دیگر را چیز ہا دادند کہ

ایک گروہ نے زمین فریبوں سے تعلیم پائی اور دوسرے گروہ کو وہ چیزیں دیں

اعــطـــى الـــرُّسُـل مـن الهُـدٰى - وقُــدِّر الــفـتـح

انبیاء را دادہ بودند و دریں جنگ آسمانیاں را

جو انبیاء کو دی تھیں اس جنگ میں

لــلـســمــاويّـيـن فـى هٰـذا الـوغٰـى - وان تـؤمـنـوا او لا

فتح نصیب شد واگر شما ایمان آرید یا

آسمان والوں کو فتح حاصل ہوئی تم چاہو ایمان لاؤ یا

تــؤمــنــوا لــن يتـرك اللّٰـه العبـد الـذى ارسـلـهٗ

نیارید خدا تعالیٰ آں بندہ را ہرگز نخواہد گذاشت کہ برائے اصلاح مردم اورا

نہ لاؤ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو جسے اصلاح خلق کے لئے بھیجا ہے ہرگز

لـلـورٰى - ولا تــضــاع الشــمــس لانـكــار الاعـمٰـى -

فرستادہ است و خدا برائے انکار کورے آفتاب را ضائع نمے کند

نہ چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اندھے کے انکار سے آفتاب کو ضائع کرے

فــريـقــان يـخـتـصـمـان فـى الــرشد والهوٰى -وفُـتـحـت

دو فریق اند کہ باہم خصومت می کنند وبرائے گروہے درہائے زمین

دو فریق ہیں جو آپس میں جھگڑتے ہیں ایک گروہ

لـفــريـقٍ ابو اب الارض الـٰـى تـحـت الثـرٰى - ولــلـثّـانـى

راکشادہ اند وبرائے گروہے دیگر

کے لئے دروازے زمین کے کھولے گئے اور دوسرے گروہ کے لئے

ابواب السماء الٰی سدرة المنتھٰی ۔ اما الذین

درہائے آسمان را۔ مگر آں گروہ کہ

آسمانی دروازے کھولے گئے لیکن جس گروہ کے لئے

فُتحت علیھم ابواب الارض فھم یتّبعون

برایشاں درہائے زمین راکشادہ اند پس آناں ہستند کہ پیروی

زمینی دروازے کھولے گئے وہ شیطان کی

شیطانھم الذی اغوٰی ۔ والذین فُتحت

شیطان مے کنند وآناں کہ برایشاں

پیروی کرتے ہیں اور وہ گروہ جس کے لئے

﴿۷۷﴾

علیھم ابواب السّماء فھم ورثاء النبیین

درہائے آسمان کشادہ اند اوشاں وارثان انبیاء ہستند

آسمان کے دروازے کھولے گئے وہ انبیاء کے وارث ہیں

وقومٌ مطھّرون من کل شحٍّ وھوًی ۔

و از ہر گونہ گل و خاک پاک اند

اور ہر ایک طرح سے پاک و صاف ہیں۔

یدعون قومھم الٰی ربّھم ویمنعونھم مِمّا

قوم را بسوئے پروردگارے خوانند و ایشاں را ازیں باز

قوم کو پروردگار کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو برائیوں سے بچاتے

یُشرک بہٖ فی الارض والسَّمٰوات العلٰی ۔ و

مے دارند کہ باخدا در زمین و آسمان ہیچ چیز را شریک کردہ شود

ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو زمین و آسمان میں شریک نہ کرنا چاہئے۔

انی بعثتُ فیکم من اللّٰہ الذی لا توقرونہٗ

من درشما از جانب خدائے مبعوث شدہ ام کہ او را عزت نمے کنید

میں تم میں اس خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں جس کی تم عزت نہیں کرتے

لانذرقومًا اطرء وا ابن مریم عیسٰی -

برائے اینکہ آں قوم را بترسانم کہ درحق ابن مریم مبالغہ کردہ اند۔

اور میں قوم کو اسی واسطے ڈراتا ہوں کہ ابن مریم علیہ السلام کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں

الباب الثالث

یاقوم ماھٰذہ التماثیل التی انتم لھا

اے قوم! ایں چہ تصویر ہاست کہ برآنہا سرنگوں

اے قوم! یہ کیسے بت ہیں کہ جن پر

عاکفون ۔ اتترکون کلام اللّٰہ لاَقْوَالٍ لا تعرفونھا

نشستہ اید۔ آیا کلام خدا را ترک مے کنید بعوض گفتارہائے کہ حقیقت آنرا

اعتکاف کئے بیٹھے ہو۔ کیا خدا کے کلام کو ترک کرتے ہو ان باتوں کے عوض میں کہ انکی حقیقت کی

﴿۷۸﴾

اُفٍّ لکم ولما تنحتون ۔ وما تحقّقت عندکم

نمے شناسید۔ تف برشما و برتراشیدہ ہائے شما و آں قولہا و

شناخت نہیں کرتے ۔تم پر اور تمہاری خود تراشیدہ باتوں پر افسوس۔ وہ قول اور ان کے قائل

تلک الاقوال ولا قائلھا وان انتم الّا تظنون.

قائل آنہا نزد شما ثابت نیستند و شما پیروی وہم مے کنید

تمہارے نزدیک ثابت نہیں ہیں اور تم وہم کی پیروی کرتے ہو

أَتُؤثرون الظنّ على اليقين والظنّ لايغنى
آیا گمان را بریقین اختیار مے کنید حالانکہ گمان از حق چیزے
کیا گمان کو یقین پر اختیار کرتے ہو حالانکہ گمان حق سے مستغنی

من الحق شيئًا ولا انتم به تبرء ون. وقد
بے نیاز نمے کند و شما بسبب آں بری نمے شوید وہر آئینہ خدا
نہیں کرتا اور تم اس کے سبب سے بری نہیں ہو سکتے اور

وعد اللّٰه انهٗ يستخلف من هٰذه الامة ط
وعدہ فرمودہ است کہ از ہمیں امت خلیفہ بگرداند
خدا نے بہ تحقیق وعدہ فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے خلیفہ مقرر ہوں گے۔

أَفَاَنْتُمْ لهٗ منكرون۔ وما وعد انهٗ ينزل
آیا شما انکار مے کنید وہرگز وعدہ نہ کردہ است کہ
کیا تم انکار کرتے ہو اور ہرگز وعدہ نہیں کیا ہے کہ

مسيحكم من السماء وإن وعد فاخرجوه
مسیح شما از آسمان فرود آید واگر کردہ است مارا
تمہارا مسیح آسمان سے نازل ہووے اور اگر وعدہ کیا ہے ہمیں بھی

لنا من القراٰن ان كنتم تصدقون۔ وقد
از قرآن وا نمائید اگر راست کار ہستید وہر آئینہ
قرآن سے دکھلاؤ اگر تم سچے ہو اور

ثبت من وعده ان خاتم الخلفاء منّا أفَاَنْتُم
از وعدہ خدا ثابت گردیدہ است کہ خاتم خلفاء از میان ما باشد آیا شما
خدا کا وعدہ سچا ہو چکا ہے کہ خاتم الخلفاء ہم میں سے ہوگا کیا تم

فیــہ تشــکــون. فــأیّ نـزاعٍ بـقـی بـعـدہٗ مــالـکـم لا

دریں شک مے آرید پس کدام پیکار بعد ازاں باقی ماندہ شمارا چہ شد کہ

اس میں شک رکھتے ہو پھر کونسی لڑائی بعد اس کے باقی رہ گئی تمہیں کیا ہوگیا کہ

«۷۹»

تـفکرون ۔ لا تـرفعوا اصـواتکم فوق کتاب اللّٰـہ و ان

اندیشہ نمی کنید آواز ہائے خود را بالائے قرآن بلند نہ کنید

ڈرتے نہیں اپنی آوازوں کو قرآن پر بلند نہ کرو

الـقــراٰن قـدحـکـم فــی الـذی کـنتـم فیــہ تـختلفون.

قرآن فیصلہ کردہ است در آنچہ شما اختلاف مے کردید

قرآن نے فیصلہ کردیا ہے جس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے

اَلا تــرضـون بـمــاقـضــی الـقــراٰن واللّٰـہ احقّ أَنْ یقبل

آیا راضی نمے شوید برفیصلہ قرآن وخدا حق دار تر است کہ

کیا تم قرآن کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتے اور خدا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا

قــولــہٗ ان کــنتــم تـؤمــنون. واللّٰــہ جـعـل اوّلـکـم

قول او پذیرفتہ شود اگر مومن ہستید و خدا اول و آخر

فرمودہ قبول کیا جائے اگر تم مومن ہو اور خدا نے تمہارے اول

واٰخــرکــم کــســلــسـلـۃ موسٰی فھل انتم تشـکـرون.

شما را مانند سلسلہ موسیٰ علیہ السلام گردانیدہ آیا شکر مے کنید

اور آخر کو موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی مانند بنایا ہے کیا تم شکر کرتے ہو

انــظــروا الٰـی مثیــل مــوسٰــی سیـدکـم ونبیّـکـم فـی

نگاہ کنید سوئے سردار شما و نبیٔ شما مثیل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام در

ابتدائے سلسلہ میں تم اپنے سردار اور نبیٔ مثیل موسیٰ کی طرف نظر کرو

اوّل السلسلة فاين مثيل عيسٰى فى اٰخرها او
ابتداءِ سلسلہ پس مثیل عیسٰی در آخر سلسلہ کجاست یا
پس مثیل عیسٰی اس سلسلہ کے آخر میں کہاں ہے

بقيت السلسلة ناقصةً ايّها المتدبرون ۔ الا
سلسلہ ناتمام ماندہ است اے فکر کنندگان! آیا
یا سلسلہ ناتمام رہ گیا اے فکر کرنے والو! کیا

ترون فتن القوم الذين هم من كل حدبٍ
نمے بینید فتنہ ہائے آں قوم کہ از بالائے ہر بلندی
تم اس قوم کے فتنہ کو نہیں دیکھتے کہ ہر ایک بلندی سے

﴿۸۰﴾

ينسلون۔ وقد جعلتم تحت اقدامهم نكالًا
مے شتابند و شما در زیرپاہائے او شاں گردانیدہ شدہ اید بطور سزا
دوڑتے ہیں اور تمہیں ان کے پیروں کے نیچے خدا نے ڈال دیا ہے بطور سزا

من اللّٰه ثم انتم لا ترجعون ۔ عسٰى ربّكم
از خدا باز ہم رجوع نمے آرید۔ نزدیک است کہ پروردگار شما
کے پھر بھی رجوع نہیں کرتے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار

ان يرحمكم فويحكم لم لا تسمعون. أتطمعون
برشما رحم آرد افسوس چراگوش نمے دہید۔ آیا امید میکنید
تم پر رحم کرے افسوس کیوں نہیں سنتے۔ کیا امید رکھتے ہو

ان ينزل عيسٰى من السّماء هيهات لما
کہ عیسٰی از آسمان نازل شود ایں امید شما ہرگز بوقوع نخواہد آمد
کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں؟ یہ تمہاری امید کبھی بھی پوری نہ ہوگی

تـطـمـعـون. أَتـرجـون ان يـخـلف اللّٰـه وعـدهٗ و
آیا امید میکنید که خدا خلاف وعدهٔ خود کند و
کیا امید رکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف کرے اور

يتبـع اهـواء كـم ايهـا المبطلون. ولـواتبع اللّٰـه
پیروی خواہشہائے شما کند اے باطل پرستاں اگر خدا پیروی
تمہاری خواہشوں کی پیروی کرے اے باطل پرستو! اگر خدا تعالیٰ

اهـواء الـنـاس لـضـاع التوحيد بـاسـره وكثـر
خواہشہائے مردم کردے توحید بالکلیہ ضائع شدے و
لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرتا تو توحید بالکل نیست و نابود ہو جاتی اور

الشـرك والـمشـركـون. وان اللّٰـه لايبعث مرسلًا
شرک و مشرکان بسیار گردیدندے و خدا مرسلے را برزمین
شرک پھیل جاتا اورمشرک بہت ہو جاتے۔ اور خدا تعالیٰ کسی مرسل کو زمین پر

عـلـى الارض الّا ليـدفـع الـمفـاسـد التى افسدتها
پیدا نمے کند مگر بجہت اینکہ آں فسادہا را رفع کند کہ زمین را تباہ کردہ اند
پیدانہیں کرتا مگر فساد کے دفع کرنے کے لئے کہ جس نے زمین کو تباہ رکھا ہے۔

﴿۸۱﴾

فـانـظـروا الـى الـمفـاسـد ايها العاقلون۔ يـٰاحسـرةً
پس فسادہا را نگاہ بکنید اے دانشمنداں ! افسوس برایشاں
پس فسادوں کو غور سے دیکھو اے دانشمندو ! افسوس

عـليهـم انهـم يـنـظـرون مـانـزل عـلـى الاسـلام ثـم
کہ ایشاں مے بینند بر اسلام چہ نازل شدہ باز
ان پر کہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام پر کیا بلا نازل ہورہی ہے پھر

لاینظرون. ولئن سالتھم انّ رجلًا ادّعٰی انّہٗ
نمے بینند و اگر از ایشاں پرسی کہ مردے دعویٰ کرد کہ من
نہیں دیکھتے اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں

من اللّٰہ وانّہٗ ھوالمسیح وجاء فی زمن
از خدا ہستم و مسیح موعود منم و در زمانہ
خدا کی طرف سے ہوں اور مسیح موعود میں ہی ہوں

مفاسد الصلیب فکسر الصلیب کسرًا لایوجد
فساد ہائے صلیب ظاہر شد پس صلیب را چناں شکست کہ
پھر اس نے صلیب کو ایسا توڑا کہ

مثلہٗ فیما مضٰی ولا یتوقع فی الازمنۃ الاٰتیۃ
مانند او در زمانہ ماضی یافتہ نمے گردد و نہ متوقع ہست کہ آئندہ مثل او پیدا شود
کہ اس کی نظیر زمانہ گذشتہ میں پائی نہیں جاتی اور نہ آئندہ توقع ہے۔

فبایّ اسمٍ سمّاہ رسول اللّٰہ ان کنتم تعلمون
پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہ نام او نہادہ است
اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

لیقولن انہٗ سُمّی مسیحًا وابن مریم علٰی لسان
ہر آئینہ بجواب خواہند گفت کہ نام او مسیح و ابن مریم بر زبان
جواب دیں گے کہ اس کا نام مسیح اور ابن مریم خدا اور اس کے رسول کی زبان پر

رسول اللّٰہ وبُیّن انّہٗ من ھٰذہ الامۃ قل
رسول خدا مقرر شدہ است و بیان کردہ شدہ است کہ او از ہمیں امت خواہد بود بگو
مقرر ہوا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا کہو

الحمد للّٰہ علٰی ما اظہر الحق ولکن اکثر الناس
حمد مر خدا راست کہ او حق را ظاہر کردہ ولیکن بسیار کس از مردم
کہ تعریف خدا کو ہی لائق ہے جس نے حق کو ظاہر کیا لیکن بہت لوگ

لا یعلمون. ایّھا الناس انظروا الٰی کمال ایّام
نمے دانند۔ اے مردم! بسوئے کمال روزہائے
نہیں جانتے۔ اے لوگو! گمراہی کے دنوں کے کمال کی طرف

الضلال ولا تکفروا بایّام اللّٰہ ذی الجلال ان
گمراہی نگاہ بکنید و انکار روزہائے خدا نکنید اگر
نگاہ کرو اور خدا کے دنوں کا کفر مت کرو اگر

کنتم تتقون. اما رءیتم کسوف الشّمس والقمر ﴿۸۲﴾
متقی ہستید۔ آیا کسوف آفتاب و ماہتاب
متقی ہو۔ کیا تم نے چاند اور سورج کا گرہن

فی رمضان فمالکم لا تھتدون. اما رئیتم
در رمضان ندیدہ اید پس چرا ہدایت نمے یابید آیا ندیدید کہ
رمضان کے مہینے میں نہیں دیکھا۔ تم کیوں ہدایت نہیں پاتے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

کیف اشیع الطاعون. وکثر المنون. فذالک
طاعون چگونہ منتشر شدہ وکثرت موت شدہ پس آں
طاعون کس طرح پھیل گیا اور موت کی کثرت ہوئی پس وہ

و ھٰذا شھادۃٌ مّن السماء و الارض کما
وایں گواہی است از آسمان وزمین چناں کہ
اور یہ آسمان اور زمین کی گواہیاں ہیں جیسا کہ

اخبــر الــمــرســلــون. وقــد اجتــمــع کُــلّ مَـاجـاء فـی

مرسلان خبرداده بودند وہمہ آنچہ از نشان ہائے آخر زمان

رسولوں نے خبر دی تھی اور جو کچھ آخری زمانہ کی خبروں کے متعلق

الـقــراٰن مـن اٰثــار اٰخــر الــزمــان فمـالکم لا تستیقظون

در قرآن آمده جمع شده است چرا بیدار نمے شوید

قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے سب جمع ہوگئے ہیں۔ اب تم کیوں نہیں جاگتے۔

ولـــمـــا ثبــت ان الــزمـان قـد انتھٰـی الٰـی اٰخـرہٖ فـأَیـن

وہرگاه ثابت گردیده است کہ زمانہ بآخر رسیده است پس

اور جبکہ ثابت ہوگیا ہے کہ زمانہ کا آخر ہوگیا ہے پس

خــلیــفۃ اٰخـــر الـــزمــان ان کـنتـم تـعــرفــون. ایّھــا

خلیفۂ آخر زماں کجاست اگر مے شناسید اے

آخری زمانہ کا خلیفہ کہاں ہے اگر پہچانتے ہو اے

الــمـنـکـرون اٰمـنـوا اولا تـؤمـنـوا ان الـذیـن اوتـوا عـلـم

منکران ایمان آرید یا نیارید آں کسانے کہ علم کتاب

منکرو ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم

الـکـتــاب وحـظًّــا من الـسـعــادۃ یـقـبـلـونـنــی و ھـم

و بہره از سعادت یافتہ اند مرا قبول مے کنند و

ہے اور سعادت سے حصہ رکھتے ہیں مجھ کو قبول کرتے ہیں اور

لایستــأْخـــرون. واذا رأوا عـلامــاتٍ ذکــرت فــی ﴿۸۳﴾

تاخیر نمے نمایند و چوں اوشاں علامات مذکوره قرآن

دیر نہیں لگاتے جب وہ قرآن کی بیان کی ہوئی علامتیں

الـقـرانٰ وخـلـيـفةٌ يـنـادى الـى الـرحمٰن خَـرّوا علـى

و خلیفہ را مے بینند کہ سوئے خدا دعوت مے کند سجدہ کناں

اور خلیفہ کو دیکھتے ہیں جو خدا کی طرف بلاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے

الاذقـان سُـجّـدًا وعـلٰـى مـا فـرطـوا يتـنـدمـون.

بر روہا مے افتند و بر قصورہائے خویش پشیمان مے شوند

اوندھے گر پڑتے ہیں اور اپنے قصوروں پر پشیمان ہوتے ہیں

و تـرٰى اعيـنهـم تـفيـض مـن الـدمـع بـمـا عرفوا الحق

و مے بینید کہ چشمہائے اوشاں از شناخت حق سرشک رواں مے کنند

اور دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں حق کے پہچاننے پر آنسو بہاتی ہیں

وتـنـزل السـكـيـنة فـى قـلـوبهـم ويـؤمـنون بمـا انـزل

وسکینت برقلوب ایشاں نازل مے شود و بر نازل کردہ خدا ایمان مے آرند

اور ان کے دل سکینت حاصل کرتے ہیں اور خدا کے اتارے ہوئے پر ایمان

الـلّٰـه وهـم يبـكـون. ربّـنـا انّـنـا سـمـعـنـا مـناديًا و

وگریہ می کنند ومیگویند اے پروردگار ما شنیدہ ایم ندا کنندہ را و

لاتے ہیں اور روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے پکارنے والے کو سنا

عـرفـنـا هـاديًـا فـاغـفـرلـنـا ذنـوبـنـا انـا تـائبـون.

شناختیم رہنمائے را پس گناہان مارا بیامرز ماتوبہ مے کنیم

اور رہنما کو پہچان لیا پس ہمارے گناہوں کو بخش دے ہم توبہ کرتے ہیں۔

و قـال الـلّٰـه لا تثـريـب عـلـيكـم اليوم ستغـفـر

و خدا بگوید کہ امروز ہیچ سرزنش برشما نیست گناہان شما

اور خدا کہتا ہے کہ آج تم پر کوئی تنبیہ نہیں تمہارے گناہ

ذنوبکم وتدخلون فی الذین یکرمون. یا معشر

بخشیدہ شوند و دربندگاں عزت یافتہ داخل شوید اے

بخشے جائیں گے اور معزز بندوں میں داخل ہوگے۔ اے

العقلاء لا ترقبوا ان ینزل احدٌ مّن السّماء

گروہ دانشمندان امید نہ کنید کہ کسے از آسمان فرود آید

عقل والو امید نہ رکھنا کہ کوئی آسمان سے اترے گا

﴿۸۴﴾

واعلموا ان ھٰذا ھو یومکم الذی کنتم توعدون.

و بدانید کہ ایں ہماں روز است کہ شما را وعدہ دادہ مے شد

اور جان لو کہ یہ وہی دن ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

وقد وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم لیستخلفنھم

و خدا وعدہ کردہ بود باموناں از شما کہ اوشاں را

اور خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو

کمثل خلفاء شرعۃ موسٰی فوجب ان یأتی اٰخر

مثل خلفائے شریعت موسٰیؑ خلیفہ خواہد کرد ازینجا واجب آمد کہ خاتم خلفائے

موسٰیؑ کی شریعت کے خلیفوں کی مانند خلیفہ بنائے گا۔ یہاں سے واجب ہوا کہ آخری خلیفہ

الخلفاء علٰی قدم عیسٰی ومن ھٰذہ الامۃ

محمدیہ برقدم عیسٰیؑ بیاید واز ہمیں امت باشد

عیسٰی علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور اسی امت میں سے ہوگا

و انتم تقرء ون القراٰن أفلا تفھمون. وعدٌ

و شما قرآن مے خوانید آیا نمے فہمید ایں وعدہ

اور تم قرآن پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے یہ خدا کا

مّن اللّٰہ فلا تحسبوا وعد اللّٰہ کمواعید قومٍ یکذبون.

از خدا بود پس وعدہ خدا را مانند وعدہ ہائے دروغگویاں گمان نکنید

وعدہ تھا پس خدا کے وعدہ کو جھوٹوں کے وعدوں کی طرح نہ سمجھو۔

وکیف یتمّ وعد اللّٰہ من دون ان یظھر المسیح

وچگونہ وعدۂ خدا تمام شود بدون آنکہ مسیح از شما ظاہر شود

اور خدا کا وعدہ کس طرح پورا ہو بغیر اس کے کہ مسیح تم میں سے ظاہر ہو

منکم مالکم لا تفکرون فی اٰیات اللّٰہ ولا

چرا در آیات خدا فکر و تدبر نمے کنید

کیوں خدا کی آیتوں میں فکر اور تدبر نہیں کرتے

تتدبرون. أَیَلِیْقُ بشان اللّٰہ ان یعدکم انّہٗ

آیا سزاوار شان خداوندی است کہ باشما وعدہ کند

کیا خدا کی شان کے لائق ہے کہ تم سے وعدہ کرے

یبعث الخلفاء منکم کمثل الذین خلوا من قبل

﴿۸۵﴾

کہ خلفاء از میان شما پیدا کند مانند آناں کہ از پیش گذشتند

کہ خلیفے تم میں سے پیدا کرے گا ان کی مانند جو پہلے گذرے

ثم ینسٰی وعدہٗ وینزل عیسٰی من السّماء

باز وعدۂ خود را فراموش کند و عیسٰی را از آسمان فرود آرد

پھر اپنے وعدہ کو بھول جائے اور عیسٰی کو آسمان سے اتارے

سبحانہٗ وتعالٰی عمّا تفترون. فمالکم انّکم

خدا تعالیٰ ازیں افتراہائے شما بزرگ و بلند تراست چرا درحق

خدا تعالیٰ تمہارے ان افتراؤں سے پاک اور برتر ہے کیوں

تجادلون فی المسیح الموعود وتصرّون علٰی انّہٗ

مسیح موعود جنگہا مے کنید وبرایں اصرار مے کنید کہ

مسیح موعود کے حق میں لڑتے ہو اور اس پر اصرار کرتے ہو کہ

ھو المسیح ابن مریم وتقرء ون کتاب اللّٰہ

او ہماں مسیح ابن مریم باشد حالانکہ کتاب خدا مے خوانید

وہ وہی مسیح ابن مریم ہوگا حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو

ثمّ تذھلون. وانّ اللّٰہ قد حکم بینکم و

باز غافل ہستید و خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ

پھر غافل ہو اور خدا نے ہم میں اور تم میں فیصلہ

بیننا وفَصّل الاٰیات لقوم یتّقون. وانّہٗ

وبرائے پرہیزگاراں نشان‌ہا را واضح گردانیدہ و خدا

کردیا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نشانوں کو کھول دیا ہے اور خدا

اراد لیدافع عن الّذین اٰمنوا ویدفع فتن

مے خواہد کہ حمایت مومناں بکند و فتن ہائے

چاہتا ہے کہ مومنوں کی حمایت کرے اور صلیب کے

الصّلیب فھل انتم تکرھون. وقد جرت

صلیب دفع بنماید آیا شما پسند نمی کنید و عادت خدا

فتنوں کو دفع کرے کیا تم پسند نہیں کرتے اور خدا کی یہ

عادتہٗ ان یّرسل عبادہٗ عند سیل الفتن

جاری شدہ است کہ بندگان خود را دروقت سیل فتنہ ہا می فرستد

عادت ہے کہ اپنے بندوں کو فتنوں کے طوفان کے وقت بھیجتا ہے۔

فاسئلوا الّذین یعلمون ان کنتم ترتابون. أَفطمعون

از عالمان پرسید اگر شک مے آرید آیا طمع مے دارید

یہ بات عالموں سے پوچھ لو اگر شک ہے کیا تم طمع رکھتے ہو

اَن یّأتی المسیح من السّماء کما ظننتم وقد

کہ مسیح موافق گمان شما از آسمان فرود آید و

کہ مسیح تمہارے گمان کے موافق آسمان سے اترے اور

﴿۸۶﴾

خلت سنّة اللّٰه من قبل افلا تعلمون. وما

سنت خداوندی پیش ازیں گذشتہ آیا نمے دانید ہرگز

خدا کی سنّت پہلے اس سے گذر چکی کیا تم نہیں جانتے۔ ہرگز

جاء مرسلٌ بطریقٍ زعم الزّاعمون. فکیف

مرسلے بآں طور نیامدہ کہ گمان کنندگان پنداشتند پس چگونہ

کوئی رسول اس طرح سے نہیں آیا جس طرح گمان کرنے والوں نے جانا۔ پس

انتم تتوقّعون. وقد زعم الیھود من قبلکم

شما توقّع مے دارید وپیش از شما یہود گمان بردند

تم کس طرح توقّع رکھتے ہو اور تم سے پہلے یہودیوں کا گمان تھا

انّ مسیحھم لایأتی الّا بعد ان ینّزل نبیٌّ

کہ مسیح ایشاں نخواہد آمد مگر بعد ازاں کہ پیغمبرے از آسمان

کہ ان کا مسیح نہ آئے گا جب تک کوئی پیغمبر آسمان سے

مّن السّماء فما صدّق اللّٰه زعمھم فکفروا

بیاید خدا ایں گمان او شاں را راست نہ کرد لہٰذا

نہ اترلے خدا نے ان کے اس گمان کو سچا نہ کیا۔ اس لئے

بابن مریم وھم یختصمون. وکذالک زعموا
کفر ابن مریم کردند و ہنوز جنگ مے کنند و ہم چنیں گمان کردند
ابن مریم کا انکار کیا اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح گمان کیا

انّ مثیل موسٰی من بنی اسرائیل فلمّا بعث
کہ مثیل موسیٰ از بنی اسرائیل خواہد بود مگر ہر گاہ آں موعود
کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل میں سے ہوگا مگر جس وقت وہ موعود

من بنی اسماعیل کفروا بہٖ والٰی یومنا ھٰذا
از بنی اسماعیل پیدا شد باو کفر کردند و تا امروز
بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوا اس کو نہ مانا اور اب تک

لایؤمنون فتلک سنّۃٌ مّن سنن اللّٰہ انّہٗ
ایمان نمے آرند۔ از عادات خداست کہ
نہیں مانتے۔ خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ

﴿۸۷﴾

یری بعض اجزاء نبأہٖ ویُخفی البعض فالّذین
بعض اجزائے پیشگوئی را ظاہر مے کند و بعضے را پوشیدہ می دارد۔ پس آنانکہ
پیشگوئی کے بعض اجزا کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے پس جن لوگوں کے

فی قلوبھم زیغٌ یجعلون ما اختفی متّکاً لانکارھم
دلہائے اوشاں کج مے باشند حصہ پوشیدہ را برائے انکار خود سند مے گیرند
دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کے لئے سند پکڑتے ہیں

وھم عمّا ظھر یعرضون. ولایتفکّرون لعلّہٗ
و از آنچہ ظاہر شدہ روے گردانند و فکر نمے کنند کہ شاید آں
اور جو حصّہ ظاہر ہوا اس سے منہ پھیرتے ہیں اور فکر نہیں کرتے کہ شاید وہ

فتنۃٌ لّھم وقد کثر الامثال فما یقرء ون.

امتحان باشد برائے اوشاں ومثل ایں بسیار واقعات گذشتہ ولیکن نمے خوانند

امتحان ہو ان کے لئے اور اس جیسے بہت سے واقعات گذرے لیکن نہیں پڑھتے

لا تسلکوا طریقًا غیر طریق القراٰن یاأَھل الدّھاء

اے دانشمنداں ہیچ راہے جز راہ قرآن اختیار نہ کنید

اے عقل والو قرآن کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار مت کرو

ولا تقولوا انّ عیسٰی نازلٌ مّن السّماء انتھوا

و مگوئید کہ عیسٰی از آسمان نازل شود باز بیائید

اور یہ نہ کہو کہ عیسٰی آسمان سے اترے گا باز آجاؤ

خیر لّکم ایّھا المسلمون. انّکم اخترتم عقیدۃً

در حق شما بہتر است شما عقیدہ اختیار کردہ اید

یہی تمہارے حق میں اچھا ہے اے مسلمانو! تم نے تو وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

لانظیر لھا فی الانبیاء وانّا اخترنا عقیدۃً

کہ در انبیاء نظیر آں نیست و ما آں عقیدہ را اختیار کردہ ایم

جس کی مثال نبیوں میں نہیں اور ہم نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

کثرت نظائرھا فی الرّسل والاصفیاء فایّ

کہ در رسولاں و برگزیدگان نظائر آں بے شمار اند پس ازیں

کہ رسولوں اور برگزیدوں میں اس کی نظیریں بے شمار ہیں پس ان

الفریقین احقّ بالامن واقرب الی الصّدق

دو فریق حق دار امن و نزدیک صدق و صفا

دونوں فریقوں میں سے امن کا حق دار اور صدق و صفا کے

﴿۸۸﴾

والصّفاء ایّھا العاقلون. ومانزل نبیٌّ مّن السّماء
کدام است و پیش ازیں ہیچ نبی از آسمان نازل
نزدیک کونسا ہے اور اس سے پہلے کوئی نبی آسمان سے نازل

من قبل فکیف انتم تترقّبون. وکان الیھود
نہ شدہ است شما چگونہ انتظار مے کشید یہود
نہیں ہوا تم کس طرح انتظار کرتے ہو۔ یہود بھی

یعتقدون کمثلکم انّ الیاس ینزل من السّماء
مثل شما اعتقاد مے داشتند کہ الیاس پیش از مسیح از آسمان
تمہارے جیسا اعتقاد رکھتے تھے کہ الیاس مسیح سے پہلے آسمان سے

قبل المسیح وکانوا علیہ یصرّون. فلمّاجاء
نازل شود و برایں عقیدہ اصرار مے کردند پس چوں
نازل ہوگا اور اس عقیدہ پر اصرار کرتے تھے اور جس وقت

المسیح کذّبہ القوم وقالوا کیف نقبلہٗ و
مسیح آمد او را تکذیب کردند وگفتند او را چگونہ قبول کنیم و
مسیح آیا اس کی تکذیب کی اور کہا اس کو کس طرح قبول کریں کیونکہ

مانزل الیاس ولایأْتی المسیح الصّادق الّا
ہنوز الیاس نازل نشدہ و ضرور است کہ مسیح صادق
ابھی الیاس نہیں اترا اور ضرورہے کہ سچا مسیح

بعد نزولہٖ و انّا لہٗ منتظرون . فردّ عیسٰی
بعد نزول الیاس نازل شود و ماچشم در راہ او ہستیم ۔ پس عیسٰی
الیاس کے نزول کے بعد نازل ہو اور ہم اس کے منتظر ہیں پس عیسٰی نے

مــازعـمـوہ وقــال انّ یـحـي الّـذی ارسـل من
گمان ایشاں را ردّ کرد وگفت کہ آں یحیٰی کہ پیش از من فرستادہ شدہ
ان کا گمان رد کیا اور کہا کہ حضرت یحیٰی جو میرے سے پہلے بھیجا گیا ہے

قبـلـی هـو الیـاس ان کـنتـم تـقبـلون. فما قبلوا
است ہماں الیاس است اگر قبول مے کنید پس نہ قبول کردند
وہی الیاس ہے اگر قبول کرو۔ پس نہ قبول کیا

﴿۸۹﴾

وکـفـروا بـعیسـی ابن مریم رسول اللّٰه فغضب
و حضرت عیسٰی را انکار کردند پس
اور حضرت عیسٰی کا انکار کیا پس

اللّٰــه عـلیهـم ولـعـنهـم وانــزل علیهم رجـزہٗ
خدابر ایشاں غضبناک شد و لعنت کرد و برکفر ایشاں طاعون
خدا ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت بھیجی اور ان کے کفر پر طاعون

بـمــا کــانـوا یـکـفــرون. ثـمّ اتّبـعتم عقیدتهم
برایشاں فرستاد باایں ہمہ شما عقیدۂ یہود را پیروی کردید
ان پر بھیجا باوجود اس کے پھر تم نے یہود کے عقیدہ کی

بـقولکم انّ المسیح ینزل من السّماء أَوصّٰکم
کہ مسیح از آسمان نازل بشود آیا یہود شمارا وصیت
پیروی کی کہ مسیح آسمان سے اترے گا کیا یہودیوں نے تم کو وصیت

الیهــود ام تشــابهــت الــقـلـوب والـعیـون.
کردند یا دل و دیدہ باایشاں مشابہ شدہ اند۔
کی یا دل اور آنکھ ان جیسے ہوگئے۔

فصارت اھواء کم کاھواء ھم وقرب أن تجزون

پس خواہش شما خواہش ایشاں گردید و نزدیک است کہ شما

تمہاری اور ان کی ایک خواہش ہوگئی اور قریب ہے کہ تم کو بھی وہی سزا ملے

کجزاء ھم فاتّقوا اللّٰہ ولا تتّبعوا سنن المغضوب

بہموں پاداش گرفتار بشوید کہ ایشاں شدند پس از خدا بترسید و برراہ قوم مغضوب علیہم

جو ان کو ملی پس خدا سے ڈرو اور مغضوب علیہم قوم کی راہ پر نہ چلو

علیھم فیمسّکم العذاب وانتم تقرء ون الفاتحۃ

رفتار نکنید کہ شمارا عذاب برسد و شما فاتحہ را میخوانید

ورنہ تم پر عذاب ہوگا اور تم سورۂ فاتحہ کو پڑھتے ہو

الا تعلمون. وقد سمّی اللّٰہ تلک الیھود

آیا نمے دانید کہ خدا آں یہود را بنام

کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ان یہودیوں کا نام

المغضوب علیھمؔ وحذّر کم فی امّ الکتاب ان ﴿۹۰﴾

مغضوب علیھم یاد کرد و درسورۃ فاتحہ شمارا بترسانید ازیں کہ

مغضوب علیھم رکھا اور سورۃ فاتحہ میں تم کو اس بات سے ڈرایا کہ

تکونوا کمثلھم وذکّر کم انّھم اھلکوا بالطّاعون

شما مانند اوشاں شوید وشمارا یاد بداد کہ اوشاں باطاعون ہلاک شدند

تم ان جیسے ہو جاؤ اور تم کو یاد دلایا کہ وہ طاعون سے ہلاک کئے گئے

فما لکم تنسون وصایا اللّٰہ ولا تتّقون ربّکم

چہ شد کہ احکام خدا را فراموش مے کنید و ازو نمے ترسید

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم خدا کے حکموں کو بھول گئے اور اس سے نہیں ڈرتے

ولا تحذرون. ولا تفكّرون فی قول اللّٰه غیر

در قول خدا تعالیٰ اندیشہ نمے کنید کہ

خدا تعالیٰ کی کلام میں غور نہیں کرتے کہ

المغضوب علیهم ولم یقل غیر الیهود فانّهٗ

غیر المغضوب علیهم فرموده و غیر الیهود نہ گفتہ زیرا کہ

غیر المغضوب علیهم فرمایا غیر الیهود نہیں فرمایا کیونکہ

اومٰی فی هٰذهٖ الٰی عذابٍ اصابهم والٰی عذابٍ

دریں اشاره بسوئے آں عذاب است کہ باوشاں رسید وبشما

اس میں اشاره اس عذاب کی طرف ہے جو ان کو پہنچا اور جو

یّصیبکم ان لّم تنتهوا فهل انتم منتهون .

خواہد رسید اگر باز نیامدید پس آیا ممکن است کہ شما باز بیائید

تمہیں پہنچے گا اگر تم باز نہ آئے پس کیا ممکن ہے کہ تم بچے رہو

وانّهٗ نبأٌ عظیمٌ وقد ظهرت اٰثارهٗ وانّ فی

و ایں خبر بزرگ است و آثار آں ظاہر شده و البتہ دریں

اور یہ بڑی اطلاع ہے اور اس کے نشان ظاہر ہوگئے اور

هٰذا لاٰیةً لّقومٍ یّفكّرون. وقد غضب اللّٰه

نشان است برائے آناں کہ فکر مے کنند و ہر آئینہ خدا

اس میں ان کے لئے نشان ہے جو فکر کرتے ہیں اور خدا یہودیوں پر اس بات سے

علٰی الیهود بقولهم انّ موعودهم ینزل من

﴿۹۱﴾

بر یہود خشمناک شد چوں گفتند کہ موعود ما از آسمان

غصہ ہوا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا موعود آسمان سے

السّماء ثمّ یاتی المسیح فقال اللّٰہ علٰی لسان

نازل شود باز درپس آں مسیح بیاید پس خدا برزبان

نازل ہوگا پھر اس کے بعد مسیح نازل ہوگا پس خدا نے عیسٰی کی زبانی

عیسٰی انّھم قومٌ مبطلون. فمالکم ترجون امرًا

عیسی فرمود کہ اینہا قوم باطل پرست ہستند اکنوں چہ شد کہ شما امیدوار ہماں امر

فرمایا کہ یہ باطل پرست قوم ہے۔ اب تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اسی بات کے

ابطلہ اللّٰہ من قبل والمؤمن لایلدغ من جحرٍ

مے باشید کہ پیش ازیں خدا آں را باطل قرارداد و ثابت است کہ مومن از یک سوراخ

امیدوار ہو جسے خدا نے اس سے پہلے باطل قرار دیا اور ثابت ہے کہ مومن ایک ہی سوراخ سے دوبار

وّاحدٍ مرّتین ویتّعظ بغیرہٖ لِئلّا یلومہ اللّا ئمون.

دوبار گزیدہ نمے شود ونیز از دیگراں عبرت مے پذیرد تا نشانہ ملامت نہ گردد

نہیں کاٹا جاتا اور یہ کہ دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے تا ملامت کا نشانہ نہ بنے

أَتکملون ھٰذہ المشابھۃ بالسنکم وغلوّکم

آیا ایں مشابہت را با زبان خود و از غلّو کردن

کیا تم اس مشابہت کو اپنی زبان سے اور نزول کے عقیدہ پر غلّو کرنے سے

علٰی عقیدۃ النّزول وتعلمون انّ المسیح قد

برعقیدہ نزول کامل مے کنید و شما مے دانید کہ مسیح

کامل کرتے ہو اورتم جانتے ہو کہ مسیح نے

خالف ھٰذا الرّأی فمالکم تحبّونہٗ ثمّ تعصون

خلاف ایں رائے کردہ پس چہ سبب است کہ اورا دوست مے دارید و

اس رائے کے خلاف کیا ہے۔ پس کیا سبب ہے کہ اس کی دوستی کا دم بھرتے ہو لیکن

حکمہٗ وتخالفون. وانّ الطّاعون قریبٌ مّن

از حکم او سر باز مے زنید و طاعون نزد

اس کا حکم نہیں مانتے اور طاعون تمہارے گھر کے قریب

دارکم وماتدری نفسٌ مّایفعل بھافی سنةٍ

خانۂ شما خیمہ زدہ و ہیچ نفسے نمے داند کہ درسال آئندہ برسرش

پہنچ گئی اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ سال میں اس کے سر پر

﴿۹۲﴾

اٰتیةٍ فلا تکفروا کلّ الکفر وتوبوا الی اللّٰہ الّذی

چہ فرود آید پس کفررا بایں حد نہ رسانید و بسوئے خدا رجوع آرید کہ آخر

کیا گزرے گا پس کفر کو اس حد تک نہ پہنچاؤ اور خدا کی طرف آؤ کہ آخر

الیہ ترجعون. وتعلمون انّہٗ رجزٌ نزل علی

رجوع بسوئے او خواہد بود شمامے دانید کہ ایں طاعون ہماں رجز است کہ

اسی کے پاس جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ طاعون وہی عذاب ہے جو

الیھود ثمّ ینزل علی الّذین یشابھونھم غضبًا

بریہود نازل شد باز بروشاں از غضب خدا نازل شود کہ مشابہت با یہود پیدا کنند

یہود پر نازل ہوا پھران لوگوں پر یہ عذاب خدا کے غضب سے نازل ہوگا جو یہودیوں کی طرح

مّن اللّٰہ وذالک ھوالسّرّفی اٰیة غیر المغضوب

ہمیں راز است درآیت غیرالمغضوب علیھم

ہوجائیں گے غیرالمغضوب علیھم کی آیت میں یہی بھید ہے

علیھم ایّھا المتدبّرون. یاحسرةً علی النّاس

وائے بر مردم کہ

ان لوگوں پر افسوس

انّھم یرون اٰیات اللّٰہ وایّامہٖ ثمّ یعرضون.

کہ نشان ہائے خدا وروزہائیش رامے بینند باز رد مے گردانند

جو خدا کے نشانوں کو اور اس کے دنوں کو دیکھتے ہیں پھر منہ پھیرتے ہیں

واذا قیل لھم اٰمنوا بما وعد اللّٰہ فی سورۃ النّور

چوں باوشاں گفتہ شود کہ بر وعدہ خدا کہ درسورہ نور و فاتحہ مذکوراست

پھر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے اس وعدہ پر جو سورۃ نور میں اور فاتحہ میں مذکور

والفاتحۃ قالوا أَنؤمن کما اٰمن الجاھلون.

ایمان آرید میگویند آیا مثل جاہلان ایماں بیاریم

ہے ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم جاہلوں کی طرح ایمان لائیں

﴿۹۳﴾

الا انّھم ھم الجھلاء ولٰکن لّایشعرون. وّ

آگاہ باش کہ ہمیں جاہلانند ولیکن شعور ندارند و

خبردار کہ یہی لوگ جاہل ہیں لیکن بے شعور ہیں اور

اذا قیل لھم اتّقوا اللّٰہ ولاتتّبعوا اھواء کم

ہرگاہ گفتہ شود کہ از خدا بترسید و پیروی خواہش نکنید

جس وقت کہا جائے کہ خدا سے ڈرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو

قالوا انّما نحن متّقون. وقد ترکوا القراٰن

گویند ما متقی ہستیم حالانکہ قرآن را از ظلم و تکبّر

کہتے ہیں کہ ہم پرہیزگار ہیں حالانکہ قرآن کو ظلم اور تکبّر سے

ظلمًا وّعلوًّا واذا دعوا الی الحقّ فھم یغضبون.

ترک دادہ اند وہرگاہ بسوئے حق ایشاں را بخوانیم خشم مے گیرند

چھوڑ دیا ہے اور جس وقت حق کی طرف انہیں بلائیں غصّہ سے بھر جاتے ہیں

وايّ جهالةٍ اکبر من انّهم ذهبوا الٰی اقوالٍ شتّٰی

وبزرگ تر ازیں جہل چہ باشد کہ گفتار ہائے پراگندہ را قبول کردہ اند

اور اس سے زیادہ اور کیا جہالت ہے کہ پریشان باتوں کو مانا ہوا ہے۔

وبوعد القراٰن لا یؤمنون. وانّهٗ کتابٌ لا

و وعدۂ قرآن را نمے پذیرند و قرآن کتابے است کہ

اور قرآن کے وعدہ کو قبول نہیں کرتے اور قرآن ایک ایسی کتاب ہے

یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفهٖ

باطل را از پیش و از پس دراں راہ نیست

کہ باطل کو اس میں کسی طرف سے راہ نہیں

وهل یستوی الیقین والظّنون. وانّ الاحادیث

و آیا ممکن است کہ یقین و گمان برابر بشوند و ثابت است کہ ہمہ حدیث ہا

اور کیا ممکن ہے کہ یقین اور گمان برابر ہو جائیں۔ اور ثابت ہے کہ تمام حدیثیں

کلّها قد جمعت بعد مائةٍ او مأتین وانّ

بعد از یک صد یا دو صد سال جمع کردہ شدہ اند و

ایک سو یا دو سو برس کے بعد جمع کی گئی ہیں اور

فرق الاسلام فیها یتنازعون. وامّا القراٰن

فرقہائے مسلماناں دراں ہا نزاع و جنگ مے کنند و درحقیقت در قرآن

مسلمانوں کے فرقے ان میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور حقیقت میں قرآن میں

فلاشبهة فیه وانّهٗ هو الّذی نزّل صدقًا و

ہیچ شبہ نیست و ہموں بر نبی ما

کوئی شبہ نہیں اور وہی ہمارے نبی پر

﴿۹۴﴾

حقًّا على نبيّنا، وخرج من فيه، أأنتم فيه

نازل‌شده و از دہان پاکش بیروں آمده آیا دریں

نازل ہواہے اور اس کے پاک منہ سے نکلا ہے کیا اس میں

ترتابون؟ فبأى حديث بعده تؤمنون.

شک مے کنید پس بر کدام حدیث بعد از قرآن ایمان مے آرید

تم کو شک ہے پس کس حدیث پر قرآن کے بعد ایمان لاتے ہو۔

أتؤثرون الظنّ على الذى قال الله فى شأنه

آیا ظن را برآں کتاب اختیار مے کنید کہ خدا تعالیٰ درشان او فرموده

کیا اس کتاب کو چھوڑ کر گمان کو اختیار کرتے ہو جس کی شان میں خدا تعالیٰ نے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ [1]. وقالوا

انا نحن نزلنا الذکر الآیۃ و مے گویند

فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر الآیۃ اور کہتے ہیں

إنّا وجدنا آباء نا على طريق وإنّا على آثارهم

ما بزرگان خود را بر طریقے یافتہ ایم و ما بر نقش پائے او شاں

کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر

سالكون .انظرْ كيف أقرّوا بترك القرآن، ثم

خواہم رفت نگاه بکن کہ چگونہ اقرار ترک قرآن مے کنند باز

چلیں گے دیکھ کہ کس طرح قرآن کو چھوڑنے کا اقرار کرتے ہیں پھر

انظر كيف يختصمون .وقالوا إن الأحاديث

نگاه بکن کہ چگونہ استیزه مے کنند و مے گویند کہ حدیث ہا

دیکھ کہ کس طرح لڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں

[1] الحجر:۱۰

قد اتفقت علٰی ما اعتقدنا، وإنْ هم إلا يكذبون.

برعقاید ما اتفاق مے دارند و ایشاں دریں سخن دروغگو ہستند

ہمارے عقائد کی نسبت متفق علیہ ہیں اور وہ صریح اس بات میں جھوٹے ہیں اور جانتے ہیں

وقد علموا أن أكثر أخبار النبی تُوافِق القرآن،

و مے دانند کہ اکثر اخبار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام موافق باقرآن مے باشند

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں قرآن سے موافق ہوتی ہیں

والذی لم يوافق فقد وضعه الواضعون. وإن

﴿۹۵﴾

و آنچہ موافق نیست البتہ آں را واضع وضع کردہ است و

اور جو موافق نہیں وہ بے شک موضوع ہے اور

العصمة من صفات القرآن خاصةً، وإنّ القصص

معصوم بودن مخصوصاً از صفات قرآن است و

معصوم ہونا قرآن کی ہی خاص صفت ہے اور

لا تجری النسخ عليها كما أنتم تُقرّون، فأين

نسخ بر قصہ ہا جاری نمے شود چنانچہ خود شما اقرار مے کنید

قصے منسوخ نہیں جیسا کہ تم کو خود اقرار ہے۔

تفرّون من حقٍّ حصحصَ، وإلامَ تجادلون؟

اکنوں از حق ثابت و واضح کجا فرار مے کنید و تاکجا جدال مے کنید

اب ثابت اور واضح حق سے کہاں بھاگو گے اور کب تک لڑو گے

أرأيتم إن كنتُ من عند اللّٰه ثم كذّبتمونی،

نگاہے بکنید کہ اگر من از طرف خدا مے باشم و شما تکذیب من مے کنید

بھلا دیکھو تو کہ اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم میری تکذیب کرتے رہے

فـما بالكم أيّها المكذّبون؟ وإن اللّٰه قد أخبر عن

انجام شما چہ خواہد بود و از هر آئینہ خدا

تو تمہارا انجام کیا ہو گا اور خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام

موت الـمسيح فی سورة الـمـائـدة، والحديث

موتِ مسیح علیہ السلام در سورہ مائدہ خبر داد و حدیث مے گوید

کی موت کی نسبت سورۂ مائدہ میں خبر دی ہے اور حدیث میں ہے

أخبـرنـا أن عمره مائة وعشرون، وبشّرنا الله فی

کہ عمر او بیکصد و بست سال رسیدہ و نیز خدا در

کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور نیز خدا نے

سورة الـنـور بـأن الـخـلفاء من هذه الأمّة، فكان ﴿۹۶﴾

سورۃ نور مارا مژدہ بداد کہ خلفاء ازیں امت خواہند بود پس

سورۃ نور میں ہم کو بشارت دی ہے کہ خلیفے اس امت سے ہوں گے پس ضرور

خـاتـمُ الـخـلـفاء من المسلمين بالضرورة، وهو

برہمیں طریق بالضرور خاتم الخلفا از میان مسلمانان پیدا شدہ و ہماں

اسی طریق پر خاتم الخلفاء مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اور وہی

المسيح الموعود من غير الشک والشبهة، فقد

بلاریب مسیح موعود است۔ پس

بغیر کسی شک کے مسیح موعود ہے پس

فتـح اللّـه بينـنـا وبيـنـكـم إن كنتم تبصـرون.

اگر بینا ہستید خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ است

اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو خدا نے ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے

وهل بقى بعد ذالک شکّ لقوم يتّقون؟ فقد

اکنون آیا بعد ازیں ہمہ ہیچ شکے برائے پرہیزگاراں باقی ماندہ است

کیا اب اس سب کے بعد کوئی شک پرہیزگاروں کے لئے باقی رہ گیا ہے؟

أُوتينا حجّة بالغة من اللّه، وما فى أيديكم إلّا

ما را خدا حجت بالغہ ارزانی فرمودہ و در دستِ شما بغیر از

ہم کو خدا نے حجت بالغہ دی ہے اور تمہارے ہاتھ میں

الذى نحت الخاطئون .وقالوا إن المسيح ينـزل

تراشیدہ خطاکاراں ہیچ نیست۔ و مے گویند کہ مسیح علیہ السلام

خطاکاروں کے گھڑے ہوئے کے سوا اور کچھ نہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام

بسِمُتِ شرقى من دمشقَ وهذا هو الحق

در طرف شرقی دمشق نازل شود وہمیں حق است

دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا اور یہی ٹھیک ہے

إن كنتم تتفكرون .وإنّ المسيح قد ظهر

اگر فکر کنید و ہر آئینہ مسیح

اگر سوچو اور مسیح

فى الأرض الشرقية كما أنّ الدّجال قد ظهر

در زمین مشرق ظاہر شدہ است چنانکہ دجال ہم در ہماں زمین

مشرق کی زمین میں ظاہر ہوا ہے جیسا کہ دجال بھی اسی زمین

فيها، فالمسيح شرقى والدجّال شرقى، وفى ﴿۹۷﴾

ظاہر شدہ پس مسیح ہم شرقی است و دجال ہم شرقی است و در

میں ظاہر ہوا ہے پس مسیح بھی مشرق میں ہوا اور دجال بھی مشرق میں اور

الشِّرک کثُر المشرکون .وإن قریتی ھذہ

شرک مشرکان افزونی و ترقی یافتہ اند و ایں دِہ ما

مشرک شرک میں بڑھ گئے اور یہ ہمارا گاؤں

شرقیة من دمشقَ، فاسألوا من یعلمھا إن

بطرف شرقی دمشق واقع شدہ از عالمے پرسید اگر

دمشق کے مشرق کی طرف ہے کسی جغرافیہ دان سے پوچھ لو اگر

کنتم لا تعلمون .وإن ھذا المُلک مُلک الھند

شما خود نمی دانید و ایں ملک ہند

تم خود نہیں جانتے۔ اور یہ ہندوستان کا ملک

شرقیٌّ مِن حجاز، فتمَّ ما أومی النبی إلی المشرق

از ملک حجاز بطرف مشرق واقع شدہ است۔ پس راست آمد آنچہ حضرت نبی ایماکردہ بود

حجاز کے ملک سے مشرق کی سمت ہے پس سچ نکلا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا

للدجّال والمسیحِ، وتم وعد اللّٰہ صدقًا وحقًّا،

کہ دجال و مسیح در مشرق ظہور خواہند کرد و وعدہ خدا راست و حق ثابت شدہ

کہ دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے اور خدا کا وعدہ سچ اور حق ثابت ہوا

فلا تحاربوا اللّٰہ أیھا المستعجلون .

پس اے شتاب کاراں باخدا جنگ نہ کنید

پس اے جلد بازو! خدا کے ساتھ مت لڑو

وإنکم ترون کیف تنصّرَ الناس وارتدّوا من

شما مے بینید کہ مردم نصرانی شدہ و از دین خدا

تم دیکھتے ہو کہ لوگ عیسائی ہو گئے اور خدا کے دین سے

دین اللّٰہ، ثم تقولون ما جاء مرسل مِن

برگردیده اند باز مے گوئید که از طرف خدا ہیچ مرسلے
پھر گئے ہیں پھر کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے کوئی رسول

عند اللّٰہ، ما لکم کیف تحکمون .وإن ھٰذہ ﴿۹۸﴾

نیامده این چه فیصله می کنید و این
نہیں آیا یہ تمہارا کیسا فیصلہ ہے۔ اور یہ

الأرض فاقتُ کلَّ أرض بفتنها أتعلمون کمثلها

زمین ہند در فتنه و فساد بر
ہندوستان کی زمین فتنہ و فساد میں سب زمینوں سے بڑھ گئی ہے۔ کیا

أرضًا أُخْرٰی، فأَرُونا تلک الأرض إن کنتم

همه زمین سبقت کرده است آیا مثل آں زمین دیگر در علم شما هست اگر صادق
اس جیسی زمین کوئی اور تمہیں معلوم ہے؟ اگر سچے ہو تو اس زمین کا پتہ دو

تصدُقون .وقد شهدت السماء والأرض

هستید آں زمین را بما نشان بدهید۔ و هر آئینه آسمان و زمین
اور بے شک آسمان اور زمین

والزمان والمکان علی صدقی، ومضی من هذه

و زمان و مکان بر راستی من گواهی داده اند و نیز
اور زمان اور مکان نے میری سچائی پر گواہی دی ہے اور اس

المائة قریبًا من خُمُسها، فبأیّ شهادةٍ بعدها

ازیں صد قریب خمس سپری شده اکنوں بعد ازیں از کدام گواهی
صدی میں سے قریباً پانچواں حصہ گذر بھی گیا اب اس کے بعد کون سی گواہی

تستیقظون؟ وقد أَرَى اللّٰه آیاتِه قریبًا من

بیدار خواہید شد و نیز خدا قریب بہ سیصد[۳۰۰] نشان ظاہر

تم کو جگائے گی اور نیز خدا نے تین سو نشان کے قریب ظاہر

ثلاث مائة، ورآها الشهداء الذین کانوا زهاء

کردہ و ایں نشان ہا را

کر دیے اور ان نشانوں کو

مائة ألف أو یزیدون. وإن کنتم تظنون أنهم

زیادہ از صد ہزار مردم بچشم سر دیدہ اند و اگر او شاں را بر دروغ

ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اگر ان کو جھوٹا سمجھتے ہو

کذبوا فأْتوا بشهداء کمثلهم کاذبین یشهدوا لکم

﴿۹۹﴾

مے پندارید پس مانند اوشاں گواہاں بیارید کہ در حق شما گواہی بدہند

تو ان جیسے گواہ لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں

إن کنتم صادقین فیما تدّعون. وإنّ نصر اللّٰه

اگر دریں دعوی بر راستی ہستید و یقیناً

اگر اس دعوے میں سچ پر ہو اور یقیناً

أتاکم فی وقته فهل أنتم تردّون؟

مدد خدا در وقت بشما رسید آیا آں را ردّ مے کنید

خدا کی مدد عین وقت پر تم کو پہنچی کیا اسے رد کر دو گے۔

وإن تعُدّوا دلائل صدقی لا تحصوها، وإن

و اگر دلائل راستی مرا شمار بکنید نتوانید و یقیناً

اور میری سچائی کی دلیلیں اس قدر ہیں کہ تم ان کو نہیں گن سکتے اور یقیناً

الـكـاذبيـن لا يُـؤتـى لهـم آية ولا هم يُنصَرون.

کاذبان را نشانے و نصرتے داده نمے شود۔

جھوٹوں کو کوئی نشان اور کوئی مدد نہیں دی جاتی۔

وإن الـفـاتـحة كَـفَـتُ لسـعيـدٍ يطلب الحق ولا

و سورة فاتحه برائے سعادت مندے کہ حق مے جوید و

اور فاتحہ کی سورۃ اس سعادت مند کے لئے جو حق تلاش کرتا ہے اور

يمرّ علينا كالذين يستكبرون .فإن الله ذكر فيه

از پیش ما مانند متکبرے نمے گزرد کافی است زیرا کہ خدا

ہمارے سامنے سے متکبر کی طرح نہیں گذرتا کافی ہے کیونکہ خدا نے

فِـرَقًـا ثـلا ثـا خَـلـوا مـن قبـلُ وهم المنعم عليهم

دراں سوره فرقہائے سہ گانہ را ذکر فرموده کہ در زمان پیشین گذشتند و

اس سورۃ میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے جو اگلے زمانہ میں گذرے اور وہ

والـمـغـضـوب عـلـيهـم والضالون، ثم جعل هذه

اوشاں منعم علیہم و مغضوب علیہم و ضالین ہستند

یہ ہیں منعم علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین۔

الأُمّةَ فــرقة رابــعةً، وأومــأَ الــفــاتــحةُ

باز ایں امت را فرقہ چہارم قرار داده و در فاتحہ

پھر اس امت کو چوتھا فرقہ قرار دیا اور فاتحہ

إلٰــى أنّهــم ورثــوا تــلك الثـلا ثة، إمّـــا

﴿۱۰۰﴾

ایما کرده کہ اوشاں ازیں فرقہائے سہ گانہ یا وارث

میں اشارہ کیا کہ وہ ان تین فرقوں میں سے یا تو

من المنعَم عليهم، أو من المغضوب عليهم، أو

منعم علیهم خواہند بود یا وارث مغضوب علیهم یا

منعم علیهم کے وارث ہوں گے یا مغضوب علیهم کے وارث ہوں گے یا

من الذين يضلّون ويتنصّرون، وأمَر أن يسأل

وارث ضالین خواہند گردید۔ و امر فرموده که

ضالین کے وارث ہوں گے اور حکم دیا ہے کہ

المسلمون ربّهم أن يجعلهم من الفرقة الأولى

مسلمانان از رب خویش بخواہند کہ اوشاں را از فرقه اول بگرداند

مسلمان اپنے رب سے چاہیں کہ ان کو پہلے فرقہ میں سے بناوے

ولا يجعلهم من الذين غضب عليهم ولا من

و از مغضوب علیهم و ضالین

اور مغضوب علیهم اور ضالین میں سے نہ بناوے

الضالين الذين يعبدون عيسى وبربّهم يشركون.

که عیسیٰ را مے پرستند و با پروردگار خود شریک مے سازند نہ گرداند

جو عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اپنے پروردگار کے برابر بناتے ہیں

وكان في هذا أنباءٌ ثلاث لقوم يتفرّسون .

و دریں سہ گانہ پیشگوئی ہا است برائے آنانکہ از فراست کار گیرند

اور ان کے لئے جو فراست سے کام لیتے ہیں اس میں تین پیشگوئیاں ہیں

فلمّا جاء وقت هذه الأنباء بدأ اللّٰه من

پس ہر گاه وقت ایں پیشگوئی ہا بیامد خدا از ضالین

پس جب ان پیشگوئیوں کا وقت پہنچ گیا خدا نے ضالین سے

الضالين كما أنتم تنظرون، فخرج النصارٰی

آغاز فرمود چنانکہ شما مے بینید۔ پس نصارٰی

شروع کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پس نصارٰی

من دَيُرهم بقوّة لا يدانِ لها وّهم من كلّ حدَبٍ

﴿۱۰۱﴾

از کنشتہائے خود بآں قوت خروج کردہ اند کہ ہیچ کس را دست برابری باوشاں نیست و او شاں

ایسی قوت کے ساتھ اپنے گرجاؤں سے نکلے ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہر ایک

ينسلون، وزُلزلت الأرض زلزالها وأخرجت

از بالائے ہر بلندی مے شتابند و زمین در جنبیدن آمد

اونچائی پر سے دوڑتے ہیں اور زمین ہلنے لگی

أثقالها، وتنصّرَ فوج من المسلمين كما أنتم

و ہمہ بارہائے خود را بروں داد و بسیارے از مسلماناں نصرانی شدند

اور اپنے سب بوجھ اُگل دیے اور مسلمانوں میں سے بہت سے نصرانی ہو گئے

تشاهدون .ثم جاء وقت النبأ الثانی ..أعنی

باز وقت خبر دوم آمد

پھر دوسری خبر کا وقت پہنچا

وقت خروج المغضوب عليهم كما كان

یعنی وقت خروج مغضوب علیہم

یعنی مغضوب علیہم کے نکلنے کا وقت

الوعد الربّانی، فصار طائفة من

چنانکہ خدا وعدہ فرمودہ بود پس گروہے از

جیسا کہ خدا نے وعدہ فرمایا تھا پس مسلمانوں کے ایک گروہ نے

الـمسـلمين على سيرة اليهود الذين غضب الله

مسلماناں رفتار و نمونۂ یہود اختیار کردند کہ مورد غضب الٰہی بودند
یہودیوں کی راہ اور نمونہ اختیار کر لیا جو خدا کے غضب کے نیچے تھے

عـليهـم، وصارت أهـواؤهـم كـأهوائهم وآراؤهم

و در هوا
اور ان کی خواہشیں

كـآرائهم ورياؤهم كريائهم وشحناؤهم كشحنائهم

و ریا و کینہ و دشمنی و سرکشی مانند ایشاں گردیدند
اور ریا اور کینہ اور دشمنی اور سرکشی بالکل ان جیسی ہو گئی

وإبـاؤهم كإبائهم يكذبون ويفسقون، ويظلمون

ہم چناں دروغ مے گویند و تبہ کاری مے کنند و بے داد
جھوٹ بولتے ہیں اور تبہ کاری کرتے ہیں اور ظلم

ويستـكبـرون، ويـحبّون أن يسفكوا الدماء بغير ﴿۱۰۲﴾

و تکبر می ورزند و خون ناحق ریختن را دوست مے دارند
اور تکبر کرتے ہیں اور ناحق خون کرنے کو دوست رکھتے ہیں

حـق ومُـلِـئـتْ نـفـوسـهـم شُحًّـا وبخلًا وحسدًا،

و نفسہائے اوشاں از آز و بخل و حسد پُر شدہ
اور ان کے نفس حرص اور طمع اور بخل اور حسد سے بھر گئے ہیں

وضُرِبت عليهم الذلّة فهم لا يُكرَمون فى السّماء

و بر ایشاں ذلت وارد شدہ چنانکہ نہ در آسمان عزت می یابند
اور وہ ذلیل ہو گئے ہیں نہ آسمان میں ان کی عزت ہے

ولا فـی الأرض، ومِـن كـل بـاب يُطـرَدون .

و نہ در زمین و از ہر راہ راندہ مے شوند و ہمچنیں

اور نہ زمین میں اور ہر ایک طرف سے دھتکارے جاتے ہیں اور اسی طرح

وكـذالک مُـلـئـت الأرض ظـلـمـا وجورًا وقَلّ

زمین از ستم و بے داد پُر شدہ و نیکوکاران کم گردیدند

زمین ظلم اور جور سے بھر گئی اور نیک لوگ کم ہو گئے

الـصالحون .فـنـظر اللّٰه إلى الأرض فوجد أهلها

دریں حال خدا بسوئے زمین نگہ کرد و اہل زمین را در سہ گونہ تاریکی ہا

ایسے وقت میں خدانے زمین کو دیکھا اور زمین والوں کو تین طرح کی تاریکی میں

فـی ظـلـمات ثلاث :ظـلـمـت الـجهل وظلمت

یافت تاریکی جہل و تاریکی فسق

پایا ایک جہالت کا اندھیرا دوسرے فسق کا اندھیرا تیسرے ان لوگوں کا

الفسق وظلمت الدّاعين إلى التثليث والوسواس

و آنکساں کہ بسوئے تثلیث و شیطان مردم را مے خوانند

اندھیرا جو تثلیث اور شیطان کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں

الـخنّاس، فتذكّرَ فضلًا ورُحمًا وعُده الثالث الذى

پس از فضل و رحم وعدہ سوم را یاد کرد کہ برائے آں

پس فضل اور رحم کر کے تیسرے وعدہ کو یاد کیا جس کے لئے

يـدعـون لــه الـداعـون، فــأنـعـمَ على هذه الأُمّة

دعا گویاں دعا مے کردند پس از فرستادن مثیل عیسیٰ

دعا کرنے والے دعا کرتے تھے پس مثیل عیسیٰ کو بھیجنے سے

﴿١٠٣﴾

بإرسال مثيل عيسىٰ، وهل يُنكِر إلّا العمون؟

بریں امت انعام کرد و برایں جز نابینایاں کسے انکار نمے کند

اس امت پر انعام کیا اور اس پر اندھوں کے سوا اور کوئی انکار نہیں کرتا

وإن الذين آمنوا بأنباء القرآن ومواعيده وكفروا

و آناں کہ ایمان بر خبر ہائے قرآن و وعدہ ہایش آوردند و

اور وہ لوگ جو قرآن شریف کی خبروں اور اس کے وعدوں پر ایمان لائے

بما خالفها، أولئك هم المؤمنون حقّا،

مخالف آنرا انکار کردند مومناں درست ہموں ہستند

اور جو اس کے خلاف تھا اس سے انکار کیا ٹھیک مومن یہی ہیں

وأولئك الذين هدى الله قلوبهم، وأولئك هم

و ہمانند کہ خدا دل او شاں را ہدایت بخشید وہمان

اور یہی وہ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے ہدایت دی اور یہی

المهتدون. وما نبيُّنا إلا محمدٌ ﷺ، وما كتابنا إلا

ہدایت یافتگانند و نبیٔ ما بغیر محمد صلی اللہ علیہ وسلم و کتاب ما

ہدایت پائے ہوئے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر ہمارا اور کوئی نبی نہیں اور قرآن کے

القرآن، فاطلبوا الرشد منه أيها المسترشدون.

بغیر قرآن نیست اے طالبان رشد از وے رشد طلب بکنید

سوا ہماری اور کوئی کتاب نہیں۔ اے رشد کے طالبو! اس سے رشد طلب کرو

وإنا عُلّمنا دعوةً في الفاتحة، واستجابَها الله

و ما را در فاتحہ دعائے آموختند و آں دعا را خداوند تعالیٰ شانہ

اور ہم کو فاتحہ میں دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا کو خدا تعالیٰ نے

فی سورة النور، فما لکم تترکون لُبَّ القرآن

در سورۃ النور قبول فرمود پس چرا مغز قرآن را مے گذارید و

سورۃ نور میں قبول فرمایا پس کیوں قرآن کے مغز کو چھوڑتے ہو اور

وعلی القشر تقنعون .ولا غُمّةَ فی مواعید

بر پوست قناعت می کنید در وعدہ ہائے قرآن ہیچ پوشیدگی نیست

چھلکے پر قناعت کرتے ہو۔ قرآن کے وعدوں میں کوئی پوشیدگی نہیں

القرآن بل هو بیان واضح لقوم یفهمون. ﴿۱۰۴﴾

بلکہ آں بیان واضح است برائے آناں کہ مے فہمند

بلکہ کھلا بیان ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں

فما لکم تردّون نِعمَ اللّٰه بعد نزولها؟ ءَ أنتم

چہ شد کہ نعمت ہائے خدا را بعد نزول آں رد مے کنید آیا بہایم

تمہیں کیا ہوا کہ خدا کی نعمتوں کو ان کے نازل ہونے کے بعد رد کرتے ہو۔ کیا

نَعَمٌ أو أُناس عاقلون؟ وما قصّ اللّٰه علینا

ہستید یا انسان دانشمند۔ و خدا در فاتحہ فرقہ ہائے

حیوان ہو یا عقل والے انسان اور خدا نے فاتحہ میں تین فرقوں کا

الفِرَقَ الثلاث فی الفاتحة إلّا لیشیر إلی أن

سہ گانہ را بجہت آں بیان کرد کہ اشارہ کند بسوئے اینکہ

اس لئے ذکر کیا ہے کہ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ

هذه الأمّة ورثتُهم فی کل قسم من الأقسام

ایں امت ہر قسمے را از اقسام مذکورہ وارث خواہد شد

یہ امت مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک قسم کی وارث ہو گی۔

الـمذكورة، فقد ظهرتْ هذه الوراثة فى مُسْلِمِى

پس بہ تحقیق ایں وراثت در مسلمانانِ زمانۂ ما
پس بلا شبہ یہ وراثت

زمـانـنـا الذى هو آخر الزمان بظهور تام، تعرفها

کہ آخری زمانہ ہست بچناں ظہور تام ظاہر شدہ است کہ
ہمارے زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے ایسی ظہورتام سے مسلمانوں میں ظاہر ہوگئی ہے کہ ہر یک نفس بغیر حاجت

كـل نـفـسٍ مـن غيـر الحاجة إلى الإمعان كما لا

ہر نفسے بغیر حاجت فکر آں را مے شناسد چنانچہ ایں امر
فکر کے اس کو پہچان رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات ان لوگوں پر

يـخفى على الذين ينظرون إلى مُسْلمى زمننا هذا

بر آنکساں پوشیدہ نیست کہ درمسلمانان زمانہ ما و کار ہائے اوشاں نظر مے کنند
مخفی نہیں جو ہمارے زمانہ کے مسلمانوں اور ان کے کاموں کی طرف نظر کرتے ہیں

وإلٰـى مـا يعملون .ولـكـل فـرقة من هذه الورثاء

و برائے ہر فرقہ و امر ایں ہر سہ ورثاء ثلاثہ
اور ان تینوں قسم کے وارثوں میں سے ہر یک فرقۂ وارثہ کے

الثلاث درجاتٌ ثلاث ..أمـا الذين ورِثوا المنعَم

سہ درجہ اند۔ اما آناں کہ وارثان منعم علیہم شدند
تین درجے ہیں لیکن جو منعم علیہم کے وارث ہوئے

عـليهم فمنهم رجال ما وجدوا حظَّهم من الإنعام

بعضے ازیشاں از انعام بہرۂ نیافتند
ان میں سے بعضوں نے انعام سے حصہ نہ پایا

﴿۱۰۵﴾

إلا قليلا من العقائد أو الأحكام وهم عليه

بجز اند کے از عقائد و احکام و بر ہماں قناعت کردند

مگر تھوڑا سا حصہ عقائد اور احکام میں سے ان کو ملا اور اسی پر انہوں نے

يقنعون، ومنهم مقتصدون وإنهم وقفوا على

و بعضے از ایشاں میانہ‌رو ہستند کہ بر ہماں طریق میانہ روی

قناعت کی اور بعض ان میں سے درمیانی چال والے ہیں اور وہ اسی اپنی چال پر

مرتبة الاقتصاد وما يكمّلون، ومنهم فردٌ

بایستادند و بمرتبۂ تکمیل و کمال نہ رسیدند و از جملہ ایشاں

کھڑے ہوگئے اور تکمیل اور کمال کے درجے تک نہیں پہنچے اور ان میں سے ایک فرد ہے کہ خدا نے اس کو چنا

اجتباه ربّه وكمّله وجعله سابقا في الخيرات،

یک فردست کہ خدا او را برگزید و کامل ساخت و در نیکی ہا او را مرتبہ سبقت بخشید

اور امام بنایا اور نیکیوں میں کامل کیا

وهو يجتبي إليه من يشآء ويخص بالدرجات،

و او مے گزیند ہر کہ را مے خواہد و بدرجہا مخصوص

اور وہ چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور درجوں سے مخصوص

فذالك المخصوص هو المسيح الموعود

مے گزراند پس آں مخصوص ہموں مسیح موعود است

کرتا ہے پس وہی مخصوص وہی مسیح موعود ہے

الذي ظهر في القوم وهم لا يعرفون. وَ اَمَّا

کہ دریں قوم ظاہر شدہ و ایشاں نمے شناسند و اما

جو اس قوم میں ظاہر ہوا اور وہ نہیں پہچانتے اور لیکن

الذین ورثوا المغضوب علیھم من الیھود

آناں کہ وارثان مغضوب علیہم شدند

جو مغضوب علیہم کے وارث ہوئے

فمنھم رجال من المسلمین شابھوھم فی

بعضے از ایشاں آں مسلماناں ہستند

ان میں سے وہ مسلمان ہیں جو خدا کے احکام اور

ترک الفرائض والحدود، لا یصومون ولا

کہ در ترک فرائض و احکامِ خدا مشابہت بایہود پیدا کردند نماز نمی گزارند و روزہ

فرائض کے ترک کرنے میں یہود سے مشابہ ہو گئے۔ نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ

یصلّون، ولا یذکرون الموت ولا یبالون،

بجا نمے آرند و موت را یاد ندارند و ہیچ باکے از خدا ندارند۔

رکھتے ہیں اور یہ موت کو یاد نہیں کرتے اور بے خوف ہیں

ومنھم قوم اتخذوا الدنیا معبودھم ولھا

و از جملہ اوشاں مردمے ہستند کہ دنیا را معبود گرفتہ و

اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنا معبود بنایا اور

فی لیلھم ونھارھم یعملون، ومنھم سابقون ﴿۱۰۶﴾

روز و شب برائے آں کار مے کنند و از جملہ او شاں کسانے ہستند

رات دن اسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ یہ اور ان میں سے ایسے لوگ ہیں کہ

فی الرزائل، وأولئک الذین یتخذون أھل الحق

کہ درخصلتہائے پست و کمینہ برہمہ بیشی جستہ اند۔ ہمیں مردم اند کہ بر اہل حق ریشخند

کمینی اور رذیل خصلتوں میں سب سے بڑھ گئے۔ یہی لوگ ہیں جو اہل حق پر ٹھٹھے مارتے ہیں

سُخریًّا وعلیهم یضحکون .ویعادونهم

مے کنند و او شاں را دشمن مے دارند

اور ان سے دشمنی کرتے ہیں

ویکفّرونهم ویشتمونهم، ویعملون ریاءً وبطرًا

و دشنام مے دہند و کارہائے ریا و نمود مے کنند

اور گالیاں دیتے ہیں اور ریا اور دکھلاوے کے کام کرتے ہیں

ولا یخلصون .ویصولون علی مسیح اللّٰه

و اخلاص ندارند و بر مسیح خدا

اور اخلاص نہیں رکھتے اور خدا کے مسیح پر اور اس کے

وحزبه، ویجرّونهم إلی الحکام وفی کل طریق

و گروہ او حملہ مے کنند۔ و بسوئے حکام اوشاں را مے کشند و برسر ہر راہ برائے آزار اوشاں

گروہ پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو حاکموں کی طرف کھینچتے ہیں اور ہر ایک راستے کے سرے پر ان کے

یقعدون، ویقولون اقتلوهم فإنهم کافرون .

مے نشینند و مے گویند او شاں را بکشید کہ کافر ہستند

ستانے کے لئے بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو مار ڈالو کیونکہ یہ کافر ہیں

وإذا قیل لهم تعالوا إلی کلام اللّٰه واجعلوه

و ہر گاہ بدیشاں بگوئیم کہ بسوئے کلام خدا بیائید و او را میان ما

اور جس وقت ان کو کہیں کہ خدا کے کلام کی طرف آؤ اور اس کو

حَکَمًا بیننا وبینکم تری أعینهم تَحمرّ

و شما حکم بگردانید چشمانِ شاں از شدتِ خشم خون آلودہ

ہمارے اور اپنے درمیان حکم بناؤ تو ان کی آنکھیں غصہ سے لال

﴿۱۰۷﴾

من الغيظ ويمرّون شاتمين وهم مشتعلون .

می شوند و دشنام بر زبان مے گزرند

ہو جاتی ہیں اور گالیاں دیتے گذر جاتے ہیں

وكأيّنْ مِن آيِ اللّه رأوها بأعينهم ثم

بسیارے از نشان ہائے خدا را بچشم دیدند باز

بہتوں نے خدا کے نشانوں کو آنکھوں سے دیکھا پھر

يمرّون مستكبرين كأنهم لا يبصرون .

تکبر کناں مے گزرند کہ گوئی بینا نیستند

متکبرانہ گذر جاتے ہیں گویا اندھے ہیں۔

ونبذوا كتاب اللّه وراء ظهورهم ظلمًا وعُلوًّا،

کتاب خدا را در پس پشت انداختہ اند

خدا کی کتاب کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا ہے

وقالوا لا تسمعوا دلائله والغَوْا فيها لعلكم

و می گویند دلائل آن را گوش نہ کنید و در وقت خواندنش غوغا برپا بکنید تا

اور کہتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو نہ سنو اور اس کے پڑھنے کے وقت شور ڈال دو تا

تغلبون. وأمّا الذين ورثوا الضالين فمنهم

غالب بشوید و اما آناں کہ وارثان ضالین شدند بعض ازو شاں

غالب ہو جاؤ لیکن جو ضالین کے وارث ہوئے ان میں سے بعض

قوم أحبّوا شِعار النصارى وسيرتهم وإليها

شعار نصاری و سیرت ایشاں را دوست داشتند و بداں

نصاریٰ کی خو خصلت اور شعار کو دوست رکھتے ہیں اور اس طرف

یـمیـلـون .وتــجـدهــم یـرغـبـون فـی حُـلـلـهـم

میل آوردند در لباس و

جھک گئے۔ لباس

وقُـمـصـانهم وقلانسهم ونعالهم وطَرْزِ معیشتهم

قمیص و کلاہ و کفش و طرزِ زندگی و

کوٹ پتلون بوٹ اور طرز زندگی اور

وجـمیـع خـصالهم، وعلی من خالفها یضحکون

ہمہ عادت ہا تقلید نصاریٰ مے کنند و بر مخالفان ایں عادات خندہ مے زنند و

ساری عادتوں میں نصاریٰ کی نقل اتارتے ہیں اور ان عادتوں کے مخالفوں پر ہنستے ہیں اور

ویتـزوّجـون نسـاءً مـن قومهم وعلیهن یعشقون.

زنانِ نصاریٰ را در عقد زوجیت مے کشند و با اوشاں عشق مے بازند

نصاریٰ کی عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتے ہیں اور ان سے عشق بازیاں کرتے ہیں۔

ومـنهم قوم مالوا إلی الفلسفة التی أشاعوها وفی ﴿۱۰۸﴾

و بعضے ازیشاں میل بسوئے فلسفۂ نصاریٰ آوردند کہ دریں بلاد اشاعت کردہ اند

اور ان میں سے کئی نصاریٰ کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ان شہروں میں انہوں نے اشاعت

أمـر الدین یتساهلون .وكـم من كَلِمٍ تخرج من

و در امور دین غفلت و سہل انگاری مے کنند۔ اے بسا سخنانِ ناسزا کہ از لب

کی ہے اور دین کے کاموں میں غفلت کرتے ہیں۔ بہت ہی نا مناسب باتیں بولتے ہیں

أفـواهـهـم، ویـحـقّـرون دیـن الـلّـه ولا یبـالون .

و دہانِ ایشاں بروں مے آید و تحقیر دین خدا مے کنند و باک ندارند

اور خدا کے دین کی حقارت کرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے۔

ومنهم قوم أكملوا أمر الضلالة، وارتدّوا من

و بعضے ازوشاں امر گمراہی را بر کمال رسانیدند و از اسلام برگشتند

اور بعض ان میں سے پکے گمراہ ہو گئے

الإسلام وعادَوه من الجهالة، وكتبوا كتبًا فى

و از نادانی اسلام را دشمن داشتند و در رد اسلام کتابہا نوشتند

اور جہالت سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھیں

ردّه، وشتموا رسول اللّٰه وصالوا على عرضه،

و رسول خدا را بد گفتند و بر آبروئے وے بتاختند

اور خدا کے رسول کو برا کہا اور اس کی عزت پر حملہ کیا اور اس قسم کے لوگ اس ملک میں کثرت سے ہیں اور وہ اس

وتلك أفواجٌ فى هذا المُلك بعدما كانوا

و ازیں قسم مردم دریں ملک فوج فوج ہستند و ایشاں قبل ازیں مسلمان بودند۔

سے پہلے مسلمان تھے۔

يُسلِمون. فتمّ ما أُشيرَ إليه فى الفاتحة، فإنّا لله

پس آنچه درسورہ فاتحہ اشارت بآں رفتہ بود بظہور و وقوع آمد فانا للّٰہ و انّا الیه راجعون

پس جس بات کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ تھا وہ ظاہر ہو گئی۔ انا للّٰہ و انّا الیه راجعون

وإنّا إليه راجعون. وأوّلُ نبأ ظهَر من أنباءِ أُمّ

و اول خبرے کہ از اخبار ام الکتاب بظہور آمد

اور پہلی خبر جو ام الکتاب کی خبروں سے ظاہر ہوئی

الكتاب هو تنصُّر المسلمين وشتمهم وصَولهم ﴿۱۰۹﴾

آں نصرانی شدن مسلماناں و دشنام دادن اوشاں و

وہ مسلمانوں کا نصرانی ہو جانا اور ان کا گالیاں دینا اور

كـالـكـلاب كـمـا تشـاهـدون .ثـم ظهـر نبأ

مانند سگاں حملہ کردن اوشان است چنانکہ مے بینید باز خبر مغضوب علیہم ظاہر شد
کتوں کی طرح حملہ کرنا ہے۔ جیسا کہ دیکھتے ہو۔ پھر مغضوب علیہم کی خبر ظاہر ہوئی

الـمـغضوب عليهم، فترى حزبًا من العلماء ومَن

چنانچہ شما گروہے از علماء و تابعان ایشاں را از
جیسا کہ تم علماء کے گروہ اور ان کے تابعوں

تبـعهـم مـن أهـل الـدنيا والأمراء والفقراء كيف

اہل دنیا و امرا و فقرا مے بینید کہ چہ قدر تکبر مے کنند
اور اہل دنیا اور امیروں اور پیروں اور فقیروں اور درویشوں میں دیکھتے ہو کہ کس قدر تکبر

يستـكبرون ولا يتذلّلون، ويراء ون ولا يخلصون،

و فروتنی نمے ورزند و ریا مے کنند و اخلاص ندارند و مے گویند
کرتے ہیں خاکساری اختیار نہیں کرتے۔ ریا کرتے ہیں اخلاص نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں

ويـقـولون ما لا يفعلون.وأخلدوا إلى الأرض وإلى

آنچہ نہ می کنند۔ بر دنیا سرنگوں شدہ اند و بسوئے خدا
جو خود نہیں کرتے دنیا پر اوندھے پڑے ہیں اور خدا کی طرف

اللّه لا يتوجهون.ولا يؤمنون بأيّام اللّه، ويرون آيات

رو نمے آرند و بہ روز ہائے خدا ایمان ندارند و
متوجہ نہیں ہوتے اور خدا کے دنوں پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے

الـلّـــه ثـــم يـــنـــكـرون ويـريـدون أن يـدُسّـوا

نشانہائے خدا را می بینند و سر باز مے زنند و می خواہند کہ حق را
نشانوں کو دیکھتے ہیں اور سر پھیرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حق کو

الحق فی تراب، ویمزّقوا أذیاله ککلاب، ولا یفکّرون

زیر خاک پنہاں کنند و دامن آنرا چوں سگان پارہ پارہ کنند و در

خاک کے نیچے چھپا دیں اور اس کے دامن کو کتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اپنے

فی لیلهم ولا نهارهم أنهم یُسْألون. ولو تیسّرَ لهم

روز و شب خویش فکر نمے کنند کہ آخر پرسیدہ خواہند شد۔ اگر مرا کشتن

رات اور دن میں فکر نہیں کرتے کہ آخر پوچھے جائیں گے اگر مجھ کو قتل

﴿۱۱۰﴾

قتلی لقتلونی ولاغتالونی لو یُسرّون مقتلی، ولکن

مے توانستند البتہ مے کشتند

کر سکتے تو ضرور قتل کرتے۔

اللّٰه خیّبهم فیما یقصدون. یمکرون کل مکرٍ

لیکن خدا اوشان را ناکام و نامراد گردانید برائے نابود کردن من مکرہا درکار

لیکن خدا نے ان کو ناکام اور نامراد رکھا میرے نابود کرنے میں

لإعدامی، فینزل أمرٌ من السماء فیجعل مکرهم

مے کنند دریں اثنا امرے از آسمان پیدا مے شود کہ

مکر کام میں لاتے ہیں تب آسمان سے ایک ایسا امر نازل ہوتا ہے کہ ان کے

هباءً وهم لا یعلمون. وإنّ معی قادرٌ لا یبرح

مکر اوشاں را برباد مے دہد و اوشاں نمے دانند بامن قادریست

مکر کو برباد کر دیتا ہے اور وہ نہیں جانتے میرے ساتھ ایک ایسا قادر ہے

مکانی حَفَظَتُه، ولا یبعُد منی طرفةَ عینٍ

کہ پاسبانان او از مکان من دور نمی شوند و رحمتش مرا بیک چشم زدن

کہ اس کے نگہبان میرے گھر سے دور نہیں ہوتے اور اس کی رحمت ایک لحمہ بھی مجھ کو

رَحْمتُه، لكن المخالفين لا يبصرون، بل يرونني

فرو نمے گزارد و لیکن مخالفان نمے بینند بلکہ مرا می بینند
نہیں چھوڑتی لیکن مخالف نہیں دیکھتے بلکہ مجھ کو دیکھتے ہیں

ويعبِسون ويسبّون ويشتمون، ويحلفون حلفًا

و سر کہ بر ابرو مے مالند و دشنام می دہند و سوگند بر سوگند
اور چیں بہ جبیں ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور قسم پر قسم

على حلف إنه كاذب ولا يبقى سرٌّ إلا يُبدَى، ولا

مے خورند کہ من کاذب ہستم و ہیچ رازے نماند کہ ظاہر نہ شود و
کھاتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ایسا کوئی بھید نہیں رہا جو ظاہر نہ ہو اور

قضية إلّا تُقضَى، فسيظهر ما في قلبي وما في

﴿۱۱۱﴾

ہیچ قضیہ کہ فیصلہ نہ شود۔ قریب است کہ آنچہ در دل من است و آنچہ اوشاں
نہ کوئی قضیہ جو فیصلہ نہ ہو۔ قریب ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اور جو کچھ ان کے

قلبهم، ولا يُكتَم ما يكتُمون. هذان حزبان من

در دل دارند آشکار بشود ایں دو گروہ از
دل میں ہے ظاہر ہو جائے۔ یہ دو گروہ

المغضوب عليهم وأهل الصلبان ذكَرهما الله

مغضوب علیہم و اہل صلیب ہستند کہ خدا
مغضوب علیہم اور اہل صلیب میں سے ہیں کہ خدا نے

في الفاتحة، وأشار إلى أنهما يكثُران في

در فاتحہ ذکر ایشاں فرمودہ و اشارت کردہ کہ در آخر زمان اوشاں را
فاتحہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں

آخـر الـزمـان ويبـلـغان كمالهما فى الطغيان، ثم

کثرت دست بدہد و در فساد بر کمال برسند دریں اثنا
بکثرت ہو جائیں گے اور فساد میں کمال کو پہنچ جائیں گے اس وقت

يقيم ربُّ السماء حزبًا ثالثا فى تلك الأوان لتتمّ

پروردگار آسمان گروہے سوم را قائم کند برائے آنکہ
آسمان کا پروردگار تیسرے گروہ کو قائم کرے گا اس لئے کہ

الـمشـابهة بـأُمّة أولى ولِتتشـابـهَ السلسلتـان.

مشابہت باامت اول تمام شود و نیز بجہت آنکہ ہر دو سلسلہ باہم دگر مشابہ بگردند
مشابہت پہلی امت سے پوری ہو جائے اور اس لئے بھی کہ دونوں سلسلے ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائیں۔

فـالـزمـانُ هٰذا الزمانُ، وتمّ كلّ ما وعد الرحمٰن،

پس آں وقت ہمیں وقت است و آنچہ رحمٰن وعدہ فرمودہ بود ہماں بظہور رسیدہ و شما
پس وہ وقت یہی وقت ہے اور جو کچھ رحمٰن نے وعدہ کیا تھا وہی ظاہر ہوا اور تم نے

ورأيتـم الـمتـنـصّـريـن من المسلمين وكثرتهم،

کثرت نصرانی شوندگان را از میان مسلماناں بدیدید و نیز یہود ایں امت
مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے والوں کی کثرت کو دیکھا اور اس امت کے یہود

ورأيتـم يهـودَ هـذه الأمّة وسيـرتهم، فكان خاليًا

و سیرت ایشاں را ہم ملاحظہ کردید و دریں عمارت جائے یک خشت
اور ان کی سیرت کو بھی دیکھا اور اس عمارت میں

مـوضـعُ لَبِنةٍ أعنى المُنعَم عليه من هذه العمارةِ .. ﴿۱۱۲﴾

خالی بود یعنی منعم علیہم
ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم

فأراد اللّٰه أن يُتمّ النبأ ويُكمِل البناء باللبنة

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و بخشت آخری بنا را

پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الأخيرة، فأنا تلك اللبنة أيها الناظرون. وكان

تمام کند۔ پس من ہماں خشت ہستم و چنانچہ

بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عيسٰى عَلَمًا لبني إسرائيل وأنا عَلَمٌ لكم أيها

عیسٰی نشانے برائے بنی اسرائیل بود ہمچناں من برائے شما اے تبہ کاران

جیسا کہ عیسٰی بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تبہ کارو

المفرطون. فسارِعوا إلى التوبة أيها الغافلون.

یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشتابید

ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وإنّي جُعِلْتُ فردًا أكمَلَ من الذين أُنعِمَ عليهم في

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم

اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

آخر الزمان، ولا فخر ولا رياء، واللّٰهُ فعَل كيف

و ایں از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ

اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

أراد وشاء، فهل أنتم تحاربون اللّٰه وتزاحمون.

خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید

چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

وأنـا المسيح الموعود الذی قُدّر مجيئُه فی آخر

و من ہماں مسیح موعود ہستم کہ آمدنش در آخر زمان

اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں

الـزمـان من اللّٰه الحكيم الديّان، وأنا المنعَم عليه

از طرف خدا مقدر بود و من

خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں

الـذی أُشيـرَ إليه فی الفاتحة عند ظهور الحزبين

آں منعم علیہ ہستم کہ بسوئے او در فاتحہ وقت ظہور آں

وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت

الـمـذكـوريـن وشيـوع البـدعـات والفتن فهل ﴿۱۱۳﴾

دو گروہ اشارت رفتہ و پراگندہ شدن بدعات و فتنہ ہا

اشارہ تھا اور بدعتوں اور فتنوں کے پھیل جانے کی طرف اشارہ

أنتـم تـقبـلون؟ وإن إنكاری حسراتٌ على الذين

پس آیا شما قبول مے کنید۔ و انکار من بر منکراں سبب

کیا گیا ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرو گے۔ اور میرا انکار منکروں پر حسرت

كـفـروا بـی، وإن إقـراری بـركـاتٌ لـلـذيـن

حسرت ہاست و اقرار من برائے آناں کہ

کا سبب ہے اور میرا اقرار ان کے لئے

يتـركون الحسد ويؤمنون .ولـو كان هذا الأمر

حسد را ترک مے کنند و ایمان مے آرند باعث برکات است و اگر ایں امر

جو حسد کو چھوڑتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں برکتوں کا باعث ہے اور اگر یہ امر

والشأن من عند غير اللّه لمزّق كلّ ممزّق

از طرف خدا نبودے البتہ ایں کارخانہ درہم برہم گردیدے

خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو البتہ یہ کارخانہ تباہ ہو جاتا

ولجمَع علينا لعنةَ الأرض ولعنة السماء ولأفاز

و برما لعنت زمین و آسمان جمع شدے و

اور ہم پر زمین و آسمان کی لعنت جمع ہو جاتی اور

اللّه أعدائی بكلّ ما يريدون .كلّا بل إنه وعدٌ من

دشمنان در ہر ارادۂ خود کامیاب شدندے ہرگز چنیں نیست بلکہ

دشمن اپنے ہر ارادہ میں کامیاب ہو جاتے ہرگز ایسا نہیں بلکہ

اللّه وقد تمّ صدقا وحقّا، وإنّه بُشرٰی للّذين كانوا

ایں سلسلہ از خدا موعود بود کہ از صدق و حق باتمام رسیدہ۔ و

اس سلسلہ کا خدا کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا جو سچے طور سے پورا ہو گیا اور

ينتظرون .وقد رُفِعَ قضيتنا إلى اللّه

مژدہ برائے آناں است کہ انتظار مے کشیدند اکنوں ایں قضیّۂ ما

خوشخبری ان کے لئے ہے جو انتظار کرتے تھے اب ہمارا یہ مقدمہ

وإن حزبنا أو حزبكم سيُنصَرون أو يُخذَلون. ﴿۱۱۴﴾

در محکمہ خدا مرفوع شدہ است والبتہ نزدیک است کہ نصرت و غلبہ یا شکست گروہ شما

خدا کی کچہری میں پہنچ گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تمہاری فتح ہو یا تمہیں

فحاصل الكلام فی هذا المقام أن

را دست دہد یا مارا میسر آید۔ غرض

شکست ہو۔ غرض

الفاتحة قد بيّنت أن هذه الأمّة امّة وسط مستعدّة
سورہ فاتحہ آشکار مے کند کہ ایں امت امت وسط است
سورہ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ امت امتِ وسط ہے

لأن تترقّى، فيكون بعضهم كنبيٍّ من الأنبياء ،
و برائے ترقیات آنچناں استعداد دارد کہ ممکن است کہ بعضے از ایشاں مانند انبیاء بشوند
اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے کہ بعض ان میں سے انبیاء ہو جائیں

ومستعدّة لأن تتنزّل فيكون بعضهم يهودًا
و ہم استعداد دارد کہ آنقدر پست و متنزل بشود کہ بعضے از ایشاں
اور یہ بھی استعداد اس میں ہے کہ یہاں تک پست اور متنزل ہو جائے کہ بعض

ملعونين كقردة البيداء ، أو يدخلون في الضالين
یہود و مانند بوزنگاں دشت ملعون بگردند یا در گمراہان داخل
ان میں سے یہودی اور جنگل کے بندروں کی طرح لعنتی ہو جائیں یا گمراہ ہو جائیں

ويتنصّرون . وكفاك هذا الدعاءُ الذي تقرأه
و نصرانی بشوند۔ و ترا ایں دعا
اور نصرانی ہو جائیں۔ اور تیرے لئے یہ دعا جو تو

في صلواتك الخمس إن كنتَ من الذين
کہ در نماز پنجگانہ میخوانی بس است اگر
پانچ وقت نماز میں پڑھتا ہے کافی ہے اگر

يطلبون الحق وإليه يحفِدون.
طلب حق در دل تست
حق کی طلب تیرے دل میں ہے

﴿۱۱۵﴾

وقد ثبت منه أنه ستكون المغضوب عليهم

و ازیں عیاں گردید کہ نزدیک است کہ از میان شما مغضوب علیہم

اور اس سے ظاہر ہوا کہ قریب ہے کہ تمہارے بیچ میں سے مغضوب علیہم

منكم، وسيكون الضالون منكم بتنصّرهم،

پیدا بشوند و نیز بسبب نصرانی شدن ضالین بگردند اندریں حال

پیدا ہوں اور ان کے نصرانی ہونے کی وجہ سے ضالین ہو جائیں۔ اس حال میں

فكيف يمكن أن لا يكون المسيح الموعود منكم

چگونہ ممکن است کہ آں مسیح موعود از میان شما نباشد کہ

کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح موعود تمہارے بیچ میں سے نہ ہو جس کی طرف

الذى أُشير إليه وإلى جماعته فى قوله: أَنْعَمْتَ

بسوئے او و بسوئے جماعت او در انعمت علیہم اشارت رفتہ است

اور جس کی جماعت کی طرف انعمت علیہم میں اشارہ ہے

عَلَيْهِمْ. فلا تفرّقوا فى الفِرق الثلاث الذين أنتم لهم

اکنوں لازم است کہ در فرقہائے سہ گانہ کہ شما وارث آنہا ہستید تفریق نکنید

اب لازم ہے کہ تین فرقوں میں جس کے تم وارث ہو تفریق نہ کرو

وارثون. لا يأتيكم يهودى من بنى إسرائيل، ولا

ممکن نیست کہ یہودے از بنی اسرائیل یا

ممکن نہیں کہ کوئی یہودی بنی اسرائیل میں سے یا کوئی

نبى من السماء ، إنْ هى إلّا أسماءُ هذه الأمّة

کدام نبی از آسمان پیش شما بیاید۔ بلکہ اینہا ہمہ نامہائے ہمیں امت ہستند

نبی آسمان سے تمہارے پاس آوے بلکہ یہ سب اسی امت کے نام ہیں۔

إن كنتم تعرفون .أتعجبون أن يسمّى الله

آیا عجب مے دارید ازیں کہ خدا بعضے را

کیا تم کو اس بات سے تعجب ہے کہ خدا تم میں سے

بعضكم يهوديا وبعضكم نصرانيا وبعضكم

از شما یہودی نام بنہد و بعضے را نصرانی نام گزارد و بعضے را

بعض کا نام یہودی رکھے اور بعض کا نام نصرانی اور بعضوں کو

عيسٰى؟ فلا تكذّبوا كلام اللّه وفكّروا فيما

﴿۱۱۶﴾

بنام عیسیٰ یاد بفرماید۔ پس تکذیب کلام خدا نکنید و در آنچہ ایما فرمودہ فکر بکنید

عیسیٰ کے نام سے یاد فرماوے۔ پس خدا کے کلام کی تکذیب نہ کرو اور جس بات کا اشارہ کیا اس میں فکر کرو

أومىٰ، وانظروا حق النظر أيها المخطئون .

و حقِ اندیشہ کردن بجا آرید بلکہ مے گویند

اور خوب سوچو۔ کہتے ہیں کہ

أم يقولون إنا لا نرى ضرورة مسيح ولا مهدى

کہ ما ہیچ احتیاج و ضرورت بمہدی و مسیح نداریم بلکہ قرآن برائے ما بس است

ہم کو مسیح اور مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے

وكفانا القرآن وإنا مهتدون .ويعلمون أن القرآن

و ما راست رو ہستیم حالانکہ مے دانند کہ قرآن کتابے است کہ

اور ہم سیدھے راستے پر ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ

كتابٌ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ[1] .فاشتدّت الحاجة

بجز از پاکاں دستِ فہم کسے بوے نہ مے رسد ازیں جاست کہ حاجت

سوائے پاکوں کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے

[1] الواقعة: ۸۰

إلى مفسِّر زُكِّيَ مِن أيدى الله وأُدخِلَ فى الذين

بمفسرے افتاد کہ دستِ خدا او را پاک کردہ و در بینایان داخل کردہ باشد

مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بینا بنایا ہو

يُبْصرون. وَيُحكم! كيف تكذّبون كتاب الله

وائے بر شما چگونہ کتاب خدا را تکذیب مے کنید و

افسوس تم پر کس طرح خدا کے کتاب کی تکذیب کرتے ہو اور

وتكفرون بنبأه؟ أيأمركم إيمانكم أن تكفروا

بر پیشگوئی وے ایمان نمے آرید۔ آیا ایمان شما شما را امر مے کند کہ کفر بہ پیشگوئی ہائے خدا بکنید

اس کی پیشگوئی پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا تمہارا ایمان تم کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں کے ساتھ

بأنباء اللّٰه إن كنتم تؤمنون؟ وقد خلت قوم من

شما مے دانید کہ پیش از شما قومے بودند

کفر کرو۔ تم جانتے ہو کہ تم سے پہلے ایسی قوم تھی کہ

قبلكم ظنوا كظنكم فى رسلهم، فبلّغوا التّكذيب

﴿۱۱۷﴾

کہ ہمیں گمان بد کہ شما مے کنید اوشاں دربارہ رسولانِ خود کردند و تکذیب و اہانت را

یہی برا گمان جو تم کرتے ہو اپنے رسولوں کی نسبت کیا اور تکذیب

والإهانة منتهاها وكانوا يعتدون، فأقبلَ

از حد گزرانیدند آخر

اور اہانت کو حد سے گذار دیا۔ آخر مامور لوگ

المأمورون على ربهم واستفتحوا، فخاب الذين

ماموراں بر آستانۂ ایزدی بیفتادند و بر حضرت وے سر عجز وصدق نہادند۔ و از جناب وے فیصلہ درخواستند

آستانہ احدیّت پر گر پڑے اور اس کی جناب میں عجز اور صدق کا سر رکھ دیا اور اس سے فیصلہ چاہا۔ پس وہ لوگ

كــانـوا يـصُـدّون عـن سبيـل اللّـه ولا ينتهون .

بجاہدہ در دعا وتضرع و بکا۔ پس آنانکہ از راہ خدا مردم را باز مے داشتند و باز نمے آمدند۔ زیاں کار
جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور باز نہ آتے تھے ناکام اور نامراد ہو گئے۔

فـاتّـقـوا سُـنَـنَ الـلّـه وغـضبه أيها المجترء ون !

و ناکام گردیدند۔ پس اے جرأت کنندگان از راہ ہائے خدا و غضب وے بترسید۔
پس اے دلیری کرنے والو! خدا کی سنتوں اور اس کے غضب سے ڈرو۔

إنـكـم تـركتـم اللّه فتركَكم، وفعلتم فعل اليهود

شما خدا را بگذاشتید و او در پاداش آں شمارا بگذاشت و کار یہوداں پیش دست
تم نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس نے اس کے بدلہ میں تم کو چھوڑ دیا اور تم نے یہودیوں کا کام کیا

واتّبعتم آراء هم، وقد أذاق اللّه اليهود جزاء هم،

گرفتید و خدا اوشاں را کیفر کردار اوشاں بنمود
اور خدا نے ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھایا

فتـوبـوا إلى بارئكم وتعالوا إلٰى ما أقول لكم كما

اکنوں بسوئے خدا رجوع بیارید و آنچہ مے گویم وے را قبول بکنید
اب خدا کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسے قبول کرو

بـدأكـم تـعـودون، وبـلّـغـوا الأمـر إلى ملوككم

و در خاطر بدارید کہ چنانکہ شمارا آغاز فرمود ہمچناں بسوئے او باز خواہید گردید۔ و ہر چہ از حق مے شنوید بگوش
اور یاد رکھو کہ جس طرح آغاز میں خدا نے تم کو پیدا کیا اسی طرح اس کی طرف لوٹو گے۔ اور جو کچھ تم کو دین کی

إن استـطـعتـم وكـونـوا أنـصـار الـلّـه

بادشاہاں خود برسانید اگر بتوانید و مدد گارانِ دینِ خدا بشوید
بات سکھائی گئی ہے اگر ممکن ہو سکے تو اپنے بادشاہوں کو بھی اس کی خبر دو اور خدا کے دین کے مددگار بن جاؤ

لعلکم تُرحمون .وما من قضية أصرّ عليها

تا بر شما رحم بشود و ہر قضیہ کہ اہل زمین براں اصرار

تا تم پر رحم کیا جائے اور ایسا ہر ایک جھگڑا جس میں اہل زمین

أهل الأرض إلّا قُضيتُ فی آخر الأمر فی

بورزند لازماً آخر کار در آسمان فیصل کردہ مے شود۔

اصرار کریں آخر کار آسمان میں اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

﴿۱۱۸﴾

السماء ، وتلک سُنّةٌ لا تبديل لها أيها

اے ظالمان! ایں سنّتِ خداست کہ گاہے تبدیل نشدہ است۔ ہرگز

اے ظالمو! یہ خدا کی سنت ہے جو کبھی نہیں بدلی۔ ہرگز

الظالمون .وما كان اللّه ليترک الحق وأهله

ممکن نیست کہ خدا حق را و اہل حق را بگذارد تا آنکہ

ممکن نہیں کہ خدا حق کو اور اہل حق کو چھوڑ دے جب تک

حتى يميز الخبيث من الطيب، فما لكم

ناپاک را از پاک جدا نہ سازد۔

ناپاک کو پاک سے جدا نہ کرے۔

لا تبصرون؟ وإنْ أَکُ كاذبا فعليّ كذبی، وإنْ أَكُ

اگر من کاذب ہستم وبال کذب من بر سر من فرود آید و اگر من صادق ہستم

اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال میرے سر پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوں

صادقًا فأخاف أن يمسّكم نَصَبٌ من اللّه، وإنّه لا

مے ترسم کہ شما را از طرف خدا رنج و درد برسد و مقرر است

تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہو۔ اور یہ پکی بات ہے

یفلح المعتدون. تُوبوا توبوا فإن البلاء علی
کہ از حد بیرون شونده ہرگز فلاح نمے یابد۔ باز آئید باز آئید اینک بلا بر در شما
کہ حد سے نکل جانے والا ہرگز فلاح نہیں پاتا۔ باز آجاؤ۔ باز آجاؤ۔ دیکھو بلا تمہارے

بابکم، وسارِعوا إلی توّابکم، وأَمهِلوا بعض هذا
ایستاده و بسوئے خدا بشتابید و اندکے ازیں تکبر بگذارید
دروازہ پر کھڑی ہے اور خدا کی طرف جلدی کرو اور کچھ تو اس تکبر میں سے کم کرو

التدلّل، واحضُروا اللّٰه من التذلّل، أليس الموت
و پیش خدا از روئے نیاز و فروتنی حاضر بشوید
اور خدا کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جاؤ۔

بقریب، ونکال الآخرة أمر مهیب، ولا إصلاح
موت نزدیک است و عذاب آخرت امر ہیبت ناک است
موت نزدیک ہے اور آخرت کا عذاب بڑی ہیبت ناک چیز ہے۔

﴿۱۱۹﴾

بَعد الموت ولا ترجعون. وقد أُوحیَ إلیّ
و پس از مرگ ممکن نیست کہ کسے اصلاح نفس خود تواند کرد یا بدنیا باز آید
اور مرنے کے بعد اصلاح کا وقت نہیں اور نہ پھر دنیا میں آنا ہے۔

من ربّی قبل أن ینزل الطاعون أَنِ "اصْنَعِ
و پیش از نزول طاعون پروردگار بمن وحی فرمود کہ
طاعون کے نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ

الفُلْکَ بِأَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا، وَلَا تُخَاطِبْنِی
در پیش چشم ما و امر ما یک کشتی بساز و درباره کسانے
ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر اور ایسے لوگوں کے لئے شفاعت

فــی الَّـذِیـنَ ظَـلَـمُـوا إِنَّهُـمْ مُغْـرَقُونَ . إِنَّ الَّـذِینَ

نزد من شفاعت میار کہ ظلم را عادت مستمرہ خود گرفتہ اند چرا کہ اوشاں پیش ازاں کہ غرق شوند غرق اند

پیش نہ کر جنہوں نے تمام زندگی کے لئے ظلم کرنا اپنا اصول بنا لیا ہے کیونکہ وہ تو غرق ہونے سے پہلے ہی

یُبَـایِعُـونَکَ إِنَّـمَـا یُبَـایِعُونَ اللّـهَ یَدُ اللهِ فَوُقَ

یعنی در معاصی آناں کہ دست در دست تو مے دہند اوشاں دست در دست خدا مے دہند۔ دست خدا

گناہوں میں غرق ہیں اور جو لوگ تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ خدا

أَیُـدِیهِمُ"، وقـد أشـعـتُ هـذا الـوحی من سنین،

بالائے دست اوشاں است۔ سالہا مے گذرد کہ اشاعت ایں وحی کردہ ام

کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ برسوں ہوئے کہ اس وحی کی میں نے اشاعت کی ہے

ویعلمه المحبّون والمعادون .واللّهُ یأتی الأرض

چنانچہ دوست و دشمن بر ایں آگاہ است۔ و خدا روز بروز زمین را

جیسا کہ دوست اور دشمن سب اسے جانتے ہیں اور خدا دن بدن زمین کو اس کی طرفوں سے

یـنـقُـصـهــا مــن أطـرافهــا، فتـوبـوا إلى اللّـه أیهــا

از اطرافش کم ہمے کند بایں معنی کہ فوج فوج مردم از ہرسو مے آیند۔ پس اے غافلاں بسوئے خدا

اس طرح پر کم کرتا چلا جاتا ہے کہ فوج در فوج لوگ ہر طرف سے آرہے ہیں۔ پس اے غافلو! خدا کی طرف

الـغـافـلـون.ولا تـفـرّطـوا فی حقوق اللّه وعباده،

رجوع بکنید و درحق خدا و بندگان وے ستمگری و بیداد

رجوع کرو اور خدا کے اور اس کے بندوں کے حق میں ظلم اور ستم

ولا تــکــونــوا مــن الــذیــن یــظــلــمــون، وتــوبــوا

مورزید و توبہ نصوح

نہ کرو۔ اور توبہ نصوح

﴿۱۲۰﴾

تَوبةً نَصوحًا لعلكم تُرحَمون .وقال ربّی ": إِنَّ

بجا آرید تا بر شما رحم آورند۔ و پروردگار مرا فرمود کہ ہر آئینہ خدا

کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اور خدا نے مجھے فرمایا کہ خدا

اللّٰهَ لا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ .إِنَّهُ

حالت ہیچ قومے را تغییر نہ مے کند تا وقتے کہ ایشاں حالت اندرون خود را تبدیل نسازند۔ ہر آئینہ

کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ لوگ اپنی اندرونی حالت کو تبدیل نہ کریں۔ اور

أَوَى الْقَرْيَةَ"، يعنی من دخلها كان آمِنًا، وأخاف

خدا ایں دہ را در پناہ خود در آورد بایں معنی کہ ہر کہ دراں داخل شد ایمن گردید۔ و من بر جان آناں

سچ مچ خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔ یعنی جو کوئی اس میں داخل ہوا وہ سلامت رہا۔ ہاں

على الذين لا يخافون اللّٰه ولا ينتهون .فقُوموا

مے لرزم کہ از خدا نمے ترسند و از سیاہ کاری باز نمے آیند۔ اکنوں باید کہ

مجھے ان کا فکر ہے جو خدا سے نہیں ڈرتے اور سیاہ کاری سے باز نہیں آتے۔ اب چاہیے کہ

من مواضعكم خاشعين، واسجدوا توّابين

از جاہائے خود با عجز و نیاز برخیزید و با توبہ سجود بکنید

اپنی جگہوں سے عاجزی سے اٹھو اور توبہ کے ساتھ سجدے کرو

وكونوا لنفوسكم ناصحين وفَكِّروا مرتعدين،

و غمخواری جان خود بنمائید و با اندیشہ و بیم ناکی فکر بکنید

اور اپنی جان کا فکر کرو۔ اور سوچ اور خوف کے ساتھ فکر کرو

ولا تكونوا كالذين يفسقون وهم يضحكون .

و مانند آناں مشوید کہ فسق مے ورزند و خندہ مے زنند

اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو فاسق ہیں اور ٹھٹھے مارتے ہیں

إن إنكار المأمورين شيء عظيم، ومن حاربهم
نیکو بدانید کہ انکار ماموران امر است بس بزرگ و آنکہ با اوشاں جنگ کرد
خوب جان لو کہ ماموروں کا انکار بڑی بھاری بات ہے اور جو ان سے لڑا

فقد ألقٰى نفسه في الجحيم، فلا خير في هذه
بالیقین خود را ہیزم دوزخ بگردانید دریں جنگ
یقیناً اپنے آپ کو دوزخ کا کندا بنایا۔ اے لڑنے والو!

الحرب أيّها المحاربون. وأنتم تقرء ون في
اے جنگ کنندگان برائے شما ہیچ بہبود نیست۔ شما در فاتحہ
اس لڑائی میں تمہارے لئے کوئی بہتری نہیں۔ تم سورۃ فاتحہ میں

﴿۱۲۱﴾

الفاتحة ذِكر قوم غضب اللّٰه عليهم بما كفروا
ذکر آں قوم مے خوانید کہ خدا بر سر اوشاں غضب فرود آورد بسبب آنکہ
اس قوم کا ذکر پڑھتے ہو جن پر خدا کا غضب اس لئے اترا کہ انہوں نے

بالمسيح عيسى ابن مريم وكفّروه وآذوه
مسیح ابن مریم را کفر کردند و رنجانیدند و
مسیح ابن مریم کا کفر کیا

وحقّروه وأسروه وأرادوا أن يصلبوه ليحسب
ہیچ داشتند و گرفتار ساختند و خواستند کہ بردارش کشند بجہت آنکہ
اور اس کو حقیر جانا اور ستایا اور پکڑوایا اور چاہا کہ سولی دیں اس لئے کہ

النّاس أنه أشقى الناس والملعون، ففكّروا
مردم او را ملعون و بدبخت بہ پندارند۔ باید کہ
لوگ اسے ملعون اور بدبخت جانیں۔ چاہیے کہ

فی أُمّ الکتاب حقّ الفکر ..لِمَ حذّرکم اللّٰہ

در ام الکتاب نیکو اندیشہ بفرمائید کہ چرا خدا شمارا بترسانید ازیں کہ

ام الکتاب میں خوب غور کرو کہ کیوں تم کو خدا نے اس سے ڈرایا کہ

أن تکونوا المغضوبَ علیھم، ما لکم لا

مغضوب علیہم بگردید۔

تم مغضوب علیہم ہو جاؤ۔

تفکّرون؟ فاعلموا أن السرّ فیہ أنّ اللّٰہ کان

بدانید کہ دریں ایں راز بودہ است کہ خدا مے دانست کہ

جان لو کہ اس میں یہ راز تھا کہ خدا جانتا تھا کہ

یعلم أنہ سوف یبعث فیکم المسیح الثانی کأنہ

مسیح ثانی درمیان شما پیدا شود و گویا او ہماں باشد

مسیح ثانی تم میں پیدا ہو گا اور گویا وہ وہی ہو گا

ھو، وکان یعلم أن حزبًا منکم یکفّرونہ

و نیز خدا مے دانست کہ گروہے از شما وے را بکفر و کذب نسبت خواہند داد

اور خدا جانتا تھا کہ ایک گروہ تم میں سے اس کو کافر اور جھوٹا کہے گا

ویکذّبونہ ویحقّرونہ ویشتمونہ ویریدون أن ﴿۱۲۲﴾

ویرا دشنام دہند و حقیر بدارند و ارادہ قتل او کنند

اسے گالیاں دیں گے اور حقیر جانیں گے اور اس کے قتل کا ارادہ کریں گے

یقتلوہ ویلعنونہ، فعلّمکم ھذا الدعاء رُحمًا علیکم

و بروئے لعنت کنند پس از کمال رحم و برائے

اور اس پر لعنت کریں گے۔ پس اس نے رحم کر کے اور اس

وإشارةً إلى نبأٍ قدَّره، فقد جاء كم مسيحكم

اشارت بسوئے خبرے کہ مقدر بود ایں دعا شمارا تعلیم کرد۔ بنا براں مسیح شما پیش شما

خبر کی طرف جو مقدر تھی اشارہ کے لئے یہ دعا تم کو سکھائی۔ پس تمہارا مسیح تمہارے پاس آ گیا۔

فإن لم تنتهوا فسوف تُسألون .وثبت

بیامد اکنوں اگر از تعدی دست باز نہ داشتید البتہ ماخوذ خواہید شد و ازیں مقام

اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے اور اس مقام سے

من هذا المقام أن المراد من المغضوب عليهم

ثابت شد کہ مراد از مغضوب علیہم

ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم

عند اللّه العلّام☆ هم اليهود الذين فرّطوا

نزد خدا آں یہود ہستند کہ در

سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے

☆الحاشیۃ

ان لفظ المغضوب عليهم قد حذىٰ لفظ الضالين .اعنی وقع ذالک

بہ تحقیق لفظ مغضوب علیہم بالمقابل لفظ ضالین است۔ یعنی آں لفظ بمقابلہ

لفظ مغضوب علیہم ضالین کے لفظ کے مقابل میں ہے یعنی وہ لفظ اس لفظ کے

بحذاء هذا كما لا يخفىٰ على المبصرين. فثبت بالقطع و اليقين

ایں لفظ افتادہ چنانچہ بربینندگان پوشیدہ نیست۔ پس بقطع و یقین ثابت شد کہ

مقابل پڑا ہے جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس قطع اور یقین سے ثابت ہو گیا کہ

ان مغضوب☆ عليهم هم الذين فرّطوا فی امر عيسىٰ. بالتكفير

مغضوب علیہم آں یہود اند کہ در امر عیسیٰ تفریط کردند و کافر گفتند

مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی اور کافر قرار دیا

☆ درست لفظ "المغضوب" ہے کاتب سے سہوًا " ال " رہ گیا ہے (ناشر)

فی أمر عیسٰی رسول اللّٰه الرحمٰن، و کفّروه

امر عیسٰی بیداد و ستمگری ورزیدند واو را کافر گفتند

عیسٰی کے معاملہ میں نا انصافی کی اور اس کو کافر کہا اور

و آذَوه ولُعنوا علی لسانه فی القرآن، و کذالک

آزار رسانیدند و در قرآن بر زبان او لعنت کردہ شدند۔ و ہمچنیں آنکہ

اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح

مَن شابَهَهم منکم بتکفیر مسیح آخر الزمان

از میان شما بسبب تکفیر مسیح آخر الزمان و

تم میں سے وہ جو مسیح آخر الزمان کی تکفیر اور

﴿۱۲۳﴾

وتکذیبه وإیذائه بالّلسان، والتمنّی لقتله

تکذیب و ایذاء وے بازبان و آرزوئے قتل وے مشابہ بآں یہود

زبان سے اس کی تکذیب اور ایذاء اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے

ولو بالبهتان، کما أنتم تفعلون .والمراد من

گردیدند۔ و مراد از

ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور

بقیۃ الحاشیۃ

والایذاء والتوهین. کما ان الضالین هم الذین اَفرطوا فی

و ایذا دادند و اہانت نمودند۔ چنانکہ ضالین آں گروہ اند کہ در امر عیسٰی افراط کردند

اور دکھ دیا اور اہانت کی۔ اور ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے حضرت عیسٰی کے

امرهٖ باتخاذهٖ ربّ العالمین. منه

و او را خدائے عالمیان اعتقاد کردند۔ منه

بارے میں افراط کیا اور ان کو خدا قرار دے دیا۔ منه

قوله الضَّالِّينَ النصارى الذين أفرطوا فى أمر

ضالین نصاریٰ ہستند کہ دربارہ عیسیٰ از حد

ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں

عيسٰى وأطرء وه وقالوا إن اللّٰه هو المسيح وهو

دور گذشتند و گفتند کہ خدا ہماں مسیح است و

حد سے گذر گئے اور کہا کہ مسیح ہی خدا ہے

ثالث ثلاثة يعنى الثالث الذى يوجد فيه الثلاثة

او ثالث ثلاثہ یعنی آں سوم است کہ آں ہر سہ در وجود وے

اور وہ تین میں سے ایک ہے ایسا کہ دونوں اس کے وجود میں موجود ہیں

كما هم يعتقدون .والمراد من قوله: أَنْعَمْتَ

موجود ہستند و مراد از

اور

عَلَيْهِمْ هم النبيون والأخيار الآخرون من بنى

انعمت علیہم آں انبیا و برگزیدگاں آخری

انعمت علیہم سے وہ انبیاء اور بنی اسرائیل کے آخری برگزیدے

إسرائيل الذين صدّقوا المسيح وما فرّطوا فى

از بنی اسرائیل ہستند کہ تصدیق مسیح کردند و

مراد ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق کی اور

أمره وما أفرطوا بأقاويل، وكذالك

دربارہ او تقصیرے نہ نمودند و باگفتار ہا در حق آں مسیح افراط نہ کردند۔ و ہم چنیں

اس کے بارہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور باتوں سے اس مسیح کے حق میں زیادتی نہیں کی اور اسی طرح

الـمرادعیسَی المسیحُ الذی خُتِمَتْ علیہ تلک

مراد از لفظ انعمت علیہم عیسیٰ مسیح است کہ بروے آں سلسلہ بانجام

مراد لفظ انعمت علیہم سے عیسیٰ مسیح ہے جس پر وہ سلسلہ

السلسلة وانتقلت النبوّة، وسُدَّ بہ مجری الفیض

﴿۱۲۴﴾

رسید و از وجود او چشمہ فیض بند شد

ختم ہوا اور اس کے وجود سے فیض کا چشمہ بند ہو گیا

کأنہ العَرِمة، وکأنہ لهذا الانتقال العلَمُ والعلامة

چنانکہ گویا وجود او برائے ایں انتقال

گویا کہ اس کا وجود اس انتقال کے لئے

أو الحشر والقیامة، کما أنتم تعلمون .

یک نشانے یا حشرے و قیامتے بود

ایک نشانی یا حشر اور قیامت تھا

وکذالک المراد من أَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ فی هذه

و ہمچنیں مراد از انعمت علیہم

اور اسی طرح انعمت علیہم سے

الآیة هو سلسلة أبدال هذه الأُمّة الّذین

سلسلہ ابدالانِ ایں امت است

اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے

صدّقوا مسیح آخر الزمان، وآمنوا بہ

کہ تصدیق مسیح آخرزمان کردند و بصدق دل

جنہوں نے مسیح آخرالزمان کی تصدیق کی اور صدق دل سے

وقبِلوه بصدق الطويّة والجَنان ..أعنى المسيحَ

او را پذیرفتند یعنی آں مسیح را

اس کو قبول کیا یعنی اس مسیح کو

الذى خُتِمَتْ عليه هذه السلسلة، وهو المقصود

کہ بروے ایں سلسلہ ختم شد۔ و ہماں مقصود

جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور انعمت علیہم سے وہی مقصود اعظم

الأعظم من قوله أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ كما تقتضى المقابلة

اعظم از انعمت علیہم ہست چہ کہ مقابلہ اقتضائے ہمیں معنٰی

ہے کیونکہ مقابلہ اسی کا مقتضی ہے

ولا ينكره المتدبّرون. فإنّه إذا عُلِمَ بالقطع واليقين

مے کند۔ و تدبر کنندہ نمے تواند کہ انکار بر ایں معنٰی کند

اور تدبر کرنے والے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

والتصريح والتعيين أن المغضوبَ عليهم هم ﴿۱۲۵﴾

مغضوب علیہم

مغضوب علیہم

اليهود الذين كفّروا المسيح وحسبوه من الملعونين

ہماں یہود ہستند کہ مسیح را بکفر نسبت دادند و ملعونش

وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کو کافر کہا اور اس کو

كما يدل عليه قرينة قوله الضَّالِّينَ

پنداشتند چنانچہ قرینہ قول الضالین بر ایں دلالت مے کند

ملعون جانا جیسا کہ الضالین کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔

فلا يستقيم الترتيب ولا يحسُن نظام كلام
بنا براں ترتیب راست نمے آید و نظام کلام قرآنی درست
اس لئے ترتیب ٹھیک نہیں بیٹھتی اور قرآن کے کلام کا نظام

الرحمٰن إلا بأن يُعنٰى من أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مسيحَ
نمے گردد بجز اینکہ از انعمت علیہم مسیح آخر الزمان مراد
درست نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ انعمت علیہم سے آخر زمانہ کا مسیح مراد

آخر الزمان، فإن رعاية المقابلة مِن سُنن القرآن
گرفتہ شود زیرا کہ از عادت قرآن است کہ رعایت مقابلہ را نگاہ مے دارد
لیا جائے کیونکہ قرآن شریف کی عادت ہے کہ مقابلہ کی رعایت رکھتا ہے

ومن أهمّ أمور البلاغة وحسن البيان، ولا ينكره
و نیز رعایت مقابلہ از بزرگترین امور بلاغت و حسن بیان مے باشد و
اور مقابلہ کی رعایت رکھنا اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور حسن بیان میں داخل ہے اور

إلا الجاهلون. فظهر من هذا المقام بالظهور
بغیر از جاہلے ہیچ کس انکار بریں معنیٰ نمے کند ازیں مقام نیکو آشکار شد
جاہل کے سوا کوئی اس معنے سے انکار نہیں کرتا۔ اس مقام سے اچھی طرح معلوم ہوا

البيّن التامّ أنه مَن قرأ هذا الدعاء في
کہ ہر کہ در نماز یا بیرون از نماز
کہ جو کوئی نماز میں یا نماز سے باہر اس

صلاته أَوْ خارجَ الصلاة فقد سأل ربّه أن ﴿۱۲۶﴾
ایں دعا را بخواند او البتہ از پروردگار سوال مے کند کہ
دعا کو پڑھتا ہے وہ اپنے پروردگار سے سوال کرتا ہے کہ

يُدخِله فی جماعة المسيح الذی يكفّره قومه

او را در جماعت آں مسیح داخل بفرماید کہ قوم وے را کافر گویند و

اس کو اُس مسیح کی جماعت میں داخل فرماوے جس کو اس کی قوم کافر کہے گی اور

ويكذّبونه ويفسّقونه ويحسبونه شر المخلوقات

تکذیب و تفسیق او بکنند و از بدترین مخلوقاتش بشمارند

اس کی تکذیب کرے گی اور اس کو سب مخلوقات سے بدتر سمجھے گی

ويسمّونه دجّالًا وملحدًا ضالًّا كما سَمَّى عيسى

و دجال و ملحد و گمراہ او را نام بگذارند ہمچنانکہ یہود

اور اس کا نام دجال اور ملحد اور گمراہ رکھے گی جیسا کہ یہود ملعون نے

اليهودُ الملعونَ. وإذا تَقرّرَ هٰذا فبَيِّنوا مَن قام

ملعون عیسیٰ را نام گذاشتند۔ اکنوں بگوئید کہ آں کیست کہ بجز من

عیسیٰ کا نام رکھا تھا۔ اب بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو

فيكم من دونی يدّعی أنه هو المسيح الموعود

دعوی بودن مسیح موعود می کند و

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور

وأنتم كفّرتموه وخاطبتموه بهذه الأسماء

شما او را کافر گفتید و بایں نامہا او را خطاب کردید و

تم نے اس کو کافر کہا اور ان ناموں سے پکارا اور

وجرحتموه بسهام الإفتاء؟ أتكذّبون النبأ الّذی

با تیرہائے فتویٰ دادن اے زبان درازاں او را زخم رسانیدید۔ آیا چہ شما تکذیب آں پیشگوئی می کنید

فتوے لگانے کے تیروں سے اس کو زخمی کیا۔ کیا تم اس پیشگوئی کو جسے تم نے خود اپنی زبانوں سے

أتـمـمتـمـوه بألسنكم أيها السالقون؟ ألا تأخذكم

کہ خود با زبان ہائے خود وے را با تمام رسانیدہاید آیا شرم دامن شما را

پورا کیا جھٹلاتے ہو۔ کیا تم کو

الحياء أنكم تدْعون ربكم فى الفاتحة أن يدخلكم

نمے گیرد کہ در فاتحہ از خدا می خواہید کہ شما را در

شرم نہیں آتی کہ فاتحہ میں اپنے خدا سے چاہتے ہو کہ تم کو میری جماعت

فى جـمـاعتـى ثـم تـعـرضـون؟ وكنتم تقولون لا

جماعت من داخل بفرماید باز رو مے گردانید و شما مے گفتید کہ بغیر

میں داخل فرماوے پھر منہ پھیرتے ہو۔ اور تم کہتے تھے کہ بغیر

صـلاة إلا بالفاتحة فلا تكونوا أوّلَ كافر بها أيها

فاتحہ ہیچ نماز درست نیست اکنوں اے موحداں خود شما اول کافر بآں مشوید

فاتحہ کوئی نماز درست نہیں۔ اب اے موحّدو! تم خود سب سے پہلے اس کا کفر مت کرو

الموحّدون. والعجب منكم كل العجب أنكم تقرء ون

حیلے عجیب است کہ ایں دعا را

بڑا تعجب ہے کہ پانچ وقت

هـذا الـدعـاء فى السبع المثانى مع فهم الـمعانى فى

در فاتحہ پنجوقت مے خوانید و معنے اش مے فہمید

اس دعا کو فاتحہ میں پڑھتے ہو اور اس کے معنے بھی سمجھتے ہو

أوقــاتـكـم الـخـمسة ثـم تـنسـونـه وتعرضون. و

باز فراموش مے کنید و اعراض مے نمائید۔

پھر بھولتے ہو اور مونہہ پھیر لیتے ہو۔

﴿۱۲۷﴾

ما هٰذا إلّا شقاوة توجب غضب الربّ لما هی

ایں تیرہ بختی غضب خداوندی را پیدا مے کند چہ کہ ایں

اس بدبختی سے خدا کا غضب بھڑکتا ہے کیونکہ یہ

إعراض عما تؤمرون. وما أسألكم على ما جئتكم

از امر الٰہی رو گردانیدن است من بر آنچہ پیش شما آوردہ ام

خدا کے حکم سے منہ پھیرنا ہے۔ میں اس چیز پر جو تمہارے پاس لایا ہوں

به من أجر ولا أقول أن انبِذوا مالًا من أيديكم

مزدے از شما نمے خواہم و نہ مے گویم کہ مال از دست خود بر زمیں بیفگنید

کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مال اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکو

فآخذُه، بل أوتيكم مالًا فهل أنتم تأخذون؟ أيها

و من وے را بردارم بلکہ من خود شما را مال مے دہم آیا مے گیرید

اور میں اسے اٹھالوں۔ بلکہ میں خود تم کو مال دیتا ہوں کیا لیتے ہو؟

الفقراء ما بقی فی أيديكم شیءٌ من

﴿۱۲۸﴾

اے تنگ دستاں! چیزے از دنیا و آخرت در دست شما

اے فقیرو! دنیا اور آخرت میں سے تمہارے پاس

الدنيا والآخرة، فلا تظلموا أنفسكم وأنتم تعلمون.

نماندہ پس بر جان خود دانستہ ظلم مکنید

کچھ نہیں رہا۔ پس اپنی جان پر جان بوجھ کر ظلم نہ کرو اور

وإن كنتم فی شكّ من أمری فامتحنونی كيف

و اگر دربارۂ من شکے دارید پس بہر طوریکہ بخواہید

اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو

شئتم ولا تنسَوا سنن اللّٰہ فی قوم یُرسَلون .

مرا بیازمائید و سنت ہائے خداوندی را کہ در حق مرسلان جاری بودہ است فراموش مکنید

آزما لو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔

واعلموا أنکم خرجتم علی قدم بنی إسرائیل،

نیکو بدانید کہ شما گام بر گام بنی اسرائیل زدہ اید

اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے

فلا تنسَوا ما مَسَّھم إن کنتم تعقلون .فإنّ اللّٰہ

پس اگر دانشمند ہستید آں عذاب و عقاب را فراموش مکنید کہ باوشاں رسید۔

پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو ان کو پہنچی ۔ جیسا کہ

قد غضب علی الیھود مرّتین ما غضب کمثلھا

چنانچہ معلوم است کہ حق تعالیٰ دو بار بر یہود غضبناک شد کہ مانند آں گاہے

جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے

من قبل ولا من بعد، وسمّاھم المغضوب علیھم

در پیش و از پس غضبناک نہ شدہ بود و اوشاں را مغضوب علیہم

ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مغضوب علیہم

ولعنھم مرّۃ علی لسان داوٗد و ثانیۃ علی لسان

گفت و یکبار بر زبان داؤد و بار دوم

نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ

عیسٰی، فتلک الغضب الأشد انحصرت ﴿۱۲۹﴾

بر زبان عیسیٰ بر ایشاں لعنت کرد پس آں غضب شدید در دوبار

عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ پس وہ سخت غضب دو دفعہ میں

فی المرّتین کما لا یخفی علی الذین یتدبّرون،

منحصر شد چنانچہ بر تدبر کنندگان پوشیدہ نیست

منحصر ہوا جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

وقال اللّٰه: وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

حق تعالیٰ مے فرماید کہ ما در کتاب با بنی اسرائیل گفتیم

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہا

فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا[1] فهل أنتم

کہ شما دو بار در زمین فساد خواہید کرد و از حد بیرون خواہید رفت۔

کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے اور حد سے نکل جاؤ گے۔

تتذكّرون؟ وكان المفسدة الآخرة الموجبة

آیا ایں را یاد مے دارید و آں فساد آخرین کہ

کیا تمہیں یہ یاد ہے؟ اور وہ دوسروں کا فساد جو

لغضب الربّ تكفيرَ المسيح وإرادة صلبه كما

موجب غضب پروردگار گردید تکفیر مسیح و ارادۂ

خدا کے غضب کا باعث ہوا مسیح کو کافر کہنا اور اس کو

أُشير فی اللعنتین المذکورتین واتّفق علیه

مصلوب کردنش بود چنانچہ دراں دو لعنت مذکورہ اشارت رفتہ است

سولی دینے کا ارادہ تھا جیسا کہ ان دو مذکورہ لعنتوں میں اشارہ ہے۔

صحفُ اللّٰه والمؤرّخون. فالذین

و نوشتہائے خدا و مؤرخاں براں متفق اند۔ پس آناں کہ

اور خدا کی اور مورخوں کی کتابوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پس وہ لوگ جن کو

[1] بنی اسرائیل:۵

سـمّـاهـم الـلّٰه المغضوب عليهم فى الفاتحة هم
در فاتحہ خدا اوشاں را مغضوب علیہم گفتہ ہماں
خدا نے فاتحہ میں مغضوب علیہم کہا ہے وہی

اليهـود الذين كذّبوا المسيح وأرادوا أن يصلبوه
یہود ہستند کہ تکذیب مسیح کردند و خواستند کہ او را
یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کی تکذیب کی اور چاہا کہ اسے

ويـعلمه العالمون .وإنّ لـفظ: الضَّالِّينَ الذى وقع
بر دار بکشند۔ و لفظ ضالین
سولی دیں۔ اور ضالین کا لفظ

بـعـد ’’الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ‘‘ قرينة قطعية على هذا
کہ با مغضوب علیہم واقع شدہ بر ایں معنیٰ قرینہ یقینیہ
جو مغضوب علیہم کے بعد واقع ہوا ان معنوں پر یقینی

الـمـعـنـى ولا يـرتـاب فيـه إلا الجـاهلون .فإن
مے باشد کہ غیر از جاہلے دراں شک نمے کند چہ کہ
قرینہ ہے۔ اس پر جاہل کے سوا کوئی شک نہیں لاتا کیونکہ

الـضّـالـيـن قـومٌ أفـرطوا فى أمر عيسٰى، فثبت من
ضالین آں کساں ہستند کہ دربارہ عیسٰی افراط کردند ازیں جا
ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسٰی کے بارہ میں افراط کیا۔ یہاں سے

هـذا أن الـمـغـضـوب عـليهـم قـوم فـرّطـوا
ثابت شد کہ مغضوب علیہم آں کساں ہستند کہ دربارہ وے
ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی نسبت

﴿۱۳۰﴾

فی أمرہ، وھذان اسمان متقابلان أیّھا الناظرون.

تفریط کردند و ایں دو نام مقابل یکدگر واقع شدہ اند

تفریط کی اور یہ دو نام ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہوئے ہیں۔

ثم خوّفکم اللّٰہ أن تکونوا کمثلھم فیحلّ الغضب

باز خدا شمارا بترسانید ازیں کہ مثل ایشاں بشوید و در نتیجہ ہمچناں غضب بر شما

پھر خدا نے تم کو اس بات سے ڈرایا کہ تم ان کی طرح ہو جاؤ اور انجام کار ویسا ہی غضب

علیکم کما حلّ علی أعداء المسیح ومسّھم لعنتُہ

فرود آید کہ بردشمنان مسیح فرود آمد و آں لعنت

تم پر اترے جیسا کہ مسیح کے دشمنوں پر نازل ہوا اور وہ لعنت

المذکورۃ فی القرآن، وفی ھذہ تنبیہ لکم أیھا ﴿۱۳۱﴾

وے لازم حال شاں شد کہ در قرآن مذکور است۔ و دریں بیان اے منکران

ان کے شامل حال ہوئی جس کا قرآن میں ذکر ہے اور اے منکرو اس بیان میں

المنکرون .وما ألزمَکم اللّٰہ قراءۃَ الفاتحۃ فی

برائے شما آگاہی خوب است۔ و غرض خداوندی از لازم گردانیدن فاتحہ

تمہارے لئے تنبیہ ہے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے سے

کل رکعۃ إلا لھذا الغرض أیھا العاقلون .فلا

در ہر رکعت ہمیں بودہ است

خدا تعالیٰ کی غرض یہی ہے۔

تُلقوا معاذیرکم، وقد تمّت حُجّۃ اللّٰہ علیکم

اکنوں بہانہ مے انگیزید وحجۃ اللہ بر شما تمام شدہ۔

اب بہانہ بناتے ہو اور خدا کی حجت تم پر تمام ہوئی

فـأيـن تـفـرّون؟ ومــا كـفَر اليهود بـالمسيح إلا

و راہ گریز بر شما بند گردیدہ۔ یہود کفر با مسیح بایں گمان کردند

اور بھاگنے کی راہ تم پر بند ہوئی۔ یہودیوں نے مسیح کے ساتھ کفر اس گمان

لِزعـمهـم أنـه خـالفَ عـقيـدتهـم وما جاء كَمَا كانوا

کہ او خلاف عقیدہ ہائے اوشاں کرد و بہ آں طریق نیامد کہ

سے کیا کہ اس نے ان کے عقیدوں کے خلاف کیا اور اس طرح سے نہیں آیا جیسا

يترقّبون، ولِزعمهم أنه ليس من بنى إسرائيل وخانتْ

اوشاں امید و انتظار مے داشتند و نیز بہ ایں گمان کہ او از بنی اسرائیل نیست

کہ ان کو امید اور انتظار تھا اور اس گمان سے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں

أُمُّـه فغضِب الله عليهم فهلك القوم المفسدون.

و مادرش خیانت کردہ ازیں سبب خدا بر ایشاں خشمناک شد پس آں تبہ کاران ہلاک

اور اس کی ماں نے خیانت کی ہے خدا ان پر غضبناک ہوا پس یہ مفسد قوم ہلاک

فـاذكـروا الـفـاتـحة التـى تـقـر ء ونها فى كل ركعة

گردیدند اکنوں آں فاتحہ را کہ در ہر رکعت

ہو گئی اب اس فاتحہ کو جسے ہر رکعت میں پڑھتے ہو

وليسـت الـصـلاة إلّا بالفاتحة، فاحملوا ما حُمّلتم ﴿۱۳۲﴾

مے خوانید یاد بکنید و ہیچ نماز غیر از فاتحہ راست نمی آید پس بر دوش خود

یاد کرو اور کوئی نماز فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ پس اب اپنی پیٹھ پر اٹھاؤ

فيهـا ولا تـكـونـوا كـالـذيـن يقولون ولا يفعلون.

بردارید آنچہ خدا در فاتحہ بر شما بار کرد و مانند آناں مشوید کہ مے گویند و نمی کنند

جو خدا نے تم پر فاتحہ میں ڈالا اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں اور نہیں کرتے

ولا تقرَبوا الفاتحةَ وأنتم لا تعرفونها، ولا تقرَبوها
و نزدیک فاتحہ نروید چوں آنرا نمے شناسید و ہرگز نزدیک آں
اور فاتحہ کے نزدیک مت جاؤ جب تم اسے نہیں پہچانتے اور ہرگز اس کے نزدیک نہ جاؤ

وأنتم لا تعتقدون. أحسِبتم قراءةَ الفاتحة وفي
نگردید چوں براں اعتقاد نمے دارید آیا خواندن فاتحہ را
جب تم کو اس پر اعتقاد نہیں کیا تم فاتحہ کا پڑھنا

كل ركعةٍ تلاوتَها كعَملكُمْ بِهَا، ساء ما تزعمون.
در ہر رکعت ہمیں طور گمان مے کنید چناں کہ براں عمل کنید ایں گماں شما خیلی بداست
اور ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کو ایسا ہی گمان کرتے ہو جیسا کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ یہ تمہارا گمان بہت

ولستم على شيءٍ منها وما آمنتم بحرف من
در حقیقت شمارا ہیچ تعلق بافاتحہ نیست و با حرفے از حروفش ایمان نیاوردہ اید
برا ہے حقیقت میں تم کو فاتحہ سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے ایک حرف پر بھی ایمان نہیں لاتے

حروفها حتّى تؤمنوا بالمسيح الذى بُعث بينكم
تا آنکہ برآں مسیح ایمان آورید کہ
جب تک تم اس مسیح پر ایمان نہ لاؤ جو

منكم، وشهدتْ سورة النور عليه فهل
درمیان شما و از میان شما پیدا شدہ و سورہ نور بر صدق وے گواہی دادہ آیا
تم میں سے اور تمہارے بیچ میں پیدا ہوا اور سورۃ نور نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ کیا

أنتم تؤمنون. وإن لم تؤمنوا بها ولم تعملوا
ایمان مے آرید و اگر بر فاتحہ ایمان نمے آرید و نہ برو عمل مے کنید
ایمان لاؤ گے؟ اور اگر فاتحہ پر ایمان نہیں لاؤ گے اور نہ اس پر عمل کرو گے

فیحلّ علیکم غضب اللّٰہ کما حلّ من قبلکم

پس غضب خدا ہمچناں شما را فرا گیرد کہ یہود را فرا گرفت

تو خدا کا غضب تم کو اسی طرح پکڑے گا جیسا کہ یہود کو پکڑا

علی الیھود . واتّقوا اللّٰہ الذی إن عصیتم ینزع ﴿۱۳۳﴾

و از خدائے بترسید کہ بر عصیان

اور اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر

الدین والدولۃ منکم ویؤتیھما قوما یطیعون .

دین و دولت را از دست شما بیرون کشد و فرمان پذیراں را عطا بفرماید

دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے

وتعرفون ما فُعِلَ بالیھود بعد المسیح ولا

و شما مے دانید آنچہ خدا بعد مسیح با یہود کرد و در

اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا اور

تُعجِزہ المجرمون . واللّٰہُ غنیّ عن العالمین إن

ہیچ ہنگام مجرمان او را نمے توانند کہ عاجز بکنند و خدا از مردمان بے نیاز است اگر

کسی وقت مجرم اس کو عاجز نہیں کر سکتے اور خدا لوگوں سے بے نیاز ہے اگر

کانوا لا ینتھون . وما قلتُہ من عند نفسی بل قالہ

از بے فرمانی دست باز ندارند۔ من ایں ہمہ از پیش نفس خود نگفتہ ام بلکہ

باز نہ آئیں میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ

اللّٰہ ربکم، أما قرأتم: فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ[1]

پروردگار شما گفتہ است۔ آیا نخواندہ اید اکنوں خدا مے بیند کہ چگونہ عمل مے کنید

تمہارے پروردگار نے کہا ہے کیا تم نے نہیں پڑھا۔ اب خدا دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو

[1] الاعراف:۱۳۰

و ’’اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ
و چوں خدا چیزے را مے خواہد امر او بجز ایں نمے باشد کہ او را مے گوید بشو
اور جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا
فَیَکُوْنُ ۱‘‘ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا
و مے شود خدا حالت ہیچ قومے را تغیر نمے کند تا آنکہ ایشاں حالت خود را
تو وہ جا تی ہے۔ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۲ فقد غیّرتم فسوف تعلمون .
تغیر بکنند اکنوں آگاہ باشید کہ شما حالات خود را تغیر کردہ اید قریب است کہ
نہ بدلے اب خبردار ہو جاؤ کہ تم نے اپنی حالت کو بدل دیا ہے۔ قریب ہے کہ تم
وتقولون إنّا نحن المسلمون، واللّٰه يعلم ما
عاقبت وے را بدانید۔ و مے گوئید کہ ما مسلمان ہستیم و خدا مے داند آنچہ
اس کا نتیجہ دیکھو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا جانتا ہے جو کچھ
تعملون أيها المتصلّفون .ألم يأنِ أن تخشع ﴿۱۳۴﴾
مے کنید اے لاف زنان! آیا وقت آں نیامد کہ دل ہائے شما
کرتے ہو اے لاف زنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے
قلوبكم وتخافوا وعيدَ اللّٰه وقد رأيتم
فروتنی بگزینند واز وعید خدا بترسید حالانکہ شما
دل عاجز ہو جائیں اور خدا کی وعید سے ڈرو حالانکہ تم نے وہ دن دیکھے
أيّاما كأيّام اليهود أفلا تبصرون؟ توبوا توبوا
روزہا مانند روزہائے یہود دیدید آیا بینا نیستید۔ توبہ بکنید توبہ بکنید
جو یہود نے دیکھے تھے۔ کیا تم اندھے ہو؟ توبہ کرو توبہ کرو

۱ یٰس: ۸۳ ۲ الرعد :۱۲

قبل أن تهلكوا ولا تغضَبوا على داعى اللّٰه ولا
پیش ازانکه ہلاک بشوید و بر داعی خدا خشمناک مشوید و با
اس سے پہلے کے ہلاک ہو جاؤ۔ اور خدا کی طرف بلانے والے پر غصے مت ہو اور
تحاربوا ربّكم أتقدرون أن تردّوا ما أراد اللّٰه؟
پروردگار خود جنگ پیش مگیرید۔ آیا مے توانید کہ ارادۂ خدا را رد بکنید
اپنے رب سے مت لڑو کیا تم خدا کے ارادہ کو رد کر سکتے ہو؟
ونعلم أنكم لا تقدرون .فاتّقوا اللّٰه ولا تنسَوا
ماخوب میدانیم کہ شما نمے توانید پس از وے بترسید و مرگ را
ہم خوب جانتے ہیں کہ تم نہیں کر سکتے۔ پس اس سے ڈرو اور موت کو
المَنون .وإنّ وعد اللّٰه حق، فاخشوا عواصف
یاد بکنید البتہ وعدۂ خدا حق است پس از تند بادہائے تباہی
یاد کرو۔ خدا کا وعدہ بے شک حق ہے پس تباہی کی آندھیوں سے خوف کرو۔
أيها المتّقون .وإنه مالكٌ يؤتى المُلك من
خوف بکنید او مالک است ہر کرا خواہد ملک بدہد
وہ مالک ہے جس کو چاہے ملک دے
يشاء ، وينزِع المُلك ممّن يشاء ، ألا تنظرون
واز دست ہر کہ خواہد باز بکشد آیا قول خدا را
اور جس سے چاہے چھین لے کیا خدا تعالیٰ کے قول کو
إلى قول اللّٰه ”فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ“[1] فقد
نگاہ نمے کنید او کارہائے شما را خوب مے بیند
نہیں دیکھتے وہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

﴿۱۳۵﴾

[1] الاعراف: ۱۳۰

قيل لكم ما قيل لليهود وأنتم تعلمون مآل

و بہ شما ہموں طور گفتہ شد کہ بہ یہود گفتہ شدہ بود و شما انجام کار ایشاں را

اور تمہیں وہی کہا گیا جو یہود کو کہا گیا تھا اور تم ان کا انجام

أمرهم ولا تجهلون .اتقوا اتقوا، واتركوا التكبّر

خوب مے دانید بترسید بترسید و تکبر را

بخوبی جانتے ہو کہ کیا ہوا۔ ڈرو ڈرو اور تکبر کو

واخشعوا، وادفعوا الرُّجْزَ وتَطهّروا، وارحموا

بگذارید و فروتنی بگزینید و پلیدی و ناپاکی را از خود دور بکنید و پاک بشوید و

چھوڑ دو اور عاجزی اختیار کرو اور پلیدی اور ناپاکی کو اپنے آپ سے دور کرو اور پاک ہو جاؤ

ذراريكم ولا تظلموا، واتّقوا اللّه الذى إليه

بر اولاد خود رحم آرید و ستم نکنید و از خدا بترسید کہ انجام کار

اور اپنی اولاد پر رحم کرو اور ظلم نہ کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ آخر

تُصرَفون. لااسمَ على السماء إلا اسم المنقطعين،

باو رجوع خواہد بود در دفتر آسمان غیر از نام منقطعان

اس کے پاس جانا ہے آسمان کے دفتر میں ان کا نام لکھا جاتا ہے جو خالص خدا کے

فجاهِدوا أن تُكْتَب أسماء كم فى السماء ، ولا

نوشتہ نمے شود پس کوشش کنید کہ نام ہائے شما بر لوح آسمان ثبت گردد

ہو گئے ہیں پس کوشش کرو کہ تمہارا نام آسمان کے لوح پر لکھا جائے

تفرحوا بقشر الإسلام أيها المسلمون.

و بر پوست اسلام ناز مکنید اے مسلمانان

اور اے مسلمانو! اسلام کے چھلکے پر ناز مت کرو۔

قد اقتربت أيّام اللّه، وإنه يذهب بالفاسقين

ایام روزہائے خدا قریب رسیدہ و نزدیک است کہ اوکاروبار فاسقاں را سرد کند کہ

خدا کے دن قریب آ گئے ہیں اور قریب ہے کہ وہ ان فاسقوں کی رونق بازار سرد کر دے جو تم میں سے

منكم، ويأتي بقوم يحبّهم ويحبونه ..يذكرون

از شما سر بر آوردہ اند و قومے را بر روئے کار بیارد کہ او ایشاں را دوست دارد

ہیں۔ اور ایسی قوم پیدا کرے کہ وہ ان سے محبت کرے اور وہ اس سے محبت کریں۔ وہ اسے یاد کریں اور وہ

اللّه ويذكرهم، ويُتمّ عليهم كل ما وعدكم من ﴿۱۳۶﴾

و ایشاں وے را دوست دارند ایشان وے را یاد کنند واو ایشاں را یاد کند۔ وہمگی وعدہ ہائے نعمت کہ

ان کو یاد کرے اور نعمت کے سارے وعدے جو اس نے تم سے کئے ہیں ان کے حق میں پورا کرے

النعم، ولا تضرّونه شيئا، فما لكم لا تتقون؟

کردہ است درحق ایشاں با تمام رساند و شما ہیچ ضررے باو نتوانید رسانید پس چرا نمے ترسید

اور تم اسے کچھ ضرور نہیں پہنچا سکتے پس کیوں نہیں ڈرتے۔

إن مثل نبيّنا عند اللّه كمثل موسٰى، وإن موسٰى

البتہ مثل نبی ما نزد خدا مثل موسیٰ است و شما مے دانید کہ

خدا کے نزدیک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور تم جانتے ہو کہ موسیٰ

وعد قومًا، وأتمّه لقوم آخرين، وأهلكَ اللّه

موسیٰ با قومے وعدہ کرد دلے آں وعدہ را در حق قوم دیگر با تمام رسانید و خدا

نے ایک قوم کے ساتھ وعدہ کیا لیکن اس وعدہ کو دوسری قوم کے حق میں پورا کیا اور خدا نے

آباء هم في الفلاة لِما كانوا قومًا عاصين.

پدران ایشاں را در دشت نابود کرد زیرا کہ نا فرمان بودند

ان کے باپوں کو میدان میں ہلاک کیا کیونکہ نافرمان قوم تھی۔

وکذٰلک یفعل بکم أیہا المعتدون، ویرحمکم

نزدیک است کہ خدا ہمیں معاملہ باشما بکند اے از حد گذرندگاں۔ واے صالحان! بر شما رحم

اور خدا یہی معاملہ تمہارے ساتھ کرے گا اے حد سے بڑھ جانے والو۔ اور اے پرہیزگارو

أیہا الصالحون .فاصلِحوا ذات بینکم وأصلحوا

آورد۔ اکنوں باید کہ براستی و آشتی میل آرید و درست بکنید آں چیز را

تم پر رحم کرے گا اب چاہیے کہ سچائی اور صلح اختیار کرو اور اس چیز کو درست کرو

ما أفسدتم، ولا تقعدوا مع الذین یستکبرون .

کہ تباہ کردہ اید و با گردن کشاں ہم نشینی مکنید

جسے تم نے تباہ کر دیا ہے اور مغروروں کے ساتھ نہ بیٹھو

أتُعجِزون ربّ السماء ببطشکم أو تخدعونہ

آیا ممکن است کہ با زور و قوت خود پروردگار آسمان راماندہ بکنید یا مے توانید

کیا ممکن ہے کہ اپنے زور اور قوت کے ساتھ آسمان کے ربّ کو تھکا دو

بخدیعتکم؟ کلّ بل إنکم علٰی أنفسکم تظلمون. ﴿۱۳۷﴾

کہ او را بفریبید۔ ہرگز ممکن نیست بلکہ ستم بر جان خود مے کنید

بلکہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہو۔

ولا أقول لکم عندی علم أو قوۃ .سبحان اللّٰہ!

من نہ مے گویم کہ در دست من علم و قوت است۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ من

میں نہیں کہتا کہ میرے ہاتھ میں علم اور قوت ہے۔ سبحان اللّٰہ! بلکہ میں

ما أنا إلا عبدٌ ضعیف، وأنطقنی الذی یُنطِق

بندۂ ناتوان ہستم و مرا ہماں خدا گویا ساخت

ایک عاجز بندہ ہوں اور مجھے اسی خدا نے گویائی دی

رسلَہ، فما لکم لا تفھمون؟ اترُکوا الفاتحۃ،

کہ رسولان خود را گویائی بخشید۔ پس چرا نمے فہمید اکنوں یا فاتحہ را بگذارید

جس نے رسولوں کو گویائی عطا فرمائی۔ پس کیوں نہیں سمجھتے۔ اب یا تو فاتحہ کو چھوڑو

أو اعملوا بھا حیاءً من اللّٰہ إن کنتم قومًا تتّقون .

یا شرم از خدا کردہ عمل بآں کنید اگر قومے

یا خدا سے شرم کر کے اس پر عمل کرو۔ اگر تم خدا سے ڈرنے والی

أتقرء ونھا وھی لا تُجاوز حناجرکم أیھا المراء ون؟

خدا ترس ہستید۔ چیست کہ فاتحہ را مے خوانید و آں از گلوئے شما نمے گذرد

قوم ہو۔ کیا بات ہے کہ فاتحہ کو پڑھتے ہو اور وہ تمہارے گلے سے نیچے نہیں اترتی

وإن المغضوب علیھم ھم الیھود

اے ریاکاراں و ثابت شدہ کہ مغضوب علیہم

اے ریاکارو! اور ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم

الذین حذّرکم اللّٰہ من مضاھاتھم، الذین فرّطوا

ہماں یہود ہستند کہ خدا شما را از مشابہ گردیدن باوشاں ترسانید آناں کہ

وہی یہود ہیں جن کی طرح ہونے سے خدا نے تم کو ڈرایا اور جنہوں نے

فی أمر عیسٰی، فاسألوا أھل الذکر إن کنتم

دربارہ عیسٰی تفریط کردند پس اگر علم ندارید از اہل ذکر

عیسٰی کے بارے میں تفریط کی۔ پس اگر علم نہیں رکھتے تو علم والوں سے

لا تعلمون .أتنتظرون من دونی مسیحًا

پرسید۔ آیا بعد از من انتظار مسیح می کشید

پوچھو۔ کیا میرے سوا ایسے مسیح کا انتظار کرتے ہو

﴿۱۳۸﴾

الّذی یُؤذَی کمثلی، فتکفّرونہ وتکذّبونہ وتشتمونہ

کہ مثل من آزار دادہ شود پس شما تکذیب و تکفیر وے بکنید و چوں من وے را

جو میری طرح ستایا جائے پھر تم اس کی تکذیب کرو اور اس کو کافر کہو اور میری طرح اس کو

کمثلی، وکدتم تقتلونہ، وکفاکم ھذا الوِزْرُ الذی

دشنام بدہید و بخواہید کہ وے بکشید و ہمیں گناہ کہ بسبب تکفیر من

گالیاں دو اور چاہو کہ اس کو مار ڈالو اور یہی گناہ جو میری تکفیر کی وجہ سے

احتملتم بتکفیری، فلا تجسّسوا مسیحًا آخر

طوق گردن شما شدہ برائے شما کافی است۔ اکنوں جستجوئے مسیح دیگر برائے

تمہارے گلے کا ہار ہو گیا ہے تمہارے لئے کافی ہے اب دوسرے کو نہ ڈھونڈو

لتُکفِّروہ، أتستطیعون أن تحملوا الوِزْرَین أیھا

کافر گردانیدن نکنید آیا مے توانید کہ دو بار را ببردارید

کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ دوہرا بوجھ اٹھاؤ

المعتدون؟ ولا بُدّ لکم أن تُکفّروا المسیح

و چارہ ازیں نیست کہ تکفیر مسیح صادق بکنید

اور اس سے چارہ نہیں کہ سچے مسیح کی تکفیر کرو

الصادق لیتمّ نبأ اللّٰہ وقد کفّرتمونی وتمّ ما قُدّرَ

تا پیشگوئی خدا باتمام رسد و شما تکفیر من کردید و آنچہ مقدر برائے شما بود بظہور رسید

تا خدا کی پیشگوئی پوری ہو اور تم نے میری تکفیر کی اور جو کچھ تمہارے لئے مقدر تھا ظاہر ہو گیا

لکم، فلا تطلبوا تکفیرًا آخر إن کنتم تعقلون. و

اکنوں تکفیر شخصے دیگر طلب نہ کنید

اب اگر عقلمند ہو تو دوسرے شخص کی تکفیر طلب نہ کرو۔

تفصیل المقام أن اللّٰہ قد أخبر عن بعض الیهود

تفصیل ایں مقام ایں طور است کہ حق تعالیٰ در سورۃ فاتحہ از بعضے یہود خبر مے دہد

اس مقام کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ان بعض یہودیوں کی نسبت اطلاع

فی السورۃ الفاتحۃ. إنہم کانوا محلّ غضب

کہ در زمان عیسیٰ بن صدیقہ

دیتا ہے جن پر عیسیٰ بن صدیقہ کے زمانہ میں

اللّٰہ فی زمن عیسی ابنِ الصدّیقۃ، فإنّہم کفّروہ

﴿۱۳۹﴾

غضب خدا بر ایشاں نازل شد زیرا اوشاں اورا کافر گفتند

خدا کا غضب ان پر نازل ہوا کیونکہ انہوں نے اس کو کافر کہا

وآذوہ وأثاروا لہ کل نوع الفتنۃ، ثم أشار إلٰی

و آزار رسانیدند و ہر گونہ فتنہ برپا کردند باز حق تعالیٰ اشارت

اور ستایا اور ہر طرح کا فتنہ اٹھایا پھر خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے

أن طائفۃ منکم کمثلہم یکفّرون مسیحہم

مے فرماید کہ گروہے از شما مانند یہود تکفیر مسیح خواہند کرد

کہ تم میں سے ایک گروہ یہود کی طرح اپنے مسیح کی تکفیر کرے گا

ویکمّلون جمیع أنحاء المشابہۃ، ویفعلون بہ

و ہر گونہ مشابہت باایشاں پیدا خواہند کرد و از دست او شاں ہمہ آں کارہا

اور ہر طرح کی مشابہت ان سے پیدا کر لیں گے اور ان کے ہاتھوں سے وہ سب کام

ما کانوا یفعلون. وأنتم تقرء ون آیۃ الْمَغْضُوبِ

سر برزنند کہ از یہود ظاہر شدند و شما آیت مغضوب علیہم

ہوں گے جو یہود نے کئے اور تم مغضوب علیہم کی آیت

عَلَيْهِمْ، ثم لا تلتفتون. أعلّمكم الله هذه السورة

مے خوانید باز رو بآں نمے آرید آیا خدا ایں سورۃ را بے سود بشما

پڑھتے ہو پھر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا نے یوں ہی یہ سورۃ تم کو

عبثًا كوضع الشيءِ في غير محلّه أو كتبها لتذكيرِ

تعلیم داد چنانکہ کسے چیزے را در غیر محلش مے نہد یا ایں سورۃ را بجہت آں نازل

سکھلائی جیسا کہ کوئی کسی چیز کو بے ٹھکانے رکھ دے۔ یا اس سورۃ کو اس لئے اتارا

جريمة ترتكبونها ما لكم لا تُمعِنون؟ وما غضِب

فرمود کہ شمارا آں گناہ یاد دہاند کہ از دست شما سر برزند چرا بغور نمے بینید و خدا براں یہود

کہ تم کو وہ گناہ یاد دلائے جو تمہارے ہاتھ سے ہوگا۔کیوں غور سے نہیں دیکھتے اور خدا

الله على تلك اليهود إلّا لما كَفّروا رسوله عيسى

بسبب کفر عیسٰی

ان یہودیوں پر عیسٰی کو کافر کہنے کے سبب

وكذّبوه وشتموه وكادوا أن يقتلوه من الحسد

﴿۱۴۰﴾

و تکذیب و دشنام وے خشمناک شد و نیز بسبب آں کہ مے خواستند کہ از

اور اس کی تکذیب اور اس کو گالیاں دینے کے سبب غضبناک ہوا اور اس لئے بھی کہ وہ

والهوى، وقد كتب عليكم قدرُ الله أنكم تفعلون

ہوا و حسد او را بقتل رسانند و ہمچنیں تقدیر خداوندی در حق شما جاری شدہ

ہوا وحسد کے مارے چاہتے تھے کہ اس کو قتل کر دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے حق میں اسی طرح جاری

بمسيحكم كما فعل اليهود بمسيحهم،

کہ با مسیح خود ہماں خواہید کرد کہ یہود با مسیح خود کردند

ہوئی ہے کہ تم اپنے مسیح سے وہی کرو جو یہود نے اپنے مسیح سے کیا۔

وقد فعلتم بی کمثله، فهل بقی هوًی لکم یا حزبَ

اکنوں شما با من ہماں طور معاملہ کردید آیا اے گروہ دشمناں! آیا چیزے آرزو

اب تم نے اسی طرح میرے ساتھ معاملہ کیا۔ اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے

العدا أن تُکفّروا وتکذّبوا وتؤذوا کمثلی نفسًا

وتمنا در دل شما باقی است کہ مے خواہید کہ بار دگر مثل من شخص دیگر را تکفیر وتفسیق بکنید و

دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص کی تکفیر اور تفسیق کرو

أخری؟ وقد شهدت ألسنکم وأقلامکم

آزار بدہید حالانکہ زبان ہائے شما و قلمہائے شما و فریب ہائے شما ہمگی گواہی

اور اس کو ستاؤ حالانکہ تمہاری زبانوں اور تمہاری قلموں اور تمہارے فریبوں نے اس بات پر گواہی

ومکائدکم أنکم أتممتم علیّ ما أُشیرَ إلیه فی

مے دہند بر ایں کہ شما در حق من ہمہ آنرا باتمام رسانیدہ اید کہ در سورہ فاتحہ اشارت

دے دی کہ تم نے میرے حق میں وہ سب کچھ پورا کر لیا ہے جس کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ ہے

سورة الفاتحة، فارحموا مسیحًا آخر وأَقِیلوه من

بآں رفتہ پس اے منتظراں بر مسیح دیگر رحم آرید

پس اے انتظار کرنے والو دوسرے مسیح پر رحم کرو

هذه العزّة أیها المنتظرون .أما شبعتم

و ازیں عزت و احترام وے را معاف بدارید آیا بایں قدر کہ بجا آوردید

اور اس عزت و احترام سے اس کو معاف رکھو کیا اتنے سے تمہارا پیٹ

بهذا القدر؟ أتریدون أن ینزل عیسی ابن مریم

ہنوز سیر نشدہ اید آیا مے خواہید کہ مسیح ابن مریم از آسمان

نہیں بھرا کیا چاہتے ہو کہ مسیح ابن مریم آسمان سے

﴿۱۴۱﴾

مّن السماء ثم تفعلوا به ما فعل اليهود به من قبل،

نازل شود و با او ہماں بکنید کہ قبل ازیں یہود با وے کردند

نازل ہو اور اس سے وہی کرو جو اس سے پہلے یہودیوں نے اس کے ساتھ کیا

ويجتمع عليه القارعتان والتكفيران والذلّتان،

و ازیں جہت بروے دو مصیبت و دو تکفیر

اور اس طرح اس پر دو مصیبتیں اور دو تکفیریں

ويذوق اللعنة مرّتين، بل ثلاث مرات☆

و دو ذلت جمع بشوند۔ و دو لعنت بلکہ

اور دو ذلتیں جمع ہو جائیں اور دو لعنت بلکہ

ولن يجمع اللّه عليه اللّعان الثلاث

سہ لعنت را بچشد۔ و خدا بر سر وے ہرگز ایں سہ لعنت جمع نخواہد کرد۔

تین لعنت کا مزہ چکھے اور خدا اس پر ہرگز تین لعنتیں جمع نہیں کرے گا

☆ الحاشیۃ

قد ثبت من مفهوم قوله تعالٰى غير المغضوب عليهم ان المسيح

از مفہوم آیت غیر المغضوب علیہم ثابت شدہ است کہ برائے مسیح موعود

الموعود قد قدّر له ان يلعنه الذين يقولون انا نحن المسلمون

مقدر است کہ فرقہ از مسلمانان برو لعنت کردہ

الذين غضب اللّه عليهم كما غضب على اليهود و هم لا يعلمون

مورد غضب الٰہی شوند

فان فرضنا ان المسيح الموعود هو المسيح الذى اُنزل عليه الانجيل

پس اگر ما فرض کنیم کہ مسیح موعود ہماں عیسیٰ است کہ برو انجیل نازل شدہ بود

فعند ذالک تجتمع عليه لعنات ثلٰث. لعنة من اليهود و لعنة من

دریں صورت سہ لعنت برو جمع مے شوند۔ لعنتے از طرف یہود۔ و لعنتے

كــمــا أنتم تزعمون .وقــد لـعـنتم مسيحًا جاء كم

ہمچناں کہ گمان مے کنید وشما براں مسیح لعنت کردہ اید کہ از شما نزد شما

جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور ایک مسیح تو تمہیں میں سے تمہارے پاس آچکا

مـنـكم، وأتممتم عليه ما كُتِبَ فى كتاب اللّٰه، فهو

آمد و پیشگوئی قرآن را برو باتمام رسانیدہ اید

اور تم نے اس پر وہ پیشگوئی پوری کر دی جو سورۃ فاتحہ میں تھی

الـمسيــح الــمــوعــود إن كـنـتـم تتـفـكّـرون .

پس ہماں مسیح موعود است اگر فکر کنید

پس وہی مسیح موعود ہے جس پر وہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

سيـقـولـون إنا لا نحضُره إلّا تذلّلا وطاعةً فكيف

ایشاں خواہند گفت کہ ما بکمال فروتنی و فرمان پذیری پیش اوحاضر شویم

کہیں گے کہ ہم پوری خاکساری اور عاجزی سے اس کے پاس حاضر ہوں گے پھر کیونکر ہو سکتا

نكفّره ونؤذيه وإنّا به مؤمنون. قُلْ هذا قدرٌ من اللّٰه

پس چگونہ ممکن است کہ او را کافر گوئیم و آزارش بدہیم در حالیکہ ما با اوایمان بیاوریم۔ بگو ایں

ہے کہ ہم اسے کافر کہیں اور ستائیں حالانکہ ہم اس پر ایمان لائیں۔ کہہ دے کہ یہ

كُـتِــبَ عــلــى حــزبٍ مــنـكـم فـى الـفــاتـحة،

تقدیر خداوندی است کہ در حق گروہے از شما در سورۃ فاتحہ نوشتہ شدہ

خدا کی تقدیر ہے جو تمہارے میں سے ایک گروہ کی نسبت سورۃ فاتحہ میں لکھی گئی ہے۔

بقية الحاشية

النصارىٰ و لعنة من المسلمين الذين يكفرونه عند نزوله و يُكذّبون. فكانّ السرّ

ازطرف نصاریٰ ولعنتے ازطرف آں مسلماناں کہ تکذیب وتکفیر اوخواہند کرد۔ پس گویا در نازل کردن عیسیٰ علیہ السلام

فى انـزال عيسىٰ هو تكميل امر اللعن وادخال المسلمين فى الذين يلعنون. منه

ہمیں راز ےاست کہ تا امر لعنت را مکمل کردہ شود ومسلمانان نیز دراں گروہ داخل شوند کہ بر ولعنت مے فرستند۔ منہ

وإنّ قدر اللّٰه لا يبدَّل أيها الجاهلون .ألا

و اے جاہلان تقدیر خداوندی ہرگز تبدیل نمی شود

اور خدا کی تقدیر کبھی نہیں بدلتی۔

تقرء ون الفاتحة وقد كنتم تصرّون عليها

اے پیروان حدیث! آیا اکنوں فاتحہ را نمے خوانید و شما براں بسیار اصرار

اے حدیث کی پیروی کرنے والو! کیا اب فاتحہ کو نہیں پڑھتے اور تم تو اس پر بہت اصرار

أيها المحدِّثون؟ اليوم عاداكم الفاتحة وأنتم

﴿۱۴۲﴾

مے کردید۔ امروز فاتحہ با شما عداوت مے کند و شما

کیا کرتے تھے۔ آج فاتحہ تم سے دشمنی کرتی ہے اور تم

عاديتموها وصار التزامها عذاب أنفسكم كأنها

باوے میکنید و التزام آں بر جان شما عذاب شدید گردیدہ

اس سے کرتے ہو اور اس کا التزام تمہاری جان پر سخت عذاب ہو گیا ہے

جرعةٌ غير سائغ تبلَعونها ولا تستطيعون .ولا

گوئی آں یک جرعہ ناگوار است کہ آں را از کام فرو بردن مے خواہید و نمی توانید

گویا کہ وہ ایک ناگوار گھونٹ ہے جسے نگلنا چاہتے ہو لیکن نگل نہیں سکتے

تتلون بعد ذالك هذه السورة إلا وأنتم تتألّمون.

و امید است کہ بعد ازیں بغیر ایں کہ دل را صدمہ رسد ایں سورۃ را نخواہید خواند

اور امید ہے کہ اب اس کے بعد تم اس سورۃ کو بغیر درد و الم کے نہ پڑھو گے

ولا تتلون: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

و غیر المغضوب علیہم را نخواہید خواند

اور جب غیر المغضوب علیہم کا لفظ پڑھو گے

إلّا وتغضبون علی أنفسکم وتتندّمون .

مگر آنکہ بر جان ہائے خود خشمناک خواہید شد و پشیمان خواہید شد و

تو تم کو اپنے اوپر سخت غصہ آئے گا اور پچھتاؤ گے اور

وترونها عذابا شدیدا فی کل حین تقرء ون .

ہر وقتے کہ تلاوت آں خواہید کرد جان شما ازاں عذاب شدید محسوس خواہد کرد

جس وقت اسے پڑھو گے تمہاری جان اس سے سخت عذاب محسوس کرے گی۔

فحینئذ تحترق قلوبکم بلظَی الحسرة و

و دراں وقت دلہائے شما از آتش حسرت کباب گردد و

اس وقت تمہارے دل حسرت کی آگ سے کباب ہوں گے اور

ربما تودّون لو کنتم تترکون.

بسا اوقات آرزو خواہید کرد کہ کاش کسے از ما سورۂ فاتحہ را نخواندے۔

اکثر چاہو گے کہ کاش کہ ہم سورۃ فاتحہ کا پڑھنا چھوڑ دیتے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ

إنّ الذین یزعمون أن عیسی صعد إلی

آناں کہ پندارند کہ عیسیٰ علیہ السلام بر آسمان رفت

جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے

السماء لیس عندھم سلطان وإنْ ھم إلّا یکذبون.

در دستِ شاں دلیلے نیست بلکہ ایشاں دروغ مے زنند

ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

﴿۱۴۳﴾

أكتَبه اللّه في القرآن فيتّبعونه، أو قاله الرسول
آیا ایں سخن را خدا در قرآن نوشتہ است کہ پیروی آں مے کنند یا موافق گفتہ رسول
کیا یہ بات خدا نے قرآن میں لکھ دی ہے اس لئے اس کی پیروی کرتے ہیں یا یہ بات رسول نے کہی

فيقولونه كلّا بل هم يفتَرون. ولن تجد آية
مے گویند ہرگز چناں نیست بلکہ از پیش خود مے تراشند دریں باب آیتے
ہے۔ پس وہ بھی کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں ۔ بلکہ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔ اس بارہ میں

في هذا الباب، ولا حديثا من نبيّنا المستطاب،
و حدیثے نمے یافتہ شود
کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی

ولا يقبَله العقل السليم أيها العاقلون .
و نہ ایں امر را عقل سلیم قبول مے کند۔
اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ اور

وقالوا إن المسيح رُفع إلى السماء الثانية
و گویند کہ مسیح بر آسمان دوم مرفوع شد و
کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور

وصُلب مقامَه رجل آخر، فانظر إلى كذبٍ
در جائے او شخص دیگر را بر دار کشیدند۔ ایں دروغ را بہ بیں
اس کی جگہ ایک دوسرا شخص سولی دیا گیا۔ اس جھوٹ کو دیکھو

ينحِتون. أكانوا حاضرين عند هذه الواقعة
کہ تراشیدہ اند۔ آیا در وقت وقوع ایں واقعہ حاضر بودند؟
جو انہوں نے تراشا ہے۔ کیا وہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟

﴿۱۴۴﴾

أو وجدوها فی الکتاب والسنّة، فلیُخرجوها

یا آں را در کتاب و سنت دیدہ اند۔ باید کہ آں مقام

یا اس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے چاہیے کہ وہ مقام

لنا إن کانوا یصدُقون . کلّا ..بل إنهم یفترون

مارا ہم بنمایند اگر راست مے گویند۔ ہرگز چناں نیست بلکہ

ہم کو بھی دکھلائیں اگر سچ کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ

علی اللّه ورسوله ولا یتّقون .ولا یفکّرون

بر خدا و رسول وے افتراء مے کنند و خوف ندارند و

خدا اور اس کے رسول پر افتراء کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اور

فی أنفسهم أن العقل یخالف هذه القصّة

در دل خود فکر نمے کنند۔ عقل دست رد بر سینہ ایں قصہ

اپنے دل میں نہیں سوچتے۔ عقل اس قصہ کے مخالف ہے

ولا یصدّقها المتفرّسون .فإنّ الذی صُلب

مے زند و دانشمنداں زنہار دنبال تصدیق ایں نروند۔ چہ کہ آں شخص

اور عقل مند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ وہ

فی مصلب عیسٰی إنْ کان من المؤمنین

مصلوب کہ در جائے عیسٰی بکشتن درآمد اگر مومن بود

مصلوب شخص جو عیسٰی کی بجائے سولی دیا گیا اگر وہ مومن تھا تو

فکیف صلَبه اللّه وقد قال فی التوراة إنه

چگونہ خدا بگذاشت کہ او را بر دار بکشند حالانکہ در تورات فرمودہ کہ

خدا نے کس طرح اسے چھوڑ دیا کہ وہ سولی دیا جائے حالانکہ تورات میں خدا نے فرمایا ہے کہ

مَــن صُــلــب فهــو مـلـعـون .ألَـعَــنَ عبــدًا ويـعـلـم

ہر کہ مصلوب شود ملعون است۔ آیا خدا بندہ را ملعون کرد و

جو سولی دے کر مار دیا جائے وہ ملعون ہے۔ کیا خدا نے ایک ایسے بندہ کو ملعون کیا

أنــــه مــؤمــن، سبــحـــانـــه وتــعـــالٰــی عــمّـــا

میدانست کہ او مومن است پاک است ذات او ازیں چیز ہا کہ باوے نسبت مے کنند

جس کی نسبت جانتا تھا کہ وہ مومن ہے اس کی ذات ان باتوں سے پاک ہے جو وہ اس سے منسوب

یصفون ! و قد لعن اللّٰه فی التوراة

﴿۱۴۵﴾

و خدا در تورات ہر مصلوب را ملعون قرار مے دہد

کرتے ہیں۔ اور خدا تورات میں ہر ایک مصلوب کو معلون قرار دیتا ہے۔

کلَّ مَن صُلب فاسأل أهل التوراة إن كنت

اگر نمے دانید از اہل تورات پرسید

اگر ہم نہیں جانتے تو تورات والوں سے پوچھو۔

من الذين لا يعلمون. وإن كان المصلوب

و اگر شخص مصلوب از دشمنان عیسیٰ

اور اگر وہ مصلوب شخص عیسیٰ کے دشمنوں میں سے

من أعداء عيسٰى ومن الكفار فكيف سكت

و از کفار بود وقت صلیب چرا خاموش

تھا اور کافر تھا تو صلیب کے وقت کیوں چپ رہا

المصلوب عند صلبه وما برّأ نفسه، وكيف بقي أمره

ماند و چرا خود را بری ثابت نہ کرد و چرا امر او

اور اپنے آپ کو کیوں بری نہ ثابت کیا اور اس کی بات کیوں

کالمکنون؟ وکان المصلوبون لا یموتون إلا إلٰی
پوشیدہ بماند و چنیں بود کہ مصلوب بر صلیب تا سہ روز
پوشیدہ رہی مصلوب صلیب پر تین دن تک بلکہ تین دن سے

ثلاثة أیام أو یزیدون .فکانت المھلة کافیة،
بلکہ زیادہ ازاں میماند و نمے مرد پس ایں قدر مہلت برائے ایں تحقیق
زیادہ تک زندہ رہ سکتا تھا۔ پس اس قدر مہلت اس تحقیق کے لئے

فاسأل الذین یصلبون عدوًّا من أعداء
کافی بود۔ اکنوں ازاں کساں کہ دشمنے را از دشمنانِ عیسٰی صلیب مے دہند
کافی تھی۔ اب ان لوگوں سے جنہوں نے عیسٰی کے ایک دشمن کو سولی دیا پوچھو

عیسٰی کیف سکت المصلوب إلٰی هذا الأمد ..
پرسید کہ آں مصلوب تا اینقدر مدت چگونہ خاموش ماند
کہ وہ مصلوب اتنے دنوں کیونکر چپ رہا۔

أیقبله العاقلون؟ ألم یبق له شھداء ﴿۱۴۶﴾
آیا ایں را عاقلاں مے پذیرند۔ آیا برائے او گواہاں از
کیا عقلمند اسے قبول کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے

مِن أُمّه وزوجه وإخوانه وجیرانه وأحبابه
مادر و زن و برادراں و ہمسائگان و دوستان
اس کی ماں اور بیوی اور بھائی اور ہمسائے اور دوست

وأصحابه ومن الذین کان أودعھم أسرارَه
و یاران وے نماندند و نیز آں کساں ہم نماندند کہ راز دار
گواہ نہ بنے۔ اور کیا انہوں نے بھی گواہی نہ دی جو اس کے راز دار

وكانوا يعرفونه . هيهات هيهات لما تزعمون !

وشناسائے او بودند افسوس! بریں گمان کہ مے کنید

اور اس کے پہچاننے والے تھے اس گمان پر جو تم کرتے ہو افسوس ہے۔

وشتّان بين الحق وبين هذه المفتريات،

و درمیان حق و ایں مفتریات فرقے بسیار است۔

حق میں اور ان افتراؤں میں بڑا فرق ہے۔

أمَا بقى عندكم مثقال ذرّة من عقل به تعقلون؟

آیا ذرّہ از عقل در سر شما باقی نیست کہ با آں مغز سخن را بفہمید

کیا ذرہ سی عقل بھی تمہارے سر میں باقی نہیں رہی جس سے بات کی تہ کو پہنچ جاؤ

بل هذه القصص خرافات لا أصل لها، ولا تقبلها

بلکہ ایں ہمہ افسانہ ہائے بیہودہ ہستند کہ ہیچ اصلے ندارد و

یہ سب بیہودہ قصے ہیں ان کی کچھ اصلیت نہیں اور

الفطرة الصحيحة، ولا توجد إليها الإشارة الجليّة

فطرت صحیحہ از قبول آنہا سرباز زند و درباره اینہا نہ اشارۂ پوشیدہ

فطرت صحیحہ ان کو قبول نہیں کرتی اور ان کے بارہ میں کوئی پوشیدہ

أو الخفيّة في كتاب اللّه ولا في أثر رسوله،

و نہ آشکار در کتاب اللہ یافتہ مے شود و نہ در حدیث رسول

اور کھلا اشارہ قرآن شریف میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

فالذين يتّبعونها لا يتّبعون إلا سَمُرًا ﴿۱۴۷﴾

وے موجود است۔ پس آنانکہ پیروی اینہا مے کنند فی الحقیقت پیروی دروغ بے فروغ

حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ پس جولوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں

وإنْ هم إلا يعمهون. وأما نزول عيسٰى فاعلم

مے کنند و آوارہ دشت سراسیمگی مے باشند۔ اما سخن دربارہ نزول عیسٰی پس بداں کہ

اور پڑے بھٹکے پھرتے ہیں۔ لیکن عیسٰی کے نزول کی نسبت پس جان تو کہ

أن لفظ النزول عربيّ يُستعمل في محل الإكرام

لفظ نزول لفظ عربی است کہ در محل اکرام و بزرگ داشتن کسے

نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال

والإجلال، وتعلمون معنى النزيل أيها المتفقّهون .

استعمال کردہ مے شود و معنی نزیل بر دانشمنداں پوشیدہ نیست

کیا جاتا ہے اور نزیل کے معنے عالم جانتے ہیں۔

وما رأينا في كتب الحديث خبرًا من رسول اللّٰه ﷺ

و ما در کتب حدیث ہیچ حدیثے

اور ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفوع متصل حدیث

مرفوعًا متّصلا يُفهَم منه أن عيسٰى ينزل من

مرفوع متصل ندیدہ ایم کہ ازاں ظاہر شود کہ عیسٰی از آسمان نازل گردد

نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسٰی آسمان سے اترے گا

السماء، وما وجدنا لفظ السماء في أحد من

و نہ لفظ سما در ہیچ کدام حدیث

اور نہ ہم نے سماء کا لفظ کسی حدیث

الأحاديث الصحيحة القوية، وهذا أمر بديهيّ

صحیحہ قویہ یافتیم چنانچہ ایں امر نزد دانایان علم حدیث

صحیح قوی میں پایا اور یہ بات حدیث کے عالم خوب جانتے ہیں

یعلمه المحدِّثون، ولا ینکره إلا الذی جهل

آشکار است۔ و انکار ایں امر نمے کند مگر شخصے کہ جاہل باشد

اور اس بات کا انکار سوائے اس کے کوئی نہیں کرتا جو

﴿۱۴۸﴾

أو تجاهل، ولا ینکره إلا العمون. ومع ذالک

یا خود را جاہل وا نماید یا آنکہ چشم او کور باشد و علاوہ براں

جاہل ہو یا اپنے آپ کو جاہل ظاہر کرے۔ یا جو اندھا ہو اور اس کے سوا

إنّه أمرٌ خالفَ القرآنَ وعارضه، فبأیّ حدیث

ایں امر خلاف قرآن و ضدّ آں واقع شدہ است۔ پس کدام حدیث است

یہ بات قرآن کے خلاف اور اس کی ضد پڑی ہوئی ہے۔ پس قرآن کے سوا کون سی حدیث ہے

بعد القرآن تؤمنون؟ وقد قال اللّٰه سبحانه

کہ بعد از قرآن بہ آں ایمان مے آرید و خدا مے فرماید کہ

جس پر ایمان لاتے ہو اور خدا فرماتا ہے کہ

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ☆ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ[1]

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) نبود مگر رسولے و قبل ازو رسولاں گذشتہ اند

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

☆ **الحاشیۃ**

قد جرت سُنّة اهل اللسان فی لفظ خلا. انهم اذا قالوا مثلا

عادت اہل عرب بریں جاری شدہ است کہ چوں اوشاں مے گویند کہ

خلا زید من هٰذه الدار او من هٰذه الدنیا فیریدون من هٰذا

زید ازیں خانہ یا ازیں دنیا بگذشت پس ازیں قول ایں مراد

القول انه لا یرجع الیها ابدا. وما اختار اللّٰه هذا اللفظ الا

مے دارند کہ او گاہے سوئے او مراجعت نخواہد کرد۔ و خدا تعالیٰ ایں لفظ را از بہر ہمیں

اشارة الی هذه المحاورة کما لا یخفٰی. منه

اختیار کردہ است کہ تا مردم معلوم کنند کہ ہر کہ از دنیا رفت باز نمے آید۔ منہ

[1] اٰل عمران: ۱۴۵

فصرّح بأن الأنبياء الذين كانوا من قبل ماتوا

ایں آیت آشکار مے کند کہ ہمہ انبیائے پیشین فوت کردند

یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔

كلهم والمرسلون .وهذه آية تلاها أبو بكر

و ہمیں آیت را حضرت صدیق

اسی آیت کو حضرت ابوبکر صدیق نے

الصديق رضى اللّه عنه -إذ كان الأصحاب يختلفون ..

بر مجمع صحابہ بخواند چوں اختلاف کردند

تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا

أعني إذا اختلف بعض النّاس من الصحابة

بایں معنے کہ چوں بعض مردم

یعنی جب بعض لوگوں نے

في موت رسول اللّه صلى اللّه عليه و سلم، وقال ﴿۱۴۹﴾

در موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کردند۔ حضرت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا اور حضرت

عمر إنه سيرجع كما يرجع عيسٰى، وكذالك

عمر گفت کہ آنحضرت ہمچناں باز رجوع مے کنند چنانکہ عیسیٰ رجوع بفرماید و ہمچنیں

عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح

قال بعضهم الذين كانوا يخطئون .فسمع

بعض دیگر خطاکاراں مے گفتند۔ دریں اثنا

اور بعض خطاکاروں نے بھی کہا تو اس وقت

أبو بكر كلامهم وما كانوا يزعمون، فقام على

حضرت ابو بکر کلام ایشاں شنید و بر پندار ایشاں آگاہ شد پس بر منبر بالا

حضرت ابو بکر نے ان کا کلام سنا اور ان کے گمان پر آگاہ ہوئے تب منبر پر

المنبر واجتمع الصحابة حوله وتلا الآية

برآمد و اصحاب بر گرد وے گرد آمدند و ایں آیت مذکورہ را

کھڑے ہوئے اور صحابہ ان کے گرد جمع ہوئے پھر آیت مذکورہ

المذكورة وقال اسمعونِ .وكانوا مجتمعين

برخواند و فرمود از مَن بشنوید و ہمگناں

پڑھی اور فرمایا سنو! اور سب کے سب

كلهم لموت رسول اللّه صلى اللّه عليه و سلم

بر موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع آمدہ بودند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر جمع تھے۔

فسمعوا وتأثّروا بأثر عجيب كأن الآية نزلت

چوں ایں آیت را شنیدند تاثیر شگرف در دل یافتند وپنداشتند کہ گوئی ایں آیت

جب یہ آیت سنی تو عجیب تاثیر اپنے دلوں میں پائی اور سمجھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے

فى ذالك اليوم وكانوا يبكون ويصدّقون .

ہمدراں روز نازل شد و بر شنیدنش گریہ آغاز کردند و تصدیق فرمودند و

اس کو سن کر انہوں نے رونا شروع کیا اور تصدیق کی

وما بقى أحد منهم فى ذالك اليوم إلا أنه آمن

دراں روز شخصے نماند کہ از تہ دل بایں ایمان نیاورد کہ

اس دن ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اس پر ایمان نہ لایا ہو کہ

﴿۱۵۰﴾

بصميم القلب أن الأنبياء كلهم قد ماتوا وقد

ہمہ انبیا ازیں عالم رخت بر بستہ اند

سارے نبی فوت ہو چکے ہیں

أدركهم المنون. فما بقي لهم أسف علٰى موت

اکنوں اوشاں را بر موت رسول خویش

اب ان کو اپنے رسول کی موت پر

رسولهم ولا محلّ غبطة لحبيبهم، وتنبّهوا

رنج و غمے برائے محبوب خویش محل تحسّر و افسوس نماند و بر موت وے

کوئی رنج اور غم اور اپنے پیارے کے لئے کوئی حسرت اور افسوس کی جگہ نہ رہی

على موته، وفاضت عيونهم وقالوا إنا للّه

خبردار و آگاہ شدند و جوئے اشک از چشم رواں ساختند

اور اس کی موت پر خبردار اور آگاہ ہو گئے اور آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہائے

وإنا إليه راجعون. وكانوا يتلون هذه

انا للہ گفتند و ایں آیت را

اور انا للہ کہا اور اس آیت کو

الآية في السكك والأسواق والبيوت

در کوچہ و بازار و خانہ مے خواندند

گلی کوچوں میں اور گھروں میں پڑھتے تھے

ويبكون. وقال حسّان بن ثابت وهو يرثي

و مے گریستند چنانچہ حسان بن ثابت بعد از خطبہ ابوبکر

اور روتے تھے چنانچہ حسان بن ثابت نے حضرت ابوبکر کے خطبہ کے بعد

لـرسـول الـلّٰه صلی الله علیه وسلم بعد خطبة أبی بکر

در مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔

رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِی عَلَيْکَ النَّاظِرُ

تو مردمک چشم من بودی اکنوں از فقدان تو چشم من نابینا شد

تو میری آنکھ کو پتلی تھی اب تیرے جاتے رہنے سے میں اندھا ہو گیا

مَنْ شَاءَ بَعْدَکَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْکَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

بعد از مردنت ہر کہ خواہد بمیرد من بر جان تو مے لرزیدم

تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا ڈر تھا

یـریـد أن خـوفـی کـلـه کـان عـلیک، فـإذا مـتَّ

﴿۱۵۱﴾

یعنی ہمہ خوف من از بابت جان تو بود چوں تو مردی

یعنی مجھے تو سارا یہی ڈر تھا کہ کہیں تو نہ مر جائے لیکن اب جبکہ تو ہی مر گیا

فـلا أبـالـی أن یـمـوت موسٰی أو عیسٰی فـانظـروا

اکنوں من ہیچ باک ندارم کہ موسیٰ بمیرد یا عیسیٰ بمیرد۔ پس نگاہے بفرمائید

تو اب مجھے کچھ پروا نہیں کہ موسیٰ مرے یا عیسیٰ مرے۔ اب غور کرو کہ

إلیهـم کیف أحبّـوا نبیّهـم و کیف کـان تـصـدر

کہ اوشاں نبیٔ خود را چہ قدر دوست مے داشتند و چہ طور آداب محبت

وہ اپنے نبی کو کس قدر دوست رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے آداب

مـنهـم آداب الـمـحبّة و آثـارهـا أیهـا الـمجـادلون .

و نشان آں ازوشاں آشکار مے شدند

اور نشان اُن سے ظاہر ہوتے تھے۔

وانظروا كيف اقتضتُ غيرتهم أنهم ما رضوا

و نیز نگاہے بکنید کہ غیرت ایشاں ہرگز روا نداشت کہ بعد موت رسول اللّہ

اور یہ بھی غور کرو کہ ان کی غیرت نے ہرگز نہ چاہا کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

بحياة نبى بعد موت رسول اللّه، فهُدُوا إلى

صلی اللّٰہ علیہ و سلم بر حیات ہیچ کدام نبی راضی بشوند پس خدا او شاں را

کی موت کے بعد کسی نبی کی حیات پر راضی ہو جائیں پس خدا نے ان کو

الصراط كما يُهدَى العاشقون. واجتمعت

ہماں طور راہ حق بنمود کہ عاشقان را مے نماید و

اس طرح سے حق کی راہ دکھلائی جس طرح عاشقوں کو دکھلاتا ہے۔ اور

قلوبهم على مفهوم آية قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

دل ہائے ایشاں بر مفہوم آیت قد خلت من قبله الرسل اتفاق کردند

ان کے دلوں نے قد خلت من قبله الرسل کی آیت کے مفہوم پر اتفاق کر لیا۔

وآمنوا به وكانوا به يستبشرون. ثم أتيتم

و بہ آں ایمان آوردند و شادمانی ہا کردند پس

اور اس پر ایمان لائے اور اس پر خوش ہوئے۔ پھر صحابہ کے بعد

بعدهم.. مَا قدّرتم نبيّكم حقّ قدره وتقولون ﴿۱۵۲﴾

بعد از اصحاب نوبت بشما رسید۔ شما رعایت حق و قدر نبی ہیچ بجا نیا وردید۔ وے گوئید

تمہاری باری آئی تم نے اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنے کا حق تھا۔ اور کہتے ہو

ما تقولون. أتأمركم محبّتكم بنبيّكم أن يّبقٰى

آنچہ مے گوئید آیا محبت شما روا دارد کہ عیسیٰ

جو کچھ کہتے ہو۔ کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسیٰ

عیسٰی علی السماء حیًّا وقد مضٰی ألفٌ وقریب

بر آسمان زندہ باشد و نبیٔ ما از مدّت چہاردہ صد

آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبی چودہ سو برس

مِن ثُلُثہ علی موت رسول اللّٰہ؟ ساء ما تحکمون.

شربت ممات چشیدہ است

سے وفات یافتہ ہوں۔

أرَضِیتم بأن یکون نبیکم مدفونًا فی التراب

آیا بایں خورسند ہستید کہ نبیٔ شما در مدینہ زیر زمین

کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تمہارے نبی مدینہ میں زمین کے نیچے

فی المدینۃ، وأمّا عیسٰی فھو حیّ إلٰی ھذا الوقت؟

مدفون و لیکن عیسٰی تا ایں زمان زندہ باشد

مدفون ہوں لیکن عیسٰی اس وقت تک زندہ ہو

اتقوا اللّٰہ أیھا المجترء ون .قد کان إجماع

اے دلیران بیباک از خدا بترسید و ایں اجماع

اے بے باکو! خدا سے ڈرو اور یہ پہلا اجماع تھا جو

الصحابۃ علی موت عیسٰی أوّلَ إجماع انعقد

اول بود کہ باتفاق جمیع صحابہ در اسلام منعقد گردید

تمام صحابہ کے اتفاق سے اسلام میں منعقد ہوا

فی الإسلام باتفاق جمیعھم، وما کان فرد

و فردے از افراد

اور کوئی فرد بھی

﴿۱۵۳﴾

خارجًا منه كما أنتم تعلمون .وهذا منّة

ازیں اجماع بیرون نماند۔ و ایں احسان

اس اجماع سے باہر نہ رہا اور یہ حضرت

من الصدّيق رضى اللّه عنه على رقاب المسلمين

صدیق است رضی اللّٰہ عنہ بر گردن ہمہ مسلمانان

صدیق رضی اللّٰہ عنہ کا تمام مسلمانوں کی گردن پر احسان

كلهم أنه أثبتَ بنصّ القرآن موتَ الأنبياء

کہ موت ہمہ انبیاء و موت عیسٰی را بنص قرآن

ہے کہ انہوں نے تمام انبیاء کی موت اور عیسٰی کی موت کو قرآن سے

كلهم وموتَ عيسٰى، فهل أنتم شاكرون؟ ثم

ثابت فرمود آیا شکر مے کنید باز

ثابت کیا۔ کیا تم مشکور☆ ہو؟ پھر

خلَف مِن بعدهم خلفٌ يتركون القرآن

برجائے ایشاں آں کساں نشستند کہ قرآن را مے گذارند و

ان کی جگہ وہ لوگ بیٹھے جو قرآن کو چھوڑتے ہیں اور

ويخالفون الرحمٰن وعلى اللّه يفترون .وقد

خلاف رحمٰن مے کنند و بر خدا دروغ مے بندند و

رحمٰن کے خلاف کرتے ہیں اور خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور

علموا أن القرآن توفّى المسيح، وكرّر البيان

خوب مے دانند کہ قرآن مسیح را وفات مے دہد و مکرر ایں معنی را

خوب جانتے ہیں کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور دوبارہ اس کو صاف

☆ روحانی خزائن میں مشکور کی بجائے شکر گزار لکھا گیا ہے جو درست معلوم ہوتا ہے (ناشر)

الصریح، ومنعه من الصعود إلى السماء ، وبشّر

صاف بیان مے فرماید و از صعود بر آسمان او را باز مے دارد و

طور پر بیان فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھنے سے اس کو روکتا ہے اور

المسلمين بأن خاتم الخلفاء ومسيح هذه

مسلماناں را مژدہ مے دہد کہ خاتم خلفا و مسیح ایں امت از

مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ خاتم الخلفاء اور اس امت کا مسیح

الأمّة ليس إلّا من الأمّة، فأىّ مسيح بعدى ﴿۱۵۴﴾

ہمیں امت خواہد بود پس بعد ازیں انتظار کدام مسیح

اسی امت میں سے ہوگا اب اس کے بعد کون سے مسیح کا

ينتظرون؟وقالوا ما نرى ضرورة مسيح وكفانا

مے کشند و مے گویند ما احتیاج بمسیح نداریم و

انتظار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح کی ضرورت نہیں اور

القرآن، وقد كذّبوا كتاب اللّه وهم يعلمون .

قرآن مارا کافی است ازیں گفتگو دانستہ کتاب خدا را تکذیب مے کنند

قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ جان بوجھ کر خدا کی کتاب کی تکذیب کر رہے ہیں۔

ولو كانوا يتبّعون القرآن لما كذّبونى، لأن

و اگر اتباع قرآن کردندے تکذیب من نہ نمودندے زیرا کہ

اور اگر قرآن کا اتباع کرتے تو میری تکذیب نہ کرتے کیونکہ

القرآن يشهد لى ولكنهم كذّبوا، فثبت أنهم

قرآن گواہی من مے دہد لیکن اوشاں تکذیب مے کنند از ایں جا ثابت شد کہ

قرآن میری گواہی دیتا ہے لیکن وہ جھٹلاتے ہیں یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ

یتصلّفون وبالقرآن لا یؤمنون .وتکذِب

اوشاں لاف بیہودہ مے زنند و با قرآن ایمان ندارند و زبان اوشاں

بیہودہ لاف مارتے ہیں اور قرآن پر ان کا ایمان نہیں اور ان کی زبان

ألسنهم، وليس فی قلوبهم إلا الدنيا، وإليها

حرف دروغ مے زند و در دل اوشاں بغیر حبّ دنیا نیست و بالکلیہ بہ دنیا

جھوٹ بولتی ہے اور ان کے دل میں دنیا کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں اور اس کی

یتمایلون .ویرون أن المُلک قد زُلزل و

مائل ہستند۔ و مے بینند کہ ملک در زلزلہ و جنبیدن آمدہ و

طرف مائل ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ملک میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔اور

حلَّ السّامُ وهدَّر الحِمامُ ثم لا یرجعون .

مرگ عام نازل شدہ و موت ہمچو کبوتر آوازہا برداشتہ باز رجوع نمی آرند

عام موت پڑ رہی ہے اور موت کبوتر کی طرح آوازیں کر رہی ہے پھر رجوع نہیں کرتے

أفلم ینظروا إلى مفاسد الأرض فتکون لهم

کاش نگاہے بر فساد ہائے زمین مے کردندے تا

کاش! زمین کے فسادوں کو دیکھتے تب ان کی آنکھیں

قلوب یعقلون بها، ولکنهم قوم یستکبرون . ﴿۱۵۵﴾

دل دانا چشم بینا باوشاں دست دادے و لیکن اینہا قومے گردن کش ہستند

کھلتیں اور عقل آتی لیکن یہ ایک متکبر قوم ہے۔

أیکفرون بآدم هذا الزمان وقد خُلق على

آیا انکار آدم ایں زمان مے کنند حالانکہ بر پشت زمین

کیا اس زمانہ کے آدم کا کفر کرتے ہیں حالانکہ زمین کی پیٹھ پر

الأرض مِن كل نوع دابة أفلا ينظرون؟ وتراءى

ہرگونہ دابہ پیدا گردیدہ است آیا نگاہ نمے کنند

ہر ایک قسم کی دابہ پیدا ہو گیا ہے کیا نہیں دیکھتے

بعض الناس كالكلاب، وبعضهم كالذئاب،

بعضے مردم مانند سگاں گردیدہ اند و بعضے گرگ

بعض لوگ کتوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح

وبعضهم كالخنازير، وبعضهم كالحمير،

و بعضے خنزیر☆

اور بعض سؤروں کی طرح

وبعضهم كالأفاعي يلدغون. وما مِن حيوان

و بعضے مانند مار نیش مے زنند۔ و ہیچ کدام حیوانے نیست

اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں۔ اور ایسا کوئی جانور نہیں

إلا وظهر كمثله حزبٌ من النّاس وهم

کہ گروہے از مردم مانند وے نشدہ و در افعال

کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں

كمثلها يعملون. وكذالك فتَقَتِ الأرض

و اعمال مشابہ بہ وے نشدہ اند۔ و ہمچنیں زمین شگافتہ شد

اس کے مشابہ نہ ہو اور ایسا ہی زمین بھی ایسی پھٹی جیسے

حقَّ فَتْقِها، ألم يأنِ أن يخلق اللّٰه آدم بعدها

چنانکہ حق شگافتن بود آیا تا ہنوز وقت نیامد کہ بعد زیں حیوانات خدا آدم را پیدا کند

پھٹنے کا حق تھا۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے

☆ ایڈیشن اول میں سہو کتابت سے ’’و بعضهم كالحمير‘‘ کا ترجمہ اردو اور فارسی میں رہ گیا ہے البتہ روحانی خزائن میں فارسی ترجمہ ’’و بعضے خراں‘‘ اور اردو ترجمہ ’’اور بعض گدھوں کی طرح‘‘ لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

وينفخ فيه روحه، ولا تبديلَ لسُنّة اللّه

و روح خود را درو بدمد اے عاقلاں نیکو بدانید کہ سنت اللّٰہ

اور اپنی روح اس میں پھونکے اے عقلمندو! خوب جان لو کہ اللّٰہ کی سنت

﴿۱۵۶﴾

أيها العاقلون. وإذا قيل لهم سارِعوا إلى

ہرگز تبدیل نمے شود و ہر گاہ بایشاں گفتہ شود کہ ہر چہ زود تر در خدمت

ہرگز نہیں بدلتی اور جس وقت ان سے کہا جائے کہ بہت جلد

خليفة اللّه، واتّبعوا ما كشف اللّه عليه،

خلیفۃ اللہ حاضر بشوید و پیروئ ملہمات و مکشوفات او بکنید

خلیفۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور اس کے الہاموں کی پیروی کرو

لعلكم تُرحمون، رأيتَهم تحمرّ أعيُنهم

تا بر شما رحم آوردہ شود۔ چشمہائے شاں

تا کہ تم پر رحم کیا جائے ان کی آنکھیں

من الغيظ، وقالوا ما كان لنا أن نتّبع جاهلا

از جوش خشم خون آلود مے گردند و مے گویند مارا چہ شد کہ پیروی جاہلے بکنیم

غصے سے سرخ ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایک جاہل کی پیروی کریں

ونحن أعلم منه، فعليه أن يبايعنا، أنُبايع

حالانکہ ما از وے عالم تر ہستیم بلکہ باید کہ او بیعت ما بکند آیا ما بیعت ہمچو

حالانکہ ہم اس سے زیادہ عالم ہیں بلکہ چاہیے کہ وہ ہماری بیعت کرے۔ کیا ہم ایسے شخص کی

الذی لا يعلم شيئا وإنّا لعالمون .فليصبروا

شخصے بجا آریم کہ از علم چیزے نداند و ما عالم بزرگ ہستیم پس باید کہ صبر بکنند

بیعت کریں کہ اس کو علم سے کچھ حصہ نہیں اور ہم عالم ہیں۔ پس چاہیے کہ صبر کریں

حتی یرجعوا إلی ربهم ویطّلعوا علی صورهم،
تا آنکہ بسوئے پروردگار خویش باز بروند و بر صورتہائے خود آگاہ بشوند
یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اپنی صورتوں سے واقف ہوں

وذَرُهم وما یکیدون. وقد وسَم اللّٰه علی
و بگذار او شاں را و بد اندیشی ہائے اوشاں را و آشکار گردیدہ است کہ خدا بر بینی ہائے اوشاں
اور ان کو اور ان کی بد اندیشیوں کو جانے دے۔ اور ظاہر ہو گیا ہے کہ خدا نے ان کی

خراطیمهم، وأظهر حقیقة علومهم، ثم لا
داغ گذاشتہ و حقیقت علم ایشاں را طشت ازبام فرمودہ بایں ہمہ شرمندہ
ناکوں پر داغ دیا ہے اور ان کے علم کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ اور باوجود اس

یتندّمون. وإذا دُعوا إلی الحق تعرف فی
و پشیمان نمے شوند و ہر گاہ ایشاں را بسوئے حق خواندہ شود
سب کے شرمندہ اور پشیمان نہیں ہوتے اور جس وقت ان کو حق کی طرف بلایا جائے

وجوههم المنکَر، ویمرّون علینا وهم یسبّون. ﴿۱۵۷﴾
چیں بر جبین مے شوند و دشنام بر زبان از پیش ما مے گزرند
تیوری چڑھاتے ہیں اور گالیاں دیتے گزر جاتے ہیں۔

أولئک الذین طبع اللّٰه علی قلوبهم، وأعمی
ایشاں کسانے ہستند کہ خدا بر دل شان مہر زدہ و
یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر خدا نے مہر لگائی اور

أبصارهم، وطمس وجوههم، فهم لا یؤانسون.
چشم شاں را کور ساختہ و رو ہائے ایشاں نگوں کردہ پس ایشاں انس نمے ورزند
ان کی آنکھ کو اندھا کیا۔ اور ان کے مونہوں کو اوندھا کر دیا پس وہ انس نہیں پکڑتے۔

وإنهم ينتظرون المسيح من السماء، ويفرحون
و ایشاں چشم در راہ مسیحے از آسمان نشستہ اند و برآں
اور وہ آسمان سے ایک مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان باتوں پر

بكلمات مدسوسة أُدخلت في الإسلام بسبب
کلمات شاد مے شوند و ناز مے کنند کہ نصاریٰ بعد از اسلام آوردن در اسلام
خوش ہوتے ہیں اور ناز کرتے ہیں جو باتیں نصاریٰ نے اسلام لانے کے بعد

النصاری عندما كانوا يُسلِمون. وكيف ينزل الذي
داخل کردند و چگونہ ممکن است کہ
اسلام میں داخل کیں۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح آئے

أُنزلَ عليه الإنجيل وقد قال القرآن: مِنْكُمْ☆، فهل
آں مسیح نازل شود کہ بروے انجیل فرود آمد حالانکہ قرآن منکم فرماید
جس پر انجیل اتری تھی حالانکہ قرآن منکم فرماتا ہے۔

يُهلَك إلا الكاذبون. أ نُزِّلَ عليهم قرآن آخر،
پس ہلاک نشود مگر شخصے دروغ زن۔ آیا بر ایشاں قرآن دیگر نازل کردہ شدہ
پس جھوٹا ہی ہلاک ہوتا ہے۔ کیا ان پر دوسرا قرآن اترا ہے۔

☆ الحاشیہ

سمعت ان بعض الجهال يقولون ان المهدى من بنى فاطمة. فكيف يقول
شنیدم کہ بعض جاہلاں مے گویند کہ مہدی از بنی فاطمہ ظہور خواہد کرد۔ پس چگونہ ایں شخص
هذا الرجل انى انا المهدى المعهود وانه ليس منهم فالجواب ان اللّٰه
مہدی معہود تواند شد و ایں از بنی فاطمہ نیست پس جواب ایں است کہ
يعلم حقيقة الاحوال وحقيقة النسب والأل. و معذالك انى انا المهدى الذى
حقیقت نسب و آل خدا میداند و باوجود ایں من آں مہدی ہستم کہ
هو المسيح المنتظر الموعود. و ما جاء فيه انه من بنى فاطمة فاتقوا اللّٰه و الساعة الحاطمة. منه
مسیح موعود است و در ہیچ روایتے نیامدہ کہ از بنی فاطمہ خواہد بود پس از خدا و از قیامت بترسید۔ منه

﴿۱۵۷﴾

أو شابهوا اليهودَ فحرّفوا كما كانوا يحرّفون؟
یا مشابہت با یہوداں پیدا کردہ اند کہ مثل او شاں تحریف را پیشہ گرفتہ اند۔ و ثابت است
یا یہودیوں کی طرح ہو کر تحریف کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ اور ثابت ہے

وإن القرآن قد توفّى المسيح، والمسيحُ أقرّ به ﴿۱۵۸﴾
کہ قرآن مسیح را وفات مے بخشد و مسیح در قرآن اعتراف
کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور مسیح قرآن میں اپنی موت کا

في القرآن، ألا يتدبّرون قوله فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي، أم
بمرگ خود نماید آیا اندیشہ نمی کنند در قول وے فلمّا توفّیتنی یا
اقرار کرتا ہے کیا اس کے قول فلمّا توفّیتنی میں غور نہیں کرتے یا

على القلوب أقفالها أم هم عمون؟ وإن القرآن
آیا بر دل ایشاں قفل زدہ اند یا کور ہستند و قرآن
ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں یا اندھے ہیں اور قرآن

أشار في أعداد سورة العصر إلى وقتٍ مضٰى
در عدد ہائے سورہ عصر بحساب قمری اشارہ بسوئے وقتے مے کند کہ
سورۃ عصر کے اعداد میں قمری حساب سے اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو

من آدم إلٰى نبينا بحساب القمر، فعُدّوا
از آدم تا نبیٔ ما سپری شدہ است پس بشمارید
آدم سے ہمارے نبی تک گذرا ہے پس اگر

إن كنتم تشكّون. وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنّي
اگر شکے دارید۔ و ہر گاہ ایں متحقق شد پس بدانید کہ من
شک ہے تو گن لو۔ اور جب یہ تحقیق ہو گیا تو جان لو کہ میں

خُـلـقـتُ فـی الألف السـادس فی آخر أوقاته کما خُلق

در آخر اوقات ہزار و ششم آفریدہ شدہ ام چنانکہ آدم

چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم

آدم فـی الیـوم السادس فی آخر ساعاته، فلیس لمسیحٍ

در روز ششم در ساعت آخری وے مخلوق شد پس بدون من برائے مسیحے دیگر

چھٹے دن میں اس کی آخری ساعت میں پیدا کیا گیا پس میرے سوا دوسرے مسیح

مِـن دونـی مـوضعُ قدم بعد زمانی إن کنتم تفکّرون ولا

جائے قدم گذاشتن بعد وقت من نیست اگر فکر بکنید و

کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور

تظلمون .فأنا صاحب الزمان لا زمان بعدی، فبأی زمان

﴿۱۵۹﴾

بیداد اختیار نکنید۔ پس من صاحب زمان منتظر ہستم و بعد از من ہیچ زمانے نیست و آں

ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحب زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں اور اے جھوٹو!

تُـنــــزِلـون مسیـحـکـم الـمفروض أیهـا الکـاذبون؟ و

کدام زمان خواہد بود کہ در وے اے دروغ زنان مسیح فرضی و خیالی خود را فرود خواہید آورد

وہ کون سا زمانہ ہو گا جس میں تم اپنے فرضی اور خیالی مسیح کو اتارو گے اور

قـد اتّـفـق عـلـی هذه العِدّة التوراةُ والإنجیل

و بر ایں وقت و زمان تورات و انجیل و قرآن ہمہ متفق ہستند

اس وقت اور زمانہ پر تورات اور انجیل اور قرآن سب متفق ہیں۔

والـقـرآن، فـاسـألـوا أهـل الـکـتـاب إن کنتم ترتابون .

اگر شک دارید از اہل کتاب پرسید۔

اگر شک ہے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

وقد مضٰی آخر الألف السادس، وما بقی وقتُ

چنانچہ آخر ہزار ششم بگذشت و بعد ازاں

تحقیق ہزار ششم کا آخر گزر گیا۔ اور اس کے بعد

نزول المسیح بعده، وإن فی هذا لآیة لقوم

برائے نزول مسیح ہیچ وقتے و موقعے نماند و البتہ در ایں برائے طالبان نشانے مے باشد

مسیح کے نازل ہونے کے لئے کوئی وقت اور موقعہ نہ رہا اور البتہ اس میں طالبوں کے لئے ایک

یطلبون .وکان هذا مِن معالم الموعود فی

و ایں امر در قرآن از نشانہائے آں موعود بود

نشان ہے اور یہ بات قرآن میں اس موعود کی نشانیوں میں سے تھی

القرآن ویعلمها المتدبّرون .وإن الألف

وایں را تدبر کنندگاں مے دانند۔ و البتہ ہزار ششم

اور اس کو تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور البتہ چھٹا ہزار

السادس کالیوم السادس الذی خُلق فیه

چوں آں روز ششم است کہ درو آدم پیدا کردہ شدہ بود

اس چھٹے دن کی طرح ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا تھا

آدم، وإنّ یومًا عند ربک کألف

چنانکہ خداوند حکیم مے فرماید کہ یک یوم نزد پروردگار تو

جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک

سنةٍ ممّا تعُدّون.

چوں ہزار سال است از آنچہ شمار مے کنید۔

ہزار سال کی طرح ہے تمہارے حساب سے۔

﴿۱۶۰﴾

اَلبابُ الخَامِس

یا أهل الدهاء والاتّقاء من الناظرين ! اعلموا

اے ناظرین خدا ترس و دانشمند! آگاه باشید

اے خدا ترس اور عقلمند ناظرین! آگاہ رہو

أن زماننا هذا هو آخر الزمان☆ وأنا من الآخِرين .

کہ ایں زمانِ ما ہماں آخر زمان است و من از آخرین ہستم

کہ یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے اور میں آخرین میں سے ہوں

وإن يومنا هذا يوم الجمعة حقيقةً، وقد

وایں یوم ما فی الحقیقت یوم جمعہ مے باشد زیرا کہ دریں

اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں

جُمعت فيه أناسُ ديارٍ وأرضين، وجُمعتْ

مردم ہر ملک و ہر زمین جمع کردہ شدہ اند و نیز دریں یوم

ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں

الحاشیۃ

☆ لا يقال ان ساعة القيامة مخفيةٌ فلا يجوز ان يقال لزمان انه هو اٰخر الازمنة ﴿۱۶۰﴾

جائز نیست کہ کسے ایں اعتراض کند کہ ساعت قیامت مخفی است۔ پس چگونہ زمانے را از زمانہ تو ان گفت کہ ایں آخر زمانہ است

فانا لا نعيّن الساعة بل نقول انها غير معين فی هٰذه الساعات المعينة. ولا شک انّ القران

چرا کہ ما ساعت قیامت را معین نے کنم بلکہ مے گویم کہ آں ساعت دراں ساعت ہائے معینہ نیز غیر معیّن است و ہیچ شک نیست کہ قرآن

شبّه الوف الدنيا بايام الخلقة فيستنبط من هذا كل ما قلنا كما لا يخفى على ذوى الفطنة.منه

ہزار ہائے دنیا را بایّام پیدائش تشبیہ دادہ است پس ہمہ آنچہ گفتم ازیں تشبیہ قرآنی ہم استنباط تواں کرد۔ منہ

﴿۱۶۱﴾

كل ما تحتاج إليه نفوس الناس من سعادة الدنيا

ہر چیزے از سعادت دنیا و دین جمع کردہ شدہ است کہ مردم را حاجت بآں افتد

دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے

والدين ومن أنواع العلوم والمعارف وأسرار

و نیز ہر گونہ علوم و معارف و اسرار شرع متین

اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار

الشرع المتين، وزُوّجت النفوس، فترى كلّ

فراہم آمدہ اند و مردم را باہم تزویج و تعلق پیدا شد چنانچہ

جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا کہ دیکھتے

بابورة تأتي عند إصباحها وإمسائها بأفواج

مے بینید کہ ہر گاری آتشین صبح و شام فوج فوج

ہو کہ ہر ایک ریل گاڑی صبح اور شام مشرق اور مغرب کے گروہ در گروہ

من المشرّقين والمغرّبين، وجُمعتْ بها

اہل مشرق و مغرب را مے آرد و بسبب آں ثمرہ ہائے

لوگ لاتی ہے اور اس کے باعث مشرق اور مغرب

ثمار المشرق والمغرب بإذن الله أرحم الراحمين،

مشرق و مغرب باذنِ خدا جمع آمدہ اند

کے میوے خدا کے حکم سے جمع ہو گئے ہیں۔

وفي آخر الأمر يجمع الله فيه شَمْلَ ديننا رحمةً

و امید ہست کہ در آخر کار خداوند رحیم پراگندگی دین ما را مبدل بجمعیت خواہد کرد

اور امید ہے کہ آخر کار رحیم خدا ہمارے دین کی پراگندگی کو دور کر دے گا

علـى هـذه الأمّة وعـلـى الـعـالمين، ويُنجّى الخَلق من

و خلق را از

اور خلقت کو اس

شـفـا حُـفـرة كـانـوا عـليهـا ..وعـدٌ مـن الـلّــه وهـو

کنارہ آں مغاکے رستگار خواہد ساخت کہ براں استادہ اند۔ ایں وعدہ ایست از خدا و او

گڑھے کے کنارے سے ہٹا لے گا جس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ

أصـدق الـصــادقيـن، ويـظهــر الإسلام على الأديـان ﴿۱۶۲﴾

صادق ترین راست گویان است و اسلام بر ہمہ دین‌ہا غالب خواہد آمد

سب سچ بولنے والوں سے زیادہ سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا

كـلهــا، وتـرى جـمـعًــا مـن كـل قـوم يـدخلون فيـه

و جماعت‌ہا از توبہ و خلوص دل از میان ہر قوم در آں داخل شوند

اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔

تـوّابيـن .فــلا شكّ أن زمــنـنــا هــذا جُـمـعةٌ، تشهـد

پس شکے نیست کہ ایں وقت ما جمعہ ایست کہ آسمان و

پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔ اور آسمان

الأرض والسـمـاء عليه، وقد جُمع فيه كل ما تفرّقَ فى

زمین براں گواہی دہند و در وے ہر چیزے جمع گردیدہ کہ در پیشینیاں

اور زمین اس پر گواہی دیتے ہیں اور اس میں وہ ہر ایک چیز جمع ہو گئی ہے جو اگلوں میں

الأوّليـن .وإنــى خُــلـقــتُ فــى هــذه الـجـمـعة فـى

پراگندہ بود۔ و من در ایں جمعہ

پراگندہ تھی۔ اور میں اس جمعہ میں

ساعة العَصر والعُسر للإسلام والمسلمين، كما

در ساعت عصر و در وقتیکہ اسلام و مسلمانان را عُسر و تنگی فراگرفتہ بود مخلوق شدہ ام

عصر کے وقت اور ایسے وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو تنگی اور عسر نے گھیر لیا تھا پیدا کیا گیا ہوں

خُلق آدم صفيُّ اللّه في آخر ساعة الجمعة. وإن

چنانکہ آدم صفی اللہ در ساعت آخری جمعہ آفریدہ شد و

جیسا کہ آدم صفی اللہ جمعہ کے آخری گھڑی میں پیدا کیا گیا اور

زمانه كان نموذجا لهذا الحين، وكان وقت

البتہ زمانِ آدم برائے ایں وقت بطور نمونہ بود و

آدم کا زمانہ اس وقت کے لئے بطور نمونہ کے تھا اور

عصره ظلًّا لهذا العصر الذي عُصِرَ الإسلام

وقت عصر وے بطور ظل برائے ایں عصر بود کہ در وے گلوئے اسلام

اس کے عصر کا وقت اس عصر کے لئے سایہ کے طور پر تھا کہ اس میں اسلام کا گلا گھونٹا گیا

﴿۱۶۳﴾

فيه وصُبّتْ مصائب على ديننا، وكادت أن

فشردہ شدہ و مصیبت ہا بر دین ما فرو ریختہ و نزدیک است کہ

اور ہمارے دین پر مصیبتیں پڑیں اور قریب ہے کہ

تغرب شمس الدين. وترون في هذه الأيام

آفتاب دین فرو رود و ظاہر است کہ دریں ایّام

دین کا آفتاب غروب ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں

أن نور الإسلام قد عُصر من كثرة الظلام

نور اسلام از بسیاری تاریکی و فرومایگان

اسلام کا نور تاریکی کی کثرت اور

واللئام وصَولِ المخالفين بالأقلام والمكذّبين .

حملۂ دشمنان با خامہہا و تکذیب کنندگان بکمی آمدہ

لئیموں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی

وكاد أن لا يبقٰى أثر منه لو لم يتداركه فضلُ

و خیل نزدیک بود کہ اثرے از وے نماندے اگر فضلِ خدائے کریم

وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا

اللّٰه الكريم المُعين. فاقتضتْ غيرةُ اللّٰه

اورا باز نہ جستے چنانچہ از ہمیں سبب است کہ غیرت خدا خواست

فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أن يبعث فيه مجدِّدًا يشابه آدمَ، فخلَقني

کہ در وے مجددے را مبعوث فرماید کہ با آدم مشابہ باشد۔پس در ایں یوم

اس میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔پس

فى هٰذا اليوم فى وقت العصر أعنى ساعة

در وقت عصر اعنی در ساعت عُسر مرا

اس دن عصر کے وقت یعنی عُسر کے وقت مجھ کو

العسر وعلّمنى من لدنه وأكرمَ، وأدخلَنى ﴿۱۶۴﴾

بیافرید و مرا از پیش خود بیاموخت و بنواخت و در سلک

پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور اپنے

فى عباده المكرمين، وجعلنى حَكَمًا للأقوام

بندگان بزرگ خود مرا در آورد۔ و مرا حَکَم ساخت برائے آناں کہ

بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو اختلاف کرتے ہیں

الذین یختلفون وھو أحکم الحاکمین .ورأی

اختلاف مے کنند و او احکم الحاکمین است۔ و مردم آشکار

حکم بنایا اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا

القومُ أن اللّٰہ نصرنی، وفی کل أمرٍ أیّدنی، وطرَدوا

دیدہ اند کہ خداوند بزرگ مرانصرت مے بخشد ودر ہر امر تائید من مے کند و مردم مرا برانند

دیکھ لیا ہے کہ خداتعالیٰ میری مدد کرتا ہے اور ہر بات میں میری تائید کرتا ہے اورلوگوں نے مجھے نکال

فآوانی، وصالوا فحمانی، وزاد جماعتی وقوّی

ولیکن او مرا در پیش خود جاداد و اوشاں برمن فرو ریختند ولے اومرا محفوظ بداشت وجماعت مراافزونی

دیالیکن اُس نے مجھےاپنے پاس جگہ دی اوروہ مجھ پرٹوٹ پڑےلیکن اُس نے مجھےمحفوظ رکھااورمیری جماعت بڑھائی

سلسلتی، فألقاھم فی التحیّر فضلُ اللّٰہ علیّ،

بخشید و سلسلہ مرا قوت مرحمت فرمود۔ پس ظن بد وفضلِ خداکہ برمن بود اوشاں رادرحیرت بیفگند

اور میرے سلسلہ کو قوت دی پس بدظنی اور خدا کے فضل نے جو مجھ پر تھا اُن کو حیرت میں ڈالا

وزادہ سوءُ ظَنّھم، وقالوا أیجعل اللّٰہ رجلا

وگفتند آیا خدا شخصے را

اور کہا کہ کیا خدا ایسے شخص کو خلیفہ

خلیفة فی الأرض وھو یفسد فیھا ویسفک

در زمین خلیفہ مے کند کہ دران خرابی ہا کند و خون ہا فرو ریزد

بناتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے اور خون کرے

الدماء ، فأجابھم اللّٰہ بواسطتی فقال إنّی

پس خدا او شاں را از واسطہ من جواب داد کہ من

پس خدا نے ان کو میری وساطت سے جواب دیا کہ مَیں

﴿۱۶۵﴾

أعلم ما لا تعلمون .وقالوا قُتِل فلان مظلوما،

مے دانم آنچہ شما نمیدانید۔ و گفتند کہ فلاں مظلوم کشتہ شد

وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور کہا کہ فلاں مظلوم مارا گیا

وأُرِيدَ قتلُ فلان من المتنصّرين، ونسبوا

و قتلِ فلاں از نصاریٰ ارادہ کردہ شدہ است و قتل را بمن

اور فلانے عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور قتل کو

القتلَ إلیّ لیُدخِلونی فی الذین یفسدون فی

نسبت دادند تا مرا در آنکساں داخل کنند کہ در زمین فساد

میری طرف منسوب کیا تا کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل کریں جو زمین میں فساد

الأرض ویقتلون الناس ظلمًا وفسادًا، واللّٰہ

برپا مے کنند و از بیداد و فساد مردم را مےکشند و خدا

کرتے ہیں اور ظلم اور فساد سے لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور خدا

یعلم أنی بریء منها، وإنّ کلماتهم هذه لیست

مے داند کہ من ازیں ہا بری ہستم و ایں گفتار ہائے او شاں نسبت بمن بجز

جانتا ہے کہ مَیں اُن سے بری ہوں اور اُن کی یہ باتیں جو میری نسبت ہیں بالکل جھوٹی

إلا بهتان علیّ، واللّٰہ علیم بالظالمین، وهناک

بہتان و دروغ نیست و خدا ظالمان را نیکو مے داند۔ و ازینجاست کہ

اور بہتان ہے اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اِسی لئے

أوحی اللّٰہ إلیّ حکایةً عن قولهم ”أتجعل فیها“

خدا سوئے من از زبان ایشاں وحی کرد کہ ”آیا تو خلیفہ مے کنی

خدا نے میری طرف انہی کی زبانی وحی کی کہ ”کیا تو خلیفہ بناتا ہے

إلـى قولـه ’’إنی أعلم ما لا تعلمون‘‘، عبرةً للمجترئين.

در زمین‘‘ تا قول ’’من میدانم آنچہ شمانمے دانید‘‘ وایں بجہت آں فرمود کہ جرأت کنندگان راعبرتے

زمین میں‘‘اس آیت تک کہ انّی اعلم مالا تعلمون۔اور یہ اس لئے فرمایا کہ جرأت کرنے والوں کوعبرت

ومـا جـرتْ هـذه الأقـوال عـلـى ألسـنـهـم إلا ليُتمّوا

حاصل آید۔ و ایں گفتارہا بر زبان ایشاں بجہت آں جاری شدہ کہ خبر خداوندی را

حاصل ہو۔ اور یہ باتیں ان کی زبان پر اس لئے جاری ہوئیں تا کہ خداتعالیٰ کی اِس

نبـأ اللّـه الـذی سبق مـن قبْـل وليُثبتـوا مـضـاهـاتـی

﴿۱۶۶﴾

اتمام کنند کہ پیشتر مذکور شدہ بود و بجہت آنکہ مشابہت من با آدم

خبر کو پوری کریں جو پہلے مذکور ہو چکی اور اس لئے کہ میری مشابہت

بـآدم فـی تهـمة الـفسـاد وسفک الدمـاء ، فـأجـابهم

در تہمت فساد و خونریزی ثابت کنند پس خدا ایشاں را

آدم سے فساد اور خونریزی کی تہمت میں ثابت کریں پس خدا نے ان کو

الـلّـه بـوحيـه وقـد طُبـع وأُشيـعَ هـذا الـوحـی قبـلَ

بذریعہ وحی خود جواب داد۔ و ایں وحی پیش از

اپنی وحی کے ذریعہ سے جواب دیا۔ اور یہ وحی

قتـل الـمشـرِک الـذی يـزعـمـون فيـه كـأنـی قتلتُـه

قتل آں مشرک کہ درباره آں گمان مے کنند کہ من او را کشت ام

اس مشرک کے قتل سے پہلے جس کی نسبت اُن کا گمان ہے کہ مَیں نے اُسے قتل کیا ہے

وقبـلَ مـوتِ نـصـرانـیٍّ يـزعـمون فيـه كَـأنَّ أصحـابی

و پیش از موت آں نصرانی کہ نسبت باو گمان مے برند کہ دوستانِ من برائے

اور اس نصرانی کی موت سے پہلے جس کی نسبت ان کا گمان ہے کہ میرے دوستوں نے

صالوا لقتله، فالحمد لِلّٰه الذی دافعَ عنی بکلمات

قتل وے برو حملہ کردند چاپ و شائع گردیدہ بود۔ پس ستایش برائے آں خدائے کہ از طرف من

اس کے قتل کے لئے اس پر حملہ کیا چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ پس تعریف ہو اس خدا کی کہ جس نے میری طرف سے

قیلت فی آدم وھو خیر المدافعین .ھو الذی

باآں گفتارہا دفاع فرمود کہ در حق آدم گفتہ شدہ بودند۔ وخدا بہترین دفاع کنندگان است۔ ہموں

ان باتوں کے ساتھ مدافعت کی جو آدم کے حق میں کہی گئی تھیں اور خدا سب دفاع کرنے والوں سے بہتر ہے

ردَّ بی شمسَ الإسلام بعدما دنت للغروب،

خدائے کہ بذریعہ من آفتابِ اسلام را در وقتیکہ قریب بغروب شدہ بود باز پس گردانید

وہی خدا جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا

فکأنّھا طلعتُ من مغربھا وتجلّت للطالبین .

پس گویا دیگر بار از مغرب خود طلوع کرد و برائے طالبان تجلّی فرمود

پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلّی فرمائی

﴿۱۶۷﴾

وإنّ مَثلی عند ربّی کمثل آدم، وما خُلقتُ إلا

وہر آئینہ مثل من نزد پروردگار من مثل آدم ہست و من مخلوق نشدہ ام مگر

اور بے شک میرے پروردگار کے نزدیک میری مثال آدم کی مثال ہے اور مَیں پیدا نہیں کیا گیا مگر

بعدما کثرتُ علی الأرض النَّعَمُ والسباع والدود

بعد ازاں کہ بر زمین چہارپایاں و درندگان و موراں

اس کے بعد کہ زمین پر چوپائے اور درندے اور چیونٹیاں

والضباع وکثر کل نوع الدواب علی ظھرھا،

و گفتاراں بسیار گردیدند و ہرگونہ وحشی ہا را بر پشت آں بسیارے

اور بوڑھے بھیڑیے کثرت سے پھیل گئے اور ہر ایک قسم کے وحشیوں نے جہاں تک اُن سے

وخالفَ بعضها بعضا، وما كان آدم ليملكهم

ہر چہ تمام تر حاصل آمد با یکدیگر پرخاش و پیکار آغاز نہادند۔ وہیچ آدم نبود کہ زمام اختیار آنہا

ہوسکا ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی جھگڑے کی بنیاد ڈالی۔ اور کوئی آدم نہ تھا کہ اُن کے اختیار کی

ويكون حَكَمًا عليهم وفاتحا بينهم، فجعلني الله

را در دست آورد و برآنہا حَکَم گردد و راہ فیصلہ در نزاع آنہا بکشاید۔ لاجرم خدا مرا

باگ کو ہاتھ میں لائے اور ان پر حَکَم بنے اور اُن کی نزاعوں میں فیصلہ کی راہ نکالے۔ لاجرم خدا نے

آدمَ وأعطاني كل ما أعطى لأبي البشر، وجعلني

آدم گردانید و مراہمہ آں چیز بخشید کہ بآدم بخشیدہ بود و مرا

مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو

بُروزًا لخاتم النبيين وسيد المرسلين .والسرّ

بروز خاتم النّبیین و سید المرسلین بگردانید و کشف ایں

خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھید اس میں

فيه أن اللّه كان قضى من الأزل أن يخلُق

حقیقت چنان است کہ خدا از ازل ارادہ فرمودہ بود کہ آں آدم را خواہد آفرید

یہ ہے کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا

آدم الذى هو خاتم الخلفاء فى آخر الزمان كما

﴿۱۶۸﴾

کہ در آخر زمان خاتم خلفاء خواہد بود چنانکہ

کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا جیسا کہ

خلق آدمَ الذى هو خليفته الأول فى شرخ

درآغاز زمان آں آدم را بیافرید کہ خلیفۂ اول او بود

زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا

الأوان، لتستدير دائرة الفطرة، ولِيُشابهَ الخاتمةُ

و ایں ہمہ سبب آں کرد تادائرہ فطرۃ مستدیر گردد

اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ فطرت کا دائرہ گول ہو جائے۔

بالفاتحة، وليكون هذا التشابه للتوحيد

و نیز بجہت آنکہ ایں مشابہت برائے توحید

اور نیز اس لئے کہ یہ مشابہت توحید کے لئے

كسلطان مبين، ولِيدُلَّ المصنوع على صانعه

دلیلے روشن گردد۔ ونیز برائے آنکہ کہ مصنوع با دلالت صوری برصانع

ایک روشن دلیل بن جائے۔ اور نیز اس لئے کہ مصنوع صوری دلالت کے ساتھ

بالدلالة الصوريّة، فإن الهيئة المستديرة

خویش دلالت نماید۔ زیراکہ ہیئت مستدیر

اپنے بنانے والے پر دلالت کرے کیونکہ گول چیز کی ہیئت

تُضاهي الوحدةَ، بل تشتمل على معنى الوحدة،

مانند وحدت مے گردد بلکہ بر معنی وحدت مشتمل می باشد

وحدت کی طرح ہو جاتی ہے بلکہ وحدت کے معنوں میں مشتمل ہوتی ہے

ولذالك يوجد استدارةٌ في كل ما خُلق من

ازینجا است کہ در تمام آفرینش کہ از قسم بسائط است

اِسی واسطے بسائط کی قسم کی پیدائش میں گولائی پائی جاتی ہے۔

البسائط، ولا يوجد بسيط خارجًا من الكُروية.

استدرات یافتہ مے شود۔ و ہیچ کدام چیزے بسیط از کرویت بیروں نیست

اور کوئی بسیط چیز کرویت سے باہر نہیں ہے۔

﴿۱۶۹﴾

ذالک لیعلم الناس أن اللّٰہ ھو الأحد الفرد
و ایں بجہت آں ست کہ مردم بدانند کہ خدائے یگانہ و یکتا است
اور یہ اس لئے ہے کہ لوگ جان لیں کہ خدا واحد اور یکتا ہے

الذی صبّغ کلّ ما خلقہ بصبغ الأحدیۃ،
آنکہ ہمہ آفرینش را برنگ یگانگی رنگین گردانیدہ است
جس نے ساری مخلوقات کو یگانگت کے رنگ سے رنگ دیا ہے

ولیعرفوا أنہ ھو ربّ العالمین. وحاصل الکلام
وبجہت آنکہ بشناسند کہ پروردگار جہاں و جہانیاں ہماں است۔ و حاصل کلام آں کہ
اور اس لئے تا کہ پہچان لیں کہ جہانون کاپروردگار وہی ہے۔ اور حاصل کلام یہ کہ

أن اللّٰہ وترٌ یحبّ الوتر، فاقتضتْ وَحْدتُہ أن
خدا یکتاست ویکتائی را دوست دارد لاجرم یکتائی او خواست کہ
خدا اکیلا ہے اور ایک ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کی یکتائی نے چاہا کہ

یکون الإنسان الذی ھو خاتم الخلفاء مشابھًا
آں انسان خاتم خلفاء باشد مشابہ
کہ وہ انسان جو خلیفوں کا خاتم ہو اُس

بآدم الذی ھو أوّل مَن أُعطیَ خلافۃً عُظمٰی و
بآں آدم بشود کہ اول خلفاء بود
آدم سے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا اور

أوّلُ مَن نُفخ فیہ الروح من رَبّ الوریٰ، لیکون
و اول کسے از مخلوقات بود کہ در وے روح دمیدہ شدہ بود۔ و ایں بجہت آں کرد کہ
مخلوقات میں اول شخص تھا جس میں خدا کی روح پھونکی گئی تھی اور یہ اس لئے کیا

زمــان نوع البشــر كــدائــرة يتــصــل الــنــقــطة الآخــرة

زمانہ نوع بشر مانند آں دائرہ گردد کہ نقطۂ آخری وے

تا کہ نوع بشر کازمانہ اُس دائرہ کی طرح ہو جائے جس کا آخری نقطہ

بـنـقـطتهـا الأولٰى، وليـدل عـلـىّ التوحيد الذى دُعى

با نقطۂ اوّلینش پیوند مےیابد و نیز بجہت آں کہ دلالت برآں توحید بکند کہ

اُس کے پہلے نقطہ سے مل جاتا ہے اور نیز اس لئے کہ اس توحید پر دلالت کرے کہ

إليــه الإنســان .والتــوحيــد أحــبُّ الأشيــاء إلـى ربّنــا

انسان را بسوئے آں خواندہ شدہ است و توحید پروردگار مارا محبوب ترین چیزہاست

جس کی طرف انسان کو بلایا گیا ہے۔ اور توحید ہمارے پروردگار کو سب چیزوں سے زیادہ

الأعــلــى، فــاختــار وَضْـعًـا دوريًّـا فـى خلق الإنســان،

ازیں سبب در آفرینش انسان وضع دَوری را اختیار فرمود

پیاری ہے۔اس لئے انسان کی پیدائش میں وضع دَوری کو اختیار فرمایا۔

فــلــذالک ختَـم عــلــى آدم كـمــا كــان بـدأ مـن

و بہمیں سبب بر آدم ختم نمود چنانکہ در آغاز ابتدا از

اور اسی سبب سے آدم پر ختم کیا جیسا کہ شروع میں آدم سے

آدم فى أوّل الأوان، و إن فى ذالک لآية

آدم نمود و برائے فکر کنندگان دریں نشان بس

ابتدا کیا اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں

لـلـمتـفـكّـريـن. وإنّ آدم آخــر الــزمــان حقيـقةً

بزرگ است۔ و آدم آخر زمان درحقیقت

بڑا بھاری نشان ہے اور آخر زمانہ کا آدم در حقیقت

﴿۱۷۰﴾

هو نبيّنا صلّى اللّه عليه و سلم، والنسبة بيني

نبی کریم ماست صلی اللہ علیہ وسلم و نسبت من با جناب وے

ہمارے نبی کریم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اُس کی

وبينه كنسبة مَن علّم وتعلَّمَ، وإليه أشار

نسبت اُستاد و شاگرد است و بسوئے ہمیں سخن

جناب کے ساتھ اُستاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خداتعالیٰ کا

سبحانه في قوله "وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ"[1]

اشارہ مے کند قول خداوندی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

یہ قول کہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

فـفَكِّرْ في قوله "آخَرِينَ". وأنزل اللّه عليَّ ﴿۱۷۱﴾

پس در لفظ آخـــریـــن فکربکنید۔ و خدا بر من

اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے پس آخـــریـــن کے لفظ میں فکرکرو۔ اور خدا نے مجھ پر

فيض هذا الرسول فأتمَّه وأكملَه، وجذب

فیض ایں رسول کریم فرود آورد و آں را کامل گردانید و

اُس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس

إليَّ لطفه وجُودَه، حتّى صار وجودي وجودَه،

لطف وجود آں نبیؑ کریم را بسوئے من بکشید تا اینکہ وجود من وجود او گردید

نبی کریم کے لطف اور جُود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہوگیا

فمَن دخل في جماعتي دخل في صحابة

پس آنکہ در جماعت من داخل شد فی الحقیقت در صحابہ

پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے

[1] الجمعة:۴

سیدی خیر المرسلین. وهذا هو معنی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ

آقائے من خیرالمرسلین داخل شد۔ و ہمیں معنیٰ است مر لفظ آخرین منھم را

سردار خیرالمرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منھم کے لفظ کے

كما لا يخفٰى على المتدبّرين. ومَن فرّق بينی و

چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست۔ و آنکہ در من و در مصطفیٰ

بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بين المصطفٰى، فما عرفنی وما رأى. وإن

تفریق مے کند او مرا نہ دیدہ است و نہ شناختہ است۔ و ہر آئینہ

تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچاناہے۔ اور بے شک

نبيّنا صلّى اللّه عليه و سلم كان آدمَ خاتمةِ

نبیٔ ما صلی اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدنيا ومنتهى الأيام، وخُلِق كآدم بعد

و پایان روزہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند

اور زمانہ کے دنوں کے منتہیٰ تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کیے گئے

ما خُلق على الأرض كلّ نوع من الدواب ﴿۱۷۲﴾

بعد زاں کہ بر زمین ہر گونہ حشرات

اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وكلّ صنف من السباع والأنعام، ولمّا خلَق

و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہر گاہ

اور چارپائے اور درندے پیدا ہوگئے اور جس وقت

اللّٰه هذه الخليقة من أنواع النَّعَم والسباع

خدا ایں مخلوق را از انواع وحوش و درندہا

خدا نے اس مخلوق کو یعنی حیوانوں اور درندوں

والدود على الأرضين؛ أعنى كلَّ حزب من

و مورہا بر زمین بیافرید یعنی ہر گروہے را از

اور چیونٹیوں کو زمین پر پیدا کیا یعنی

الفاجرين والكافرين، والذين آثروا الدنيا على

فاجراں و کافراں۔ و دنیا پرستاں بر روئے کار آورد

فاجروں اور کافروں اور دنیا پرستوں کے ہر ایک گروہ کو پیدا کیا

الدين، وخلَق فى السماء نجومها وأقمارها وشموسها

و در آسمان ستارہ ہا و مہتاب ہا و آفتاب ہا

اور آسمان میں ستارے اور چاندوں اور سورجوں

أعنى النفوس المستعدّة من الطاهرين المنوّرين،

یعنی نہ نفوسِ مستعدہ را از پاکاں و نورانیاں بظہور آورد

یعنی پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور میں لایا

خلَق بعد هذا آدمَ الذى اسمه محمد وأحمُد،

بعد ازاں آں آدم را خلعت وجود پوشانید کہ اسم او محمد و احمد است صلی اللہ علیہ وسلم

تو بعد اس کے اُس آدم کو وجود کا خلعت پہنایا جس کا نام محمد اور احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم

وهو سيدُ وُلْدِ آدمَ وأتقى وأسعدُ، وإمامُ

کہ اوسردار اولاد آدم و امام آفرینش و از جملہ تقی و سعید است

اور وہ آدم کی اولاد کا سردار اور خلقت کا امام اور سب سے زیادہ تقی اور سعید ہے۔

﴿۱۷۲﴾

الخليقة. وإليه أشار الله فی قوله وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

اور اس کی طرف خداتعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً [1] و

لِلْمَلٰٓئِكَةِ۔۔۔الآیۃ و قسم

لِلْمَلٰٓئِكَةِ الآیۃ اور خدا

بعزة الله و جلاله أنّ لفظ إِذْ يدلّ بدلالة

بعزۃ خداوندی و جلال وے کہ لفظ اذ بادلالت قطعی

کی عزت اور جلال کی قسم کہ اذ کا لفظ قطعی دلالت کے ساتھ

قطعية على هذا المقصود، ويدل عليه سياق

بریں مقصود دلالت مے کند

اس مقصود پر دلالت کرتا ہے۔

الآية وسباقها إن كنتَ لست كاليهود. فلا

واگر تو مانند یہود نیستی سیاق و سباق آیت بر تو ایں راز را بکشاید

اور اگر تو یہود کی طرح نہیں آیت کا سیاق و سباق تجھ پر اس راز کو کھول دے گا

شك أنه آدمُ آخر الزمان، والأُمّةُ كالذُرّية

پس شک نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم آخرالزمان است وامت بجائے ذرّیت

پس شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اورامت اس نبی محمود کی ذرّیت

لهذا النبی المحمود، وإليه أشار فی قوله إِنَّا

ایں نبی محمود است۔ و بسوئے ایں اشارہ مے کند قول خداوندی

کی بجا ہے۔ اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول کا اشارہ ہے

[1] البقرة: ۳۱

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ .فأمعِنْ فيه وتَفكّرْ، ولا

انا اعطيناك الكوثر پس دریں معنیٰ نگاہ و فکر بکن و

انا اعطيناك الكوثر پس ان معنوں میں غور اور فکر کر اور

تكن من الغافلين .وإن زمان روحانية

از غافلاں مباش و زمانہ روحانیت نبی ما

غافلوں میں سے مت ہو۔ اور ہمارے نبی کی روحانیت کا زمانہ

نبيّنا عليه السلام قد بدأ من الألف الخامس

﴿۱۷۴﴾

از الف پنجم آغاز

پانچویں ہزار سے شروع

وكمُل إلى آخر الألف السادس، وإليه أشار

و تا آخر الف ششم کامل شد و بسوئے ایں اشارہ مے کند

اور چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا اور اس کی طرف

في قوله لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ [1] وتفصيل

قول خداوندی کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ و تفصیل ایں

خدا تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے کہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ اور اس مقام کی تفصیل

المقام أن نبيّنا صلى اللّه عليه وسلم قد

مقام آنکہ نبیٔ ما صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

جاء على قدمِ آدم، وأن روحانية آدم قد

بر قدم آدم آمد و روحانیت آدم

آدم کے قدم پر آئے اور آدم کی روحانیت نے

[1] الصفّ:۱۰

طلعت فی الیوم الخامس لِمَا خُلق إلی هذا

در روز پنجم طلوع فرمود زیراکہ تا ایں روز

پانچویں دن میں طلوع فرمایا کیونکہ اس دن تک

الیوم کلّ ما کان من أجزاء هويّته وحقيقة

ہمہ آنچہ از اجزائے ہویت و حقیقت

سب کچھ جو اس کی ہویت کے اجزاء سے اور اسکی ماہیت

ماهيّته، فإن الأرض بجميع مخلوقاتها و

ماہیت وے بود پیدا گردید۔ چہ کہ زمین مع ہمہ مخلوقات وے و

کی حقیقت سے تھا پیدا ہو گیا۔ کیونکہ زمین اپنی تمام مخلوق کے ساتھ اور

السماء بجميع مصنوعاتها كانت حقيقةَ

آسمان با جملہ مصنوعات وے حقیقت

آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی

هويّةِ آدم، كَأَنَّ مادّتَه قد انتقلت من

﴿۱۷۵﴾

ہویتِ آدم بود گویا مادۂ آدم

ہویت کی حقیقت تھے۔ گویا آدم کا مادہ

الحقيقة الجمادية إلى الحقيقة النباتية، ثم

از حقیقت جمادی بسوئے حقیقت نباتی و

جمادی حقیقت سے نباتی حقیقت کی طرف اور

من الحقيقة النباتية إلى الهويّة الحيوانيّة، ثم

از حقیقت نباتی بسوئے ہویت حیوانیت منتقل شد باز

نباتی حقیقت سے حیوانیت کی ہویت کی طرف منتقل ہوا پھر

بـعـد ذالک انتـقـلـت من حيث الـروحـانية مـن

از راه روحانیت

روحانیت کے طور پر

الـكـمـالات الـكـوكبية إلـى الـكمالات القمرية، ومن

از کمالات کوکبیت بسوئے کمالاتِ قمریت و از

کوکبی کمالات سے قمری کمالات کی طرف اور

الأنـوار الـقـمـرية إلى الأشعّة الشمسية، وكـانـت

انوارِ قمریت بسوئے شعاعہائے شمسیت انتقال فرمود و

قمری انوار سے شمسی شعاعوں کی طرف انتقال فرمایا (اور

هـذه الانتـقـالات كـلهـا مَـظـاهِـرَ تـرقّياتِ العـالـم

ایں ہمہ انتقالات مظاہر ترقیات عالم

یہ سب انتقالات مظاہر ترقیات عالم کے

إلـى مـعـارج الـحـقيـقة الإنسـانية .كَـأَنَّ الإنسـان

بسوئے معارج حقیقت انسانیت بودند۔ و ایں راز را در لفظ دیگر بایں طور تواں فہمید

حقیقت انسانیہ کے معارج کی طرف تھے)☆۔ اور اس راز کو دوسرے لفظوں میں اس طرح پر سمجھنا چاہیے

كـان فـي وقـتٍ جـمـادًا،وفـي وقـتٍ آخـر نـبـاتـا، وبعد

کہ انسان در وقتے جماد بود و وقتے دیگر نبات و بعد ازاں

کہ انسان ایک وقت جماد تھا اور دوسرے وقت نبات اور اس کے بعد

ذالک حيـوانـا، وبـعـد ذالک كـوكـبًا وقمرا وشمسا ﴿۱۷۵﴾

حیوان وبعد ازاں کوکب و قمر و شمس بود

حیوان اور اس کے بعد ستارہ اور چاند اور سورج تھا

☆ بریکٹ میں دیا گیا ترجمہ خزائن میں ہے ایڈیشن اوّل میں نہیں ہے۔ (ناشر)

حتی جُمِع فی الیوم الخامس کلّ ما اقتضت فطرتُه

تا آنکہ روز پنجم آنچہ فطرت او

یہاں تک پانچویں دن وہ سب کچھ جو اس کی فطرت

من القوی الأرضیة والسماویة بفضل اللّه أحسن

از قوائے زمینی و آسمانی تقاضا مے کرد بفضل خدائے احسن الخالقین

زمینی اور آسمانی قویٰ سے تقاضا کرتی تھی احسن الخالقین خدا کے فضل سے

الخالقین .فکان الخَلق کله فردًا کاملا لآدم، أو

جمع گردیدند۔ پس ہمہ آفرینش برائے آدم یک فرد کامل بود یا

جمع ہو گیا۔ پس تمام پیدائش آدم کے لئے ایک فرد کامل تھا یا

مِرآةً لوجوده الذی أعزّه اللّه وأکرم .ثم أراد

آئینہ وجود او بود کہ خدا او را خلعت عزت و کرامت در بر کرد۔ باز ارادہ

اس کے وجود کا آئینہ تھا جسے خدا نے معزز اور مکرم بنایا پھر ارادہ فرمایا

اللّه أن یُرِیَ هذه الخفایا علی وجه الکمال فی

فرمود کہ پوشیدگی ہا را بر وجہ کمال در شخصے واحد آشکارا نماید

کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے

شخصٍ واحدٍ هو مظهر جمیع هذه الخصال،

کہ او مظہر ایں ہمہ خصال باشد

جو ان خصلتوں کا مظہر ہو۔

فتجلّت روحانیةُ آدم بالتجلّی الجامع الکامل

لاجرم روحانیت آدم باتجلّی جامع کامل

پس آدم کی روحانیت نے جامع کامل تجلّی کے ساتھ

﴿۱۷۷﴾

فـی السـاعة الآخــرة مــن الــجـمـعة، أعـنـّی الیـوم

در ساعت آخری روز جمعہ تجلّی فرمود یعنی در روزے کہ

جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلّی فرمائی یعنی اس دن

الـذی هـو الســادس من السـتّة .فـكـذالک طـلـعَـتْ

ششم شش است ہم چنیں

جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح

روحـانیةُ نبیّـنـاصـلـی الـلّـه عـلیـه وسلم فـی الألف

روحانیت نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم در ہزار

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار

الـخـامـس بإجـمـال صـفـاتها، وما کان ذالک الزمان

پنجم با صفات اجمالی ہویدا شد و آں زمان

میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ

منتهـی تـرقّیـاتهـا، بل کـانـت قدمًا أولـی لمعـارج

پایان ترقیات آں روحانیت نبود بلکہ برائے معراج کمالات وے

اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے

کـمـالاتهـا، ثـم کـمُـلـتْ وتجلّت تلک الروحانیة فی

گام نخستین بود باز آں روحانیت

پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے

آخــر الألف الســادس، أعــنــی فــی هــذا الحین کـمـا

در آخر الف ششم یعنی دریں وقت از راہ کمال تجلّی فرمود چنانکہ

چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ

خُلق آدم فی آخر الیوم السادس بإذن اللّٰہ

آدم در آخر روز ششم باذن خدائے

آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن

أحسن الخالقین. واتخذتْ روحانیةُ نبیّنا

احسن الخالقین مخلوق شد و روحانیت خیر رسل

سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت

﴿۱۷۸﴾

خیر الرّسل مَظهرًا مِن أُمّته لتبلغ کمالَ ظهورها

برائے کمال ظهور

نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے

وغلبةَ نورها کما کان وعد اللّٰہ فی الکتاب المبین.

و غلبہ نور خویش مظہرے اختیار کرد۔ چنانکہ خدائے تعالیٰ در کتاب مبین وعدہ فرمودہ بود

اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا

فأنا ذالک المظهر الموعود والنور المعهود،

پس من ہماں مظہر موعود و نور معہود ہستم

پس مَیں وہی مظہر ہوں

فآمِنْ ولا تکنْ من الکافرین. وإن شئتَ

پس ایمان بیار و از کافراں مباش و اگر مے خواہی

پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے

فاقرء قوله تعالٰی هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی

بخواں ایں قول خداوندی را ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الآیة

تو اس خدا کے قول کو پڑھ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ آخر آیت تک۔

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؁۱، وفكّر

كالمهتدين .فهذا وقت الإظهار، ووقت كمال
پس ایں وقت اظہار و وقت کمال ظہور
پس یہ اظہار کا وقت اور

ظهور الروحانية من الجبّار، يا معشر المسلمين .
روحانیت است اے گروہ مسلماناں
روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے اے مسلمانوں کی جماعت۔

ولأجل ذالك جاء في الآثار أنه عليه السلام
و ازینجاست کہ در آثار آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور اسی لئے آثار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُعث في الألف السادس مع أنّ بعثه كان
در ہزار ششم مبعوث شدند حالانکہ بعثت آنجناب
چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے حالانکہ آنجناب کی بعثت

فيِ الألف الخامس بالقطع واليقين .فلا شك ﴿۱۷۹﴾
قطعاً و یقیناً در ہزار پنجم بود۔ پس شک نیست
قطعاً اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی پس شک نہیں

أن هذه إشارة إلى وقت التجلّي التام و
کہ ایں اشارہ است بسوئے وقتِ تجلّی تام و
کہ یہ اشارہ ہے تجلّی تام کے وقت کی طرف اور

؁۱ الصفّ:۱۰

استیفاء المرام وکمال ظھور الروحانیة و

استیفاء مرام و کمال ظھور روحانیت

استیفاء مرام کی طرف اور روحانیت کے ظہور کے کمال کی طرف

أیام تموُّج الفیوض المحمّدیة فی العالمین،

و روزہائے موج زدن فیوض محمدیت در جہان

اور جہان مین محمدی فیوض کے موج مارنے کے دنوں کی طرف۔

وھو آخر الألف السادس الذی ھو الزمان المعھود

و ایں آخر ہزار ششم است کہ برائے

اور یہ چھٹے ہزار کا آخر ہے جو زمانہ

لنزول المسیح الموعود کما یُفھَم من کتب النبیین.

نزول مسیح موعود زمان معہود است چنانکہ از کُتب انبیاء فہمیدہ مے شود

مسیح موعود کے اُترنے کے لئے مقرر ہے۔جیسا کہ انبیاء کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے۔

وإن ھذا الزمان ھو موطأُ قدمہ علیہ السلام

و ایں زمان بالیقین موضع سپردن پائے آنحضرت است

اور یہ زمانہ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کے

من الحضرة الأحدیة، کما یُفھَم من آیة ”وَآخَرِینَ

از حضرت احدیت چنانکہ از آیت وآخرین منہم

قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسا کہ آیت وآخرین منہم

مِنۡھُمۡ“ وآیات أخری من الصحف المطھّرة، ﴿۱۸۰﴾

و آیات دیگر از نوشتہائے پاک مفہوم مے شود

اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے۔

فَفَكِّرْ إن كنت من العاقلين. واعلم أن

پس فکر کن اگر از عاقلاں ہستی۔ و بداں کہ

پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر۔ اور جان کہ

نبيّنا صلى الله عليه وسلم كما بُعث في الألف

نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ در ہزار پنجم

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں

الخامس كذالك بُعث في آخر الألف السادس

مبعوث شدند ہمچناں از اختیار کردن صورت بروزی

مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت

باتخاذه بروز المسيح الموعود، وذالك ثابت

مسیح موعود در آخر ہزار ششم مبعوث شدند و ایں

اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔اور یہ

بنص القرآن فلا سبيل إلى الجحود، ولا ينكره

با نص قرآن ثابت است کہ انکار را در آں گنجائش نیست

قرآن سے ثابت ہے اِس میں انکار کی گنجائش نہیں

إلا الذي كان من العمين. ألا تفكّرون في

و بجز نابینایاں کسے ازیں معنے سر باز نمے زند۔آیا در آیت

اور بجز اندھوں کے کوئی اس کے معنے سے سر نہیں پھیرتا۔ کیا

آية "وَآخَرِينَ مِنْهُمْ"، وكيف يتحقّق مفهوم

آخرین منھم فکر نمے کنید و چگونہ مفہوم لفظ

آخرین منھم کی آیت میں فکر نہیں کرتے۔اور کس طرح منھم کے لفظ

﴿۱۸۱﴾

لفظ ”مِنْھُمْ“ مِن غیر أن یکون الرّسول موجودًا

منھم متحقق شود اگر رسول کریم در آخرین موجود

کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود

فی الآخِرین کما کان فی الأوّلین. فلا بد من

نباشد ہمچناں کہ در اوّلین موجود بود پس از

نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ

تسلیم ما ذکرناہ ولا مَفَرَّ للمنکرین .و

تسلیم آنچہ ذکر کردیم چارۂ نیست و برائے منکراں راہ گریز بند است و

ہم نے ذکر کیا اُس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے اور

من أنکر من أنّ بعث النبی علیہ السلام

آں کہ ازیں معنی انکار کرد کہ بعثت نبی علیہ السلام

جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

یتعلّق بالألف السادس کتعلّقہ بالألف

با ہزار ششم تعلق دارد ہمچناں کہ با ہزار پنجم

چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے

الخامس، فقد أنکر الحق ونصَّ الفرقانِ، وصار

تعلق داشت او یقیناً دست رد بر سرحق و نص قرآن زد و از

تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔

من الظالمین .بل الحق أن روحانیتہٗ علیہ

ظالماں گردید بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام

بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

السّلام کان فی آخر الألف السادس أعنی فی
در آخر ہزار ششم یعنی
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی

ھذہ الأیام أشدَّ وأقوٰی وأکملَ من تلک
دریں ایام نسبت بآں سالہا اکمل و اقوٰی و اشد است
اِن دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

﴿۱۸۲﴾

الأعوام، بل کالبدر التامّ، ولذالک لا نحتاج
بلکہ مانند بدر کامل است۔ ازینجاست کہ ما احتیاج
بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم

إلی الحُسام، ولا إلی حزبٍ من محاربین، و
بشمشیر و گروہ رزم آوراں نداریم و
تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور

لأجل ذالک اختار اللّٰہ سبحانہ لبعث المسیح
بجہت ہمیں معنی است کہ خداوند سبحانہٗ و تعالیٰ برائے بعثت مسیح موعود
اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الموعود عِدّۃً من المئات کعِدّۃ لیلۃِ البدر من
شمار صدہا را مانند شمار شب بدر از
صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں

ھجرۃ سیدنا خیر الکائنات لتدلّ تلک العِدّۃ
ہجرت رسول کریم اختیار فرمود تا آں شمار بر مرتبہ کہ
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر

علــى مــرتبة كــمـال تـام مـن مـراتـب الـترقّـيـات و

از جمله مراتب ترقیات کمالِ تام دارد دلالت کند و

جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے اور

هــى الـمـائة الـرابـع بـعـد الألف مـن خـاتـم النبيين،

آں شمار چہار صد بعد از ہزار از ہجرت خاتم النبیین است

وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے۔

ليتـم وعـد إظهـار الـديـن الـذى سبق فى الـكتـاب

تا وعدہ اظہار دین کہ در کتاب مبین سابق شدہ بود باتمام رسد

تادین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے

الـمبيـن، أعـنـى قـولـه" وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

اعنی قول خداوندی لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلّة

یعنی خدا کا یہ قول کہ لقد نصركم الله ببدر وانتم اذلّة

﴿۱۸۳﴾

وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ[1]"، فـانـظـرُ إلـى هـذه الآية كالمُبْصرين،

پس مانند بینایاں دریں آیت نگاہ بکن

پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر

فـإنهـا تـدل عـلـى البـدرَيْـن بـاليقين. بـدرٌ مـضـت

چہ کہ ایں آیت یقیناً بر دو بدر دلالت کند اول آں بدر کہ برائے

کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اوّل وہ بدر جو

لـنـصــر الأوّلـيـن، وبـدرٌ كـانـت آية لّـلآخِـريـن.

نصرت نخستینیاں بگذشت و دوم آں بدر کہ برائے پسینیاں نشانے بودہ است

پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔

[1] آل عمران:۱۲۴

فلا شک أن فی هذه الآیة إشارة لطیفة إلی
پس شکے نیست کہ ایں آیت اشارۂ لطیفہ بآں زمان آئندہ
پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اس آئندہ زمانہ

الزمان الآتی الذی یُشابه لیلةَ البدر عِدّةً.
مے کند کہ از روئے شمار مانند شب بدر باشد
کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رو سے شب بدر کی مانند ہو۔

أعنی سنة أربع مائة بعد الألف وهی لیلة
وآں سنۂ چہار صد بعد از ہزار است و ہمیں بطور استعارہ
اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر

البدر استعارةً عند ربّ العالمین، و إنّ
نزد پروردگار گیہاں شب بدر است۔ وباایں ہمہ اعتراف
خداتعالیٰ کے نزدیک شبِ بدر ہے اور ان سب کے باوجود

کان للآیة معنی آخر یتعلق بالزمان الماضی
مے کنیم کہ ایں آیت معنیٰ دیگر ہم دارد کہ با زمان گزشتہ متعلق مے باشد
ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں

مع هذا المعنی کما لا یخفٰی علی العالِمین.
چنانچہ بر عالماں پوشیدہ نیست
جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے۔

فإنّ للآیة وجهین، والنصر نصران، والبدر ﴿۱۸۴﴾
زیرا کہ ایں آیت را دو رُخ است و نصرت دوگانہ و بدر
کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر

بــدران، بــدرٌ تتــعـلـق بــالـمــاضـی، وبـدرٌ تتـعـلـق

دو تا بدر است۔ یک بدر با زمان گزشتہ تعلق دارد و بدر دیگر با زمان

دو بدر ہیں ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر

بـالاستـقبـال مـن الـزمـان عـنـد ذلّة تصيب المسلمين

آئندہ در ہنگامے کہ مسلمانان را ذلت برسد

آئندہ زمانہ سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے

کـمــا تــرون فــی هـذا الأوان، وكــان الإسـلام بـدأ

چنانکہ در ایں زمان مے بینید۔ و اسلام چوں ہلال آغاز شد

جیساکہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا

كـــالهــلال وكـــان قُــدّر أنـــه سيــكـون بـدرًا فـــی

و مقدر بود کہ انجام کار در آخر زمان بدر

اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ بدر

آخــر الــزمــان والــمــآل بـإذن الـلّــه ذی الـجـلال،

خواہد شد باذن خدائے ذوالجلال

ہو جائے خداتعالیٰ کے حکم سے۔

فَــاقتــضــت حــكـمةُ الـلّــه أن يـكـون الإسـلام بـدرًا

پس حکمت خداوندی خواست کہ اسلام دران صد

پس خداتعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی طرح شکل

فـی مـــائة تشـــابــهُ البـدر عِدّةً. فـإليـه أشـار فی

شکل بدری اختیار کند کہ از روئے شمار با بدر مشابہ باشد۔ پس بہمیں معنی اشارہ مے کند

اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے

قولـه "لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ"، ففكّرْ فكرة

قول خداوندی لقد نصركم الله ببدر ۔ پس نگاہ باریک دریں امر بفرما

خداتعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصركم الله ببدر ۔ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر

﴿۱۸۵﴾

كاملة ولا تكن من الغافلين. وإن لفظ "لَقَدْ

واز غافلاں مباش۔ و ہر آئینہ لفظ

اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک

نَصَرَكُمْ" قد أتى هنا علٰى وجهٍ آخر أعنى بمعنى

لقد نصركم اینجا از روئے وجہ دیگر و معنی بمعنی ينصركم آمده

لقد نصركم کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے ينصركم کے معنوں میں آیا ہے۔

ينصركم كما لا يخفى على العارفين. فحاصل الكلام

چنانکہ برعارفاں ظاہر است۔ الغرض

جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض

أن اللّٰه كان قدقدّر للإسلام العزّتين بعدالذلّتين على رغم

خداتعالیٰ برائے اسلام بعد از دو ذلت دو عزت اندازه کرده بود بر خلاف یہود

خداتعالیٰ نے اسلام کے لئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف

اليهود الذين كان قدّر لهم الذلّتين بعدالعزّتين نكالا من

کہ برائے اوشاں بطور سزا و پاداش بعد از دو عزت دو ذلت اندازه کرده بود

کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں

عنده كما تقرء ون فى سورة بنى إسرائيل قصة الفاسقين منهم

چنانکہ در سوره بنی اسرائیل قصۂ فاسقان و ظالمان را

جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں اُن فاسقوں اور ظالموں کا قصہ

والظالمين .فلمّا أصاب المسلمين الذلّةُ الأولى

ازیشاں مے خوانید۔ پس ہر گاہ مسلمانان را ذلت اول

پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلت

فی مكّة وعدهم اللّه بقوله" اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ

درمکہ رسید۔خدا باوشاں ازایں قول وعدہ فرمودہ بود اذن للذين يقاتلون الآية

مکہ میں پہنچی خدا نے اُن سے اپنے اس قول میں وعدہ فرمایا تھا اذن للذين يقاتلون

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ [۱]"و ﴿۱۸۶﴾

آخر آیت تک

أشار فی قوله"عَلَى نَصْرِهِمْ" أنّ العذاب يصيب الكفّار

و از قول على نصرهم اشارہ کرد کہ از دست مومناں عذاب

اور على نصرهم کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے

بأيدی المؤمنين، فأنجز اللّه هذا

بر سر کفار فرود خواہد آورد۔ پس ایں وعدۂ خداوندی

کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ

الوعد يوم بدرٍ وقتل الكافرين بسيوف

روز بدر بظہور رسید و کافران عرضہ شمشیر آبدار مسلماناں

بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے

المسلمين .ثم أخبر عن الذلّة الثّانيّة

گردیدند۔ باز از ذلت دوم خبرداد

قتل کیے گئے۔ پھر دوسری ذلت سے خبر دی

[۱] الحج:۴۰

بقولہ ”حَتّٰۤی اِذَافُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ“ [1] (یعنی

بقول حَتّٰۤی اِذَافُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ (یعنی

اپنے اس قول سے حَتّٰۤی اِذَافُتِحَتۡ یَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ (یعنی

یکون لهم الغلبة و الفتح لا یدانِ بهم لأحد)

او شاں را آں چناں غلبہ و فتح دست بدہد کہ ہیچکس باایشاں تاب مقابلہ نیا ورد)

ان کو ایسا غلبہ اور فتح ملے گی کہ کوئی اُن کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا)

وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ یَّنۡسِلُوۡنَ [2] ” . . .وَتَرَكۡنَا

وبقول وهم من كل حدب ينسلون...وتركنا بعضهم يومئذ

اوراس قول سے وهم من كل حدب ينسلون...وتركنا بعضهم يومئذ

بَعۡضَهُمۡ يَوۡمَئِذٍ يَّمُوۡجُ فِيۡ بَعۡضٍ [3] ☆“ والمراد

یموج فی بعض و مراد از شتافتن

یموج فی بعض اور

من ”كُلِّ حَدَبٍ“ ظفرهم وفوزهم بكل مراد

از بالائے ہر بلندی آنست کہ در ہر مراد و مقصود کامیابی و شادکامی

ہر ایک بلندی سے دوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مراد اور مقصود میں کامیابی

☆ الحاشیۃ

قد اشار اللّٰه فی اٰیات بعدھٰذہ الاٰیةمن غیرفصلٍ الٰی انّ یاجوج وماجوج هم النصاریٰ.الا ترٰی قوله افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء.[4] وکذالک قوله قل هل ننبّئکم بالاخسرین اعمالا.الذین ضلّ سعیهم فی الحیٰوة الدنیا وهم یحسبون انّهم یحسنون صُنعا[5].وکذالک قوله قل لوکان البحرمدادًا لکلمات ربّی.ولاشکّ ان النصاریٰ قوم اتخذوا المسیح معبودًا من دون اللّٰه وتمایلوا علی الدنیا وسبقوا غیرهم فی ایجاد صنایعها و قالو ان المسیح هو کلمة اللّٰه والمخلوق کله من هذه الکلمة فهذه الاٰیات ردّ علیهم.منه

[1]، [2] الانبیاء:۹۷ [3] الکهف: ۱۰۰ [4] الکهف:۱۰۳ [5] الکهف:۱۰۴، ۱۰۵

﴿۱۸۷﴾

وعروجُهم إلى كل مقام وكونُهم فوق كل رياسة

او شاں را میسر آید و ہر مملکت و ریاست در حوزہ تصرف ایشاں

اور شادکامی ان کو میسر آئے گی اور ہر ایک سلطنت اور ریاست ان کے تصرف

قاهرين .والمراد من قوله "وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ

در آید و مراد از یموج بعضھم فی بعض آنکہ

میں آجائے گی اور یموج بعضھم فی بعض سے یہ مراد ہے

فِيْ بَعْضٍ[1]" أن نار الخصومات تستوقد في ذالك

دراں زمان در جملہ فرقہا

کہ اس زمانہ میں تمام فرقوں میں

الزمان في كل فرقة من فرق أهل الأديان،

آتش پیکار و جنگ بیفزود

جنگ کی آگ بھڑک اُٹھے گی

و ينفقون الذهب والفضّة كالجبال لتكذيب

و کوہ کوہ زر و سیم برائے نابود کردن

اور پہاڑوں برابر سونا چاندی اسلام کے نابود کرنے کے لئے

الإسلام والإبطال وارتداد المسلمين، ويُؤلّفون

اسلام و باز گردانیدن مسلماناں از دائرہ اسلام خرچ بکنند۔ وکتابہا

اور مسلمانوں کو اسلام کے دائرہ سے نکالنے کے لئے خرچ کریں گے اور اسلام کی توہین سے

كتبًا مملوءة من التوهين.وقد أشار اللّه في

پُر از توہین اسلام تالیف بنمایند۔ و در بسیار از مقامات خداتعالیٰ

بھری ہوئی کتابیں تالیف کی جائیں گی اور بہت سے مقاموں میں خدا تعالیٰ نے

[1] الکھف: ۱۰۰

كثيــر مــن الــمـقــام أن تـلـك الأيّــام أيّــام الـغُـربةِ
اشارہ فرمودہ کہ آں روزہائے غربت اسلام باشد
اشارہ فرمایا ہے کہ وہ دن اسلام کی غربت کے دن ہوں گے

لـلإسـلام، وهـنـاك يكون المسلمون كالمحصورين،
و مسلماناں در آں زمان مانند محصوراں زندگانی بسر برند
اور مسلمان اس زمانہ میں قیدیوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

﴿۱۸۸﴾

وتهــبّ عــليهــم عـواصفُ التـفــرقة فيـكــونـون
و بادہائے تفرقہ و پراگندگی بر سر ایشاں بوزد پس او شاں
اور تفرقہ اور پراگندگی کی ہوائیں اُن کے سر پر چلیں گی۔ پس وہ

كــعِـضِيــن. فــأمّــا قــولـــه" بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ
ازہم بپاشندو پراگندہ گردند و مراد از یــمــوج بــعــضــهــم فــی بــعــض آنکہ
بکھر جائیں گے اور پراگندہ ہو جائیں گے اور یــمــوج بــعــضــهــم فــی بــعــض سے مراد یہ ہے

فِىْ بَعْضٍ[1]" فيــريــد مـنــه أن فِـرقة تـأكـل فِـرقة
یک فرقہ دیگر را فرو خورد
کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کھا جائے گا

أخــرٰى، وتــعــلُــو يــأجــوج ومــأجــوج وتـسـمـعـون
و یاجوج و ماجوج سربلندی یابند و در ہمہ
اور یاجوج و ماجوج سربلندی پائیں گے اور تمام

أخبــار خــروجهـم فى الأرضين .وفــى تـلـك الأيـام
روئے زمین خبرہائے خروج اوشاں گوش زد بشوند و دراں ایّام
سطح زمین پر اُن کے نکلنے کی خبریں سننے میں آئیں گی اور اُن دنوں میں

[1] الکهف: ۱۰۰

لا یکون الإسلام إلا کعَجوزةٍ، ولا یبقی لہ من قوة

اسلام مانند پیرہ زنے باشد و در وے ہیچ گونہ

اسلام بوڑھی عورت کی طرح ہوگا اور اُس میں کسی طرح کی

و لا من عزّة، و تصیبہ ذلّة علی ذلّة،

قوت و عزت نماند و ذلت بعد ذلت او را برسد

قوت و عزت نہیں رہے گی اور ذلت پر ذلت اُس کو پہنچے گی

وکاد أن یُقبَر من غیر التجہیز والتکفین،

و نزدیک باشد کہ بغیر تجہیز و تکفین در زیر خاک سپردہ شود

اور قریب ہوگا کہ بغیر تجہیز و تکفین کے زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔

وتُصَبّ علیہ مصائب ما سمعتْ أذنٌ

و آنچناں مصیبتہا برآں فرود آیند کہ ہیچ گوشے در زمان پیشیں مثل آں

اور ایسی مصیبتیں اس کے سر پر پڑیں گی کہ پہلے زمانہ میں کسی کان نے

مثلھا من قبل، ویخرج من الدین أفواج

نشنیدہ باشد و فوج فوج جاہلاں از دائرہ دین بیرون روند

اس جیسا نہ سنا ہوگا اور جاہلوں کے گروہ در گروہ دین کے دائرہ سے باہر

﴿۱۸۹﴾

من الجاھلین، لاعنین ومحقّرین ومکذّبین،

و از دین فوج فوج جاہلاں لعنت کناں و تحقیر و تکذیب کناں بیروں روند

نکل جائیں گے اور دین میں سے گروہ درگروہ جاہل لوگ لعنت کرتے ہوئے اور تکذیب کرتے ہوئے

وتُقلَب الأمور کلھا، وتنزل المصائب علی

و ہمہ امور زیر و زبر کردہ شود و بر شریعت و اہل وے

نکل جائیں گے اور تمام امور زیر و زبر کیے جائیں گے اور شریعت اور شریعت والوں پر

الشــریـعة وأهـلهــا، ویُــرَدّ قـمــرهــا کعُـرجون قدیم
رنجہا نازل شوند و ماہتاب وے در چشم بینندگاں مانند شاخِ کہنہ
رنج اور مصیبتیں اُتریں گی اور اُس کا چاند دیکھنے والوں کی نظر میں پرانی ٹہنی کی

فــی أعیـن الـنــاظــریـن، وهذه ذلّة مـا أصـابـت الملّة
بنظر آید۔ و ایں ذلتے است کہ پیش ازیں ملت را
طرح نظر آئے گا اور یہ ذلت ہے کہ اس سے پہلے ملت کو

مــن قبــل ولــن تــصیــب إلــی یوم الـدیـن .فـعـنـد
نرسیدہ و تا بروز جزا نخواہد رسید۔ چوں کار
نہیں پہنچی اور قیامت تک نہیں پہنچے گی۔جب اس حد تک

ذالک تـنــزل الـنـصرةُ مـن الـسـمـاء ومـعـالِـمُ العزّة
بہ اینجا رسد در آں وقت از آسمان نصرت و از جانب حق تعالیٰ
معاملہ پہنچ جاوے گا تب آسمان سے نصرت اور خداتعالیٰ کی طرف سے

مـن حضرة الکبریاء ، مِن غیر سیف وسنان ومحاربین ☆.
بغیر تیغ و سنان و پیکار ورزاں نشانہائے عزت نازل شوند
بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزت نشان اُتریں گے۔

☆ الحاشیة ﴿۱۸۹﴾

انّ عیسٰی بن مریم ماقاتل وماامر بالقتال. فکذالک المسیح الموعود فانّه علٰی نموذجه من اللّه ذی الجلال. والسرّفیه ان اللّه ارادانْ یُّرسِلَ خاتم خلفاءِ بنی اسرائیل وخاتم خلفاء الاسلام. من غیر السنان والحسام. لیُزِیْلَ شبهات نَشَأَتْ من قبلُ فی طبائع العوام. ولیعلم الناسُ انّ اشاعةالدین بامرٍمن اللّه لابضرب الاعناق وقَتْلِ الاقوام. ثم لما کان الیهود فی وقت عیسٰی والمسلمون فی وقت المسیح الموعود. قدخرج اکثرهم من التقویٰ وعصوا اَحکام الربّ الودودِ. فکان بعیدًا من الحکمة الالٰهیّة. ان یقتل الکافرین لهذه الفاسقین. فتدبّر حق التدبّر ولا تکن من الغافلین. منه

﴿۱۹۰﴾

و إليه إشارة فی قوله تعالٰی ” وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ
وبہمیں اشارت است درقول وے تعالیٰ و نفخ فی الصور الآیة
اور اِسی کی طرف خداتعالیٰ کی اس قول میں اشارہ ہے و نفخ فی الصور آخر آیت تک

جَمْعًا “[1]، وهو مراد من بعث المسيح
اے گروہ عاقلاں ایں مراد از بعثت مسیح موعود
اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعثت سے

الموعود يا معشر العاقلين ☆. و فی لفظ النزول
است۔ و در لفظ نزول کہ
مراد ہے اور نزول کے لفظ میں جو

﴿۱۹۰﴾

☆ الحاشية

و كذالک اشير الى المسيح الموعود فی الكتاب الكريم. اعنى فی سورة التحريم. وهو
وہمچنیں در کتاب کریم در سورہ تحریم اشارت بمسیح موعود است آنجا کہ فرمود ومریم بنت عمران آں کہ فرج

قوله تعالٰی، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا
خود را از ہمہ ناپاکی ہا محفوظ داشت پس در وے از رُوح خود رسیدیم۔ و شک نیست کہ مراد از رُوح اینجا

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا[2]. ولا شک ان المراد من الروح هٰهنا عيسٰى ابن مريم. فحاصل الاٰية
عیسٰی ابن مریم است۔ پس حاصل آیت اینکہ عادتِ خداوندی چناں است کہ آنکس را کہ ازیں

ان اللّٰه وعد انّه يجعل اخشى الناس من هٰذه الامة مسيح ابن مريم و ينفخ فيه روحه بطريق البروز
امت بیشتر خشیت وخوف خدا در دل دارد مسیح ابن مریم مے گرداند و بروز روح وے را در وے می دمد۔ پس

فهٰذه وعد من اللّٰه فی صورة المثل لاتقى الناس من المسلمين فانظر كيف سمّى اللّٰه بعض
ایں وعدہ است از خدا در صورت مثلیت برائے متقی و پرہیزگار پس نگاہ بکن کہ چہ طور حق تعالیٰ بعض افراد ایں

افراد هٰذه الامة عيسى بن مريم و لا تكن من الجاهلين. منه
امت را بنام عیسٰی ابن مریم یاد می کند۔ و از جاہلاں مباش۔ منه

[1] الکہف: ۱۰۰ [2] التحریم: ۱۳

الـذی جـاء فـی الأحـادیـث إیـمـاءٌ إلـی أن الأمـر
در احادیث آمدہ اشارہ بآں است کہ امر
حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ

و الـنـصـر یـنـــزل کـلـه مـن السماء فی أیام المسیح
و نصرت در ایام مسیح
مسیح موعود کے زمانہ میں امر اور نصرت

مـن غیـر تـوسُّـل أیـدی الإنسـان ومِن غیـر جهـاد
بغیر وسیلہ دست انسان و بغیر جہاد مجاہداں
انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر

الـمـجـاهـدیـن، ویـنـــزل الأمـر من الفوق مِن غیـر
از آسمان نازل شود۔ و بغیر تدبیر مدبّراں ہمہ چیز از بالا بزیر آید
آسمان نے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے

تـدبیـر الـمـدبّرین .کـأن الـمـسـیـح یـنـــزل کـالمطر
گویا مسیح مانند باراں
نیچے آئیں گی۔ گویا مسیح بارش کی طرح

مـن الـسـمــاء واضـعـا یـدیـه عـلـی أجنحة الملائکة ﴿۱۹۱﴾
دست بر بازوئے فرشتگان گذاشتہ
فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اُترے گا

لَا عـلٰـی أجـنـحـة حِیَـلِ الـدنیـا والتدابیـر الإنسـانیة،
نہ بربازوئے حیلہائے دنیا و تدابیر انسانی نہادہ از آسمان نازل شود
انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا

وتَبْـلُـغُ دعـوتُـــه وحــجّتـــه إلــى أقـطــار الأرض

و دعوت و حجت وے باطراف زمین

اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف

بـــأســـرع أوقـــاتٍ كبــرق يبــدو مــن جهة فـــإذا

ہرچہ زود تر برسد مانند برق کہ از یک طرف نمایاں مے شود و ناگہاں

بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم میں

هــى مشــرقة فى جهــات .فـكــذالك يكـون فـى

در ہمہ اطراف درخشاں مے گردد ہمیں حال

سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال

هٰــذا الــزمـــان، فــليســمـعُ مـن يـكــن لــه أُذُنــان، و

دریں زمان واقع شود پس بشنود آنکہ وے را دو گوش دادہ اند

اس زمانہ میں واقع ہوگا۔پس سن لے جس کو دو کان دیے گئے ہیں۔

يُـنـفَـخُ فــى الـصُّـور لإشــاعـة الـنـور ويـنـادى الطبـائعُ

و برائے اشاعت نور در صور دمیدہ شود و طبیعتہائے

اور نور کی اشاعت کے لئے صور پھونکا جائے گا اور سلیم طبیعتیں

الســليــمة لــلاهـتــداء ، فيــجتــمــع فِـرق الشــرق

سلیمہ برائے ہدایت یافتن ندا زنند در آں وقت فرقہائے شرق

ہدایت پانے کے لئے پکاریں گی۔اس وقت مشرق اور

والـغــرب والشــمـــال والـجـنـوب بــأمـرٍ من حضـرة

و غرب و شمال و جنوب بامر ایزدی جمع شود

مغرب اور شمال اور جنوب کے فرقے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے

﴿۱۹۲﴾

الکبریاء ، فھناک تستیقظ القلوب وتنبت

پس در آں وقت دلہا بیدار شوند و دانہہا بایں آب

پس اُس وقت دل جاگ جائیں گے اور دانے اس پانی سے

الحبوب بھذاالماء،لا بنارالحرب وسفک الدماء،ویُجذَب

برویند نہ بآتش جنگ و ریختن خونہا

اُگیں گے نہ کہ جنگ کی آگ اور خونوں کے بہنے سے اور

الناس بجذبة سماوية مطھّرة من شوائب الأرض

و مردم با کشش آسمانی کہ از آمیزش زمین پاک باشد کشیدہ شوند

لوگ آسمانی کشش سے جو زمین کی آمیزش سے پاک ہوگی کھینچے جائیں گے

لما ھو نموذج ليوم القضاء من مالک یوم الدین.

کہ آں از مالک یوم الدین نمونہ روز قضا باشد۔

یہ خداتعالیٰ کی طرف سے قضا کے دن کا نمونہ ہوگا۔

وقد وعد اللّٰہ عند الفتنة العظمی فی آخر الزمان،

و خدا وعدہ فرمودہ کہ وقتیکہ در آخر فتنۂ بزرگ و بلائے سترگ

اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جب کہ آخر زمانہ میں بڑا بھاری فتنہ اور

والبليّة الكبرى قبل یوم الدیّان، أنه ینصر دینه

ہویدا شود پیش از روز جزا دراں ایام

بلا قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی۔اُن دنوں میں

من عنده فی تلک الأیام، وھناک یکون

از طرف خود دین خود را نصرت و تائید خواہد بخشید و دراں زمان

اپنی طرف سے دین کی مدد اور تائید فرمائے گا اور اُس زمانہ میں

الإسلام كالبدر التام، وإليه أشار اللّٰه سبحانه
اسلام مانند بدر کامل خواہد گردید و بہمیں اشارت است
اسلام بدرِ کامل کی طرح ہو جائے گا اور اِسی کی طرف اشارہ ہے

﴿۱۹۳﴾

في قوله ”وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا[1]“. و
درقول و نفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا
اس قول میں و نفخ فی الصور فجمعناهم جمعًا

قد أخبر في آية هي قبل هذه الآية من تفرقة
و قبل ازیں آیت از تفرقہ بزرگے
اور اس آیت سے ایک بڑے تفرقہ کی خبر دی

عظيمة بقوله ”تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ
خبر دادہ آنجا کہ فرمودہ وترکنا بعضهم الخ
جہاں کہ فرمایا ہے وترکنا بعضهم الخ

بَعْضٍ“[2]، ثم بشّر بقوله ”وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ“ بجمع
باز بشارت دادہ بقول و نفخ فی الصور الخ
پھر و نفخ فی الصور الخ کےقول سے بشارت دی۔

بعد التفرقة، فلا يكون هذا الجمع إلّا في مائة
کہ بعد ازاں پراگندگی جمعیت دست خواہد داد۔ پس جمعیت حاصل نشود مگر در صدر
کہ اس پراگندگی کے بعد جمعیت حاصل ہوگی۔پس یہ جمعیت حاصل نہ ہوگی مگر بدر کی صدی

البدر ليدلّ الصورةُ على معناها كما كانت
بدر یعنی چہاردہم تا صورت بر معنی خود دلالت کند ہمچناں کہ
میں تا کہ صورت اپنے معنے پر دلالت کرے جیسا کہ

[1] و [2] الكهف: ۱۰۰

النصرة الأولى ببدر. فهاتان بشارتان للمؤمنين،
نصرت اول در بدر بوقوع آمد۔ پس ایں دو مژدہ ہا برائے مومناں ہستند
پہلی بدر میں وقوع میں آئی۔پس یہ دو خوشخبریاں مومنوں کے لئے ہیں۔

و تبرُقان كدُرّةٍ في الكتاب المبين. و قد
و مثل دُرّ در کتاب روشن مے درخشند و ظاہر است
اور موتی کی طرح کتابِ مبین میں چمکتی ہیں اور ظاہر ہے

مضى وقتُ فتح مبين في زمن نبيّنا المصطفٰى،
کہ وقت فتح مبین در زمانہ نبی کریم ما بگذشت
کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا

وبقي فتحٌ آخر وهو أعظم وأكبر وأظهر
و فتح دیگر باقی ماند کہ از غلبۂ اول بزرگ تر و ظاہر تر
اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے

من غلبة أولٰى، وقُدّر أن وقته وقت المسيح ﴿۱۹۴﴾
است و مقدر بود کہ وقت وے وقت مسیح موعود
اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا

الموعود من الله الرء وف الودود وأرحم الراحمين،
باشد
وقت ہو۔

وإليه أشار في قوله تعالٰى "سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى
و بہ ہمیں اشارہ است در قول خداوندی سبحان الذی اسریٰ الخ
اوراسی کی طرف خداتعالیٰ کی اس قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسریٰ الخ

بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ [1]"، ففكِّرُ فی هذه الآية ولا

پس دریں آیت فکر بکن و مانند غافلاں

پس اس آیت میں فکر کر اور غافلوں کی طرح

تمرّ كالغافلين. وإن فی لفظ "الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ"

از پیش وے مگذر و در لفظ مسجد حرام

اس کے آگے سے مت گزر اور مسجد حرام کے لفظ میں

ولفظ "الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى" الذی جُعِل من وصفه

و مسجد اقصیٰ کہ بارکنا حولہ در وصف وے

اور مسجد اقصیٰ کے لفظ میں جس کے وصف میں

جملة "بَارَكْنَا حَوْلَهٗ" إشارة لطيفة للمتفكّرين،

مذکور شدہ اشارت لطیف است برائے آنکہ فکر مے کنند

بارکنا حولہ مذکور ہوا ہے۔لطیف اشارہ ہے ان کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

وهو أن لفظ "الْحَرامِ" يدل على أن الكافرين

و آں اینکہ لفظ حرام وا مے نماید کہ بر کافراں

اور وہ یہ ہے کہ لفظ حرام ظاہر کرتا ہے کہ کافروں پر یہ بات

قد حُرّم عليهم فی زمن النبی عليه السلام ﴿۱۹۵﴾

حرام کردہ شدہ بود کہ در زمانہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام

حرام کی گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

[1] بنی اسرائیل: ۲

أن یضرّوا الدین بالمکائد أو یأتوہ کالصائد،

دین را با فریب و حیلتہا ضررے برسانند یا مانند صیاداں بر سر وے

دین کو فریب اور حیلوں سے ضرر پہنچائیں یا شکاریوں کی طرح اس پر

وعصم اللّٰہ نبیّہ ودینہ وبیتہ من صوُل

بریزند و خدا نبیٔ خود را و دین و خانہ را از حملۂ حملہ آوراں

برس پڑیں اور خدا نے اپنے نبی کو اور اپنے دین اور اپنے گھر کو حملہ آوروں کے حملہ سے

الصائلین وجور الجائرین. وما استأصل اللّٰہ

و بیدادگراں نگاہ بداشت و دراں زماں

اور بے دادگروں کے بیداد سے بچائے رکھا اور اس زمانہ میں

فی ذالک الزمن أعداء الدین حق الاستیصال،

دشمنانِ دین را چنانکہ باید و شاید از بیخ و بُن بر نکندید

دین کے دشمنوں کو جیسا کہ چاہیے تھا جڑ سے نہیں اکھاڑا

ولکن حفِظ الدین من صَولھم وحَرّم علیھم

و لیکن دین را از حملۂ ایشاں محفوظ داشت و بر ایشاں

لیکن دین کو ان کے حملہ سے محفوظ رکھا اور حرام کر دیا کہ وہ

أن یغلبوا عند القتال. فبُدِءَ أمرُ تأیید الدین

غلبہ در جنگ حرام گردانید پس امر تائید دین

لڑائی میں غالب رہیں۔پس دین کی تائید کا امر

من المسجد الحرام أعنی مِن ذَبِّ اللئام، ثم

از مسجد حرام یعنی از دفع و طرد لئام آغاز گردید باز

مسجد حرام سے یعنی لئیموں کے دفع کرنے سے شروع ہوا پھر

يتمّ هذا الأمر على المسجد الأقصى الذى

ایں امر بر مسجد اقصیٰ باتمام رسد آں مسجدے کہ

یہ امر مسجد اقصیٰ پر تمام ہوگا یہ وہ مسجد ہے

يبلغ فيه نور الدين إلى أقصى المقام كالبدر التام،

در وے نوردین تا بمقام اقصےٰ مانند ماہ چہار دہم برسد

جس میں دین کا نور اقصیٰ کے مقام تک پورے چاند کی طرح پہنچے گا۔

﴿۱۹۶﴾

ويلزَمه كلُّ بركة يُتوقَّع ويُتصوَّر عند كمالٍ

و برکتے کہ در وقت کمال کہ بالائے آں کمالے نباشد متوقع

اور ہر ایک برکت جو ایسے کمال کے وقت میں جس کے اوپر کوئی کمال نہ ہو تصور میں

ليس فوقه كمال، وهذا وعدٌ من اللّه العلّام .

و متصور مے گردد وے را لازم باشد و ایں وعدہ است از خدائے علیم

آوے اس کے لازم حال ہوتی ہے اور یہ خدائے علیم کا وعدہ ہے۔

فكان المسجد الحرام يُبشّر بدفع الشر

پس مسجد حرام مژدۂ دفع شر

پس مسجد حرام شر کے دور ہونے

والحفظ من المكروهات، وأما المسجد الأقصى

و محفوظ ماندن از مکروہات مے دہد ولے مسجد اقصےٰ

اور مکروہات سے محفوظ رہنے کا مژدہ دیتی ہے لیکن مسجد اقصیٰ کا

فيشير مفهومه إلى تحصيل الخيرات وأنواع

پس مفہوم وے اشارہ مے کند بایں کہ برکات گوناگوں و خیرات بوقلموں

مفہوم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رنگ برنگ کے برکات اور خیرات

البركات والوصول إلى أعلى الترقّيات، فبُدِءَ أمرُ

و ترقیات عالیہ حاصل بشوند۔ پس امر دین ما

اور ترقیات عالیہ حاصل ہوں پس ہمارے دین کا امر

دينـنـا مِـن دفـع الـضيـر، ويـتـم عـلى استكمال الخير،

از دفع ضرر آغاز شد و بر کمال خیر تمام شود

دفع ضرر سے شروع ہوا اور خیر کی تکمیل پر تمام ہوگا

وإنّ فيه آيات للمتدبّرين. ثم إن آية الإسراء

و دریں بیان برائے غور کنندگان نشانہا ہستند۔ باز آیت اسرٰی

اور اس بیان میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ پھر اسرٰی کی آیت

تـدلّ عـلى نُـكتة وجَب ذكرُهـا للأصدقاء ليزدادوا

یک نکتۂ عجیبے دارد کہ ذکر آں برائے دوستاں ضروری است تا علم

ایک عجیب نکتہ رکھتی ہے کہ اس کا ذکر دوستوں کے لئے ضروری ہے تا علم

عِـلمًـا ويـقيـنًـا، وإن خيـر الأمـوال الـعلم واليقين،

و یقین شاں زیادت پذیرد و پرظاہر است کہ بہترین مال اور دولت علم و یقین است

اور یقین زیادہ ہو اور خوب ظاہر ہے کہ سب سے بہتر مال و دولت علم اور یقین ہے

﴿۱۹۷﴾

وهـو أن الإسـراء مـن حيـث الـزمـان كـان واجبًـا

و آں اینکہ اسراء از حیثیت زمان و مکان

اور وہ یہ کہ اسراء زمان اور مکان کی حیثیت سے

كـوجـوب الإسـراء من حيث الـمكـان، ليتمّ سيرُ

ہردو طور یکساں واجب و لازم بود بجہت اینکہ

دونوں طرح واجب اور لازم تھا۔ اس جہت سے کہ

نبيِّنا زمانا ومكانا، وليكمُلَ أمرُ معراج

سیر نبیٔ ما از روئے زمان و مکان تمام شود و امر معراج

ہمارے نبی کا سیر زمان اور مکان کے رو سے تمام ہو اور معراج کاامر

خاتم النبيين .ولا شكّ أن أقصى الزمان

کامل گردد۔ و شک نیست کہ برائے معراج

کامل ہو اور اس میں شک نہیں کہ نبیٔ کریم کے

للمعراج الزماني هو زمان المسيح الموعود،

زمانِ نبی کریم زمانہ انتہائی ہماں زمان مسیح موعود است

زمانی معراج کے لئے انتہائی زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

وهو زمان كمال البركات ويقبله كل مؤمن

و آں زمان کمال برکات است و ایں را ہر مومن

اور وہ برکات کے کمال کا زمانہ ہے اور اس کوہر ایک مومن

من غير الجحود، ولا شك أن مسجد المسيح

بغیر انکار قبول مے تواند کرد و شک نیست کہ مسجد مسیح موعود

بغیر انکار کے قبول کر سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود کی مسجد

الموعود هو أقصى المساجد من حيث الزمان

نسبت بمسجد حرام بحیثیت زمان اقصیٰ مساجد

مسجد حرام کی نسبت سے زمانہ کی حیثت سے اقصیٰ مساجد ہے

من المسجد الحرام، وقد مُلِأَ مِن كلّ جنب

مے باشد و بالیقین ہر پہلوئے ایں مسجد

اور یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو

﴿۱۹۸﴾

بـركـةً ونـورًا كـالبـدر التـام، ليـكـمُـل بـه دائـرة
از برکت و نور مانند ماه چہاردہم پُر شده است تا بوسیلہ آں دائره
برکت اور نور کی پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے۔ تا کہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ

الـديـن، فـإن الإسـلام بُـدِءَ كـالهـلال مـن
دین کامل گردد چہ کہ اسلام مانند ہلال
کامل ہو جائے کیونکہ اسلام ہلال کی مانند

الـمسـجـد الـحـرام، ثـم صـار قـمـرًا تـامًّا عند بلوغه
از مسجد حرام نمایاں شد باز چوں تا بمسجد اقصیٰ رسید بدر کامل
مسجد حرام سے ظاہر ہوا پھر جب مسجد اقصیٰ تک پہنچا بدر کامل

إلـى الـمسـجـد الأقـصٰى، ولـذالك ظهـر الـمسيـح
گردید ازینجاست کہ مسیح موعود
ہوگیا اسی لئے مسیح موعود

فـى عِـدّة البـدر إشـارةً إلـى هـذا الـمـقـام.ثـم هـنـا
در شمار بدر ظاہر شد۔ باز
بدر کے شمار میں ظاہر ہوا پھر

دلـيـل آخـر عـلـى وجـوب الإسـراء الـزمـانـى مـن
دلیل دیگر بروجوب اسراء زمانی آنست کہ
دوسری دلیل اسراء زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ

الأمـر الـربّـانـى وهـو أن الـلّـه تـعـالـى قـد أشـار
حق تعالیٰ در قول
حق تعالیٰ

فــی قــولــه” وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ [1] “ إلـى أنّ

و آخـــــريـــــن مـــــنهــــم الخ اشاره مے فرماید که

و آخـــــريـــــن مـــــنهــــم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ

جـمـاعـة الـمسيـح الـمـوعـود عـنـد اللّـه من الصحابة

جماعتِ مسیح موعود نزد خدا از جملہ صحابہ است

مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔

مِـن غيــر فــرق فــی التســمية، ولا يتـحـقّق هٰذه

بے آنکہ ہیچ فرقے دریں نام گذاشتن باشد و ایں مرتبہ جماعت مسیح را

اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں اور یہ مرتبہ

الـمــرتبة لهـم مـن غيــر أن يـكـون الـنبـى صلـى اللّـه

ہرگز حاصل نمے شود تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عــليـــه وسـلـم بيـنهـم بـقـوتــه الـقـدسية والإفـاضة ﴿۱۹۹﴾

درمیان ایشاں با قوت قدسی و افاضہ

ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے

الـروحــانية كـمــا كــان فـی الصحـابة، أعنی بواسطة

روحانی خویش موجود نباشد۔ ہمچناں کہ در صحابہ موجود بود یعنی بواسطہ

روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے یعنی

الـمسيـح الـمـوعـود الـذی هـو مظهرٌ لـه أو كـالحُلّة.

مسیح موعود کہ او مظہر نبی کریم یا مانند حلّہ برائے آنجناب است

مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے حلّہ کی مانند ہے۔

[1] الجمعة : ۴

فقد ثبت من هذا النصّ الصريح من الصحف

پس ازیں نص صریح روشن شد

پس اس نص صریح سے ظاہر ہوا

المطهّرة أن معراج نبيّنا كما كان مكانيًّا

کہ معراج نبی ما مکانی و زمانی ہر دو طور بود

کہ ہمارے نبی کا معراج مکانی اور زمانی دونوں طرح سے تھا

كذالك كان زمانيًّا، ولا يُنكره إلّا الّذي فقد

و بر ایں نکتہ جز کور چشمے

اور اس نکتہ کا سوائے اندھے کے

بصره وصار من العمين .ولا شك ولا ريب

کودن انکار نمے کند۔ و شک نیست

اور کوئی انکار نہیں کرتا اور شک نہیں

أن المعراج الزماني كان واجبًا تحقيقًا لمفهوم

کہ مفہوم ایں آیت واجباً معراج زمانی را مے خواست

کہ اس آیت کا مفہوم واجباً معراج زمانی کو چاہتا تھا۔

هذه الآية، ولو لم يكن لبطل مفهومها كما

و اگر آں متحقق نشدے مفہوم ایں آیت باطل گردیدے

اور اگر وہ متحقق نہ ہوتا تو اس آیت کا مفہوم باطل ہو جاتا

لا يخفى على أهل الفكر والدّراية، فثبت من

چنانچہ ایں نکتہ را اہل فکر و غور مے فہمند پس ازینجا ثابت شد

چنانچہ اس نکتہ کو اہل فکر اور غور سمجھتے ہیں۔ پس یہاں سے ثابت ہوا

﴿۲۰۰﴾

هــذا أن الــمسيــح الْــمــوعــود مظهــرٌ للـحقيـقة

کہ مسیح موعود مظہر حقیقت محمدی

کہ مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظہر

الـمـحـمّـدية، ونـازل فـى الـحُـلل الجلالية، فلذالك

است و در حلہ ہائے جلالی نازل شدہ است

ہے اور جلالی حلّوں میں نازل ہوا ہے۔

عُـدَّ ظهـوره عـنـد الـلّـه ظهـورَ نبيّـه الـمـصـطفٰى،

ازینجا است کہ نزد خدا ظہور او ظہور نبی مصطفیٰ محسوب شدہ است

اسی لئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور نبیٔ مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے

وعُـدَّ زمـانــه مـنتهــى الـمـعـراج الـزمـانـى للـرسول

و زمان وے منتہائے معراج زمانی رسول کریم

اور اس کا زمانہ رسول کریم کے زمانی معراج کا منتہا

الــمــجتبٰــى، ومــنتهــى تَــجلّى روحــانيةِ سيّـدِنــا

و پایان تجلّی روحانی خیرالوریٰ بشمار آمدہ است

اور خیرالوریٰ کی روحانی تجلّی کا آخری سرا شمار کیا گیا ہے

خيــر الــورى، وكـــان هــذا وعــدًا مـؤكّـدًا مــن

واین وعدہ پختہ از پروردگار جہان بود

اور جہان کے پروردگار کا یہ پختہ وعدہ تھا

رب الـعـالمين .ولـمـا كـان الـمسيح الموعود لوجود

و چوں مسیح موعود

اور چونکہ مسیح موعود

نبيّنا كالمرآة ومُتمِّمَ أمره بإشاعة البركات

آئینہ وجود نبی کریم و از اشاعت برکات

نبی کریم کے وجود کا آئینہ اور برکات کی اشاعت

وإظهار الإسلام على الأديان كلها بالآيات، شكر

و اظہار اسلام برہمہ دین ہا تمام کنندہ امر آنجناب بود

اور تمام دینوں پر اسلام کے غلبہ سے آنجناب کے امر کا تمام کرنے والا تھا

النبيُّ صلى اللّه عليه وسلم سعيه كشكر

لہٰذا نبی کریم سعی وے را پسند فرمود چنانکہ

لہٰذا نبی کریم نے اس کی کوشش کو پسند کیا جیسا کہ

الآباء للأبناء، وأوصى ليُقرَأ سلامُه عليه

پدران سعی پسران را شکر می کنند و وصیت فرمود کہ سلام آنجناب بروے خواندہ شود

باپ بیٹوں کی کوشش کا شکر ادا کرتے ہیں اور وصیت فرمائی کہ آنجناب کا سلام اس کو پہنچایا جائے

﴿۲۰۱﴾

إشارةً إلى السلامة والعلاء. ولو كان المراد

و ایں سلام اشارت است باینکہ سلامت و بلندی شامل حال مسیح خواہد بود و اگر

اوراس سلام سے یہ اشارہ ہے کہ سلامتی اور بلندی مسیح کے شامل حال ہوگی۔ اور اگر

من المسيح عيسى ابنَ مريم الذى أُنزلَ

از مسیح موعود عیسٰی ابن مریم صاحب انجیل

مسیح موعود سے انجیل والا عیسٰی ابن مریم

عليه الإنجيل لفسُد وصيّةُ تبليغ السلام

مراد باشد وصیت رسانیدن سلام فاسد گردد

مراد ہو تو سلام پہنچانے کی وصیت فاسد ہو جاتی ہے۔

وما كان إليها السبيل، فإن عيسٰى عليه السلام

و نیز ہیچ راہے بآں نبود چہ کہ ہرگاہ بموجب گفتہ شما

اور اس تک کوئی راستہ نہیں رہتا۔ کیونکہ جب

اذا نزل بقولكم من السّماء فلا شك أنه

عیسیٰ از آسمان فرود آمد شک نیست کہ

تمہارے کہنے کے بموجب عیسیٰ آسمان سے نازل ہوا تو اس میں شک نہیں کہ

كان يَعرفه رسولنا كالأحبّاء، بل كان يسلِّم

رسول کریم و او بایکدگر مانند دوستان شناسا بودہ باشند و در وقت ملاقات

رسول کریم اور وہ دونوں آپس میں دوستوں کی طرح جان پہچان رکھتے ہوں گے اور ملاقات

بعضُهما على البعض عند اللقاء، فيكون

بر یکدیگر سلام می خواندہ باشند۔ پس

کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوں گے۔

عند ذالك إيداعُ أمانةِ السلام لغوًا

دریں صورت سلام را بطور امانت گذاشتن فعل ہرزہ

پس اس صورت میں سلام کو امانت کی طرح رکھنا ایک

وعَبثًا كالاستهزاء لِما هو وقَع في السماء

و بیہودہ خواہد بود زیرا کہ سلام بارہا در آسمان واقع شدہ

بیہودہ فعل ہوگا کیونکہ سلام بارہا آسمان میں واقع ہوا

مرارا وكان معلومًا قبل الإعلام و الإدراء .

و پیش از خبردار نمودن و آگاہانیدن معلوم بودہ

اور خبردار کرنے سے پہلے معلوم تھا۔

﴿۲۰۲﴾

ثم من المعلوم أنه عليه السلام قد لقیَ

علاوہ براں ظاہر است کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عیسٰی لیلةَ المعراج وسلّم علیه، فلا شک

شب معراج حضرت عیسٰی را دیدند و بر وے سلام گفتند۔ پس شکے نیست

معراج کی رات حضرت عیسٰی کو دیکھا۔ اور اس پر سلام کہا۔پس کوئی شک نہیں

أنه ما أوصٰی إلّا لرجل کان لم یَرَه واشتاق

کہ آنجناب وصیت سلام برائے شخصے فرمودہ اند کہ وے را نہ دیدہ و مشتاق او

کہ آنجناب نے سلام کی وصیت کو ایسے شخص کے لئے فرمایا ہے کہ اس کو نہیں دیکھا ہے اور اس کے

إلیه .وما معنی وصیّةِ السَّلام لرجل رآه

بودہ اند۔ و چیست معنی وصیت سلام برائے شخصے کہ

مشتاق رہے۔ اور اس شخص کے لئے سلام کی وصیت کے کیا معنی ہیں جس کو

رسول اللّه صلی اللّه علیه وسلم غیرَ مرّة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او را بارہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا

قبل الوفاة و بعد الوفاة. وَسَلَّمَ علیه لیلة

پیش از وفات و بعد از وفات دیدند و در شب معراج

وفات سے پہلے اور وفات کے بعد دیکھا۔ اور معراج کی رات

المعراج وما فارقَه بعد الموت فی وقت

بر وے سلام گفتند و بعد از مرگ در ہیچ وقتے ازو جدا نہ شدند

اس پر سلام کہا۔ اور مرنے کے بعد کسی وقت اس سے جدا نہ ہوئے

مــن الأوقــات. أكــان هــذا الأمــر غيــرَ مــمكــن إلّا

آیا این امر بغیر واسطه فردے

کیا یہ امر بغیر کسی

بــواســطة بــعــض أفــراد الأمّة ؟ فــفــكّــرْ إن كــنــتَ

از افراد امت ممکن نبود پس اندیشه بکن

امت کے آدمی کے واسطہ سے ممکن نہ تھا۔پس سوچ

مــا مَسَّک طــائفٌ مــن الــجِــنَّة .أمــا تــرى أن الــنبــىّ

اگر دیوانه نیستی آیا غور نمی کنی که چوں

اگر دیوانہ نہیں کیا تو غور نہیں کرتا کہ جب

صــلــى الــلّــه عــليــه وســلــم لــمــا مــات تيسّــرَ لــه

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازیں جہان برفتند آنجناب را

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہاں سے چلے گئے تو آنجناب کو

لــقــاءُ عيسٰــى فــى كــلّ حيــن مــن الأحيــان،

موقعه ملاقات حضرت عیسیٰ در ہر وقت دست بداد

حضرت عیسیٰ کی ملاقات کا موقعہ ہر وقت ملتا تھا۔

و قــد رأى عيسٰــى ليــلة الإســراء ، فــكــانــت أبــواب

و پیش ازیں در شب اسراء باہم تلاقی بہم رسیدہ بود و ازیں سبب

اس سے پہلے اسراء کی رات میں آپس میں ملاقات ہوئی تھی اور اس سبب سے

السَّــلام مــفــتــوحةً مــن غيــر تــوسُّــطِ أبــنــاء

در سلام بغیر واسطه ابنائے ایں زمان مفتوح شده بود

سلام کا دروازہ بغیر اس زمانہ کے لوگوں کے واسطہ کے مفتوح ہو گیا تھا

هــذا الــزمــان، فــلا تــجــعلْ سَلامَ رسـول اللّٰــه

پس سلام رسول اللہ را

پس رسول اللہ کے سلام کو

لــغــوًا، وأمــعِــنْ حــقّ الإمــعــان .ربّ بَــلّــغْــه

لغو و بیہودہ مشناس ودر معنے وے بامعان نظر اندیشہ بکن۔اے پروردگار من

بیہودہ اور لغو مت سمجھ اور اس کے معنوں میں پوری طرح غور سے سوچ۔ اے ہمارے پروردگار

ســلامًــا مِّــنَّــا، وإنّ هٰــذا خــاتــمة البيــان .

از ما بر وے سلام برساں۔

ہمارا سلام اس پر بھیج۔

تــمّــت

القَصيده لِكُلِّ قريحةٍ سعيدة

أرى سيلَ آفاتٍ قضاها المقدِّرُ وفى الخَلْق سَيّات تُذاع وتُنشَرُ

وفى كلّ طرف نارُ شرٍّ تَأَجّجَتْ وفى كلّ قلب قد تَراءَ ى التحجُّرُ

وقد زُلزلتْ مِن هذه الريح دَوحةٌ تُظِلُّ بظلٍّ ذى شفاءٍ وتُثْمِرُ

أرى كلَّ محجوبٍ لدنياه باكِيًا فمَن ذا الذى يبكى لدينٍ يُحقَّرُ

وللدين أطلالٌ أراها كلاهِفٍ ودمعى بذكرِ قُصوره يَتحَدَّرُ

تراء تْ غواياتٌ كريحٍ مُجيحةٍ وأرخَى سديلَ الغيِّ ليلٌ مُكدِّرُ

أرٰى ظلماتٍ ليتنى مِتُّ قبلها وذقتُ كؤُوْسَ الموت أو كنتُ أُنصَرُ

تهبّ رياحٌ عاصفات كأنّها سِباعٌ بأرض الهند تعوى وتَزْأَرُ

أرى الفاسقين المفسدين وزُمْرَهم وقلَّ صلاحُ الناس والغيُّ يكثُرُ

أرى عينَ دين اللّٰه منهم تكدَّرتْ بها العِينُ والآرامُ تمشى وتَعبُرُ

أرى الدين كالمرضٰى على الأرض راغمًا وكلّ جهولٍ فى الهوى يَتبَخْتَرُ

وما هَمُّهم إلّا لِحَظِّ نفوسهم وما جُهْدُهم إلّا لعيشٍ يُوفَّرُ

نسُوا نَهجَ دين اللّٰه خُبْثًا وغَفْلَةً وقد سَرَّهم بَغْىٌ وفسق ومَيسِرُ

فَلَمَّا طَغَى الفسق المبيدُ بسيله تمنَّيتُ لو كان الوباء المتبِّرُ

فإنّ هلاک الناس عند أولی النُّهٰی أحَبُّ و أَولٰی مِن ضلالٍ یُدمِّرُ
صبرُنا علی ظلم الخلائق کلِّهم ولکنْ علی سیل الشقا لا نصبرُ
وقد ذاب قلبی مِن مصائب دیننا وأعلَمُ ما لا تعلمون وأُبصِرُ
وبَثّی وحُزنی قد تجاوزَ حدَّه ولولا مِن الرحمٰن فضلٌ أُتبَّرُ
وعندی دموع قد طلعنَ المآقیا وعندی صُراخٌ لا یراه المُکَفِّرُ
ولی دعواتٌ یَصْعَدَنَّ إلٰی السَّما ولی کلماتٌ فی الصَّلایة تَقْعَرُ
وأُعطیتُ تأثیرًا من اللّٰه خَالقی فتأوی إلی قولی جَنانٌ مُطهَّر
وإنّ جَنانی جاذبٌ بصفائهِ وإن بیانی فی الصُّخور یُؤَثِّرُ
حفَرتُ جبالَ النفس مِن قوّة العُلٰی فصار فؤادی مثلَ نهرٍ تُفَجَّرُ
وأُعطیتُ رعبًا عند صَمْتی من السّما وقولی سِنان أو حُسام مُشهَّرُ
فهذا هو الأمر الذی سَرَّ مالکی وأرسلَنی صدقًا وحقًّا فأُنذِرُ
إذا کذَّبَتْنی زُمَرُ أعداءِ مِلّتی فقلتُ اخْسَأُوا إنّ الخفایا ستَظهَرُ
فریقٌ من الأحرار لا یُنکِروننی وحزب من الأشرار آذَوا وأنکرُوا
وقد زاحموا فی کلّ أمرٍ أردتُه فأیَّدنی ربّی ففَرُّوا وأدبرُوا
وکیف عصَوا واللّٰهِ لم یُدْرَ سِرُّها وکان سنا صدقی من الشّمس أظهَرُ
لزِمتُ اصطبارًا عند جَورِ لئامِهم وکان الأقارب کالعقارب تأبُرُ

وهذا على الإسلام إحدى المصائبِ يُكَذِّب مثلي بِالهوٰى ويُكفَّرُ
فأقسمتُ باللّٰه الذى جلَّ شأنُهُ عَلٰى أنه يُخزِى العِدا وأُعزَّرُ
ولِلْغَىِّ آثارٌ وللرشد مثلُها فقُوموا لتفتيش العلامات وانظُروا
تظنّون أنى قد تقوَّلتُ عامِدًا بمكرٍ وبعضُ الظنّ إثمٌ ومُنكَرُ
وكيف وإنّ اللّٰه أبدَى بَرَاءَ تِىْ وجاء بآيات تلُوح وتَظهَرُ
ويأتيک وعدُ اللّٰه مِن حيث لا ترٰى فتعرِفه عينٌ تُحَدُّ وتُبصِرُ
وليس لعَضْبِ الحقّ فى الدَّهر كاسرًا ومَن قام للتكسير بخًلا فيُكسَرُ
ومَن ذا يعادينى وربّى يحبّنى ومَن ذا يُرادِينى إذا اللّٰهُ ينصُرُ
ويعلَم ربّى سِرَّ قلبى وسِرَّهم وكلُّ خفىّ عنده مُتَحَضِّرُ
ولو كنتُ مردودَ المليک لضَرَّنى عداوةُ قوم كذّبونى وحقَّروا
ولكننى صافَيتُ ربّى فجاء نى من اللّٰه آياتٌ كما أنت تنظُرُ
وما كان جَوْرُ الخَلْق مستحدَثًا لنا فإنّ أذاهم سنّةٌ لا تُغَيَّرُ
إِذَا قِيْل إنّک مرسَلٌ خِلتُ أنّنى دُعيتُ إلى أمرٍ عَلى الخَلْق يَعسِر
أمُكْفِرِ مَهْلًا بعضَ هٰذا التحكُّمِ وخَفْ قَهْرَ رَبٍّ قال لَا تَقْفُ فَاحْذَرُ
و إذ قلتُ إنّى مسلم قلتَ كافرٌ فأين التُّقٰى يَا أيها المُتهوِّر
وإنْ كنتَ لا تخشٰى فقُلْ لست مؤمنا ويأتى زمانٌ تُسأَلُنَّ وتُخبَرُ

وإنی ترکتُ النفسَ والخَلْقَ والهویٰ فلا السبُّ يؤذينی ولا المدح يُبطِرُ

وَکَمْ مِن عَدوٍّ بعدما أکملَ الأذیٰ أتانی فلم أَصْعَرْ وما کنتُ أصعَرُ

أری الظلمَ يبقیٰ فی الخراطيم وَسْمُهُ وأمّا علامات الأذیٰ فتُغيَّرُ

وَوَاللّٰهِ إنّی قد تبِعتُ مُحَمَّدًا وفی کل آنٍ مِن سناه أُنوَّر

عجبتُ لِأَعْمیٰ لا يداوی عيونَهُ ومنّا بجَوْرِ الجهل يلوی ويَسخَرُ

أَتَنسی نجاساتٍ رضِيتَ بأکلها وتَهمِزُ بهتانًا بَرِيًّا وتذکُرُ

إذا قَلَّ عِلم المَرء قَلَّ اتقاؤه فيسعیٰ إلیٰ طرق الشّقا ويُزَوِّرُ

وما أنا ممن يمنَع السيفُ قصدَه فکيف يخوّفنی بشتمٍ مکفِّرُ

لنا کلَّ يوم نصرةٌ بعد نصرةٍ فمُتْ أيها النّاری بنارٍ تُسعّر

وُعِدْنا مِنَ الرَّحْمٰن عِزًّا وسُؤْدَدًا فقُمْ وَامْحُ هذا النقش إنْ کنتَ تقدِرُ

ألا إنما الأيام رَجَعتْ إلی الهدیٰ هنيئًا لکم بعثی فبَشّوا وأَبْشِروا

دَعُوا غيرَ أمرِ اللّٰه واسعَوا لأمرهِ هو اللّٰه مولانا أَطِيعوه واحضُروا

ألا ليس غيرُ اللّٰه فی الدهر باقيًا

وکلُّ جليس مَا خَلَا اللّٰهَ يهجرُ

تمّت

☆

﴿ ا ﴾

حاشية متعلقة بالخطبة الإلهامية

ما الفرق بين آدم والمسيح الموعود

إن اللّٰه خلق آدم لينقل الناس من العدم إلى الوجود، ومن الوحدة إلى الكثرة ، و جعَلهم شعوبا و قبائل و فِرقا وطوائف ليُرى ألوانَ القدرة، وليبلو أيُّهم أحسنُ عملا ومن السابقين. وجعل آدم مظهرًا لاسمه الذى هو مبدءٌ للعالم. أعنى الأوّل كما جاء قوله ”هُوَ الأَوَّلُ“ فى الكتاب المبين. ولأجل أن الأوّلية تقتضى ما بعدها اقتضتْ نفسُ آدم رجالا كثيرا ونساءً، فنزَل الأمر وأضنَأَت النساءُ وكثُر الناس ومُلئت الأرض من المخلوقين. ثم طال عليهم الأمد وكثرت فِرقهم وآراؤهم، وتخالفتُ أمانيهم وأهواؤهم، وكان أكثرهم فاسقين. فطفقوا يصول بعضهم على بعض، وزادوا فسقًا وطغوى، وأرادوا أن يأكل قويّهم ضعيفهم كدودة تأكل دودة أخرى وكانوا غافلين. حتى إذا اجتمعت فيهم كل ضلالة كانت من لوازم زمن المسيح الموعود، وصُبّتْ على الإسلام كل مصيبة، وصار كالحيّ الموءُوْد، وبلغت الأيّامُ منتهاها وصارت كالليالى فى الظلمات، واقتضى الزمان حربًا هى آخر المحاربات☆. فهناك أرسل اللّٰه مسيحه لهذه الحرب، ليجلو غياهبَ الكفر

﴿ ا ﴾

☆ الحاشية: كان اللّه قد قدر من الازل ان تقع الحرب الشديد مرتين بين الشيطان والانسان. مرة فى اوّل الزمن و مرة فى اٰخرالزمان. فلمّا جاء وعد اولٰهما اغوى الشيطان الذى هوثعبان قديم حواء. واخرج اٰدم من الجنة ونال ابليس مرادا شاء. وكان من الغالبين. ولما جاء وعدالاٰخرة اراد اللّٰه ان يرد لاٰدم الكرة على ابليس و فوجه ويقتل هٰذاالدجال بحربة منه فخلق المسيح الموعود الذى هو اٰدم بمعنى ليدمر هٰذا الثعبان و يُتبرّ ما علا تتبيرا. فكان مجئ المسيح واجبا

ویدمّر الظالمین بالحُجّة لا بالطعن والضرب، ویقطع دابر الکافرین، ولیرجع الناس إلی الاتّحاد والمحویّة بعد ما کانوا متخالفین .فثبت من هذا المقام أن المسیح الموعود قد قابلَ آدم فی هذه الصفات کضدٍّ تقابلَ ضدًّا آخر فی الخواص والتأثیرات، وإن فی ذالک لآیة للمتقین.ثم اعلم أن هذا التضاد بین آدم والمسیح الموعود لیس مخفیا ومن النظریات، بل هو أظهرُ الأشیاء ومن أجلی البدیهیات .فإن آدم أتی لیخرج النفوسَ إلی هذه الحیاة الدنیا ولیوقد بینهم نارَ الاختلاف والمعاداة، وأتی مسیحُ الأممِ لیرُدّهم إلی دار الفناء، ویرفع مِن بینهم الاختلاف والتشاجر والشحناء ، وأصل التفرقة والشتات، ویجرّهم إلی الاتحاد والمحویّة ونفیِ الغیر والمصافاة .وإن المسیح ..مَظهرٌ لاسم الله الذی هو خاتم سلسلة المخلوقات، أعنی''الآخِر''الذی أُشِیر إلیه فی قوله تعالی''هُوَ الآخِرُ''لِما هو علامة لمنتهی الکائنات، فلأجل ذالک اقتضتْ نفس المسیح خَتْمَ سلسلة الکثرة بالممات، أو بِرَدِّ المذاهب إلی دین فیه موتُ النفوس من الأهواء والإراداتِ والاسلاک علی الشریعة الفطریة التی تجری تحت المصالح الإلهیّة وتخلیصُ الناس من میل النفس بهواها إلی العفو والانتقام والمحبّة والمعاداة .فإن الشریعة الفطریة التی تستخدم قوی الإنسان کلها لا ترضی بأن تکون خادمةً لقوّة واحدة، ولا تقیِّد أخلاق الإنسان فی دائرة العفو فقط، ولا فی دائرة الانتقام فقط، بل تحسبه سجیّةً غیر مرضیة، وتؤتی کلَّ قوة حقَّها عند مصلحة داعیة وضرورة مقتضیة، و تغیّر حکمَ العفو والانتقام والمصافاة والمعاداة بحسب تغیّرات المصالح الوقتیة .و

بقیۃ الحاشیۃ: لیکون الفتح لأدم فی اٰخرالامروکان وعدامفعولا.وقداشاراللّٰہ سبحانہ الی ھذاالفتح العظیم وقتل الدجال القدیم الذی هو الشیطان فی قوله قال اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ [1] یعنی لا یقع امر استیصالک التام.وتتبیرما علوت من انواع الشرک والکفروالفسق الا فی اٰخرالزمن وقت المسیح الامام.فافهم ان کنت من العاقلین.منه.

[1] الاعراف :۱۶

هذا هو الموت من النفس والهوى والجذبات النفسانية ودخولٌ فى الفانين. فحاصل الكلام إن المسيح الموعود ينقل الناسَ من الوجود إلى العدم، ويذكّرهم أيّامَ البيت المنهدم، وينقلهم إلى مثوى الميّتين ..إمّا بالإماتة الجسمانية بأنواع الأسباب من الحوادث السماوية والأرضية، وإما بإماتة النفس الأمّارة والموتِ الذى يَرِدُ على أهل النشأة الثانية بإخراج بقايا الغيرية وغياهب النفسانية وتكميل مراتب المحويّة، وإن فيه لهدًى للمتفكّرين .

ثم اعلم أن المسيح الموعود فى كتاب اللّٰه ليس هو عيسى ابن مريم صاحب الإنجيل وخادم الشريعة الموسوية، كما ظنَّ بعض الجهلاء من الفَيج الأعوج والفئة الخاطئة، بل هو خاتمُ الخلفاء من هذه الأُمّة، كما كان عيسٰى خاتمَ خلفاء السلسلة الكليميّة، وكان لها كآخر اللبنة وخاتمِ المرسلين .وإنّ هذا لهو الحق، فويل للذين يقرء ون القرآن ثم يمرّون منكرين .وإن الفرقان قد حكم بين المتنازعين فى هذه المسألة، فإنه صرّح فى سورة النور بقوله ''مِنْكُمْ''بأن خاتم الأئمّة من هذه الملّة، وكذالک صرح هذا الأمر فى سورة التحريم والبقرة والفاتحة، فأين تفرّون من النصوص القطعية البيّنة؟ وهل بعد القرآن حاجة إلى دليل لذوى الفطنة؟ فبأى حديث تؤمنون بعد هذه الصحف المطهَّرة؟ وقد وعد اللّٰه المؤمنين فى سورة التحريم فى قوله" فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا"[1] أن يخلق ابنَ مريم منهم، وهو يرِث هذا الاسم ويكون عيسى مِن غير فرقٍ فى الماهية، فقد تقررَ فى هذه الآية وعدًا من اللّٰه أن فردًا من هذه الأمّة يسمَّى ابنَ مريم ويُنفَخ فيه روحه بعد التقاة التامة.فأنا ذالک المسيح الذى لُمْتُمونى فيه، ولا مبدِّلَ لكلمات اللّٰه ذى الجبروت والعزّة .أتجعلون رِزقكم مِن وعد اللّٰه أن تكونوا يهودا كيهود أمّة موسٰى فى الخبث والتمرّد العظيم، ولا تريدون أن يكون المسيح منكم كمسيح سلسلة الكليم؟ وَيْحَكُمْ !إنكم رضيتم بمماثلة الشر والضير، ولا ترضون أن تكون لكم مماثلة فى الخير. فواللّٰه لا يفعل عدوّ بعدوّ ما تفعلون بأنفسكم، وقد نبذتم كلام اللّٰه وراء

﴿ب﴾

[1] التحريم:۱۳

ظهوركم، وذكّرنا فتناسيتم، وأرينا فتعاميتم، ودعونا فأبيتم، وتبِعتم أمّارتكم فى كل ما مارَيتم يا حزبَ العِدا .أ تُترَكون سُدًى؟ أو يُغفَر لكم كلُّ ما اجترحتم من الهوى؟ ما لكم لا تفكّرون فى القرآن ولا ترون ما قال ربّكم بأحسن البيان؟ ألم يكفِ لكم آية سورة التحريم، أو أعرضتم عن كلام اللّٰه الكريم؟ انظروا كيف ضرب اللّٰه مثلَ مريم لهذه الأمّة فى هذه السورة، ووعَد فى هذه الحُلّة أن ابن مريم منكم عند التقاة الكاملة .وكان من الواجب لتحقيق هذا المَثل المذكور فى هذه الآية بأن يكون فرد من هذه الأمّة عيسى ابنَ مريم ليتحقّق المثل فى الخارج من غير الشک والشبهة، وإلّا فيكون هذا المثل عبثا وكذبا ليس مِصداقه فرد من أفراد هذه الملّة، وذالک مما لا يليق بشأن حضرة التقدّس والعزّة .هذا هو الحق الذى قال اللّٰه ذو الجلال، فماذا بعد الحق إلا الضلال؟ وأما عيسى الذى هو صاحب الإنجيل فقد مات وشهد عليه ربّنا فى كتابه الجليل، وما كان له أن يعود إلى الدنيا ويكون خاتم الأنبياء ، وقد خُتِمت النبوة على نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم، فلا نبى بعده إلا الذى نُوِّرَ بنوره و جُعل وارثَه من حضرة الكبرياء . اعلموا أن الختمية أُعطيتُ من الأزل لمحمّدصلى اللّٰه عليه وسلم، ثم أُعطيتُ لمن علَّمه روحُه وجعَله ظلَّه، فتباركَ من علّم وتعلّم☆ .فإن الختمية الحقيقية كانت مقدَّرة فى الألف السادس الذى هو يوم سادس من أيّام الرحمٰن، ليشابه أبا البشر

☆ الحاشية: هٰذه اشارة الٰى وحى من اللّٰه كُتب فى البراهين الاحمدية وقدمضٰى عليه ازيد من عشرين سنة من المدة فان اللّٰه كان اوحٰى الىّ وقال: كل بركة من محمّدٍ صلى اللّٰه عليه وسلم فتبارک من علّم وتعلّم. يعنى ان النبى صلى اللّٰه علّمک من تاثيرروحانيته وافاض اناء قلبک بفيض رحمته ليدخلک فى صحابته وليشرککک فى بركته وليتم نَبَأُ اللّٰه وآخرين منهم بفضله ومنّته.ولمّاكان هٰذاالنبأ الاصل المحكم والبرهان الاعظم على دعوىٰ فى القرآن اشاراللّٰه سبحانه اليه فى البراهين ليكون ذكره هٰذاحجةً على الاعداء من جهة طول الزمان.منه

هو خاتمَ نوعِ الإنسان .واقتضت مصالح أخرٰى أن يُبعث رسولنا فى اليوم الخامس .أعنى فى الألف الخامس بعد آدم، لِما كان اليوم الخامس يومَ اجتماع العالَم الكبير، وهو ظِلٌّ لآدم الذى أعزّه اللّٰه وأكرمَ، فإن آدم جمع فى نفسه كلَّ ما تفرّقَ فيه ووصل كلما تجذَّمَ، فلا شك أن العالَم الكبير قد نزل بمنزلة خِلقةٍ أولٰى لآدم فى صُوَرٍ متنوّعة، فقد خُلِق آدم بهذا المعنى فى اليوم الخامس من غير شك وشبهة، ثم أراد اللّٰه أن يُنشِأَ نبيَّنا الذى هو آدم خلقًا آخر فى الألف السادس بعد خِلقته الأولٰى، كما أنشأ مِن قبل صفيَّه آدمَ فى آخر اليوم السادس من أيام بدو الفطرة ليتمّ المشابهة فى الأولى والأخرى، وهو يوم الجمعة الحقيقية، وكان جمعةُ آدم ظلًّا له عند أولى النُهَى، فاتّخذَ على طريق البروز مظهرًا له مِن أمّته، وهو له كالعين فى اسمه وماهيّته، وخلَقه اللّٰه فى اليوم السادس بحساب أيام بدو نشأة الدنيا لتكميل مماثلته.أعنى فى آخر الألف السادس ليشابه آدم فى يوم خلقته، وهو الجمعة حقيقةً، لأن اللّٰه قدّر أنه يجمع الفِرق المتفرّقة فى هذا اليوم جمعًا برحمةٍ كاملةٍ، وينفَخ فى الصور.يعنى يتجلّى اللّٰه لجمعهم فإذا هم مجتمعون على ملّة واحدة إلّا الذين شقُوا بمشيئة وحبَسهم سجنُ شِقوة، وإليه أشار سبحانه فى قوله ”وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ“[1] فى سورة الجمعة، إيماءً إلى يوم الجمعة الحقيقية. وأراد من هذا القول أن المسيح الموعود الذى يأتى من بعد خاتم الأنبياء هو محمد صلى الله عليه وسلم من حيث المضاهاة التامة، ورفقاءه كالصحابة، وأنه هو عيسى الموعود لهذه الأمّة، وعدًا من اللّٰه ذى العزّة فى سورة التحريم و النور والفاتحة. قولَ الحق الذى فيه يمترون.ما كان لنبى أن يأتى بعد خاتم الأنبياء إلا الذى جُعل وارثَه مِن أُمّته، وأُعطىَ مِن اسمه وهويّته، ويعلمه العالمون.فذالك مسيحكم الذى تنظرون إليه ولا تعرفونه، وإلى السماء أعينَكم ترفعون.أتظنّون أن يردّ الله عيسى ابن مريم إلى الدنيا بعد موته وبعد خاتم النبيين؟ هيهات هيهات لما تظنون.و

﴿ت﴾

[1] الجمعة:۴

قـد وعـد اللّٰه أنه يُمسِک النفسَ التی قضی علیها الموت، واللّٰه لا یخلف وعـده ولـكـنكم قوم تجهلون. أتـزعـمـون أنـه يُـرسِل عيسى إلى الدنيا، ويـوحی إلیه إلى أربعين سنة، ویجعله خاتم الأنبياء وينسى قوله" وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"[1] سبـحـانـه وتـعـالـى عـمّا تصِفون! إنْ تتّبعـون إلا ألـفـاظـا لا تـعـلمون حقيقتها، ولو رددتموها إلى حَكَمٍ من اللّٰه الـذی أُرسـلَ إليـكـم لكان خيرا لكم إن كنتم تعلمون. يـا حسرة عليكم! إنـكـم جـعـلتم عِلم الدين سَمُرًا، وتجادلون عليه بُخْلًا وحَسَدًا، وطبع اللّٰه عـلـى قـلـوبكم فلا تبصرون. ألا تـرون إلـى الـسـلسـلتيـن المتقابلتين، أو غـلبتْـكم شِقوتكم فلا توانسون؟ وتقولون ليس ذكر المسيح الموعود فی الـقـرآن، وقـد مُلِأَ القرآن من ذكره ولكن لا يراه العمون. ألا إن لـعنة اللّٰه عـلـى الكاذبين الذين يكذّبون كتاب اللّٰه ويحرّفونه ولا يخافون. وإذا قيل لهـم تعالوا نبيّن لكم حُجج اللّٰه قالوا إنّا نحن المهتدون. وما فی أيديهم إلا قصص باطلة ولا يتّقون. ويسخرون من الذين آمنوا وهم يعلمون. وما كان مـجيئی فـی آخـر السـلسـلة الـمـحـمدية إلّا لإكمال المماثلة ولتوفية وزن الـمقابلة، وليرُدَّ الكَرّة لآدم بـعد الكَرّة الشيطانية ☆، فـما لهم لا يتفكّرون! أكان عسيرا على اللّٰه أن يخلق كعيسى ابن مريم عيسٰی آخرَ، سبحانه، إذا قـضـى أمرًا فإنما يقول له كن فيكون. هـو الـلّٰه الذی بعث مثيلَ موسٰی فی أوّل الـسـلسـلة المحمّدية، فظهر منه أنه كان يريد أن يخلق مثلَ عيسٰی فی آخـرهـا ليتشـابـه الـسـلسـلتـان بـالمشابهة التامة، فما لكم لا تؤمنون؟ أيها الـنـاس! آمِـنـوا أو لا تؤمنوا إن اللّٰه لن يترک هذه السلسلة حتى يُتمّها ولن يتـرک حيّةَ آدم حتـى يـقتلها، فرُدُّوا ما أراد اللّٰه إن كنتم تقدرون. أتردّون

☆ الحاشية: ان الـلّـه خـلـق اٰدم وجعله سيداوحاكما واميراعلى كل ذی روح من الانس والجان. كمايفهم من اٰية اسجدوالاٰدم ثم ازلّه الشيطان واَخرجه من الجنان. وردالحكومة الى هٰذاالثعبان. ومس اٰدم ذلة وخـزی فـی هٰـذه الـحـرب والهوان. وان الـحـرب سجال. والاتقياء مال عندالرحمٰن. فخلق الله المسيح الموعودليجعل الهزيمة على الشيطان فی اٰخرالزمان. وكان وعدًا مكتوبا فی القرآن. منه

[1] الاحزاب:۴۱

نعمة اللّٰه بعد نزولها أيها المحرومون؟ وقد تم وعد اللّٰه صدقا وحقا، فلا تشتروا الضلالة أيها الخاسرون .أتبخلون بما أنعم اللّٰه على عبد من عباده؟ أتُعجِزون اللّٰه بألسنكم وحِيلِكم ومكائدكم؟ فاجمعوا كلّ مكركم، وادعوا الذين سبقوكم مكرًا و زورًا، واقعدوا فی كل طريق ولا تُمهِلونِ .وستنظرون أن اللّٰه يخزيكم ويردّ عليكم كيدكم ولا تضرّونه شيئا ولا تُنصَرون .أحسبتم أن إنسانا فعَل فعلًا مِن تلقاء نفسه؟ كلا.بل هو اللّٰه الذی يُصلِح الأرض بعد فسادها، أليست الأرض مُنجَّسة من فساد، فما لكم لا تنظرون؟ إنكم تركتم الصراط، فترككم اللّٰه وذهب بنور قلوبكم، وكذالک يُجزَی المجرمون .أعجبتم أن جاء كم إمام من أنفسكم فی آخر الأزمنة ليتساوی السلسلتان ككَفَّتَی الميزانِ، ما لكم كيف تعجبون؟ كذالک ليتمّ وعدُ اللّٰه فی التحريم والنور والفاتحة والبقرة، ما لكم لا تفكّرون؟ وقد نزلت الآيات وحصحص الحق وظهرت البيّنات ثم أنتم تُعرِضون. وما طلبتم من حُجّة إلّا أُعطیَ لكم فوج منها ثم لا تنتهون .ألا ترون إلی أرضكم كيف ينقُصها اللّٰه من أطرافها، والرقاب تحت قدمی هذه تتذلل، والناس مِن كل فَجٍّ يجتمعون؟ ولو كان هذا الأمر من عند غير اللّٰه لما لبِثتُ فيكم إلی ثلا ثين سنة بعد دعوتی كما أنتم تشاهدون .و لَأُهلكتُ كما يُهلَک المفترون .أجئتُ شيئًا فرِيًّا وكنتم من قبل تنتظرون؟ وقد ابتهلتم كل الابتهال، ليُهلِكنی ربّی كأهل الضلال، فأُعطيتُ لی بركةٌ علی بركة، ولُعِنَتُ كلماتُكم، وضُربتُ علی وجوهكم دعواتُكم، فأصبحتم مُحقَّرين مُهانين بما كنتم تُهينون .ما كان اللّٰه ليُهلِكنی قبل أن يتمّ أمری، ولی سرٌّ بربّی لا يعلمه الملائكة، فكيف تعرفوننی أيها الجاهلون الحاسدون؟ وليس لی مقامی عنده بظاهر الأعمال ولا بأقوال، ولا بعلم واستدلال، بل بسرٍّ فی قلبی هو أثقل عنده من جبال .وإن سرّی يُحيِی الأموات، ويُنبِت المَوات، ويُرِی الآيات، فهل من طالب من ذوی الحصاة، وهل من قوم يطلبون؟ وإنی جُعِلتُ من ربّی آيةً للإسلام، وحُجّةً من اللّٰه العلّام، فسوف يعلم المنكرون.أَسمِعْ بهم وأَبْصِرْ يومَ يأتونه، وقد أنفدوا الأعمار فی

﴿ث﴾

هـذه عميًا، ويُذكَّرون فلا يبالون .وإنى جـئتُ لأنقُل الناس من الوجود إلى العدم بحكمِ ربّ العزّة☆، وأُرِىَ الساعةَ قبل الساعة، وترون أن الأمراض تُشاع والـنـفوس تُضاع، وسيذوق الناس موتًا هو موت من أهواء الغَيريّة .وجئتُ لأنـقـل الـناس من الكثرة إلـى الوحدة، وإلـى الاتّـفـاق مـن المخالفة، وإلى الاجتـمـاع مـن التفرقة، ولذالک خُلِقَ أسبابُها، وفُتِح أبوابُها .ألا ترون إلى الـطُـرق كيف كُشـفـتُ؟ وإلـى الوابورة كيف أُجريتُ؟ وإلى العِشار كيف عُـطّلتُ؟ وإلـى الأخبـار كيف يُسِّـرَ إيـصـالُهـا، والـخيـالات تبادلتُ؟ وإلى النفوس كيف زُوّجتُ؟ وترون أن الناس يُنقَلون من هذه الدنيا إلى دار الفناء بـمحاربات أوقدتْ نارها بين الملوک وبأنواع الوباء ثم بإشاعة لُبِّ تعليم الـقـرآن، وحقيقةِ كتاب اللّٰه الرحمٰن، الذى أُرسلتُ له فـى هذا الزمان، فإن هـذا التعليم يـدعو إلى الموت ..أعنى إلـى موتٍ يَرِدُ عـلـى النفس بترک الـغَيـريّة والهـوٰى، ويدعو إلى محويّةٍ فى الشريعة الفطريّة وحالةٍ كحالةِ مَن مـات وفـنٰـى، ويجرّ إلى تعطُّلٍ تامّ من حركات الاختيـار، وموافقةٍ بالفتاوى التـى تـحـصُـل لـلقلب فى كل حين من اللّٰه مُنـزِّلِ الأقدار.وفى هذه الحالة يـكـون الإنسـان مستهلكةَ الذات غيرَ تابعٍ لأمر النفس والجذبات، حتى لا يُـنسَـب إليـه سَـكون ولا حركة ولا ترک ولا بـطــش ويتـعـالٰى شأنـه عن التـغيـرات، ولا يـوجـد فيه من القصد والإرادة أثر، ولا من الـمدح والمذمّة خبـر، ويـصير كالأموات.فهذا نوع من الموت، فإنه لا يملک أهلُ هذا الموت حـركةً ولا سُـكونًا، ولا ألَمًا ولا لذّة،لا راحةً ولا تعبًا، ولا محبّة ولا عداوة، ولا عـفـوًا ولا انتقامًا، ولا بُخلًا ولا سخاوة، ولا جُبنًا ولا شجاعة، ولا غضبًا ولا

☆ الحاشية: قد قلنا غيره مرّة ان النقل من الوجود الى العدم. ليس بالسيف و السنان. بل بامرٍ من اللّٰه الديّان.فان اللّٰه كتب فى كتبه ان علامة ظهور المسيح الموعود ان تسمعوا اخبارالمحاربات فى الأفاق والاقطار.واخبارشيوع الوباء فى الديار.ثم من علامة المسيح انه يجذب الناس الى كمال نقطة التقاة.وان هو الا نوع من الممات.منه

﴿ث﴾

تحنُّنًا، بل هو ميّتٌ فى أيدى الحىّ القيّوم، ما بقى فيه حركةٌ ولا هوى، ولا يُنسَب إليه شيء من هذه العوارض كما لا يُنسَب إلى الموتٰى .ولا شك أن هذه الحالة موت وإنها منتهى مراتب العبودية، والخروج من العيشة النفسانية، وإليها تنتهى سير الأولياء الذاهبين إلى الحضرة الأحدية .هذا تعليم القرآن، وكلٌّ تعليم دون ذالك فى الجذب إلى الرحمٰن، وليس بعده مرتبة من مراتب السلوك والعرفان عند ذوى العقل والفكر والإمعان .وإن التوراة أمال الناسَ إلى الانتقام، وعنده لا مفرَّ للظالم ولا خلاصَ، وإن عيسٰى شرّع لأمّته أنّ أحدهم إذا لُطِم فى خدّه وضَع الخدّ الآخر لمن لطمه ولا يطلب القصاصَ .فلا شك أن هذين الحزبين لا يشاورون الشريعة الفِطريّة، ولا يتّبعون إلّا الأوامر القانونية .وأما الرجل المحمّدى فقد أُمر له أن يتّبع الشريعة الفطرية كما يتبع الشريعة القانونية، ولا يُقطَع أمرٌ إلا بعد شهادة الشريعة الفطرية، ولذالك سُمِّىَ الإسلام دينَ الفطرة للزوم الفطرة لهذه الملّة، وإليه أشار نبيّناصلى اللّٰه عليه وسلم استَفْتِ قلبَك ولو أفتاك المُفتون ."فانظرُ كيف رغَّب فى الشريعة الفطرية ولم يقنع على ما قال العالمون .فالمسلم الكامل من يتّبع الشريعتين، وينظر بالعينين، فيُهدَى إلى الصراط ولا يخدعه الخادعون . ولذالك ذكر اللّٰه فى محامد الإسلام أنه شريعة فطرية، حيث قال" فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا[1]". وهذا من أعظم فضائل هذه الملّة ومناقبِ تلك الشريعة .فإنه يوجد فى هذا التعليم مدار الأمر على القوة القُدسية القاضية الموجودة فى النشأة الإنسانية المُوصِلة إلى كمال تام فى مراتب المحويّة، فلا يبقى معها مَنفَذ للتصرّفات النفسانية، لِما فيه عملٌ على الشهادة الفطرية .وأمّا التوراة والإنجيل فيتركان الإنسان إلى حدّ هو أبعدُ من الشهادة الفطرية القدسية، وأقربُ إلى دخل إفراط القوة الغضبيّة، أو تفريط القوة الواهمة، حتى يمكِن أن يُسمَّى المنتقم فى بعض المواضع ذئبًا مؤذيًا عند

[1] الرّوم: ۳۱

العقلاء ، أو يُسمَّى الذى عفا فى غير محلّه وأغضٰى مثلًا عند رؤية فسقٍ أهله دَيُّوثًا وقيحًا عند أهل الغيرة والحياء. ولذالک ترى فى بعض المواضع رجلًا سَرَّه تعليمُ العفو يترُک حقيقةَ العفو والرحمة، ويجاوز حدود الغيرة الإنسانية. فإن العفو فى كل محلّ ليس بمحمود عند العاقلين، وكذالک الانتقام فى كل مقام ليس بخير عند المتدبّرين. فلا شک أنه مَن أوجب العفو على نفسه فى كل مقام بمتابعة الإنجيل فقد وضَع الإحسان فى غير محلّه فى بعض الحالات، ومَن أوجب الانتقام على نفسه فى كل مقام بمتابعة التوراة فقد وضع القصاص فى غير محلّه وانحطّ من مدارج الحسنات. وأمّا القرآن فقد رغّب فى مثل هذه المواضع إلى شهادة الشريعة الفطرية التى تنبع من عين القوة القدسية، وتنــزِل من روح الأمين فى جَذْرِ القلوب الصافية، وقال: جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ[1] فانظرْ إلى هذه الدقيقة الروحانية، فإنه أمَر بالعفو عن الجريمة بشرط أن يتحقق فيه إصلاحٌ لنفسٍ، وإلّا فجزاء السيئة بالسيئة. ولما كان القرآن خاتم الكتبِ وأكملَها وأحسن الصحف وأجملَها، وَضَع أساس التعليم على منتهى معراج الكمال، وجعَل الشريعة الفطرية زوجًا للشريعة القانونية فى كل الأحوال، ليعصم الناس من الضلال، وأراد أن يجعل الإنسان كالميت لا يتحرّک إلى اليمين ولا إلى الشمال، ولا يقدر على عفو ولا على انتقام إلا بحُكم المصلحة من اللّٰه ذى الجلال. فهذا هو الموت الذى أُرسِلَ له المسيح الموعود ليُكمِله بإذن الربّ الفعّال، ولأجل ذالک قلتُ إن المسيح الموعود ينقل الناسَ من الوجود إلى العدم، فهذا نوع من النقل وقد سبق قليل من هذا المقال. وشتّان بين هذا التعليم الجليل وتعليم التوراة والإنجيل، فاسأل الذين قبِلوا وساوس الدجّال. إن هذا التعليم يهدى لِلّتى هى أقوَمُ، ليس فيه إفراط ولا تفريط، ولا ترک مصلحة وحكمة، ولا ترک مقتضى الوقت والحال، بل هو يجرى تحت مجارى الأوامر الشريعة الفطرية وفتاوى القوة القدسية

﴿ج﴾

[1] الشورٰى: ۴۱

ولا يـميل عن الاعتدال .وقـد قُـدّر مـن الأزل أن المسيح الموعود يُشيع هذا التعليـم الـمحمود حق الإشاعة، ليُميت السعداءَ قبل موت الساعة، فهناک يـمـوت الـصـالحون من كمال الإطاعة، وهذا الموت يُعطَى للقلوب السليمة الـصـافية، ويشـربون كأس المحويّة، ويغيبون فى بحر الوحدة بعد نَضْوِ لباس الغَيريّة .وأمّـا الـذين شقُوا فيرد عليهم فى آخر الأمر رجس من السماء بأنواع الـوبـاء ، أو بـالـمـحاربات وسفک الدماء ، فيسرى بينهم الإقعاصُ والقَعُص كـقُـعـاص الـغـنـم تقديرًا من حضرة الكبرياء ، ويكثُر المحاربات على الأرض فتختتم حرب وتبدو أخرى، وتسمعون من كل طرف أخبار الموتٰى .وذالک كـلـه لخاصيةِ وجود المسيح، فإن اللّٰه نزّله كالمُجِيح، وهذا من أكبر علاماته وخـواص ذاتـه، فـإنه قابلَ آدم فى هذه الصفات، مع بعض أمور المضاهاة، أما الـمـضـاهاة فتـوجـد فـى نـوع الـخِـلـقة، فـإن آدم خُلق منه حوّاءُ كالتَوءَم مِن يد الـقدرة، وكـذالک خُـلـق الـمسيـح الـمـوعود تَوْءَمًا وتولّدتْ معه صبيةٌ مسـمّـاة بالجَنّة، وماتت إلى ستة أشهر من يوم الولادة وذهبت إلى الجنّة، وما مـاتـت حـوّاء لتـكـون سببًـا لـلـكثـرة ، فإن آدم قد ظهر لينقل الناس من العدم إلـى الـوجـود، فـكـان حـقُّ تَـوْءَمِـه أن يبـقـى لـيـنصره على تكميل المقصود، وأمّـا الـمسيـح الـمـوعـود فـقـد ظهـر لـيـنـقـل الناس من الحياة إلى المَنيّة، فـكـان حـقُّ تـوء مِـه أن يـنـقل من هذه الدار ليكون إرهاصًا للإرادة المَنُويّة. ثـم إنّ آدم خُـلـق فـى يـوم الـجـمـعة، وكـذالک وُلـد الـمسيـح الـموعود فى هذا اليوم فى الساعة المباركة.ثم إن آدم خُلِق فى اليوم السادس، وكذالک الـمسيـح الـمـوعود خُلق فى الألف السادس.وأما الآفات التى قُدّر ظهورها فى وقت الـمسيـح.فـمِـن أعـظـمهـا خـروج يأجوج ومأجوج، وخروج الدجّـال الـوقيح، وهم فتنة للمسلمين عند عصيانهم وفرارهم من اللّٰه الودود، وبلاء عـظيـم سُـلّـط عـليهـم كـمـا سُـلّـط عـلى اليهود واعلم أن يأجوج ومأجوج قـومـان يستـعـمـلون الـنـار وأجيـجـه فـى الـمـحـاربـات وغيـرهـا مـن المصنوعات، ولذالک سُمّوا بهذين الاسمين، فإن الأجيج صفة النار وكذالک

يـكـون حربهم بالـموادّ الناريات، ويفوقون كلَّ من فی الأرض بهذا الطريق مـن الـقتال، ومِن كل حدَبٍ ينسِلون، ولا يمنعهم بحر ولا جبل من الجبال، ويـخـرّ الـمـلـوک أمـامهم خائفين، ولا تبقى لأحدٍ يدُ المقاومة، ويُداسَون تحتهم إلى الساعة الموعودة .ومَـن دخل فی هاتين الحجارتين ولو كان له مـملكة عظمٰى، فطُحن كما يُطحَن الحَبُّ فی الرَحی، وتُزلزَل بهما الأرض زلـزالهـا، وتُـحرَّک جبالها، ويُشاع ضلالها، ولا يُسمَع دعاءٌ ولا يصل إلى الـعـرش بـكـاءٌ، ويـصيـب الـمسـلـميـن مـصيبة تـأكل أموالهم وإقبـالهم وأعراضهم، وتُهتَک أسرار ملوک الإسلام، ويظهَر على الناس أنهم كانوا مَـورِدَ غـضـبِ الـلّٰـه من العصيان والإجرام .ويُـنْـزَع مـنهم رعبهم وإقبالهم وشـوكتهـم وجـلالهـم بـمـا كـانوا لا يتّقون .ويبـارون الأعـداء مـن طريق ويـنهزمون من سبعة طُرق بما كانوا لا يحسنون. يراء ون الناس ولا يتّبعون رسـول اللّٰه وسُنّته ولا يتديّنون .وإنْ هـم إلا كالصور ليس الروح فيهم، فلا يـنظر إليهم اللّٰه بالرحمة ولا هم يُنصَرون .وكـان اللّٰه يريد أن يتوب عليهم إن كانوا يتضرّعون، فما تابوا وما تضرّعوا فنـزَل على المجرمين وبالهم إلا الذين يخشعون .ويـرون أيام المصائب ولياليها كما رأى الملعونون .فعند ذالک يـقوم المسيح أمام ربه الجليل، ويدعوه فی اللّيل الطويل، بالصراخ والـعـويـل، ويـذوب ذوبـان الثـلـج عـلـى النار، ويبتهل لمصيبة نزلتُ على الديار، ويذكُر اللّٰهَ بدموع جارية وعبرات متحدّرة، فيُسمَعُ دعاؤه لمقامٍ له عـنـد ربه، وتنْزل ملائـكة الإيـواء ، فيـفـعـل الله ما يفعل، وينجّى الناس من الوباء .فهناک يُعرَف المسيح فی الأرض كما عُرِفَ فی السماء ، ويوضع لـه الـقبـول فی قلوب العامة والأمراء ، حتى يتبرّک الملوک بثيابه .وهذا كـلـه مـن الـلّٰـه ومـن جـنـابـه وفی أعين الناس عجيب .فـفـكِّـرُ فی القرآن والأحاديث إن كنت تريب .وما قلتُ من عندی بل هو عقيدة الجمهور من الصلحاء المسلمين، ومكتوبٌ فی كتاب ربّ العالمين.

﴿ح﴾

☆

وَالحَالَةُ المَوْجُوْدَةُ تدعو المسيح الموعُودَ
وَالمَهْدى المَعْهُودَ

إن الأرض مُلِئت ظلمًا وجَورًا، وأحاط الفساد نجدًا وغَورا، والحقائق زالت عن أماكنها، والدقائق تحوّلت عن مراكزها .ونضت الملّة لباس زينتها، وأغمدت الشريعة سيف شوكتها، وأُضيعَ أسرار بطنها ورموز هويّتها، وأُريقَ دماء أبنائها وحفدتها، حتى إن السماء بكت على ثُكلها وغربتها، وما بقى جارحة من جوارحها إلّا سقمتْ، وما مُضنِئة من مضنئاتها إلا عقمتْ، فالآن هى عجوز فقدت قواها، وشيخة غيّرت صورتها وسناها، وفى لسانها لُكْنة أظهرتها، وفى أسنانها قلوحة علتْها. أهذه الملة هى الملّة التى أتى بها خاتم النبيين وأكملَها ربّ العالمين؟ كلا ..بل هى فسدت كل الفساد من أيدى المبتدعين الذين جعلوا القرآن عِضِين، وضلّوا وأضلّوا وما كانوا متفقهين .إنهم قوم لا يملكون غير القشرة، ولا يدُرون ما لُبّ الحقيقة، ثم يزعمون أنهم من العالِمين، بل من مشايخ الدين .ولا تجرى على ألسنهم إلا قصص نحتتْ آباؤهم، وما بقى عندهم إلا أمانيهم وأهواؤهم، واحتفلت جوامعهم من قوم لا يعلمون سرّ العبودية، ويجادلون بألفاظ سمعوها من الفئة الخاطئة، وما وطئتْ قدمهم سكك الروحانية .يصلّون ولا يدرون حقيقة الصلٰوة، ويقرء ون القرآن ولا يفهمون كلام ربّ الكائنات، وظهر الحق فلا يعرفونه، وبعث اللّٰه مسيحه فلا يقبلونه، ويحقّرونه ولا يوقّرونه، ولا يأتونه مؤمنين.وجحدوا بالحق لما جاء هم وكانوا من قبل منتظرين.وإذا قيل لهم بادِروا الخير أيها الناس،ولا تتّبعوا خطوات الخنّاس، قالوا إنكم من الضالين. وكذّبونى وما فتّشوا حق التفتيش، ولا يمرّون علىّ إلّا مستكبرين. ﴿خ﴾

و نسوا كُلّ ما ذكّرهم القرآن، ولا يعلمون ما أنزل الرحمٰن، ويُنفِدون الأعمار غافلين .ولو عرفوا القرآن لعرفونى، ولكنهم نبذوا كتاب اللّٰه وراء ظهورهم وكانوا مجترئين .ويقولون لستَ مرسلا، وكفى باللّٰه وآياته شهيدًا لو كانوا طالبين .ووقفوا ألسنهم على السب والتوهين، واستظهروا على مخالفة القرآن بأخبار ضعيفة ما مسَّها نفحةُ اليقين .وإن اللّٰه قد جلّى الحق فلا يسمعون، وكشَف السرّ فلا يلتفتون .قرء وا الفرقان وما اطّلعوا على أسرار دفائنه، وصُفِّدوا فى ألفاظ القرآن وما أُعطوا أغلاق خزائنه .فكيف كان من الممكن أن يرجعوا سالمين من هذا الطريق؟ فلأجل ذالك زاغوا من محجّة التحقيق، وما ذاقوا جرعة من هذا الرحيق، وما كانوا مستبصرين.ثم لَمّا جعلنى اللّٰه مسيحًا موعودًا وبعثنى صدقا وحقا عند وقت الضرورة، طفقوا يكذّبوننى ويكفّروننى ويذكروننى بأقبح الصورة، وما كانوا منتهين .وقد وافت شمسُ الزمان غروبَها، وحيّة الحيات قصدتُ دُروبها، وما بقِى من الدنيا إلّا قليل من حين .أيريدون أن يطول أجلُ الشيطان؟ وإن زماننا هذا هو آخر الزمان، وقد أهلكَ كثيرا مّن الناس إلى هذا الأوان .وإن آدم هوَى مِن قبل فى مَصاف، وهزمه الشيطان فما رأَى الغلبة إلى ستة آلاف، ومُزّقتُ ذُرّيّته وفُرِّقت فى أطراف، فإلى كم يكون الشيطان من المنظَرين؟ ألم يُغْوِ الناس أجمعين.إلا قليلًا من عباد اللّٰه الصالحين؟ فقد أتمّ أمره وكَمَّل فعله وحان أن يُعان آدم من ربّ العالمين.ولا شك ولا شبهة أنّ إنظار الشيطان كان إلى آخر الزمان، كما يُفهَم من القرآن، أعنى لفظ ''الإنظار''الذى جاء فى الفرقان، فإن اللّٰه خاطبه وقال ''اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ''[1]، يعنى يوم البعث الذى يُبعث الناس فيه بعد موت الضلالة بإذن الحىّ القيّوم.ولا شك أن هذا اليوم يوم يشابه يومَ خلقةِ آدم بما أراد اللّٰه فيه أن يخلق مثيل آدم، ثم يبث فى الأرض ذرّيّة الروحانية ويجعلهم فوق كل من قطع من اللّٰه وتجذّمَ واشتدّت الحاجة إلى آدم الثانى

[1] ص: ۸۲،۸۱

فـي آخـر الـزمـان، ليتـدارک ما فات في أوّل الأوان، وليتمّ وعيد اللّٰه في الشيـطـان، فـإن الـلّٰـه جـعـلـه مـن المنظَرين إلى آخر الدنيا وأشار فيه إلى إهـلاكـه، وإخـراجه من أملاكه، وما معنى الإنظار مِن غير وعيد القتل بعد أيـام الإمهـال وعيثِه في الديار؟ وكان الإهلاک جزاء ه بما أهلک الناس بالفتن الكبار .وكـان الألف السـابع لقتله أجلًا مسمّى، فإنه أدخل الناس فـي جهـنّم من سبعة أبوابها ووفّى حق العَمى، فالسابع لهذه السبعة أنسب وأوفى .وكتب اللّٰه أنه يُقْتل في آخر حصّة الدنيا، ويُحيٰى هناک أبناء آدم رحـمةً مـن حـضـرة الكبرياء، ويجعل عليه هزيمة عظمى كما جعل على آدم في الابتداء .فهـنـاک تُـجـزَى الـنـفـس بالنفس والعِرض بالعرض، وتُشـرِق الأرض بـنـور ربّهـا، و تهـوى عـدوُّ صـفيِّ اللّٰه، وكذالک جزاء عداوة الأصفياء .وكـان هذا الفتح حقًّا واجبا لآدم بما أذلّه الشيطان، في حـلية الثعبـان، وألقاه في مغارة الهوان وهدّم بعدما أعزّه اللّٰه وأكرمَ .وما قـصـد إبـليـس إلا قتله وإهلاكه واستيصاله، وأراد أن يعدمه وذرّيته وآله، فـكُتـب عـليـه حُكم القتل من ديوان قضاء الحضرة بعد أيام المهلة، وإليه أشـار سبـحـانـه في قوله”إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ“كما يعلمه المتدبّرون .وما عُنِيَ بهـذا الـقـول بـعـث الأمـوات، بل أُريدَ فيه بعث الضالّين بعد الضلالات. ويـؤيده قوله تعالىٰ في القرآن” لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ“[1]، كما لا يخفى عـلى أهل العقل والعرفان .فـإن إظهـار الدين على أديان أخرى، لا يتحقق إلّا بـالبيّـنة الـكبـرى، والحجج القاطعة العظمٰى، وكثرة أهل الصلاح والتـقـوٰى. ولا شک أن الـديـن الـذى يـعـطـى الـدلائل الموصلة إلى اليـقيـن، ويـزكّـى الـنـفـوس حـق التزكية وينجّيهم من أيدى الشيطان الـلـعيـن هـو الـديـن الـظـاهـر الـغـالـب على الأديان، وهو الذى يبعث الأمـوات مـن قبـور الشک والـعـصيان، ويحييهم عِلمًا وعملًا بفضل اللّٰه المنّان وكان اللّٰه قد قدّر أن دينه لا يظهر بظهور تام على الأديان كلها

[1] الصّف: ١٠

﴿د﴾ ولا يـّرزق أكثـر الـقـلـوب دلائل الحق، ولا يعطى تقوى الباطن لأكثرها إلا فى زمـان المسيح الموعود والمهدى المعهود .وأمّا الأزمنة التى هى قبله فلا تعمّ فيهـا التـقـوى ولا الـدراية، بـل يـكـثـر الـفسـق والغواية.فالحاصل أن الهداية الـوسيـعة العامّة، والحجج القاطعة التامّة، تختص بزمان المسيح الموعود من الحضرة، وعند ذالک الزمان تنكشف الحقائق المستترة، وتُكشَف عن ساق الـحـقيـقة، وتهـلـک الـمـلـل البـاطلة والمذاهب الكاذبة، ويملک الإسلام الشـرق والـغـرب، ويدخل الحقُّ كل دارٍ إلّا قليل من المجرمين، ويتمّ الأمر، ويـضـع الـلّٰـه الـحرب، وتقع الأَمَنةُ على الأرض، وتنُزل السكينة والصلح فى جـذور الـقـلـوب، وتتـرک السباع سبعيّتَها والأفاعى سُمّيّتَها، وتتبيّن الرشد وتهـلـک الـغىّ، ولا يبقى من الكفر والشرک إلا رسم قليل، ولا يلتزم الفسقَ والـفاحشة إلا قلبٌ عليل، ويُهدى الضالون، ويُبعث المقبورون.فهذا هو معنى قـولـه’’إِلَـى يَـوْمِ يُبْـعَثُـونَ‘‘.فـإن هذا البعث بعث ما رآه الأوّلون ولا المرسلون الســابقون ولا النبيون أجمعون.وإن ديـن الـلّٰه وإن كان غالبا من بدوأمره على كـل ديـن من حيث الـقوة والاستـعـداد، ولـكـن لـم يتّـفق له من قبل أن يبارى الأديـانَ كـلّهـا بـالـحجة والإسناد، ويهزمها كلَّ الهزم ويُثبِت أنها مملوءة من الـفسـاد، ويـخـرج كـالأبـطال بأسلحة الاستدلال، حتى يعمّ فى جميع الديار والبلاد.وكـان ذالک تـقـديـرا مـن الـلّٰـه الودود، بما سبق منه أن الغلبة التامة والـصـلاح الأكبـر الأعـم يختص بزمان المسيح الموعود.ولذالک استمهل الشيـطـانُ إلـى هـذا الـزمـان الـمسـعود، فمهّله اللّٰه ليتمّ كل ما أراد للعالمين. فـأغوى الشيطان مَن تبِعه أجمعين، فتقطّعوا بينهم أمرَهم، وكان كل حزب بما لديهم فرحين .وما بقِى على الصراط إلا عباد اللّٰه الصالحين.والسرّ فيه أن الـزمـان قُسّـم عـلـى ستّة أقسام، مِن اللّٰه الذى خلَق العالم فى ستة أيام فهو زمـان الابتـداء ، وزمـان التـزايـد والـنّماء ، وزمان الكمال والانتهـاء، وزمان الانـحـطاط وقلّةِ التعلّق باللّٰه وقلّةِ الارتباط، وزمان الموت بأنواع الضلالات

وزمان البعث بعد الممات .فإنّ مَثل الناس عند الله مِن وقت آدم إلى آخر الزمان كزرعٍ أخرجَ شَطْأَه فآزَرَه فاستغلظ فاستوى على سوقه، ثم اصفرّ فطفق تتساقط بإذن اللّٰه، ثم حُصِد فبقيت الأرض خاوية، ثم أحياها الله بعد موتها فإذا هی راوية، وأنبتَ فيها نباتًا مترعرعًا مخضرًّا، وعيونَ الزُرّاع أقرَّ، كذالک ضرب اللّٰه مثلا للعالمين .فثبت من هذا المقام أن زمان الموت الروحانی كان مقدَّرا من ربّ العالمين .وكان قُدّر أن الناس يضلّون كلهم فی الألف السادس إلّا قليل من الصالحين، فلأجل ذالک قال الشيطان لَأُغوينّهم أجمعين، ولو لم يكن هذا التقدير لما اجترأ على هذا القول ذالک اللعين .ولمّا كان يعلم أن اللّٰه قفّى هذه الأزمنةَ بزمان البعث والهداية والفهم والدراية، قال”إلٰى يَوْمِ يُبعَثون“.فالحاصل أن آخر الأزمنة زمان البعث كما يعلمه العالمون .فكأنّ اللّٰه قسّم الألوف الستّة على الأزمنة الستّة، وأودعَ بعضَ حصص السابع للقيامة.ولمّا جاء الألف السادس الذی هو زمان البعث من اللّٰه الكريم، تمّ أمرُ الإضلال وصار الناس فِرَقًا كثيرة من الشيطان اللئيم، وزاد الطغيان وتموّجَ الفِرق كتموّج الأمواج الثقال، وشمَخ الضلالة كالجبال، ومات الناس بموت الجهل والفسق والفواحش وعدم المبالاة، وعمّ الموتُ فی جميع الأقوام والديار والجهات .فهناک رأى اللّٰه أن وقت البعث قد أتى، ووقت الموت بلغ إلى المنتهٰى، فأرسل رسوله كما جرت سُنّته فی قرون أولى، ليحيي الموتٰى، وكان وعدًا مفعولًا من ربّ الوَرى .فذالک هو المسيح خاتم الخلفاء، ووارث الأنبياء، والإمام المنتظر من حضرة الكبرياء، وآدم الذی بدَأ اللّٰه منه مرةً ثانية سلسلةَ الإحياء.وإن اللّٰه سمّاه "أحمد "بما يُحمَد به الربّ الجليل فی الأرض كما يُحمَد فی السّماء .وسمّاه "عيسى ابن مريم "بما خلق روحانيته من لدنه، وما كان على الأرض شيخ له كالآباء.

وأعطى له لقب عيسى الذى هو المسيح بما ختَم عليه خلافة نبيِّ الأمم خيرِ الأصفياء ، كما خُتم على عيسٰى خلافة سلسلة موسٰى من حضرة الكبرياء ، وبما ﴿ذ﴾ قدّر أن اسمه يمسَح الأرض ويُذكَر فى كل قوم بالعزّة والعلاء ، ويبدو كالبرق من جهة ثم يبرق فى جهات أخرى وينير كل فضاء السّماء ، وبما كتب من الأزل أنه يمسح السماء بكشف الحقائق فلا تبقٰى فى زمنه نكتة فى حيّز الاختفاء. فهذه ثلاثة أوجه لتسمية المسيح الذى هو خاتم الخلفاء ، ففكّرُ فيه إن كنت من أهل الدهاء .وإنه مستفيض من نبيّه الذى ملَك هذه الصفات الثلاث بالاستيفاء ، فاتركُ ذكر عيسٰى وآمنْ بظِلِّ خيرِ الرسل وخاتم الأنبياء وكان من أهم الأمور عند اللّٰه أن يجعل آخر الأزمنة زمانَ البعث. أعنى زمان تجديد سلسلة الإحياء ، وإنه الحقّ فلا تجادل كالجهلاء. وكذالك كان من أعظم مقاصد اللّٰه أن يُهلك الشيطان كل الإهلاك، ويردّ الكَرّةَ لآدم ويملأ الأرض قِسْطًا وعدلا ومن أنواع البركات والآلاء ، ويكشف الحقائق كلها ويُشيع الأمر والمأمور فى جميع الأنحاء ، ويُظهر فى الأرض جلاله وجماله ولا يغادر فى هذا الباب شيئا من الأشياء. فأقام عبدًا من عنده لهٰذا الغرض ولتجديد الشريعة الغرّاء ، وجعله من حيث الآباء من أبناء فارس ومن حيث الأمهات من بنى فاطمة، ليجمع فيه الجلال والجمال، ويجعل فيه نصيبا من أحسن سجايا الرجال، ونصيبا من أجمل شمائل النساء ، فإن فى بنى فارس شجعانا يردّون الإيمان من السّماء ، ولذالك سمّانى اللّٰه آدمَ والمسيحَ الذى أرى خَلُقَ مريمَ، وأحمدَ الذى فى الفضل تقدّمَ، ليُظهر أنه جمَع فى نفسى كل شأن النبيين على سبيل الموهبة والعطاء ، فهذا هو الحق الذى فيه يختلفون .لا يعود إلى الدنيا آدم، ولا نبينا الأكرم، ولا عيسى المتوفى المتّهم .سبحان اللّٰه وتعالى عما يفترون!أليس هذا الزمان آخر الأزمنة ما لكم لا تفكّرون؟ أما اقتربت الساعة بظهور نبيّنا وجاء ت أشراطها فأين تفرّون؟ ما لكم تَدُعُّون الأخبار مِن مقرِّ أوقاتها وتؤخّرونها وأنتم تعلمون؟ أنسيتم حديث " :بُعثتُ أنا والساعة

كهاتين"، فما لكم لِمَ تكفُرون؟ فامسَحوا السبّابة وما لحِقها، وتَذكّروا وعد اللّٰه، وما يتذكّر إلا الذين يُنيبون. وما جئتُ إلا فى الألف السادس الذى هو يومُ خلق آدم، وإن فيها لهدى لقوم يتفكّرون. ألا تقرءون سورة العصر وقد بيّن فى أعدادها عمر الدنيا من آدم إلى نبيّنا لقوم يتفقّهون. وهذا هو العمر الذى يعلمه أهل الكتاب، فاسألوهم إن كنتم لا تعلمون. ولا فرق بين عِدّة سورة العصر وعِدّتهم إلّا الفرق بين أيام الشمس وأيام القمر، فعُدّوها إن كنتم تشكّون. وإذا تقرّرَ هذا فاعلموا أنى وُلدتُ فى آخر الألف السادس بهذا الحساب، وإنه يومُ خلق آدم، وإن يوما عند ربنا كألف سنة مما تعدّون. وإن كنتم فى ريب مما كتبنا من أنه من أيام سلسلة آدم ما بقِى إلٰى يومنا هذا إلّا ألفُ سنة أو معه قليل من سنين، فتعالوا نُثبِته لكم من كتاب اللّٰه ومن الحديث ومن كتب النبيّين السابقين. فإن أعداد سورة العصر بحساب الجُمل، كما كُشِفَ علىّ من اللّٰه الوهّاب وكما هو متواتر عند أهل الكتاب، يهدى إلى أن الزمان إلى عهد خاتم الأنبياء كان مُنقضيًا إلى خمسة آلاف من آدمَ أوّلِ النبيّين. وما كان باقيا من الخامس إلا قليل من مئين☆. وكمِثله يُفهَم مِن حديث مِنبر ذى سبع درجات بمعنى بيّنّاه فى موضعه للناظرين. ولمّا ثبت أن هذا القدر من عمر الدنيا كان مُنقضيا إلى عهد رسول اللّٰه خيرِ الورٰى، ثبت معه أن القدر الباقى ما كان إلا أقلّ مقدارا نسبةً إلى ما مضى. فإن القرآن الكريم صرّح مرارا بأن الساعة قريبة لا ريب

☆ الحاشية: ان الاقوال التى تخالف هٰذه العدة وذكرها المتقدمون. فهى كلمات تكذب بعضها بعضًا وما اتفقوا على كلمة واحدة بل انهم فى كل وادٍ يهيمون. فليس بحرى ان يتمسک بها بعد ما اتفق على هٰذه العدة القراٰن و النبيون الاوّلون. منه

فيهـا وقال" اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ "[1] وقال" اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ"[2] وقال"فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا"[3] وكـذالک تـوجـد فيـه فی هذا الباب آيات أخرىٰ، فعُلِمَ مـنهـا بـالـقـطع واليقين يا أولی النهی، أن الحصّة الباقية من الدنيا أقلّ من زمـان انـقـضـی، حتـی إن أشراط الساعة ظهرتْ ويوم الوعد دنیٰ، وقرُب الآتـی وبَـعُدَ ما مضی، فارجع البصر هل تری من كذب فيه، والسّلام علی مـن اتّبـع الهُـدی.وقـد عـلمتَ أن المدّة المنقضية من وقت آدم إلٰی عهد نبيّـنـا الـمـصـطفٰی، كانت قريبة من خمسة آلاف، وقد شهد عليه القرآن واتـفـق عـليـه أهـل الكتاب من غير خلاف، فما المقدار الذی هو أقلّ من هـذا المقدار؟ أليس هو آخر وقت العصر، أجِبْنا بالإنصاف؟ ولو تعسّفتَ كـلّ التـعـسّف ثـم مـع ذالک لا بُـدّ لک أن تُقرّ بأنه أقلّ من النصف بغير الاختلاف .فـقـد اعترفتَ بدعوانا بقولک هذا مع هذا الاعتساف .فلزم لک أن تُـقـرّ أن مِـن مُـدّة عهدِ آدم ما كانت باقية إلی عهد رسول اللّٰه إلا ألفين وعِدّةً مـن مـئيـن، وهـذا هـو دعوانا فالحمد للّٰه ربّ العالمين .فإنا نـقـول إنـا بُـعثنا علی رأس ألفٍ آخِر من ألوف سلسلة أبی البشر☆ وخاتـمة الألف الـسـادس بـإذن الـلّٰـه أرحـم الراحمين .وهٰـذا هـو زمـان المسيح الـــذی هـــو آدمُ آخِـــرِ الـــزمـــان، وهـــذه هـــی حُـــجّتـــی التـــی أقـــررتَ بهـــا يـا أبـا الـعـدوان. فـانـظـرْ أنک صُـفّـدتَ حق التصفيد وكذالک يصفَّد كـلّ مَـن أعـرض عـن أهـل الـعـرفـان وَاللّٰه ما نبَّأنا بالساعة، ونبّأنا بالألف الـذی تـقـع الســاعة فيهــا، وعـرّف بـعـضَ الحـالات وأعرضَ عن بعض

(ر)

☆ الحاشية: انـاانتـقـلـنافی بعض عبارات كتابناهٰذامن تصريح لفظ خاتمة الدنياالی لفظ انـقـلاب عـظـيـم او انـقطاع سلسلة اٰدم اوعبارةٍ اخریٰ.فان امر الساعة خفیّ لايـعـلم تفصيله الااللّٰه فالكناية اقرب الی التقویٰ.ونؤمن بانقلاب عظيم بعد هٰذه المدّة ونفوّض التفاصيل الی ربّنا الاعلٰی.منه

[1] الانبياء: ۲ [2] القمر:۲ [3] محمّد:۱۹

فلا نعلم وقت الساعة ولا مَلَکٌ فی السماء ، وما نعلم حقيقة الساعة، ونعلم أنها انقلاب عظيم ويوم الجزاء ، ونفوّض تفاصيلها إلى عليم يعلم حقيقة الابتداء والانتهاء.ثم نعيد الكلام ونقول إن اللّٰه شبّه زمان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بوقت العصر ، وإن شئت فاقرأ فی القرآن سورة العصر ، وكذالک جاء ذكرُ العصر فی الأحاديث الصحيحة والأخبار الموثّقة المتواترة، حتّى إنه توجد فی البخاری والموطّأ وغيرها من الكتب المعتبرة .والسرّ فی هذا التشبيه أن اللّٰه بَعث موسٰی بعد إهلاک القرون الأولى، وجعَله آدمَ للأمّة الجديدة وأوحىٰ إليه ما أوحىٰ، وانقطع سلسلةُ دينه إلى ثلاث مائة بعد الألف ونيفٍ وكذالک أراد اللّٰه وقضٰی .ثم بعث عيسٰی ليذكّر بنی إسرائيل ما نسوه من التوراة ويرغّبهم فی أخلاق عظمٰی، وانقطعت سلسلة دينه إلى مدّة هی قريب من نصف مدّة سلسلة موسٰی .ثم بعَث نبيَّه محمّدًا خيرَ الورٰی ورسوله المصطفٰی، عليه صلوات اللّٰه وسلامه وبركاته الكبرٰی، وجعَل سلسلة الأخيار الذين اتّبعوه إلى مدّة هی نصفُ النصف الذی أُعطیَ لعيسٰی، أعنی القرون الثلاثة التی انقرضت إلى ثلاث مائة من سيّدنا المجتبٰی .فكان عهدُ أُمّة موسٰی يضاهی نهارًا كاملًا تمامًا، ويضاهی عددُ مِئاتِه عددَ ساعاتِه، وعهدُ أُمّة عيسٰی يضاهی نصفَ النهار فی حدّ ذاته، وأمّا عهد أخيارِ أُمّة خيرِ الرسل الذين كانوا إلى القرون الثلاثة فهو يضاهی نصفَ نصف النهار أعنی وقت العصر الذی هو ثلاث ساعة من الأيام المتوسطة .ثم بعد ذالک ليلة ليلاء بقدرٍ من اللّٰه وحكمةٍ، وهی مملوءة من الظلم والجور إلى ألف سنة .ثم بعد ذالک تطلُع شمس المسيح الموعود من فضل الرحمٰن، فهذا معنى العصر الذی جاء فی القرآن .هذا ما ظهر علينا من حقيقة وقت العصر ، ولكن مع ذالک قُرْب القيامة حقٌّ صحيح ثابت من الفرقان .وللقرآن وجوه

عند أهل العرفان، فهذا وجه وذٰلک وجه وكلاهما صادقان عند الإمعان، ولا ينكره إلا جاهل ضرير أو متعصّب أسير في حُجب العدوان، لأن المعنى الذى قدّمناه فى البيان يحصُل به التفصّى من بعض الإشكال التى تختلج فى جَنان بعضِ عطاشى العرفان، مِن تتابُعِ وساوس الشيطان .ثم إن هذا المعنى ينجى حديث البخارى والموطّأ من طعنِ الطعّان، ومن اعتراض معترض يتقلّد أسلحة لِلطَّعْنان.وتقرير الاعتراض أنه كيف يمكن أن يشبه زمان الإسلام بوقت العصر وقد ساوى زمانُ هذا الدين زمانَ موسٰى، وزاد على زمان دين عيسٰى، بل جاوزَ ضعفُه إلى هذا العصر، فما معنى العصر نسبةً إلى الزمان المذكور؟ بل ليس هذا البيان إلا كذبا فاحشا ومِن أشنع أنواع الزور، بل ذيلُ الاعتراض أطولُ من هذا المحذور ..فإن نبأ نزول عيسٰى وخروج الدجّال ويأجوج ومأجوج الذى ينتظره كثير من العامّة قد ثبَت كذبه بهذا الإيراد بالبداهة وبالضرورة، فإن وقت العصر قد مضى بل انقضى ضِعفاه من غير الشک و الشبهة نظرًا إلى زمان الملّة الموسوية، فما بقى لظهور هذه الأنباء وقت، واضطر المنتظرون إلى أن يقولوا إنها باطلة فى الحقيقة .و ما بقى سبيل لتصديقها إلّا أن يقال إن هذه الأخبار قد وقعت، وقد نزل عيسى النازل، وخرج الدجّال الخارج، وظهر يأجوج ومأجوج، ﴿ز﴾ وتحقّقَ النسل والعروج، وتمّت الأخبار التى قُدّرتْ،والرسل أُقّتتْ. فلمّا قلنا إن زمان أمّة موسٰى كان بين هذه الأمم الثلاث أطولَ الأزمنة، وكان زمانُ أمّة عيسٰى نصفَه، وكان نصفَ هذا النصف زمانُ أخيار هذه الأُمّة نظرًا إلى تحديد القرون الثلاثة، بطُل هذا الاعتراض، وانكشفَ الأمر على الذى يطلب الحق بسلامة الطويّة وصحة النيّة، وثبت بالقطع واليقين أن زمان الأمّة المرحومة

المحمدية قليل فى الحقيقة من زمان الأمّة الموسوية والعيسوية ☆.
وهذه منّةٌ منّا على المخالفين من الفِرق الإسلامية، ولم يبق لعاقل ارتياب فى هذا البيان، بل هو موجب لثلج الصدر والاطمئنان، وبطُل معه اعتراض يرِد على حديث عمر الأنبياء ، فإن عمرَ عيسٰى من جهةِ بقاءِ دينه نصفُ عمر موسٰى كما ظهر مِن غير الخفاء ، وعمرَ سيدِنا خير الرسل بالنظر إلى القرون الثلاثة نصفُ عمر عيسى ابن مريم بالبداهة .ثم بعد ذٰلک أيامُ موت الإسلام إلى ألف سنة .ثم بعد موت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بهذا المعنى زمانُ المسيح الموعود، الذى يشابه أبا بكر فى قتل الشيطان المردود، فإن المسيح الموعود قد استُخلفَ بعد موت النبىّ الكريم مِن حيث دينه، مِن غير فاصلة قبل تدفينه، وأَشركه ربُّه فى نبأ خلافةِ أبى بكر.أعنى النبأ الذى ذُكر فى صحف مطهَّرة، ووُفّق كما وُفّق أبو بكر، وأُعطىَ له العزمُ كمِثله لمنع

☆ الحاشية: قدصرح رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بان المراد من الامم الذين خلوا من قبلهم اليهود و النصارٰى.فلا سبيل لمن مارىٰ.اماسمعت قول رسول اللّٰه” فمن“ ففكر و امعن.ثم نقول على سبيل التنزل ان وقت بعث نبيناالمصطفىٰ.ماكان الا كالعصرنسبة اِلى امم اخرىٰ.فان نسبة الالف الخامس الى عمرالدنيا.اعنى سبعةالافٍ.تضاهى نسبة توجدلوقت العصربمامضى بغيرخلافٍ.وذالک اذا اُخذ مقدار النهار سبع ساعات.نظرًاالى اقل مقدارطلوع الشمس وغروبها فى بعض معمورات.وانت تعلم ان النهاريوجد بهذاالقدر فى بعض بلاد القصوىٰ.كما لايخفىٰ على اولى النهىٰ.وانا اخذنا النهار فى صورة اولٰى بلحاظ ازيد ساعاتها و فى الاخرىٰ بلحاظ اقلها و لنا الخيرة كما ترىٰ.منه

سبل ضلالة مهلكة .وإليه أشار سبحانه تعالىٰ فى قوله"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ"[۱] يعنى مِن ألف سنة، وكثُرت الاستعارات كمثله فى كتب سابقة .ثم بعد ذالك الألف زمانُ البعث بعد الموت وزمان المسيح الموعود، فقد تمّ اليوم ألفُ الضلالة والموت، وجاء وقت بعد الإسلام الموءود .وتمّتْ حجّة اللّٰه عليكم أيها المنكرون، فلا تكونوا من الظانّين باللّٰه ظنّ السوء ، و عُدّوا أيّام اللّٰه أيها العادّون .وإنّ وعد اللّٰه حق، فلا تغرّنكم الحياة الدنيا، ولا يغرّنكم الشيطان الملعون.وإن هذه الأيّام أيّامُ ملحمة عظمٰى أيها المجاهدون الخاطئون، وأيّامُ نزول المسيح وخروج الشيطان بغضب ما رآه السابقون .فإن الشيطان رأى الزمان قد انقضى، وإن وقت المُهلة مضٰى، ويوم البعث أتٰى، وما كانت المهلة إلّا إلٰى يومِ يُبعَثون .هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون .و إن الذين يجادلون فيه بعدما أتتهم شهادة من الفرقان إنْ فى صدورهم إلا كبرٌ، وما بقى لهم حق ليكفروا بسلطان نزل من الرحمٰن، وتمّت عليهم حجّة اللّٰه الديّان .لا يريدون الحق ولا الهدىٰ، وينفدون الأعمار فرحين مستبشرين بهذه الدنيا .ألم يأتهم ما أتى الأمم الأولٰى؟ ألم يروا آيات كبرٰى؟ أما جاء رأس المائة وفسادُ الأمّة، والفتنُ العظمٰى من أعداء الملّة، والكسوفُ والخسوف فى رمضان ومعالم أخرٰى؟ فإن كنتم صالحين فأين التقوٰى؟

أيها الناس!قد علمتم مما ذكرنا من قبل أن أعداد سورة العصر بحساب الجُمّلِ تدلّ على أن الزمان الماضى من وقت آدم إلى نزول هذه السورة كان سبع مائة سنة بعد أربع آلاف .هذا ما كشَف علىّ ربى فعلمتُ بعد انكشاف، وشهد عليه تاريخ اتفق عليه جمهور أهل الكتاب من غير خلاف، وقد زاد على تلك المدّة إلى يومنا هٰذا ثلاث مائة بعد الألف، وإذا جَمعناهُمَا فهو ستة آلاف كما هو مذهب المحقِّقين من السلف.

[۱] القدر:۴

ومن ھٰھنا ثبت أن تولُّدی فی آخر الألف السادس یضاھی خلقةَ آدم فی الیوم السادس .ولا شک أن المبعوث فی آخر ألفِ الموت سُمّی بآدم عند الرحمٰن، فکان من أسرار حکمةِ اللّٰہ أنه خلقنی فی آخر الألف السادس لیشابه خَلْقی خَلْقَ آدم بھذا العنوان .وکان ھذا وعدًا مقدَّرًا من اللّٰہ ذی الحِکم والفنون، وإلیه أشار فی قوله"وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"[1] .وإن زمان خَلقی ألفٌ سادس لا ریب فیه، فاسأل الذین یعلمون .ونطق به التوراةُ التی یؤمن بھا المسلمون، ولم یثبت بنصوص صریحة ما یخالف ھذه العِدّةَ ویعلمه العالمون .فما کان لھم أن یکفروا بعِدّة التوراة وما قال النبیّون .وکیف وما خالفه القرآن بل صدّقه سورة العصر فأین یفرّون؟ بل إلیه یشیر قوله تعالی" يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ"[2]☆ واقرؤوا معھا آیة" اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ"[3] .ھذه آیة کتبناھا من سورة السجدة، ومن السُنّة أنھا تُقرَأ فی صلٰوة الفجر من الجمعة، وإن اللّٰہ تبارک وتعالٰی یقول فی ھذه السورة إنه دبّر أمر الشریعة بإنزال الفرقان الحمید، وأکملَ للنّاس دینھم بالکلام المجید، ثم یأتی بعد ذالک

﴿س﴾

☆ الحاشیة: قدصرح اللّٰہ تعالٰی فی ھذه الاٰیة.و بیّن حق التبیین ان ایام الضلالة بعدایام دعوة القراٰن ھی الف سنة.وبعدھایبعث مسیح الرحمٰن فانقطعت الخصومة بھذاالتعیین المبین لاسیمااذاالحق به ماجاء ذکرالف سنة فی کتب النبیین السابقین.ففکرثم فکرحتّی یأتیک الیقین.الا ترى الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات.الحقوا بجماعتھم کثیرًا من الحشرات. وقلبوا العالم بالبدعات.وارادوا ان یستأصلواالحق بالخزعبیلات. وانفقواجبال الطلاء کاجراء نھر الماء.لھدم الشریعة الغراء.ایوجدمثلھم فی الاولین من الاعداء.اوصُبّت علی الاسلام مصیبة من قبل کمثل ھذاالبلاء. لن تجد من اٰدم الی اٰخرالوقت فتنًا کفتن ھولاء.منه

[1] الحج:۴۸ [2] السجدة:۶ [3] صٓ:۸۰

زمان تمتدّ ضلالته إلى ألف سنة، ويُرفَع كتاب اللّٰه إليه ويعرُج إلى اللّٰه أمره بِشِقَّيه، يعنى يُضاع فيه حقُّ اللّٰه وحق العباد، وتهبّ صراصر الفساد على قِسمَيه، ويفشو الكذب والفِرية، يعنى الفتن الدجّالية، ويظهر الفسق والكفر والشرك، وترى المجرمين معرضين عن ربهم وظهيرين عليه. ثم يأتى بعد ذالک ألف آخر يُغاث فيه الناس من ربّ العالمين، ويُرسَل آدمُ آخرِ الزمان ليجدّد الدين، وإليه أشار فى آيةٍ هى بعد هذه الآية أعنى قوله" وَبَدَاَخَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ"[1]. وإنّ هذا الإنسان هو المسيح الموعود وقُدّر بعثه بعد انقضاء ألف سنة من القرون التى هى خير القرون، واتّفق عليه معشر النبيين. وقد جاء فى الصحيحين عن عمران بن حصين قال قال رسول صلى اللّه عليه وسلم خيرُ أمّتى قرنى ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ثم إن بعدهم قوم يشهدون ولا يُستشهدون، ويخونون ولا يُؤتمَنون، وينذِرون ولا يُوفون، ويظهَر فيهم السِّمَن .وفى رواية: ويحلِفون ولا يُستحلفون .فظهر من هذا الحديث الذى هو المتفق عليه أن الزمانَ المحفوظ من غلبة الكذب الذى هو من الصفات الدجّالية وزمانَ الصدق والصلاح والعفّة لا يجاوز ثلاث مائة من قرن سيدنا خير البريّة، ثم بعد ذالک يأتى زمان كَلَيلٍ سَجٰى عند غيبة بدرٍ اختفٰى، وفيه يفشو الكذب ويهوى من الأهواء مَن هَوَى، ويزيد كلَّ يوم زُورٌ وأحاديث تُفتَرى. فإذا بلغ الكذب إلى حدّ الكمال فينتهى يومًا إلى ظهور الدجّال، وهو آخِرُ أيام هذا الألف كما يقتضيه سلسلةُ الترقى فى الزُور والافتعال، وكما هو مفهوم حديث رسول اللّٰه ذى الجلال. وذالک الزمان هو الزمان الذى يعرُج أمرُ اللّٰه إليه والهدىٰ، ويُرفَع القرآن إلى السماوات العُلٰى، وقد

[1] السجدة:۸

شهـدت الـواقـعات الخارجية أن هذا الزمان الفاسد امتد إلى ألف سنة .. أعـنـى إلـى هـذا الـزمـان، حتى صار الصِلُّ كَالْأُفْعُوَان .فـفَهِـمْنَا من هذا باليقين التام والعرفان، أن قوله تعالیٰ ’’يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ[1]‘‘، يتعـلّـق بهذه المدّة التى مرّت فى الضلالة والفسق والـطـغيـان، وكثُر فيه المشركون، إلا قليل من الذين كانوا يتّقون .وإنه ألف سـنة مـا زاد عـليـه ومـا نـقـص، فـأى دليل أكبر من هذا لو كنتم تـفـكّرون.وإن لم تقبَلوا فبيِّنوا لنا ما معنى هذه الآية من دون هذا المعنى إن كنتم تعلمون .أتـظـنون أن القيامة هى ألف سنة كسنواتِ مُدّةِ الدنيا أو تـصـعَـد الأعـمال إلى اللّٰه فى يوم القيامة فى مدّةٍ كمثلها، ولا يعلَمها اللّٰـه قبـلَهـا؟ اتّـقـوا الـلّٰـه أيها المسرفون!وأى شهادة أكبر مما ظهر فى الـخـارج.أعـنى مقدار مدّةٍ غلبت الضلالة فيها، فإنكم رأيتم بأعينكم أن مدّة زمـان الـضـلالة وشـدّتهـا وتزايُدها بعد قرون الخير قد امتدّتْ إلیٰ ألف سـنة حـقا وصدقا.أتنكرون وأنتم تشاهدون؟ وبدأ الكذب كزرع، ثـم صـار كشجرة، حتـى ظهـرت هيـكـل الـدجّـال وأنتم تنظرون .وإن الـضـلالة وإن كـانت من قبل ولكن ما حدّثْ قرونُها إلّا بعد هذه القرون الثلاثة .ألا تـقـرء ون حديث القرون؟ وقد جمع هذا الألف كلَّ ضلالة، وأنـواعَ شـرک وبـدعة، وأقسـام فسق ومعصية، وأُضيعَ فيه حقوق اللّٰه وحقوق العباد وحقوق المخلوق، وانفتحت أبواب الارتداد، فبأى دليل بـعـد ذالک تـؤمـنـون؟ وفُتـحتْ يأجوج ومأجوج، وترون أنهم من كل حدَبٍ ينسلون .وما خرَجَا إلّا بعد القرون الثلا ثة، وما كمُل إقبالهما إلّا عـنـد آخـر حـصةِ هـذا الألف، وكُمّلَ الألف مع تكميل سطوتهما، وإن فيهـا لآية لـقـوم يتـدبّـرون، وإنّ الـقــرآن يهدى لهٰذا السرّ المكتوم.

[1] السّجده: ٦

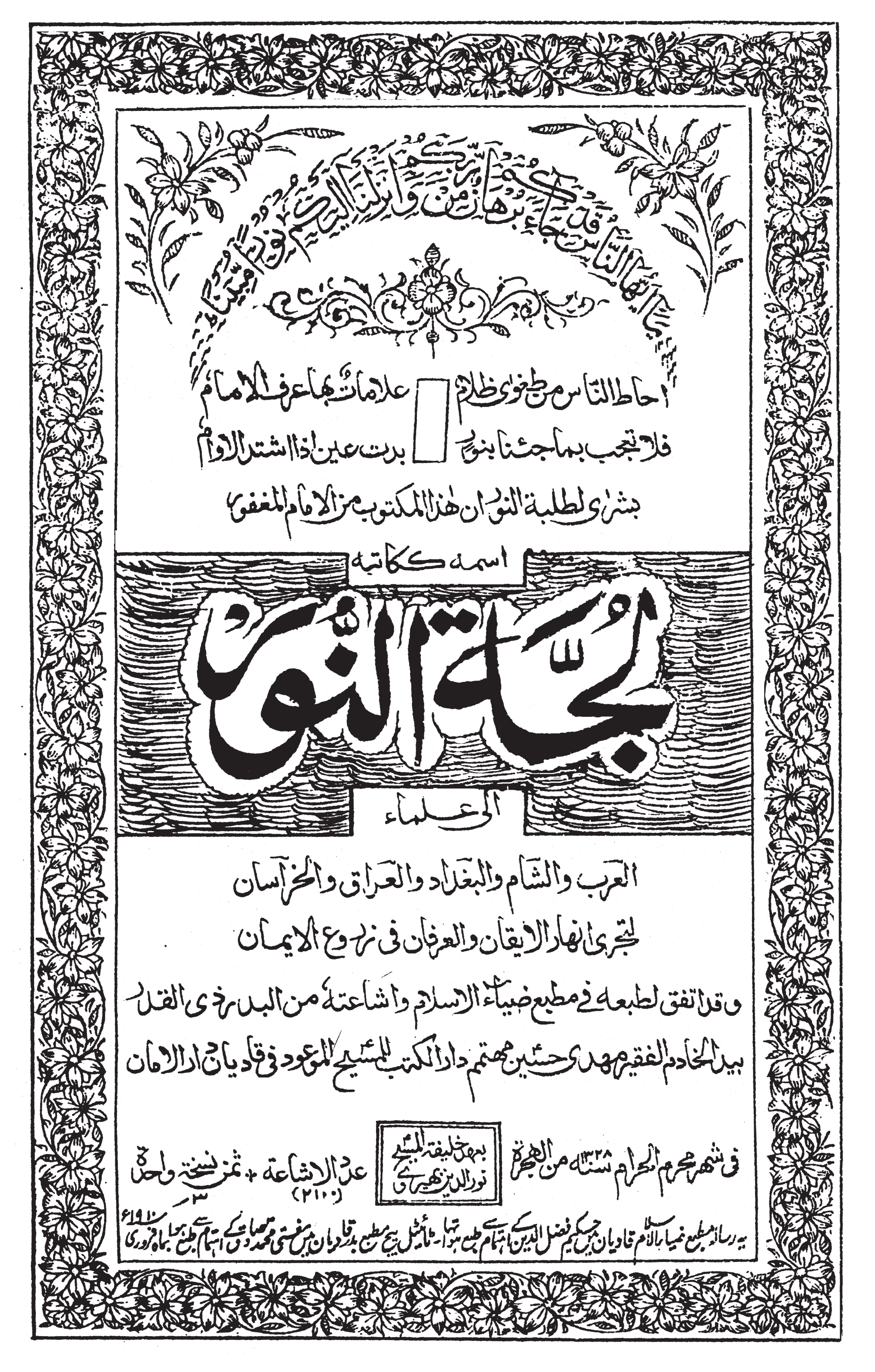
ويقول إن يأجوج ومأجوج قد حُبِسا وصُفّدا إلى يوم الوقت المعلوم، ثم يُفتَحان فى أيام غروب شمس الصلاح وزمان الضلالات، كما أنتم ترون فى هذه الأيام وتشاهدون .وكفى الطالبين هذا القدر من البيان، وأرى أنّى أكملتُ ما أردت وأتممت الحجّة على أهل العدوان .وهذا آخر ما أردنا، فالحمد للّٰه على إتمامه لطلباء الزمان.

﴿ش﴾

المؤلّف

ميرزا غلام احمد

۱۷/ اكتوبر سنة ۱۹۰۲ء



يا أيها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وأنزلنا إليكم نورا مبينا

احاط الناس من طغوى ظلام	علامات بها عرف الامام
فلا تعجب بما جئنا بنور	بدت عين اذا اشتد الاوام

بشرى لطلبة النور ان هذا المكتوب من الامام المغفور

اسمه كما تيه

لجة النور

الى علماء

العرب والشام والبغداد والعراق والخراسان

لتجرى انهار الايقان والعرفان فى زروع الايمان

وقد اتفق لطبعه فى مطبع ضياء الاسلام واشاعته من البدر ذى القدر

بيد الخادم الفقير مهدى حسين مهتم دار الكتب للمسيح الموعود فى قاديان دار الامان

فى شهر محرم الحرام ١٣٢٨ه من الهجرة

بعهد خليفة المسيح نور الدين زهيرى

عدد الاشاعة (٢١٠٠) + ثمن نسخة واحدة ٣/

یہ رسالہ مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل الدین کے اہتمام سے طبع ہوا تھا۔ ٹائیٹل پیج مطبع بدر قادیان میں مفتی محمد صادق کے اہتمام سے طبع ہوا بماہ فروری ۱۹۱۰ء

﴿۱﴾



الحمد للّٰہ ربّ الأرضین والسماوات العُلٰی، وسلام علٰی
ہمہ تعریف ہا مرخدائے راست کہ پیدا کنندہ زمین ہا و آسمان ہائے بلند است و سلام بر
عبادہ الذین اصطفٰی .أمّا بعد ..فهذا مکتوب مِن مَظهَرِ
بندگان اوکہ برگزیدہ او ہستند۔بعدازیں واضح بادکہ ایں نامہ ایست ازطرف شخصے کہ مظہر
البُروزَین☆ووارثِ النبیّین، عبدِ اللّٰہ الأحد أبی المحمود أحمد
دوبروز و وارث دونبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وسیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم است یعنی بندہ
عافاہ اللّٰہ وأیّد، إلی عباد اللّٰہ المتّقین الصالحین العالمین
خدائے یگان ابومحمود احمد خدا ازو دفع ہر شر کند ومؤیداو باشد وآنانکہ سوئے شاں ایں نامہ نوشتہ است
من العرب وفارس وبلاد الشام وأرض الروم وغیرها من
بندگان خدا ہستند از اتقیا وصلحاء وعلماء کہ ساکنان ملک عرب وفارس وبلاد شام وزمین روم وغیرہ
بلاد توجد فیها علماء الإسلام، الذین إذا جاء هم الحق، وعُرض
بلاداند کہ درآنجا اہل علم از مسلمانان بریں سیرت وخصلت یافتہ می شوند کہ چوں اوشاں را حق رسد

☆ الحاشیة

قدجرت عادة اکثر علماء الاسلام انّ هم یسمّون البروز قدمًا ویقولون مثلًا
عادت اکثر علماء جاری شدہ کہ اوشاں نام بروز قدم مے نہند مثلاً می گویند
ان هٰذاالرجل علٰی قدم موسٰی وذالک علٰی قدم ابراهیم. منه
کہ ایں مرد برقدم موسیٰ است وآں مرد برقدم ابراہیم است ۔منه

عليهم المعارفُ الإلٰهيّة والبشارات السّماوية بسلطانها وقوّتها و
و معارف الٰہیہ و بشارات سماویہ بہ برھان و قوت و
لمعانها، اختضعتْ لقبولها قلوبُهم، وحفَدوا إليها مطيعين مؤمنين
درخش آنہا برایشاں پیش کردہ شوند دل شاں برائے قبول آں فروتنی اختیار می کنند وسوئے آں معارف
ولا يمرّون عليها معرضين مستكبرين. وإذا بلغهم خبرٌ من
بتمام تر اطاعت وایمان مے دوند وہیچو منکراں وروتابندگان نمی گذرند۔ وچوں ایشاں را خبرے ونقلے از
رجل وأثرٌ من عبد بعثه اللّٰه لتجديد الدين وتائيده، تراءت
کسے برسد کہ خدا او را برائے تجدید دین و تائید ملت مبعوث فرمودہ است
نضارة الفرح على وجوههم، ويسعى النور في جباههم، وحمدوا اللّٰه
برچہرہ ہائے شاں تازگی خوشی نمودار می گردد وبر پیشانی ہائے شاں نور می دود وحمد باری بجا می آرند
وشكروا له على ما رحم ضعفاء الإسلام، وقاموا مستبشِرين
وشکرگزاری ہا می کنند ازینکہ کہ او تعالیٰ بر کمزورانِ اسلام رحم کرد۔ وبکمال بشاشت از جائے خود
وخرّوا ساجدين. وترى أعينهم تفيض من الدمع بما رأوا
برمی خیزند وسجدہ کنندگان برزمین می افتند وبہ بینی کہ سیل اشک از چشم شاں رواں می گردد ازیں کہ
رحمة الحق، ووجدوا أيام اللّٰه وبما كانوا أنفدوا الأعمار
رحمت خدا تعالیٰ دیدند۔ و روزہائے خدا را یافتند۔ و ازیں کہ درعین انتظار عمرہا بسر کردہ بودند۔
منتظرين، ويشدّون الرحال للقاء ذالك العبد المبعوث
وبرائے زیارت آں بندۂ مبعوث بعد شناختن او طیاری سفر می کنند
بعدما عرفوا الحق، ويخلصون النيّاتِ ويطهّرون الضمائر و
و نیّتہا را خالص مے کنند و اندرونہائے خود را پاک مے سازند
يجرّدون القصد والهمّة له، ويسعون إليه وإن كان في
و قصد و ہمت را از اغراضِ نفسانیہ مبرّا کردہ سوئے او می دوند اگرچہ او در چنین باشد

الـصين .ولا يـكـونـون كـالـذى أسـاء الأدب عـلٰـى أهل اللّٰـه، وإذا سمع
و ہیچو شخصے نمی باشند کہ ترک ادب بہ نسبت مردان خدا می کند و چوں ازاں

قـولا مـنهـم مُـحـدَثًـا فـي زعـمـه مـا صبـر طُـرفةَ عيـن واسـتـعـجـل و
طائفہ برگزیدگاں سخنے می شنود کہ نزد او نوپیدا است کہ پیش زیں مثلش نگفتہ شدہ تا یک چشم زدن صبر

بـلّـغ ظـنـون السـوء إلـى منتهـاهـا، وصـال معـاديًـا وسـبّ وشتـم
نتواند کرد و طریق شتاب کاری می ورزد و بدگمانیہا را بمرتبہ انتہا می رساند و دشمنانہ حملہ می کند و دشنام ہا می دہد

﴿۳﴾

وافتـرٰى، وكـفّـر وآذى وأغـرى الـقـومَ وحَضـا، ومـا وجـد سهـمًـا
وافترا ہا می تراشد و کافری گوید و ایذا می دہد و قوم را از بہر ایذا برانگیزد و آتش فتنہ می افروزد و ہیچ تیرے

إلا رمٰـى، ومـا ظـفـر بـكيـد إلّا أَسْـدى، وقـصَـد عِـرْضَ رجـال اللّٰـه
نیابد کہ نینداز د و بر ہیچ مکرے دستش نمی رسد کہ آں را نمی بافد وقصد آبرو و جان مردان خدا می کند

ونَـفُـسَهـم ومـا خـاف يـومًـا فيـه يؤخـذ ويُـجـزى، وصـار أوّلَ
و از روز جزا نمی ترسد و از ہمہ منکران سبقت می برد

الـمـنـكـرين .بـل يتـأدّبون مـع اللّٰـه وأهـلـه، ويـصبـرون حتـى يتجلّـى
پس سعیدان را ایں خصلت نمی باشد بلکہ اوشاں بخدا و مردان خدا ادب می ورزند و صبر می کنند تا بوقتے کہ

لهـم وجـه الـحـقّ، فيـرحـمهـم اللّٰـه بسيـرتهـم هـذه، ولا يـفوتهم خيـر
روئے حق برایشاں جلوہ گر شود۔ پس بدیں خصلت شاں خدائے عزّو جلّ برایشاں رحم می فرماید و ہیچ خیرے از ایشاں

ولا يـكـونـون مـن الـمـحـرومين .وتـلـك قـوم مـا يـعـلـمهـم إلّا اللّٰـه و
فوت نمی شود و از محروماں و نامراداں نمی گردند۔ و ایں قومے است کہ بجز خدا ہیچکس ایشاں را نمی داند و

لا أعـلـم أسـمـاءهـم وصُـورهـم، بيـد أنـي رأيـتُ فـي مبشّـرة أُرِيتُهـا
من نامہائے وصورتہائے ایشاں را نمی دانم مگر ایں است کہ من درخوابے جماعتے را دیدہ ام کہ

جـمـاعةً مـن الـمؤمـنيـن الـمـخـلـصيـن والـمـلوك العـادلين الصالحين
مومنین مخلصین و شاہان عادل و نکوکار اند

بعضهم من هذا المُلک، وبعضهم من العرب، وبعضهم من
بعض ایشاں ازہمیں ملک اند و بعض از عرب و بعض از فارس
فارس، وبعضهم من بلاد الشام، وبعضهم من أرض الروم و
و بعض از شام و بعض از زمین روم و
بعضهم من بلاد لا أعرفها، ثم قیل لی من حضرة الغیب إن
بعضے رانمے شناسم کہ ازکدام بلاداند۔باز مرا از حضرت احدیت ندا آمدکہ
هؤلاء یصدّقونک، ویؤمنون بک ویصلّون علیک ویدْعون
ایناں کسانے اند کہ تصدیق توخواہند کرد و بر تو ایمان خواہند آورد و بر تو درود خواہند فرستاد و برائے تو
لک، وأُعطِیُ لک برکات حتی یتبرّک الملوک بثیابک و
دُعاہاخواہندکرد۔و ترا چنداں برکتہا خواہم دادکہ شاہان از جامہ توبرکت خواہند جست و
أدخِلهم فی المخلصین .هذا رأیتُ فی المنام وأُلهمت من اللّٰه
اوشاں را درمخلصاں داخل خواہم کرد۔ایں آں خوابے است کہ دیدم وآں الہامے است کہ از عالم
العلّام .ثم بعد ذالک أُلقیَ فی روعی أن أؤلّف لهم کُتبًا و
غیب یافتم۔وپس ازاں در دلِ من انداختند کہ برائے ایں مردم چندکتب تالیف کنم و
أکتب فیها کل ما فُتِحَ علیّ مِن خالقی، وأعلّمهم کلّ ما عُلّمتُ
آں ابواب علوم کہ برمن مفتوح شدہ اند درآں کتب ذکرآں کنم ومردم را ازاں حقائق صادقہ
من الحقائق الصادقة والمعارف العالیة المطهرة، وأُعثِرَ علیهم
ومعارف عالیہ مطہرہ تعلیم دہم کہ مرا دادہ اند و او شاں را ازاں نشانہا
ممّا رزقنی ربی من آیات ظاهرة، و خوارق باهرة و دلائل
اطلاع دہم کہ پروردگار من نصیب من کردہ وآں کرامات ظاہرہ وخوارق تاباں ہستند ودلائل اند
موصلة إلی علم الیقین، لعلّهم یعرفوننی، ولعلهم یکونون
کہ موجب علم یقینی اند تا باشد کہ اوشاں مرا بشناسند و تا باشد کہ او شاں

﴿۴﴾

أنـصـاری فـی سُبـل ربّ الـعـالـمیـن. فـاعـلـمـوا أیها الأعزّة، رحمکم اللّٰـه
در راہ ہائے خدا انصارمن گردند۔پس اے عزیزاں خدا برشما رحم کند
أن هــذا الـکتــاب مــن کتبــی التــی ألّـفتهــا لهـذا الـمـقـصـد، وإنــی
بدانیدکہ ایں کتاب ازجملہ ہماں کتابہااست کہ برائے ایں مقصودتالیف کردہ ام و
أُهــدِیــه إلــی ســادات الـعــرب والشــام، وأبــلّـغ مــا عـلـیّ مـن ربـی
ایں کتاب را بسوئے سادات عرب و شام بطورہدیہ می فریسم وہرچہ ازخداتعالیٰ برمن
ذی الـجـلال والإکــرام، لیـنــال السـعــداءُ مُــرادهـم ولیتـمّ الـحـجّة
واجب است بجا ے آرم تا سعیداں مراد خود بیابند و تا برمنکراں و اباکنندگان
عـلـی الـمعرضین .وسألـتُ اللّٰـه أن یـجـعـلـه مبـارکًـا لطوائف المسلمین
حجت کامل شود۔وازخدامی خواہم کہ برائے طوائف مسلمین ایں کتاب را مبارک گرداند
و یـجـعـل أفـئـدةً مـن الـنــاس تهـوی إلیــه، و یـجـعـل مـنــه حظًّـا
و بعض دلہا را سوئے ایں رجوع دہد و بندگان نیکوکار را ازیں بہرہ وافر
کثیــرًا لــعبــاده الــصــالــحیــن، وإنــه عــلـی کـل شـیء قـدیـر، وإنــه
بخشد۔ و او را از ہر گونہ قدرت است و او
أرحـم الــراحـمین .وأرجــو مــن أصـحـاب الـقـلـوب ورجـال البـصیــرة
بسیاربخشندہ و مہربان است۔واز صاحبانِ دل و مردانِ بصیرت امید دارم
أن لا یـعــجَـلــوا عــلــیّ کـمــا عـجِـل بـعـض سکّــان هـذه البـلاد مـن
کہ بر من جلدی نکنند ہمچو مردمان ایں دیار کہ از بخل
البــخــل والــعــنــاد، فـإن الـعـجـلة علـی أهـل اللّٰــه والـذیـن أُمِـروا مـن
و عناد جلدی کردندچراکہ برمردان خدا بہ شتاب کاری حملہ کردن و مامورین حضرت
حــضــرتــه لیـــس بــخـیـر، ولا یُـعـقِـب إلا ضـیـرًا، ولا یـزیـد إلا غـضـب
احدیت رابجلدی سرزنش کردن امرے خوب نیست وبجزگزندہیچ انجامش نمی باشدوبجز خشم

﴿۵﴾

اللّٰـه فـی الـدنیـا وفی یوم الدین .ولا یـری الـمستعـجـل سبلَ الصدق

پرودگارکہ در دنیاوآخرت باشدہیچ نتیجہ اش نیست۔وہرکہ شتاب کاری سیرت اوست راہِ

والسَّـداد، ولا یُـعَـزُّ فـی هـذه ولا فـی الـمـعـاد، ویـموت مُهـانًـا

صدق وصواب راہرگزنمی بیند۔ودریں جہاں ودرآن جہاں عزت نمی یابدوانجام کاربموت ذلت می میرد

وهـو مـن الـعَـمِـين .وإن لـحـوم الأوليـاء مسـمـومة، فـمـا أكـلـهـا

وگوشتہائے اولیاء خدا زہرناک ہستند پس ہیچ کس گوشت شاں

أحـد بـغِـيبتهـم وسَبِّـهـم إلا مـات عـلـى مـكـانـه، وبُشـرى لـلـمـجـتـنبين

بغیبت و دشنام نمی خوردکہ آخر نمی میرد و خوشخبری باد آناں را کہ ازیں گوشت

الـمـتّـقـيـن.وإنـي رتّبـت هـذا الـكـتـاب عـلـى أبـواب، لـئلّا يشـقّ عـلـى ﴿۶﴾

پرہیزمے کنند۔ومن ایں کتاب را برچندباب مرتب کردہ ام تا بر طالباں گراں نگزرد

طـلّاب، ومـع ذالـک سـلـكـنـا مسـلـکَ الـوسـط لـيـس بـإيـجـازٍ مخلّ و

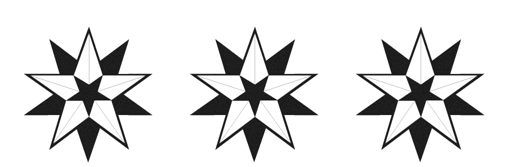
و بایں ہمہ مسلک توسط اختیارکردیم نہ ایجاز خلل انداز است و

لا إطـنـابٍ مـمـلّ .رَبِّ اجـعـلْـه كـتـابـا مبـاركـا شـافـيـا لـصـدور

نہ طول ملول کنندہ۔اے خدائےمن ایں کتاب را کتابے مبارک بگرداں چنانکہ

الـطـالـبـيـن، ونـورًا مـنـوِّرًا لـقـلـوب الـمـتـدبـريـن. آمـيـن

سینہ ہا را شفا بخشد و نورے بگرداں کہ دلہارا منور کند۔آمین



البابُ الأوّل

باب اوّل

في ذكرِ أحوالي وذكر ما ألهمَني ربي، وذكرِ وقتي

درذکرحالات من وذکرآنچہ الہام کرد خدا تعالیٰ بمن وذکروقت من

وزماني وما أراد اللّٰه بإرسالي، وذكرِ تفرقة الأمم و

وزمان من وآنچہ از بہرآں رافرستادہ اندوذکرتفرقہ امت ہاوملت ہا

الملل والنحل، وضرورةِ حَكَمٍ من اللّٰه الحكيم الوالي.

ومذہب ہاو بیان اینکہ دریں زمان ضرورت بود کہ از خدا تعالیٰ مصلحے ومجددے ظاہر شود۔

يا عباد اللّٰه، رحمكم اللّٰه، اعلموا أني عبد من عباد اللّٰه الملهَمين

اے بندگان خدا! اوسبحانہ برشمارحمت کند۔ بدانید کہ من بندہ از بندگان خداہستم کہ از وبوحی او

المأمورين . بعثني ربي لأُقيم الشريعة وأُحيي الدين، وأُتمّ الحجّة

مشرف شدم ومامورشدم۔ واو مرا مبعوث فرمودہ است تاشریعت راقائم کنم ودین را زندہ گردانم وبرمنکراں

على المنكرين . وأنا المسمّى من اللّٰه بأحمدَ مع أسماء أخرى ذكرتُها

حجت راتمام رسانم۔ و اوتعالیٰ نام من احمد نہادہ است وبدیگرنامہا ہم موسوم کردہ کہ درجائے خود

في مواضعها، واسم أبي ميرزا غلام مرتضٰى، وأبوه ميرزا عطا محمدوميرزا عطا محمد

مذکور اند و نام پدرمن میرزاغلام مرتضٰی و نام پدر پدرمن میرزا عطاء محمد است

ابن ميرزا گل محمد، وميرزا گل محمد ابن ميرزا فيض محمد، وميرزا ﴿۷﴾

و اوشاں پسر میرزا گل محمد و میرزا گل محمد پسر میرزا فیض محمد و مرزا

فيض محمد ابن ميرزا محمد قائم وميرزا محمد قائم ابن ميرزا محمد أسلم و

فیض محمد پسر مرزا محمد قائم و مرزا محمد قائم پسر مرزا محمد اسلم و

میرزا محمد أسلم ابن میرزا محمد دلاور، ومیرزا محمد دلاور ابن میرزا إله دین
مرزا محمد اسلم پسر مرزا محمد دلاور و مرزا محمد دلاور پسر مرزا الہ دین
ومیرزا إله دین ابن میرزا جعفر بیک ومیرزا جعفر بیک ابن میرزا
و مرزا الہ دین پسر مرزا جعفر بیگ ومرزا جعفر بیگ پسر مرزا
محمد بیک ومیرزا محمد بیک ابن میرزا عبد الباقی، ومیرزا عبد الباقی
محمد بیگ و مرزا محمد بیگ پسر مرزا عبد الباقی و مرزا عبد الباقی
ابن میرزا محمد سلطان ومیرزا محمد سلطان ابن میرزا عبد الهادی بیگ.
پسر مرزا محمد سلطان و مرزا محمد سلطان پسر مرزا عبدالہادی بیگ
وبعد هذا لا أعلم أسماء آبائی المتقدمین. ولٰكنّی قرأت فی بعض
وبعدازاں مرا علمے نیست کہ درطبقہ برتر ازیں نامہائے بزرگان من بودند لیکن من در بعض کتابہائے
کتب فیها تذكرةُ آبائی أنهم كانوا من سمرقند، و كانوا من بیت
کہ درآنہا ذکر بزرگانِ من بود خواندہ ام کہ ایشاں بلحاظ اصل ومنبع خوداز سمرقند بودہ اند۔ واز
السلطنة والإمارة، ثم صُبّت علیهم المصائب فظعنوا عن بلدة
خاندان سلطنت وامارت بودند۔ باز برایشاں مصیبت ہا نازل شدہ پس کوچ کردند از زمین خانۂ خود
دارهم وإِلْفِهم وجارِهم، حتی وصلوا إلی هذه الدیار، وأناخوا بها
و از دوستان خود و ہمسایان خود تااینکہ دریں ملک رسیدند و دریں مرکبہائے
مطایا التَسْیار، مع رفقةٍ من خَدَمِهم وإخوانهم وأحبابهم و ﴿۸﴾
سیرخودرا بخوابانیدند وایں سفراوشاں بود بچند ہم سفراں از خادمان خود و برادران خود و دوستداران خود
أعوانهم. ثم قصدوا أن یعتمروا مَلِکَ الهند "بابر"، ویسألوا عنه
ومددگاران خود باز قصد کردند کہ زیارت کنند بادشاہِ ہند بابر را ازو بخواہند کہ درسلسلہ
أن یُدخِلهم فی أكابر، فوجدوا ما قصدوا من فضل اللّٰه الرحیم
اکابر مصاحبین خود اوشاں را داخل کند۔ پس ہرچہ خواستند بفضل خداتعالیٰ یافتند۔

وانتظموا فی أمراء هذا المَلِکِ الکریم .ثم بدء لهم أن یتخذوا
و درسلک امراء آں بادشاہ منسلک شدند۔باز در دل ایشاں آمد کہ ہمیں ملک را
وطنهم هذه الدیارَ، وأُعطوا قُرٰی کثیرة من السلطنة المُغُلِیّة
وطن خودبگردانند و ازسلطنت مغلیہ دیہات
والأملاکَ والعَقارَ، ونسوا أیام الغربة والهموم والأفکار .و
واملاک بسیاریافتند۔و ایام غربت را و نیز ہمہ ہم و غم را فراموش کردند و
بینا هم فی ذالک إذ قُلِّبَتْ أمورُ السلطنة المُغُلِیّة، وظهر الفساد
اوشاں دریں حالت بودند کہ سلطنت مغلیہ زیروزبر شد و در سرحدہا فساد
فی الثغور، وما قدَر الدولةُ أن تُحامی عن الرعایا تطاوُلَ المفسدین
پدیدآمد و دولت مغلیہ را طاقت نماند کہ رعایا را از تطاول وا رہاند
والخُلْسةَ، وکثُر سفکُ الدماء وبَتْکُ الرقاب، ونهبُ الأموال و
وکثرت خونریزیہا و گردن زدن و غارت مال و
هتکُ الحجاب، واستصعبَ الانتظام، وزادت الکروب والآلام .
ہتک پردہ پدید آمد و انتظام مشکل شد و بےقراری ہا زیادت گرفت
فترَک الدولةُ المغلیة هذا القدرَ من المملکة، وخُلِّصَ أعناقُ
پس ناچار دولتِ مغلیہ ایں قدر ملک را بگذاشت۔و گردن ہائے
أمراء هذه الدیار مِن رِبْقة الإطاعة، وصاروا کطوائف الملوک
امیران ایں دیار از رسن اطاعت شاں خلاص شدند و او شاں ہمچوطوائف الملوک
غیر تابعین لأحد من دول، والمختارین فی الحکومة .ففی تلک الأیام ﴿۹﴾
شدند وہیچ دولت راتابع نبودند وحکومت بااختیار ے داشتند پس دریں ایام
رجعتْ إلینا دولتُنا المفقودة إلی أیام، وکنّا نرمی عن قوس المِراح
دولت مفقودہما رجوع کرد وما از کمال شادی نشانہ فرحت ہا

إلـى غـرض الأفـراح بـأمـن وسـلام، وعِشْـنـا عيشة السـرور والـراحة
می زدیم و بامن و سلامتی و بہ زندگی سرور و خوشی بسر می بردیم
ولبثنـا علٰى ذالک إلى مدّة أراد اللّٰـه ذو الجـلال والعـزة .ثـم طلع
ومابریں حالت تابوقتے قائم بماندیم کہ خدائے ذوالجلال بخواست باز
نـجمُ إقبـالِ مشـركـي الهـنـد الـذيـن سُـمّـوا بـالـخـالصة فعصفتْ بنا
ستارۂ اقبال مشرکین ہندیعنی قوم سکھاں طلوع کرد پس در آں روزہا تندہوائے
ريـحُ الـحـوادث فـي تـلـک الأيـام، وقُلِعَ مـا خيّـمْـنـا بـصـراصـرِ جَـور
حوادث برما وزید و آں ہمہ خیمہ ہا کہ ما زدہ بودیم بیادہائے سخت
هــذه الأقــوام، وصــار الأمــن مــحـرّمًـا كـصيـدِ حَـرَمِ البيت الـحـرام.
ایں قومہا از جا بر کندہ شد۔امن برما چناں حرام شدکہ شکارخانۂ کعبہ
ونَبَـذْنـا عُـلَـقَـنـا وعـلاقـتـنـا بـالاضطرار، وخلَسها الخـالصةُ بقـدر اللّٰـه
وبجبوری ہمہ علاقہ ہائے ملکیت وحکومت خودرا بگذاشتیم وسکھاں آں ہمہ ملکیت ہائے مارابحکم قادر
الـقـهّـار، فـزَمَّ آبـاؤنـا نُـوق نـفـوسهـم بـزمـام الاصـطبـار، ومـا كـادوا
قہار از ما ربودند۔پس پدران ما شتر مادہ نفس ہائے خود را زمام صبر در دہن کشیدندوبزرگان ما
يُـعـجَـزون مـن الـمشـركـيـن فـي حـروبهـم ولـكـن الـقـدر أعجزَهم وكـان
چنیں نبودندکہ درجنگ ہاازمشرکان مغلوب شوندلیکن ارادۂ الٰہی اوشاں راعاجز کرد و دریں
في ذالک عبرة لأولى الأبصار .وكـذالک صُبّت عـلـى آبائنا المصائب
دانشمنداں راسبق عبرت باید گرفت۔وہم چنیں بر پدران ما مصیبت ہا ریختند
وتـواتـرت الـنـوائـب، حتـى انتهـى الأمـر إلـى أنهم عُطّلوا من إمـارتهم
وحادثہ ہاپے درپے آمدندتا آنکہ کاربجائے رسید کہ اوشاں را از فرمان فرمائی و رعیت داری
وسيـاستهـم، وأُخـرجـوا مـن دار ريـاستهـم .فـلبثـوا فـي دار غـربتهـم ﴿۱۰﴾
معطل کردند وازدار ریاست خود اخراج کردہ شدند۔پس درجائے بے وطنی قریباً

إلى مدّة نحو ستين أعوام ، حتى إذا ماتت الأعداء الذين وقعتْ
شصت سال عمر بسر کردند تابوقتیکہ آں مردم بمردند کہ باوشاں جنگ ہا کردہ بودند
بهم محاربات، وجهِل الناسَ حقيقةَ الواقع، رجعوا إلى الوطن متوارين
ومردم آں واقعات را فراموش کردند انگاہ سوئے وطن خود مراجعت کردند وپوشیدہ بماندند
مستورين، بما كانت الخالصة قوما ظالمين جاهلين. يسفكون
چراکہ قوم سکھاں قومے ظالم و جاہل بود۔ و بر ادنیٰ لغزشے
الدماء على أدنى عثار، ولم يكن أمن من أيديهم لا في ليل
خون مے کردند۔ و از دست ایشاں امن نبود نہ درشب
ولا في نهار .وإذا انقضى عهد الدولة الخالصة، وجاء عهد
ونہ در روز وچوں عہد دولت خالصہ منقضی شدہ
الدولة الإنكلزية، نُجّينا من تلك المصيبة، ولم يبق إلا قصص
حکومت انگریزی شد ما ازیں ہمہ مصیبتہا رستگار شدیم وازاں گروہِ ظالماں صرف
من تلك الفئة الظالمة، وحُفظت بهذه الدولة العادلة أعراضُنا
داستان ہا بماندند وبایں دولت عدل پسند آبروہائے ما
ودماؤنا وأموالنا، ونسينا كلَّ ما جرى علينا في الأيام الخالية .و
وخونہائے ما ومالہائے ما محفوظ شدند وہرچہ بر ما درعہد سکھاں گذشتہ بود ہمہ فراموش کردیم
لا شك أن هذه الدولة مباركة لمسلمي هذه الديار وقد
وہیچ شک نیست کہ ایں دولت برطانیہ برائے مسلمانان مبارک است و
أعطتْ كلَّ ديانة وملّة حريةً تامّة من غير الإكراه و
ہرمذہب را کامل آزادی بخشیدہ است و ہیچ اکراہ و جبر نمی کند
الإجبار، فنشكر اللّٰه ونشكر هذه الدولة، فإنا نُقلنا به إلى
پس شکر خدا بجا می آریم وشکر ایں دولت می کنیم کہ بذریعہ او از آتش

الجنة من النار. بيد أن القسوس قد انتبذوا الحق ظِهْرِيًّا. و
بباغ وبستاں نقل کردیم۔ آرے ایں ست کہ پادریان حق را پس پشت انداختہ اند۔ وہرچہ
لم يأتوا فيما دوّنوه إلا أمرًا فَرِيًّا. وقد جمعتْ هممُهم على
نوشتہ اند بجز افترا درو ہیچ چیزے نیست۔ وہمتہائے پادریاں بر معدوم کردن
إعدام الإسلام، وقلعِ آثار سيّدنا خير الأنام. يدعون الناسَ إلى
اسلام مجتمع است و می خواہند کہ نشانہائے سید ما بہترین خلق معدوم کنند۔ مردم را سوئے
اللّظى والدَرَك، ناصبين شَرَكَ الشِرْكِ. ويقولون إن المسيح
آتش سوزاں می خوانند و دام شرک گسترده اند و میگویند کہ مسیح ابن مریم
ابن مريم جمَع في نفسه سِرَّ الناسوت واللاهوت☆ وإنْ هم إلّا
جمع کرده است درنفس خود را زِ ناسوت و لاہوت را و ایشاں را بہ مسیح چہ کار
عُبّاد الطاغوت. والذين قبلوا دينهم من أهل الإسلام، وارتدّوا
ایشاں پرستش طاغوت می کنندو آناں کہ ازاہل اسلام دین او شاں راقبول کردند و دین نبی
من ملّة سيدنا خير الآنام، فهم يوجدون في هذه البلاد في
صلی اللہ علیہ وسلم بگذاشتند او شاں دریں بلاد قریب ہشتاد ہزار
زهاء ثمانين ألفًا أو يزيدون، وهم يسبّون نبيّنا صلى الله
یاازیں زیادہ یافتہ می شوند و او شاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دشنامہا می دہند

☆ حاشیہ

قد اصروا على انه صلب المسيح ونجّا المؤمنين به هٰذاالذبيح وقالوا ان الله لما
بریں اصرار می کنند کہ مسیح مصلوب شد وایمان آورندگان خود را ایں ذبح شونده بہ صلیب یافتن خودنجات داد
اراد ان ينجّى الناس من جهنم انزل ابنه وكلمته وتجسّد اللاهوت تالّه الناسوت
ومیگویند کہ چوں خداتعالیٰ خواست کہ مردم رااز جہنم نجات دہد پس پسر خود وکلمہ خود را نازل کرد والوہیّت مجسم گشت وبشریت
وصُلب ولُعن ودخل جهنم ابن الله ولبث فيهاالٰى ثلٰثة ايام و وزر وازرة المجرمين. منه.
جامۂ خدائی بپوشید و پسر خدا در جہنم داخل شد وآنجا تا سہ روز بماند و بارِ مجرماں برخود برداشت۔ منہ

علیه وسلم ويشتمون، ويكيدون ما يكيدون ويريدون أن
و از انواع اقسام فریب ہا می کنند و می خواہند کہ
يهُدّوا بُرجَ الإسلام ويهدموه، ويتسلّقوا فيه مفسدين و
برج اسلام را منہدم کنند و برائے استیصال اندرون ایں برج بیایند ومسلماناں را
يُسلِّموه .وإن القسوس قد خرجوا عن العدّ والإحصاء.و
ازاں برج بیرون کنند۔و پادریاں از عدد و شمار خارج شدہ اند و در مقدار ہمچو
بلغوا عديدَ الحصى، وما بقى من بلدة و لا قرية إلا نُصِبتُ
سنگریزہ ہا شدند و ہیچ شہرے و دہے باقی نماند کہ دراں خیمہ ہائے
خيامهم فيها .ما وجدوا كيدًا إلّا استعملوه، وما مكرًا إلا أظهروه
ایں مردم نباشند۔ ہیچ فریبے نیافتند کہ استعمالش نکردند وہیچ مکرے ندیدند کہ ظاہر
واستحرّتْ حربهم، وكثُر طعنهم وضربهم .وأَروا مكائد لم يُر ﴿۱۲﴾
نہ کردند۔وجنگ شاں گرم شد و ضرب وطعن شاں بکمال رسید وآں مکرہانمودند کہ مثل آں
مثلها فى الأوّلين، ولم يوجد نظيرها فى العالمين .ورأى اللّٰه
دراولین و آخریں یافتہ نمی شود۔ و خداتعالیٰ دید کہ
أن المسلمين لا يستطيعون أن يبارزوا أحزابهم، ورأى فيهم
مسلماناں تاب مقابلہ ایشاں نمی توانند آورد و دید کہ مسلماناں
ضعفًا أصابهم، فرتّب فضلًا مِن عنده فى مقابلة هذه الأفواج
کمزور ہستند پس بمقابلہ ایں فوجہائے زمینی محض بفضل خود فوج
الأرضية أفواجًا فى السماء ، وأنزلَ مسيحَه الموعود ليكسر صليب☆
برآسمان طیار کرد۔ومسیح موعود خود را از آسمان برزمیں فرود آورد تاصلیب

☆الحاشية
قد جاء فى الأحاديث أن المسيح الموعود يكسر الصليب، ويُرٰى فى كسره
در احادیث آمدہ است کہ مسیح موعود صلیب را خواہد شکست۔و در شکستن آں

الأعداء. وإن هذا الكسر ليس بسيف ولا سِنان، كما زعَمه فريق
دشمنان را بشکند۔ وایں کسرصلیب بہ سیف و سنان نیست چنانکہ زعم بعض
من عُميان، بل الكسر كله بدليل وبرهان، وآيات من السماء
کوران است بلکہ تمام اقسام شکستن بدلیل و برہان ونشان وحجت ہائے باشد کہ
وسلطان. ولا يُستعمل سبب من أسباب الأرض ولا يؤخذ سلاح
بردلہا تسلط کنند۔ و ہیچ سببے از اسباب زمین استعمال نخواہدشد و نہ ہیچ سلاح
من أسلحة هذا العالم، وينزل الحق ليُعدِمَ الباطل بسلاح لا يراه
ازاسلحہ ایں عالم گرفتہ شود و حق نازل خواہدشدتاباطل راباآں سلاحی معدوم کند کہ
الخَلق، وكان هذا مقدّرًا من بدو الزمان، ومكتوبًا في كتب النبيين
خلق آنرا نمی بیند و از ابتدا ہمیں مقدر بود۔ و در کتب پیغمبراں مکتوب بود
ومَن خالفه فقد عصى وصايا المرسلين. ولا يأتي المسيح محاربًا
وہرکہ مخالفت کند پس او وصیتہائے رسولاں را مخالفت کردہ است۔ ومسیح دریں حالت ہرگز
بالأسنّة والسهام والمرهَفات، نعمْ، يأتي بعجائب الخوارق
نیاید کہ بانیزہ ہا و تیرہا وتیغہا جنگ کنندہ باشد آرے بعجائب خوارق و نشانہا
والآيات. ومن علاماته أن تسمعوا عند وقت مجيئه ﴿۱۳﴾
آمدن او ضروری است و از علامات او ایں است کہ شما نزد آمدن او خبرہائے جنگ ہا
أخبارَ المحاربات، ثم تسكُت الدول كلها ويميلون إلى المصالحات.
خواہید شنید۔ باز ہمہ دولت ہا خاموش خواہند شد و سوئے مصالحات باہمی رغبت خواہند کرد

بقية الحاشية

الأعاجيب، وفهّمني ربّي أنّ كسر المسيح ليس بالمحاربات، بل يضَع الحروبَ
عجائب ہا خواہد نمود و خداوند من مرا فہمانیدہ است کہ شکستن مسیح بجنگ ہا نخواہد بود بلکہ او
كلها ويكسر ما بُني على الصليب بالآيات. منه
خاتمہ جنگ ہا خواہد کرد وقریب باشد کہ در دنیا ہیچ جنگے نماند وعقائد صلیبیہ را بہ نشان ہا شکست خواہد داد۔ منہ

ولا تبقى حرب فى الأرض ولا غلبة الفتن والبدعات، وتميل
وہیچ جنگے در زمین نخواہد ماند و نہ فتنہ ہا وبدعات را غلبہ بماند و نفوس انسانی
النفوس إلى التقوى بعد كثرة المعاصى وظلمة شديدة على
بعد کثرت معاصی و تاریکی شدید بر زمین
وجه الأرض وميل النفوس إلى السيّئات .وإنكم ترون اليوم كيف
ومیل سوئے بدی ہا سوئے پرہیزگاری میل خواہند نمود۔وامروز شما می بینید کہ چگونہ
تراء تْ عساكر الإلحاد، وظهرت رايات الفساد، وتجلّى على القلوب
لشکرہائے الحاد ظاہر شدہ اند و علم ہائے فساد بظہورآمدہ اند۔و بر دلہا تخت ابلیس
سريرُ إبليس، وأشاع أهلُه المكرَ والتلبيس، ونعَرتْ كُوساتُه
متجلی شدہ است و اہل اومکر وتلبیس را شائع کردہ اند و آواز طبلہائے شیطان بلندشدہ
وصاحت من كل طرف بُوقاتُه، وجالت خيوله، وسالت
وبوق اواز ہر طرف شورافگندہ۔ واسپ ہائے او در جولان اند۔ و سیل ہائے
سيوله .وترون بحور الفتن متموّجة، وآفات الأرض فى
رواں ہستند و می بینید کہ دریاہائے فتنہ درموج اند و آفتہائے زمین در
ظهورها متوالية، وكثُرتْ أحزاب الفاسقين، وقلّت جماعة
ظہورخود پے در پے ہستند۔وگروہ ہائے فاسقان بسیارشدہ اند۔وجماعت پرہیزگاران کم شدہ
المتقين. والذين قالوا إنا نحن على دين اللّٰه الإسلام، أماتَ
است و آناں کہ میگویند کہ ما مسلماناں ہستیم بمیرانید
قلوبَ أكثرهم سمُّ الاجترام، فما بقى فى أَكُفِّهم إلا اسم
دل اکثر او شاں را زہر ارتکاب جرائم پس درکفہائے شاں بجز نام دین
الدين وصاروا كالأنعام .واستبدلوا الخبيثاتِ بالذى هو من
چیزے نماندہ وہمچو چارپایاں شدہ اند۔وبعوض چیزہائے پاک چیزہائے پلید راگرفتہ اند

الطيبات، وغشّوا طبائعهم بغواشي الظلمات، وأعرضوا عن ذكر
یعنی پاک از دست دادہ وناپاک رادر بدل اوگرفتہ وطبیعتہائے خودرادر پردہ ہائے تاریکی پوشانیدہ اند وازیں کہ
اللّٰه بتوجُّههم إلى العالم السفلي والشهوات .فلمّا أعرضوا عن
توجہ شاں بعالم سفلی وشہوات شدہ است ازذکرالٰہی اعراض کردہ اند۔پس ہرگاہ کہ از
جناب الحق ركدتْ نفوسهم، وانجذبتْ قريحتهم إلى الزخارف ﴿۱۴﴾
جناب باری اعراض کردند نفسہائے شاں ازترقی باز ماندندومحبت شاں بسوئے اشیاء مادیہ
الدنيوية والمُقتنيات المادّيّة لمناسبتهم بالخبيثات، واشتدَّ
منجذب شد چراکہ او شاں را باچیزہائے خبیث مناسبت بود و
حرصُهم ونَهُمتُهم وشغفُهم بها وألقاهم شُحُّ نفوسهم في
حرص وآز ورغبت شاں سوئے آں خبیثات بدرجہ رسید وشدت مرض نفسہائے شاں ایشاں را
السيئات، وتمايلوا على الدنيا وزخارفها الفانيات، وكلما استكثروا
در بدیہا انداخت۔و بر دنیا و زینتہائے فانیہ دنیا سرنگوں شدند وچندانکہ در دنیا زیادت طلب
فيها و ازدادحرصهم عليهاوشُحُّهم بهارجعواخائبين غيرفائزين إلى المرادات.
کردند وحرص طمع درآں زیادت کرد ہمچناں ایشاں را نامرادیہا و ناکامی ہاپیش آمدوانجام کار
وما كانت عاقبةُ أمرهم إلّا الضنك في المعيشة، وانتياب الأذى
شاں تنگی رزق و بر جاں ورود و رد بعد از درد بود
على المُهْجة .وما نفَعهم كذبُهم وكيدهم وصخبهم لدنياهم
و دروغ ایشاں ومکرایشاں فریاد و بانگ ایشاں برائے دنیائے ایشاں ہیچ نفعے ایشاں را
واستأصل اللّٰه الراحةَ من قلوبهم، وأزال اضطجاع الأمن من جنوبهم
نہ بخشید۔و خداتعالیٰ ازدل او شاں آرام را برکند وخفتن امن از پہلوہائے شاں دورکرد
وتركهم في أنواع الغمّ والتشوّشات، مع التغافل من الدين
و ایشاں را درگوناگوں غم و تشویشات باوجود تغافل در امر دین و گمراہی ہا بگذاشت

والضلالات، وما بقی لهم ذوق فی المناجاة ، و لا تلذُّذٌ فی
نہ ایشاں را در دعاہا ذوق ماند و نہ درپرستش لذتے
العبادات. فحاصل الکلام أن الناس فی زماننا هذا قد انقسموا
ماندہ پس حاصل کلام این است کہ مردم در زمانہ منقسم بر دو قسم اند
إلی قسمین، ولحِق کلَّ قسم مرضٌ بقَدَرِ ربّ الکونَین. فالقسم
و ہرقسمے را بمشیت خدا تعالیٰ مرضے لاحق گردیدہ۔ پس قسم اول
الأول قوم النصاریٰ، و تراهم للدنیا کالسکاریٰ وفی عبادة
قوم نصاریٰ است ومی بینی کہ ایشاں از برائے دنیا ہمچوکسے ہستند کہ شراب خوردہ باشد و در
المخلوق کالأُساری، والقسم الثانی...... المسلمون الذین یقولون
پرستش مخلوق ہمچو قیدیان ہستند و قسم دوم آں مردمان ہستندکہ مے گویند کہ
إنّا نحن مؤمنون، وما بقی فی أکثرهم حلاوةُ الدین والإیمان. و ﴿۱۵﴾
ما مسلمان ہستیم و در اکثر اوشاں شیرینی ایمان نماندہ و
لا علمُ کتاب اللّٰه القرآن. وبعدوا من أعمال البرّ وأفعال الرشد
نہ از علم قرآن شریف چیزے باقی ماندہ و ایشاں ازعملہائے نیکی وکارہائے رشد وصلاح دورافتادہ
والصلاح، وانتقلوا من سبل الفلاح إلی طرق الطلاح. وعادَ
اند۔و از راہ ہائے نجات سوئے طریقہ ہائے تباہی منتقل شدہ اند۔ واخگرشاں
جمرُهم رمادًا، وصلاحهم فسادًا. ورکنوا إلی الدنیا الدنیّة و
خاکستر شدہ۔ و نیکی شاں بفساد مبدل گشتہ و سوئے دنیائے ناچیز میل کردہ اند۔
رکدوا بعد جریهم فی أماکن الخیر لإرضاء حضرة العزّة. و
وبعدازاں کہ درمکانہائے خیراز بہر رضامندی باری تعالیٰ رواں بودند۔ازاں ہمہ نیکی ہا بازماندند
ترکوا سِیَرًا إبراهیمیة، واتبعوا سبلا جحیمیةً. وصاروا لإبلیس
وسیرتہائے ابراہیمی را بگزاشتند و سیرتہائے جہنمی اختیارکردند و مر شیطان را

كــالـمـقــرَّنيـن فــي الأصـفـاد، والمقوَّدين في الأقيـاد .خـرّبـوا بــأيديهم
اسیران شدند کہ در بند ہائے مضبوط بہ تمامتر تشدد بستہ و در قید ہا کشیدہ شدہ اند۔ مسجد ہائے خدا تعالیٰ را
مسـاجـدَ الـلّٰـه لتـرك الـصـلاة، ولم يبق في أعينهم جاهُ الأذان و
از جہت ترک صلوٰۃ بدستہائے خود خراب کردہ اند و عزت بانگ نماز و عزت خوانندگان سوئے
عـزّةُ الـدُعاةِ لِـمـا سـمـعـوا صـوتَ الـمـؤذّنيـن ثم ما حفدوا إلى المساجد
نماز در چشم شاں ہیچ نماندہ چرا کہ بانگ را شنیدند باز برائے نماز نہ شتافتند
لـلعـبـادات .يـكـذبـون ولا يـخــافـون، ويـخــانـون ولا يتـقـون، ويقـرُبون
دروغ می گویند و نمی ترسند و خیانتہا می کنند و تقویٰ نمی ورزند۔ و
حــرمــاتِ الـلّٰــه ولا يـجتـنبـون، ويـفسُـقـون ولا يـمـتـنـعـون .مُـلـئـت
محرمات خدا را ارتکاب می ورزند و پرہیز نمی کنند و بدکاری ہا می کنند و باز نمی آیند۔ شکمہائے شاں
بــطـونهــم مـن الـحـرام، وألسـنُهــم لُـوّثـتْ بـأكـاذيـب الـكـلام، وتـزنـي
از حرام پُر ہستند۔ و زبان ہائے شاں بدروغ آلودہ ۔و چشمہائے ایشاں
أعيــنهــم ولا يــخشــون قهـر الـلّٰــه الـعـلّام .وقــد صــاروا أعـوانًــا لأهـل
زنا می کنند و ایشاں از خدائے دانندہ نمی ترسند۔ و بباعث بدکاریہائے خود اہل کفر را
الــكــفــر بســوء أعــمــالهـم، وأرضَـوا الشيـطــان بـضـلالهـم .رُفـعـت
مددگار گردیدہ اند۔ و بگمراہی خود شیطان را راضی کردہ در ایشاں
مــن بيــنهـــم الأمـــانة، وضــاعــت الـديـانة .ومــا بــقـــي مـن مـعـصية ﴿۱۶﴾
نہ امانت ماندہ نہ دیانت۔و ہیچ گناہے باقی نہ ماندہ کہ
إلا ارتــكـبــوهــا، ومــا مـن جـريـمة إلا ركـبـوهـا .وتــركــوا الـقـرآن ومـا
ارتکاب آں نہ کردند۔و ہیچ جرمے نبودہ کہ بعمل نیاوردند و قرآن و وصایائے او را ترک
دعــا إليــه، وتبــعــوا الشيـطـان ومـا أغـرى عـلـيـه .وصــاروا كــاليـهـود
کردند و شیطان و ترغیبات او را پیرو شدند و ہمچو یہوداں

قـردة خـاسـئيـن، بـعـد مـا كـانـوا أُسودًا عـادين .فـلأجـل ذلک ذاقوا
بوزنہ ہائے راندہ وازحق دور گشتہ شدند بعدزاں کہ ہمچو شیراں بودند۔ پس ازہمیں سبب ذلت را بعداز
الـذلّة بـعـد الـعـزّة، وضُـربـت عـليهـم الـمسـكـنـة بـعـد أيـام الـدولة.
عزت چشیدند و ناداریہا بر ایشاں زدند بعد زانکہ صاحب دولت بودند
وذالک جـزاءُ قـلـوب مـقـفّـلة، وأثـامُ صـدور مـغـلـقـة مـن ربّ
وایں پاداش آں دلہاست کہ برایشاں قفل زدہ اند سزائے آں سینہ ہاست کہ درہائے شاں بستہ اند
الـعـالمين.يا حسـرةً عـلـى هـؤلاء الـمسـلـمين.إنهم تركوا الدين لدنياهم
اے حسرت بریں مسلماناں کہ ایشاں دین را ازبہردنیا ترک کردہ اند
وآثـروا هـذه الـدار عـلـى عـقـبـاهـم، وأحبّـوا الـفسـاد، وعـادَوا الصدق
و ایں خانہ را برعقبٰی اختیار کردند۔ و فساد را دوست داشتند و راستی و درستی را
والسَّـداد، ونسـوا نـمـوذج قـوم افتتـحـوا بـالشهـادة بكـمـال الانقيـاد
دشمن گرفتند۔ و نمونہ کسانے را فراموش کردند کہ بکمال اطاعت شربت شہادت چشیدند
وذبـحـوا نـفـوسـهـم بـالـمـحبّة والـوداد، الـذيـن سـقَـوا بسـتـانَ الـمـلة
وجان ہائے خود را ازمحبت و وداد ذبح کردند۔ آناں کہ باغ ملت رابخونہائے خود آب دادند
بـدمـاء هـم، وهـدمـوا بـنـيـان وجـودهـم لإرضـاء بَـنّـائهـم .والـذيـن
و بنیاد وجود خود را برائے خوشنودی بانی خود مسمارکردند۔ و آناں کہ
تَـلـطّـخـوا بـأدنـاس الـدنيـا ورجـزهـا وقذرهـا، أولئک قوم كـثـروا فـي
بآلائشہائے دنیا و ریمہائے آں وپلیدی ہائے آں آلودہ شدہ اند۔ ایں مردم دریں زمانہ بکثرت اند
هـذا الـزمـان، وإنّهـم فـقـدوا تـقـواهـم وأغـضبـوا مـولاهـم بـأنـواع
وایناں تقویٰ را گم کردہ از گنہ ہائے گوناں گوں مولائے خود را بغضب
الـعـصيـان .وتـرى كثيـرًا مـنـهـم شـغَـفهـم حبُّ الأمـوال والأمـلاک
آوردند۔ و بسیار کس از ایشاں بینی کہ محبت مال و املاک و زنان درو دل شاں

﴿۱۷﴾

والنسوان، وأقسى قلوبَهم لوعةُ الفضّة والعِقْيان، ودسّوا نفوسهم
فرو رفتہ است و دل ایشاں را عشق سیم و زر سخت کردہ۔ونفسہائے خود را
بهمومها بعد ما جلّتْ مطلعَها نورُ الإسلام والإيمان .وإذا رأوا
بغم دنیا در خاک پنہاں کردند بعدزاں کہ نوراسلام وایمان مطلع آنہارا روشن کردہ بود۔
بعض أمور دنياهم غيرَ المنتظمِ أخَذهم الضجَرُ بالكَظْم، ولا
و اگر بعض امور دنیائے خود راغیر منتظم بیابند چنداں بے قراری ایشاں را بگیرد کہ برآمدن نفس
يبالون دينَهم ولو يُهَدّ أركانه وتُهدَّم جدرانه .ويكرهون أن
مشکل گردد و پروائے دین ہیچ ندارند اگرچہ کرانہ ہائے آں شکستہ شوند و دیوار ہائے آں منہدم گردند و کراہت
يُظهِروا على أبدانهم شِعار الإسلام، ويحبّون أن يلبسوا لباس
می کنند کہ بر بدن ہائے خود لباس اسلام ظاہر کنند و دوست می دارند کہ لباس اہل کفر
أهل الكفر وعَبَدة الأصنام .تركوا فريضة الصّلٰوة وصيام رمضان
و بُت پرستاں بپوشند۔فریضۂ نماز و روزہ ہائے رمضان ترک کردہ اند
ولا يحضرون المساجد وإنْ سمعوا الأذان، بل يكره أكثرُ ذى مَخِيْلة
وبمسجد ہا نمی روند اگرچہ بانگ نماز بشنوند بلکہ اکثر متکبراں کراہت میکنند کہ
أن يبرُزوا للتعييد، وما ترٰى فيهم مِن سُننِ العيد إلّا
برائے نمازعید بیرون آیند۔وازسنت ہائے عیداسلام ہیچ چیزے درایشاں نہ بینی بجز
لبس الجديد .وترى أكثرَهم اعتضدوا قِرْبَةَ الملحدين.
نو جامہ پوشیدن واکثرے را از ایشاں بہ بینی کہ مشک ملحداں بہ بازو آویختہ اند
واستقادوا لِسِيَرِ الكافرين .وحسبوا أن الوُصلة إلى الدولة
وسیرت کافراں را رہبرخود ساختند و خیال کردند کہ وسیلہ سوئے دولت
طُرق الاحتيال والاختيال والإباحة، وأفتاهم فكرهم بأن الفوز
طریقہ ہائے حیلہ گری وطرز نازونخوت وبے قیدی است وفتویٰ داد دلہائے اوشاں کہ کامیابی

فی المکائد، فیستقرُونها ویرصُدون مواضعها کالصائد. و
درمکرہاست پس تلاش مکرہا می کنند وہمچو شکاریاں منتظر موقعہ آں می باشند۔ و منجملہ شاں

منهم قوم یستوکِفون الأکُفَّ بالوعظ والنصیحة کالعلماء. و ﴿۱۸﴾
قومے ہست کہ چکیدن مے خواہند دستہا را بذریعہ وعظ و نصیحت ہمچو علماء و

یطلبون الصید بتقمُّص لباس الفقهاء، ویأمرون الناس
در لباس فقہاء شکار مے جویند۔ و مردم را بہ نیکی

بالبرّ وطریق الصلحاء، وینسَون أنفسهم ویحسبون هذا
مے فرمایند و خود آں کار نمے کنند و می پندارند کہ ہمیں طریق

الطریق من الدهاء. لا ینقّدون أمور الدین بعین المعقول.
زیرکی است۔ سرہ نمی کنند امور دین را بچشم عقل

ولا یُمعنِون النظر فی مبانی الأصول، ولا یسلکون مسلک التحقیقات
ونظر رابدقت و امعان درمبانی اصول دین خرچ نمی کنند۔ بر راہ تحقیقات نمی روند

وما تجدهم إلا کالعجماوات، بل هم کالجمادات. ویُظهِرون الحلم
و نمی یابی ایشاں را مگر ہمچو چارپایاں بلکہ ہمچو شجر و حجر و حلم و رفق را

و الرفق کأنهم هُذّبوا بأخلاق النبوّة و الولایة، و إذا رأوا
ظاہر می کنند گویا ایشاں باخلاق نبوت و ولایت آراستہ اند۔ و چوں می بینند

أن استعطافهم لا یُکدی رجعوا إلی الإغلاظ والشکایة. یُؤثّمون
کہ از نرمی ہیچ نفع وحظ نفس حاصل نشد بہ بدگفتن و شکایت کردن رجوع می کنند۔ بگناہ

الأبرار، ویکفِّرون الأخیار، ویفسّقون الصلحاء الکبار، ویجهّلون
نسبت می کنند نیکاں را و بکفر منسوب می کنند اہل صلاح و رشد را و نسبت بجہالت می کنند

قومًا یکمِّلون الأنظار، مع أنهم کغمرٍ جاهل. ما یعلمون ما
آناں را کہ درعلوم نظرشاں کامل است باوجودیکہ ایشاں خودناداناں اند و نمی دانند کہ اسلام

الإسلام، ثم يضَعون مِن الذين أوتوا العلم، ويحسبون أنهم
چیست باز از درجہ مے افگنند اہل علم را و گمان مےکنند کہ او شاں
هم العلماء العظام .يَرُودون في مسارح لمحاتهم.مَن
خود علمائے عظام اند۔طلب مےکنند در چراگاہِ انظار خود کسے را کہ پُر کند
يَملأ وِفاضَهم بعد سماع كلماتهم، ويُضمِرون عند مسائح
توشہ دانہائے ایشاں را بعد شنیدن کلمات ایشاں و در دل مے دارند در جا ہائے رفتن
غدواتهم مَن يزيد عددَ دُريهماتهم .يخوّفون الناسَ بزواجرِ
اوائل صبح خود کہ شخصے پیدا شود کہ عدد درہم ہائے قلیل ایشاں زیادہ کند۔مردم را بزجر ہائے وعظ خود
وعظهم، ولا يخافون الله بلفاظة لفظهم .يسُرّون أخلاطَ
مےترسانند۔و از خدا نمی ترسند کہ از دہان شاں چہ مے بر آید مردم مجتمع را
الزُمَر بإنشاد أشعار، و يبُوحون إليهم عند خاتمة الوعظ
بخواندن شعرہا خوش مےکنند ظاہر مےکنند بر ایشاں وقت ختم وعظ
بحاجات وأوطار، ليفرّجوا غُمّتهم بدرهم ودينار .ويدلِفون
حاجات خود را تا اندوہ ایشاں را بدرہم و دینار دور کنند۔ و سوئے امراء
إلى الأمراء ، ويُظهِرون عليهم أنهم من أكابر العلماء ، وأسبغ
مےروند و بر ایشاں ظاہر مےکنند کہ ایشاں از اکابر علماء ہستند و خدا
الله عليهم من علم الحديث والقرآن، والناسُ يستَكِفّون
ایشاں را علم قرآن و حدیث بطور کامل دادہ است۔ و مردم بر وقت
بهم الافتنان بمكائدِ عَبَدة الصلبان ، ثم يشيرون إلىٰ أنهم
فتنہ اندازی پادریان از ایشاں مدد کافی مے یابند۔ باز سوئے ایں اشارہ مے کنند کہ
من حُماة الملّة ومن الذين بذلوا مالهم وهمّتهم في سبل الدين
او شاں ازحامیاں ملت ہستند وبرائے دیں مال وہمت خود صرف کردہ

﴿۱۹﴾

لرضا الحضرة، وما بقِي لهم شغل إلّا الوعظ ليؤدّوا فريضتهم
و ایشاں را ہیچ شغلے جز ایں نماندہ کہ مردم را
وليهدوا الناس وليُرْوُوا غُلّتهم، وليس من سيرتهم ليُخلِقوا
ہدایت کنند و تشنگی ایشاں را بنشانند و عادت ایشاں نیست کہ نزد ہرکس آبروے خود
لكل أحدٍ ديباجتَهم، ويرفعوا إليه حاجتهم .فالحاصل أنهم
کہنہ کنند و حاجت خود پیش او برند۔ پس حاصل کلام ایں است کہ
يقولون كذا وكذا مكرًا وحيلةً، وقد يتفق أن رئيسًا يرسُم
اوشاں ایں چنیں سخنہا از راہ مکروحیلہ جوئی میگویند گاہے اتفاق مے افتد کہ رئیسے برائے ایشاں
لهم وظيفةً، أو يعطي لهم صلةً، لما وجّد هم كالسائلين الباكين.

﴿۲۰﴾

وظیفہ مقرر میکند چرا کہ ایشاں را ہمچو سائل گریہ کنندگان مے یابند
فلا شك أن هذه العلماء قد انتهوا في غلوائهم، وسدروا
و ہیچ شک نیست کہ ایں علماء در تجاوزہائے خود از حد تجاوز کردہ اند۔ و در پندار خود
في خيلائهم، وأصرّوا على جهلاتهم، ولوّنوا الناس بألوان
بیباک شدہ اند و اصرار کردند بر امور باطلہ خود و مردم را برنگ ہائے امور باطلہ خود
خزعبيلاتهم، وقد جاوز الحدَّ غيُّهم، وأهلك الناسَ بغيُهم.
رنگین کردند و گمراہی ایشاں ازحد درگذشت و ظلم ایشاں مردم را ہلاک کرد
إذا وعدوا أخلفوا، وإذا غضبوا أغلظوا، وإذا حدّثوا كذبوا .و
چوں وعدہ می کنند وعدہ خلافی می کنند وچوں خشمگین می شوند سخت می گویند و چوں سخن می گویند دروغ می گویند
نشَر نموذجَ السوء زَهْوُهم، وأضرَّ الحقّ لَهْوُهم .وأقسٰى قلوبَ
و نخوت ایشاں نمونہ بد را فاش کردہ است و بازیچہ ایشاں حق را ضرر رسانیدہ است و دلہائے مردم را
الناس سوءُ أعمالهم وقبحُ سيرتهم، بعدما عثروا على سريرتهم
بداعمالی و بدخلقی اوشاں سخت کردہ است پس زانکہ بر رازِ اندرونی شاں اطلاع یافتند

يجترؤن على السيئات بعزم صميم، كأنهم ليسوا بمَرْأى رقيبٍ
بر بدی ہا بعزم خالص جرأت می کنند گویا ایشاں درنظرگاہ خدائے نگہبان و دانندہ
عليم .زلّتْ أقدامُهم، وأوبقَ الناسَ أقلامُهم، وتغيّرَ حالُهم.
نیستند بلغزیدند پائے ہائے ایشاں وہلاک کرد مردم را قلمہائے ایشاں وحال ایشاں متغیر گشت
وكدِر زلالُهم .ما يأخذهم ندمٌ مع كثرة الذنوب.ويرصُدون
وآب صافی شاں مکدر شد۔ باوجود کثرت گناہاں پشیماں نہ می شوند وباوجود نکردن تخم ریزی امید
المزرعة مع عدمِ زرعِ الحبوب، لا ينتهجون مَهجّة الاهتداء
کشت می دارند طریق ہدایت را راہ خود نمی گیرند
ولا يعطفون على أحدٍ إلّا بطريق الرياء .قد كان فيما مرّ من
وبرمردم شفقت نمی کنند مگر بطور ریاکاری درزمان پیشین
الزمان أهواء كأهوائهم، ولٰكن ما خلا قوم من قبل في شباءة ﴿۲۱﴾
ہوا و ہوس مثل ہوا و ہوس ایشاں ہم بودہ است مگر قومے پیش زیں نگذشتہ کہ درتیزی ظلم
اعتدائهم .يوقظهم اللّٰه فيتناعسون، ويجذبهم الحق فيتقاعسون.
برابر ایشاں باشد خدا او شاں را بیداری کند پس بتکلف درخواب می روند وحق ایشاں را مے کشد
جمعوا التعصّب بأنواع غرارة، ولا يسمعون الحق كأنهم في
پس متاخر وپستر می روند۔ تعصبہا بانواع غفلت ہا جمع کردہ اند۔ وحق را نہ می شنوند گویا ایشاں درغارے
مغارة، و لا يوجد فيهم شيء من بصيرة ولا بصارة .قد
ہستند ہیچ بصیرتے و بصارتے در ایشاں یافتہ نمی شد
هجم الشيطان عليهم مُواريًا عنهم عِيانَه، فانساب في عروقهم
شیطان برایشاں داخل شدہ بطریقے کہ ایشاں شیطان را ندیدہ اند۔ پس داخل شد در رگہائے
وشرائِينهم وأغرى عليهم أعوانَه .لا يستطيعون أن يسمعوا
ایشاں وشریان ہائے ایشاں ومددگاران خود را برایشاں حرکت داد ہرگز طاقت ندارند کہ کلمہ حق را

كـلـمة الحقّ، فيثِبون وَثْبَ البَقّ، ويزفِرون زفرةَ القيظ، ويُخاف
بشنوند پس ہمچو پشہ ہا می جہند و دم می کشند ہمچو دم کشیدن گرمائے سخت۔ و اندیشہ پیدا
أن يتميّزوا من الغيظ. ويُحَمْلِقون إلى من قال قولا يخالف
می گردد کہ اعضائے شاں از باہم جدا شوند و حملہ می کنند بر کسے کہ برخلاف رائے شاں سخنے گفت
آراء هم، ولو كان يواخي آباء هم. ترى هِمَمَهم عالية للدنيا
و اگرچہ او از دوستان پدران ایشاں باشد۔ در امور دنیا ہمت ایشاں عالی خواہی یافت
الدنيّة، وترى احتدادَ بصرهم في الأفكار السفليّة، وأما
و در افکار سفلیہ چشم ایشاں تیز خواہی دید مگر
في أمر حماية الدين فقد خبتْ نارهم، وتَوارى أُوارُهم .
در امرِ حمایت دین پس آتش شاں فرونشستہ است و شدت گرمی شاں پوشیدہ شدہ است۔
يوافون الأمراء بالمداهنة، ويقعدون قُبالتَهم علٰى لحم مشْوى ﴿۲۲﴾
ملاقات امیراں بمداہنہ می کنند و در مقابل آں مردم بر گوشت بریاں
وخبز سميذ للمؤاكلة، ولو كان من أهل البدعات والمعصية .
و نان سپید برائے خوردن می نشینند اگرچہ اوشاں از اہل بدعات و معصیت باشند
ولا يخرج من أفواههم كلمةٌ تخالف آراء هذه الفئة.
و از دہن شاں چناں کلمہ نمی برآید کہ مخالف رائے ایں گروہ باشد
ويخالطونهم كالماء والراح بكمال الفرحة، ويمدّون أيديهم
و ہمچو آب و شراب بادشاں بکمال خوشی مے آمیزند و برائے مصافحہ بحالت
فرحين للمصافحة. فالحاصل أنهم يُرضُون أهل الدولة والحكومة
خوشی دستہائے خود دراز می کنند۔ حاصل اینکہ اہل دولت و حکومت ہا را
بلطائف الاحتيال، ويسجدون لكل مَن ملَك أمرًا ويتركون
بلطائف حیلہ ہا راضی مے کنند و کسے راکہ در دست او چیزے باشد سجدہ می کنند و

طـريـق الـجدال .وأمـا الـغـربـاء الـضـعـفـاء فيُداسون تحـت أقدامهم.و
طریق جدال بگذارند لیکن غریبان وکمزوران زیر پاہائے ایشاں مالیدہ می شوند و
يُـكـفَّــرون بـأقلامهم .ولا يـرون كُـفُـرَ مَـن يُـجلَـب مـنـه ما يُقتنىٰ.أو
بقلمہائے ایشاں کافر گردانیدہ می شوند وکفر آنکس نمی بینند کہ ازو امید حصول چیزے باشد یا
يُستَـدْفَـعُ بــه الأذىٰ، فـلا يســألـون مـن ذا؟ ويـقـولـون يــا سيـدى
ازو امید دفع آزارے باشد۔آنجانمی پرسند کہ ایں کیست۔ومیگویندکہ اے جناب
أنـت فُـقـتَ غيـرک بـمـحـامـد لا تُـحصَـى .ويستَـقْـرُون لـلـقـائـه
تو از غیر خود بمحامد غیر متناہی فائق ہستی و برائے ملاقات او راہہا
الـطُّـرُقَ، ويستـفـتـحـون الـغُـلَـقَ، ولا يبـرحـون مـكــانــه حتـى يـروا
می جویند۔ودرہائے بستہ راکشادن می خواہند۔واز مکان او جدا نمی شوند تابوقتے کہ او را
عِيـانــه، وإذا لـقـوا سـلّـمـوا راكـعيـن، وكـلّـمـوا خـاشعين .أولـئک هم
نہ بیند وچوں دیدند خم شدہ او را سلام می کنند۔وکلام می کنند بکمال عجز وفروتنی۔ہمیں
عـلـمـاء السـوء ، وأولـئک هُـم الـمـلـعـونـون على لسـان خـاتم النبيين . ﴿۲۳﴾
علماء بدہستند وہمیں کسانے اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر ایشاں لعنت کردہ است
يــريـدون عَــرض الدنيـا و لا يـريدون الآخـرة، وآثــروا الـحيــاة الدنيـا
می خواہند مال و متاع دنیا را و نمی خواہند آخرت را و زندگی دنیا را اختیار کردند
واستيأسوا من يوم الدين.
و ازروز جزا نومید گردیدند۔

فـالـحـاصـل أنهــم قـوم يـختـارون كـل طـريـقة يـرشَـح بهـا إنـاء.
پس حاصل کلام این است کہ او شاں ہر طریق را اختیار می کنند کہ بداں آوندے چکانیدہ شود
ويـحـضــرون كـل أرض يـخــرج منهــا مــاء ، ويـصيدون الخَلق ببكـاء و
و ہر زمینے را می کنند تا از وآبے بیروں آید وشکار می کنند کہ خلق را بگریہ و زاری

نـحيـبٍ فـی نـادٍ رحيـب، ويـزيـد صـفـرُ راحتِهـم رَنّةَ نِيـاحتهـم .و
در مجلسے وسیع و زیادہ می کند تہی دستی ایشاں آواز گریہ ایشاں را۔ و
مـا كـان مـجـلبة الـدمـع، إلا الشـحّ الـذی أذابهـم كـالشـمـع .و
سبب گریستن بجز حرص دنیا ہیچ نباشد کہ ایشاں را گداختہ است۔ و
كـذلک يـنـفـدون أعـمـارهـم فـی فـكـر هـذه العيشة، وأنسـاهـم
ہم چنیں عمرہائے خود را در فکر ایں معیشت بسر مے کنند و شیطان
الشيطـان فكـر الآخـرة .أيـنـمـا وجـدوا قَـنَـصًـا نـصبوا شَـرَكَ الوعظ
فکر آخرت از دل شاں فراموش کردہ۔ ہرجا کہ شکارے یافتند دام وعظ و نصیحت
والـنـصيـحة، ويـمشـون عـلـی مسـاق واحـد أضـمـروه فـی الـنية
بگستردند۔ و بر یک روش مے روند کہ در دل پنہاں مے دارند و نیست
وليـس هـو إلا جـمـع الأمـوال وإشبـاع العيـال بـالـمـكـر والخديعة .
آں روش چیزے نیست بجز جمع کردن مال وسیر گردانیدن عیال بذریعہ مکر و فریب
ويستَقْرُون البـاكـين والـمُـرحِّبين فـی مـجـالسهـم ليُـنـزلوهم منـزل
و تلاش مے کنند کہ گریہ کنندگاں و مرحبا گویندگاں در مجالس شاں موجود باشند تا از ایشاں
الـقَبَـس والـذُبـالة، وإنْ أعـطـاهـم بَغِیٌّ مـالًا، وعـرضـتُ عـليهـم ﴿۲۴﴾
کار آتش و فتیلہ برآید یعنی مجلس گرم شود۔ و اگر زن فاحشہ چیزے مال داد کہ حرام بود
حـرامًـا لا حـلالًا، فيتسـلّـمـون ولا يتـكـلّـمـون لـحـرصهـم علی تلک
نہ حلال بگیرند و ہیچ کلام نمی کنند بوجہ حرصے کہ برآں مُردار مے دارند
الجيفة .وتـری أبـنـاء هـم يقتصّون مَدرَجَهم ويقرؤُوْنَ مُدرَجَهم .تشابهت
و بہ بینی پسران ایشاں را کہ مے جویند راہ او شاں را و میخوانند رقعہ او شاں را
قـلـوبهـم بـآبـائهـم الـضـالـين، إلّا قـلـيـل مـن عبـاد الـلّـه
با پدران گمراہ خود مشابہت میدارند۔ مگر اندکے از بندگان نیکو کار

الصالحين .ما دانتُهم تقوى القلوب، واستعادَ اللّٰه علومهم
نزدیک نیامد او شاں را پرہیزگاری دلہا و باز پس گرفت خداتعالیٰ علمہائے ایشاں را
فما بقي في صدورهم إلا ظلمات الذنوب. ومنهم قوم لا
پس نہ باقی ماند در سینہ ہائے ایشاں مگر تاریکی گناہ ہا و از ایشاں قومے ہست کہ
يدُرون الفقر ولا يستطلعون طِلْعَ مقامِ الولاية، ومع ذالك
فقر را نمی دانند و نہ از مقام ولایت آگہی دارند و باوجود ایں
خالَجَ قلبَهم أنهم أهل اللّٰه وعلى الهداية .وترىٰ أكثرهم
دردل شاں پیداشدہ است کہ او شاں اہل اللہ وہدایت یافتہ ہستند واکثر ایشاں راخواہی دید
يخبطون في أساليب الفقر والطريقة، وما أمرُهم إلا التخليط
کہ در راہ ہائے فقر و طریقت کج مج می روند و کار شاں فساد انداختن و
وخلط البدعات بالشريعة .وليس في أيديهم إلا الانتساب بسلاسل
آمیزش بدعات درشریعت باشد و نیست در دست شاں الا نسبت قادری ونقشبندی وغیرہ
الأسلاف، وما هو إلا كسلاسل بعين الإنصاف .قد خطَف الشيطان
و ایں نسبت محض چوں زنجیرہا است اگر بچشم انصاف بنگری۔ و شیطان
نورَ صدورهم وأودعها الكبر والعُجب والرياء ، وزيّن أعمالَهم ﴿۲۵﴾
نوردل ایشاں ربودہ و در سینہ ہائے شاں تکبر و پندار و ریا بنہادہ و درچشم ہائے شاں
في أعينهم فآثروا الرعونة والخيلاء .يهُشّون لرجوع الناس
عملہائے ایشاں را زینت داد پس رعونت وخود پسندی را اختیار کردند۔بدیں خوش می شودکہ مردم سوئے ایشاں
إليهم، ويبتهجون بمدح الجالسين لديهم، ويحبّون أن يُحمَدوا
رجوع می دارند۔وبستایش آناں مسرت ظاہرت می کنند کہ نزد ایشاں می نشینند و دوست میدارند کہ تعریف شاں
بما لم يفعلوا، وأن لا يسمّى ذنبهم ذنبًا وإنْ أجرموا .
بصفاتے کردہ شود کہ درا یشاں یافتہ نمی شوند و اینکہ گناہ شاں بگناہ موسوم نشود اگرچہ ارتکاب جرمے کنند

فهـذا هـو الـذی دعـاهـم إلـی التعـامی، ومنَعهم من قبول الحق
پس ایں ہماں سبب است کہ سوئے دانستہ کورشدن ایشاں را بخواند و ازقبول حق منع کرد
وأضلّهم فی المَوامی. یُوغِلون فی مقاصد الدنیا الدنیّة.
و در صحراہا گمراہ کرد۔ در مقاصد دنیا بسیار تیزی می روند
و یسقطون عند مهمّات الدین کالمَیّتِ .ما ینهَضون لأوامِرَ
و در وقت مہمات دین ہمچو مردار می افتند در اوامر الٰہی
أُمروا بها بنشاط الخواطر، ویقومون لنفسهم الأمّارة کالکمیش
بنشاط خاطرہا نہ می برخیزند۔ و برائے نفس امارہ خود بصد چالاکی بر می خیزند
الشاطر .یتلقّفون ما وافقَ هوی النفوس، ولو من أیدی
زود فرا مے گیرند ہرچہ موافق ہوائے نفوس ایشاں است اگرچہ از دست
القسوس، ولا یقبَلون ما کان یخالف حُکمَ أهوائهم، ولو
پادریاں باشد و قبول نہ می‌کنند آنچہ مخالف خواہش ہائے ایشاں باشد اگرچہ
کان من آبائهم .لا یعلمون شیئا من الحقیقة والمعرفة.
از پدراں ایشاں باشد۔ از حقیقت و معرفت چیزے نمی دانند
وجمعوا فی أقوالهم وأعمالهم أنواع البدعة.وأمّا
و در اقوال و اعمال خود گوناگوں بدعات جمع کردہ اند مگر
عامة الناس من المسلمین، فقد تبع أکثرُهم الشیاطینَ .
عامہ مردم از مسلماناں۔ پس اکثر شاں تابع شیطاناں شدہ اند
وتری أحداثَهم وشیوخهم منهمکین فی السیئات.و
و خواہی دید جواناں ایشاں را و پیراں ایشاں را غرق در بدیہا و
تری بَلْبالَهم لدنیاهم وللبنین والبنات. یمیلون عن
خواہی دید شدت اندوہ شاں برائے دنیائے ایشاں وبرائے پسران و دختران۔وقت خصومت

﴿۲۶﴾

الحق عند الخصام والمِراء. ويحضرون المحاكماتِ لغصبِ حقوق
از حق اعراض می‌کنند و در جائے حکومتہا حاضر می شوند تاحقوق شرکاء
الشركاء. يريدون أن يدُعّوا الإخوانَ ويستخلصوا لنفوسهم
غصب کنند۔ارادہ میکنند کہ برادران را دفع کنند وخالص برائے خودکنند حقوق وراثت را
حقوقَ الإرث، ولا يذكرون يوم الجزاء لا على وجه الجِدّ
و یاد نمی کنند یوم جزا را نہ بر وجہ تحقیق
ولا العبثِ. ويعراهم اكتياب واضطراب لفوتِ شيء
نہ بطور بازی و پیش می‌آید ایشاں‌را اندوہ و اضطراب برائے فوت شدن
من هذه الدار، ولا يتهيّج أسفهم على فوت الدين كله
مقاصد دنیا و دین اگرچہ بتمامہ فوت شود ہیچ اندوہ ایشاں‌رانمی گیرد
كالكفّار. يموتون للدنيا ولا يخبو ضَجَرُهم ولا ينصُل كَمَدُهم
برائے دنیا می میرند و فرو نہ می نشیند بے آرامی شاں و زائل نمی شود
ولا يَجِمُون ليومٍ يغضب فيه مولاهم وصَمَدُهم. ضلّ
اندوہ پنہانی شاں و برائے آں روز اندوہ گین نمی شوند کہ در اں خداوند شاں برایشاں غضبناک شود
سعيهم في الحياة الدنيا، وما بقي لهم به من حسٍّ و
کوششہائے شاں در زندگی دنیا ضائع شد و ایشاں‌را بداں شعورے نماندہ و دلہائے شاں
ماتت قلوبهم، فلا يُفيقون من هذه الغَشْية و أوردوا
بمردند۔پس ازیں غشی بہوش نمی آیند و جان ہائے خود را
﴿۲۷﴾ أنفسَهم موردَ سَخطِ اللّٰه ثم لا يتركون مَسرَى الفَجَرة.
مورد غضب الٰہی کردہ اند باز راہ بدکاراں نمے گذارند۔
لا يَسرُون إلا المسرى الذي يخالف طرق الورع، ولو نُدِّدَ
نمی روند مگر آں راہے کہ مخالف راہ پرہیزگاری است۔اگرچہ ظاہر کردہ شود

بأنه من مناهی الشرع .یحسبون بَوْلَ إبلیس مُزْنةً.و
کہ ایں از منہیات شرع است پیشاب ابلیس را باران خیال می کنند و
رَوْث النَعَم نعمةً .بلغ الزمان إلی الانقطاع، وما انقطعت
سرگینہائے چارپایاں را نعمت می شمارند۔زمانہ تابحد انقطاع رسید و آں کجی ایشاں
مادّةُ زیغهم الذی دخلتُهم من الرضاع. أَصُبَتُهم الذمائم
منقطع نشد کہ ازایام شیرخوارگی در ایشاں داخل شد۔ بدیہائے دل ایشاں ازاں وقت
مُذْ مِیطتْ عنهم التمائم، واستسنَوا زینةَ الدنیا وقیمتَها.
بردہ است کہ ازایشاں تعویذہا دورکردہ شدندوبزرگ پنداشتند زینت دنیا وبہائے آنرا
وحسبوا جِهامَها صَیّبًا واستَغْزَروا دِیمتَها، واستأنسوا بجَمالها.
وابرِ بے باراں او را ابر بسیار بارندہ شمردند وبسیار شمردند باران او را و اُنس گرفتند بجمال آں
و ولِعوا ببِغالها وجِمالها، وخدَعهم حلاوةُ عشرتِها. و
و حریص شدند بخچر ہائے آں وشتر ہائےآں و فریب داداوشاں راشیرینیٔ صحبت آں و
تجمُّلُ قشرتها، وطراوةُ بُسْرتها، وتألُّقُ بَشرتها، وما
خوبی ظاہر جلد آں و تازگی آب باران تازہ او و درخشیدن ظاہر صورت او و درشناختن
أمعنوا النظر فی توسُّمها، وما سرّحوا الطرف فی مِیسمها
آں نظر عمیق را بکار نبردند۔و در روئے چشم را نگذاشتند کہ تا بخوبی ملاحظہ کند
وهنَّأوا نفوسهم بالزُور، وابتدروا استلامَ ید المَکّار الغَرور .
و مبارکباد گفتند نفسہا را بدروغ و زودی کردند برسیدن دست مکار فریبندہ را
جهلوا جدرانَها المتهافتة برؤیة شِیدِها، وخُلِبوا بعماراتها
دیوار ہائے آں را کہ ازاندرون پارہ پارہ بودند بباعث گچ آں نشناختند و بعمارتہائے آں فریفتہ
وما تَذکّروا قصص حصیدها .وإن إیمانهم أحالَ صفاتِه
شدند و قصہ ہائے ویران شدہ آں نخواندند۔ وایمان ایشاں صفات اولین خود را متغیر کردہ

﴿۲۸﴾

الأولى، وغاب روحُه وما بقى إلا الهَيُولٰى .وبدعات علمائهم
و روح او غائب شد و صرف ہیولا ماندہ۔ و بدعت ہائے عالمانِ ایشاں
غيّرتْ صورة الإسلام، وأَرَتْه كأرنبٍ مع كونه كالضِرْغام.
متغیر کردند صورت اسلام را و او را ہمچو خرگوش بنمودند حالانکہ او ہمچو شیر بود
فترى اليوم بَرْقَه خُلّبًا، والدهرَ به قُلّبًا، وكلّ من
پس مے بینی امروز برق او را بے باراں و زمانہ را بأو حیلہ گر۔وہریک از
الأقران يريد أن يبلَعه، ويقصد كلُّ عدوّ أن يقلَعه .
اقران ارادہ مے کند کہ فرو خورد آں را و ہر دشمن قصدے کند کہ آں را از بیخ برکند
العلوم الطبعية تُضرِّى به الخطوبَ، وكذالك الهيئةُ أحمى
علوم طبعیہ بر آغالند بروکارہائے سخت را۔ و ہم چنیں علم ہیئت گرم کرد
الحروب .وفى طرفٍ أقمَرَ ليلُ البراهمة، وصالوا علينا
جنگہارا ودر طرفے روشن شد شب ہندواں۔ و بباعث افراط
بإفراط القوة الواهمة، ومِن جانبٍ نهَض الفلاسفة. و
قوت واہمہ برما حملہ ہا کردند۔ و از جانب فلاسفہ برخواستند۔ و
طغوا ولا تطغى كمثله الرياح العاصفة .وإنّ هذا الإسلام
ازحد درگزشتند ومثل آں طوفان باد تند نمی باشد۔ و اسلام کہ شکل او
الذى بُدّلتْ حِلْيتُه وقُبّحتْ هيئتُه، تراه بينهم كرجل
تبدیل کردہ شدہ وہیئت او زشت و انمودہ اند دریں مذاہب او را مثل آں شخصے خواہد دید
يداه مقطوعتان، ورجلاه تتخاذلان .يمنعه القَزَلُ من
کہ دو دست او بریدہ باشند۔وہر دو پائے او در وقت رفتن سست وجنباں اند۔عارضۂ لنگ اورا
الفرار، وليس لهُ يدٌ ليحارب فى المِضْمار .فما الحيلة عند
ازگریختن بازمی دارد و دستے نیست کہ بآں جنگ کند۔ پس کدام حیلہ است بوقت

هجوم هذه الخطوب ولزوم تلك الحروب، مِن غير أن يرحم
فراگرفتن ایں حادثہ ہا ولازم شدن ایں جنگ ہابجز اینکہ خداتعالیٰ ازآسمان
اللّٰه من السماء ، ويُرِىَ وجهَ الإسلام مع يده البيضاء . ومع ذالك ﴿۲۹﴾
رحم فرماید وچہرۂ اسلام مع دست سفید او بنماید و باایں ہمہ
ترون أن النُوَبَ الخارجية انتابت، ومَعَارِى الإسلامِ قُبِّحَتُ
مے بینید کہ حادثہ ہائے بیرونی پے یکدیگر آمدہ اند و چشمۂ اسلام بزمین فرو رفت
وغارَ منبعُه ومياهُه غاضتُ، وأقوَتُ مجامعُ الدين وانقطعتُ
و آب ہائے آں کم شدند۔ رفت و خالی شد مجلسہائے دین و منقطع شد
وأقضّتُ مضاجعُ أهل الحق والراحةُ هربتُ .واستحالت الحال
و درشت شد خوابگاہ اہل حق و آسائش بگریخت۔ و بر گشت حال
وتواترت الأهوال، وانعقرتُ أَجارِدُ العقول، وخلتُ
و متواتر شد خوفہا۔ و اسپہائے عقلہا زخمی شدند۔و خالی شد
مرابطُها من العلماء الفحول .ونبا المَرابعُ بفقدان الصالحين.
طویلہ ہائے آنہا یعنی علماء نماندند۔ و ناساز وار شد منزل ہا بوجہ فقدان صالحین
وكثُرت الأنعام وأودَى مَن كان من الناطقين .واحتذى
و چارپایاں بسیار شدند وہلاک شد کسے کہ از ناطقاں بود و اسلام
الإسلامُ الوَجى، ودهَم المسلمين الشَجىٰ .وتواترتُ أيام
از سودگی نعل در پا کرد۔ و فرو گرفت مسلماناں را غم وغصہ و روزہائے نومیدی
الخيبة والشقا والحرمان، واستوطن العقولُ وِهادًا، وما
و بدبختی و محرومی متواترشدند۔و وطن گرفتند عقل ہا زمین پست را و نہ
بقِى فى الرؤوس إلا التكبّر كالشيطان .وإن الإسلام مُذُ أنزلَه اللّٰه
باقی ماند در سرہا مگر تکبر چوں شیطان۔ و بہ تحقیق اسلام از وقتے کہ ظہور او

علــى الأرض لــم يــرَ هـذا الهـوانَ، ومـا صـار كـمثـل هـذا اليـوم الـدِيـنَ
برزمین شده ندیده است ایں ذلت را۔ و نشد ہمچو ایں‌روز دین اہانت کردہ شد
الـمُهـانَ .ولـيــس فـى وسـع الـمسـلـمـيـن دواءُ هـذه الـعلّة التـى جـرتْ
و در طاقت مسلماناں نہ دوائے ایں بیماری است کہ چوں قصہ
عـلـــى الألســن كـــالـقـصّة، ولا مســـاغُ هـــذه الـغُـصّةِ .فـمَثـلهـم
بر زبانہا جاری است ونہ ایں کہ ایں‌غصہ را فرو برند و صبرکنند۔پس مثلِ او شاں
كـمثـل غـريـب فـقَـد مـطيّتَـه فى الأعـمـاء، وليــس عـنـده شـىء
مثلِ آں مسافر است کہ مرکب خود را در بیابانے گم کرد کہ خالی از عمارت ومردم است ونزد او
مـن الـغـذاء والـمـاء، وكـان فـى ذالک فـإذا فـاجـأه حـزب
ہیچ چیزے خوردنی و آشامیدنی نیست۔ و درہمیں بودکہ ناگاہ گروہے ازدشمناں
من الأعـداء، ومعهـم سيـوف وأسـنّة و صـالـوا بشـدة البطـش
بدو رخ کردند۔و بہ او شاں تیغہا و نیزہ ہا بودند و بشدت سختی ہمچو باد تند
كـالهـوجـاء، وكـان لـه حبيـب من أهـل الـحكـومة والـفوج والدولة.
حملہ کردند۔و او را دوستے بود از اہل حکومت و فوج و دولت
فبـلَـغـه خبـرُه ومـا أصـابـه مـن الـمـصيبة، فـالـحـقّ والـحـقَّ أقـول
پس او را خبر آں مسافر رسید کہ چنیں مصیبت بر او افتاد۔ پس من راست راست می گویم
إنـه يبـدُر إليـه لـنـصـرتِـه، ويبـلُـغ مـقـامَـه مـع جـنـده وأعـوان دولتـه
کہ او بزودی تمامترسوئے او خواہد رفت و آنجا کہ او باشد مع لشکر و اعوان دولت خود
ويـنـجـى حبيبـه ويـجـزى كـلَّ أحـدٍ جـزاءَ جـريـمتـه .فـذالک
خواہد رسید۔پس ازاں مصیبت دوست خود را نجات خواہد داد و ہرگنہ گارے و مجرمے را سزائے
مَثـل الـلّـه ومَثـل دينـه، ويـعـرفـه الـعـارفـون .وإن كـنـتَ لا تـعـرف
او خواہد رسانید۔ ایں است مثل خدا و دین او و ایں را عارفاں می شناسند۔و اگرتو نہ می شناسی

﴿۳۰﴾

ففكّرْ فی آية "إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ".[1] وإن فی ذالک لآية لقوم يتدبّرون.
در آيت اِنَّا لَهٗ لَحافِظُوْن فکر کن۔ و دریں تدبرکنندگاں را نشانے است
فأَدْرِكْ فائتَك، واغتنِمْ ساعتَك، وأشفِقْ عليك وعلى
پس دریاب فوت شدہ خود را و غنیمت داں ساعت خود را و بر خود و برخویشان خود
عِترتك .ولا تنسَ أيام إقبال المسلمين، ولا تيأَسْ مِن
بترس و روزہائے اقبال اسلام را فراموش مکن۔ و از وعدۂ جناب الٰہی
وعد اللّٰه رَبّ الناس، رَبّ أجسامهم ورَبِّ نفوسهم عند كونهم
نومید مباش او پروردگار آدمیاں است وچنانکہ اجسام اوشاں را مے پروردو ہم چنیں او پرورندہ نفسہائے
كالعمين .ألا ترى أن الآثار قد ظهرتْ، والآفات عمّت
ایشاں است چوں کورشوند نہ می بینی کہ علامات ظاہر شدہ اند و آفات عام شدہ اند ﴿۳۱﴾
والقلوب فسدت، وصغائر الذنوب وكبائرها كثرت.و
و دلہا خراب گردیدہ و گناہاں صغیرہ و کبیرہ بحد رسیدہ۔و
كان قبل ذالك لا يقرُبون الفسق والفجور علانيةً، والآن
پیش ازیں ہیچ کس ارتکاب فسق و فجور بطورعلانیہ نہ مے کرد۔ و اکنوں
يزني أحدٌ ويراه آخر ولا يعُدّونه سيّئة، وترى مجالس
یکے زنا مے کند و دیگرے مے بیند و او را بدی نہ می شمرند۔و مجلس ہا می بینید
تُنعقد بجواري زانيةٍ، ومزاميرَ ومُدامةٍ، ولا يعترض عليها
کہ انعقاد آں بدختر ہائے زانیہ و مزامیر و شراب می باشد و ہیچ کس از آناں
أحد مِن حلقةٍ، بل يسرّون برؤية تلك البغايا، ويقبّلونهن
اعتراض نمی کند بلکہ بہ دیدن زن ہائے زانیہ خوش مے شوند وبوسہ می دہند ایشانرا
ويشربون الخمر بهن في وسط الأسواق من غير حياء وخشية.
و در وسط بازارہا بداں زناں بغیر شرم و خوف شراب می نوشند

[1] الحجر: ۱۰

إن فی ذالک لآیة لقوم یتفکّرون. و إن عمارة الإسلام قد
دراں برائے آں مردم نشان است کہ فکر می کنند۔و بہ تحقیق عمارت اسلام
انهدمتْ، و أموره تشتّتتْ، و ریاح العداوة عصفت.
منہدم باشد و امور او پراگندہ گردید۔و بادہائے تند دشمنی تیز شدند
فکیف ینکرون ضرورةَ حَکَمٍ ینصر الدین، ویقوّی ما ضعف
پس شما چگونہ ازیں انکار می کنید کہ آمدن حکم ضروری است تا دین را مدد دہد و ہرچہ ضعیف شد
ویُقیم البراهین. وأنتم ترون أن کثیرًا من الآفات
آں را قوت دہد و براہین را قائم کند و مے بینید کہ بسیارے ازآفتہابراسلام
نزلت علی الإسلام، وظلمات أحاطت قلوب الأنام، وکیف
نازل شدہ است و تاریکی عظیم بر دلہا احاطہ کردہ۔وچگونہ
یُفتی قلبکم أن اللّٰه رأی هذه الآفاتِ کلها، وآنسَ ﴿۳۲﴾
دل شما فتویٰ دہد کہ خداتعالیٰ ایں آفت ہادید و ایں ہمہ
الضلالاتِ والجهلات بأسرها، ثم لم یرحم عباده المستضعَفین.
گمراہی ہا و جہالت ہا رامشاہدہ کرد باز بندگان کمزور خود را بنظررحمت ندید
ولم یدرک حزبه الهالکین.وإن کنتم لا تعلمون سُنن اللّٰه
و ہلاک شوندگان را نہ دریافت۔و اگر شما سنتہائے خدا را نہ مے دانید
أو تریبون، فانظروا إلی سُننکم التی علیها تُداومون .و
یاشک کنید۔پس سنت ہائے خود را بہ بینید یعنی آں عادت کہ برآں مداومت بدارید۔و
إنکم تسقُون زروعکم علی أوقاتها، ولا یرضی أحد منکم أن
شما زراعت ہائے خود را بروقت آں ہاآب می دہید۔ و ہیچ کس ازشما راضی نمے گردد کہ
لا یستعمل آلاتِ الحرث عند حاجاتها، وإذا بُشّر مثلا أحدُکم
وقت ضرورت آلاتِ کاشتکاری استعمال نکند۔و چوں یکے را از شما خبردادہ شود کہ

بجدارٍ مِن بيته يريد أن ينقضّ ظلّ وجهُه مصفرًّا، ويقوم
دیوار خانہ او افتادن می خواہد روئے او از غم زرد می گردد و بر مے خیزد
ولا يرى بردًا ولا حرًّا، ويطلب المِعْمار ويرُمّ الجدار، شفقةً على
و سردی و گرمی را نمی بیند و معمار را می خواند و دیوار را درست می کنانند تا او را
نفسه وعلى الأهل والبنين .فكيف يظنّ ظنَّ السوء بالله
یا زوجہ او را یا پسران او را آفتے فرونگیرد۔پس چگونہ برخدائے کریم و رحیم بدگمانی
الكريم الرحيم، ويقول إنه لا يبالي ضعفَ دينه القويم.مع
می کند۔و می گوید کہ او را ہیچ پروائے دین قویم اسلام نیست باوجودیکہ
رؤية هذا الخلل العظيم. ألا ساء ما تحكمون، وتظلمون
ایں خللِ عظیم را مے بیند۔پس بلاشبہ ایں راہ بد است کہ بداں حکم می کنید و
ولا تقسطون .ولو يؤاخذ الله هذه الأمّة بظلمهم
ظلم می کنید و انصاف نمی کنید۔و اگر خداتعالیٰ ایں امت را برگناہانِ شاں مؤاخذہ کردے
لفعَل بهم ما فعَل قبلهم بعلماء اليهود، ولكن يؤخّرهم إلى ﴿۳۳﴾
البتہ بایشاں ہماں کار کردے کہ قبل ایشاں بعلماء یہود کردہ بود۔مگر او ایشاں را تا
الأجل الموعود، أجل مسمّى، لعلهم ينتهون ويتوبون إلى الله
وقت موعود مہلت می دہد تا مگر ایشاں از کارہائے زشت خود بازآیند و سوئے
الودود، ولعلهم يتفكّرون .ألا يرون أنهم لمولاهم
خداتعالیٰ کہ محبّ نیکوکاران است رجوع کنند وتا شاید فکر کنند۔آیا نمی بینید کہ ایشاں برائے خدائے خود
ما عملوا، وليوم الدين ما استبضعوا، ولينظرْ كلُّ امرء
چہ کارہا کردہ اند و برائے روزجزا چہ بضاعتے گرفتہ اند و باید کہ ہرانسانے دریں نظر کند
أيمشي قويمَ الشطاطِ أو مُكِبًّا كالأنعام. وليتدبّرْ أنه
کہ او راست قدمی رود یا ہمچو چارپایاں سرنگوں۔ و تدبر کند کہ

سُــرَّ بـعيـن الــزلال أو بـمـلامـح السـراب والـجِهـام؟ انـظـروا كيف
بچشمۂ شیریں خوش شدہ یا بروشنی ہائے نمائش آب و ابرِ بے باراں بہ بینید کہ چگونہ
تـكـابـدون الـصـعوبة لـدنيـاكـم، فـأَنَّـى كَربُكم كَهٰذا الكرب لمولاكم
سختیہا برائے دنیائے خود مے کشید۔ و برائے خدا آں بیقراری کجاست کہ ہمچو ایں بیقراری ہا باشد
ويشهـد كـلُّ امــرء إنْ شــاء أنـــه رجـلٌ سـعــى فـى سُبُل نـفسـه
و ہر شخص گواہی می دہد کہ او چنیں مردے است کہ در راہ ہائے نفس خود دویدہ
ومـا وَنٰـى، ليـحـصـل مـا قـصَـد من الهوى، ومـا امـطّ عـنـه قـطُّ
و درماندہ نشدہ تا مگر خواست او حاصل شود و گاہے دور نہ شد از و سختی و
وَعُثـاؤه وعَـنـاؤه لـلـدنيـا ولـلّٰـهِ مـا عـنـا .وبـادرَ فـى هيئة
مشقت او و رنج او کہ برائے دنیا بود و برائے خداتعالیٰ گاہے فروتنی نہ کرد و بصورت فروتنی
الـخـاشـع إلـى الـحـكـام، ومـا بـادرَ خـائـفًـا كـمثـلـه إلى الصّلٰوةِ والصّيام.
سوئے حاکمان ہمیشہ می رفت و سوئے نماز و روزہ بمشابہ آں خوف گاہے جلدی نکرد
وقـصَـد مـجـالـسَ البَطَـر والـمِـراح والـفسق والـريـاء ولـو كـابدَ
و مجالس خودستائی و شادمانی و فسق و ریاء را قصد کردند اگرچہ برائے
لتـلـك الأسـفـار الـصـعـوبةَ، ومـا حـضَـر فـى سِـكّتِـه صلٰوة عَـروبةٍ.
ایں سفرہا مشقت برداشت و درکوچہ خود برائے نمازجمعہ حاضرنشدہ
وإنّ كـان هـذا الـرجـل مـن الـعـلـمـاء ، فيشهـد عـلـيـه نـفسـه ﴿۳۴﴾
و اگر ایں شخص از علماء باشد۔ پس نفس او برو گواہی می دہد
أنـه أنـفـد عـمـره فـى الـريـاء ، ومـا ارتـقـى قـطُّ فـى منبر الـوعـظ
کہ او عمر خود در ریا بسر کردہ است و گاہے بر منبر وعظ بالا نہ برآمد
و الـنـصـيـحة و الـدعـوة، و ما مثُل بالذِروة، وما بكى و ما صاح
و نہ بر بالا تر جائے از منبر بایستاد۔ و در وقتے نعرہ ہا نہ زد

عـنـد اکتـظـاظ الـجـامـع بـحـفـلـه، ومـا أری هـنـاک رَعْـدَ
کہ مسجد بجماعت خود تنگ و پُر شدہ بود و نہ آنجا آواز ابر بے باراں
جِهـامـه وجَـفُـلِـه، ومـا بـرَز خـطـیبًـا فـی أُهْبة الأئـمة، ومـا
خود بنمود و برائے خطبہ خواندن بطور اماماں طیار شدہ ظاہر نشد
سـلّـم عـلـی عـصبة الـحـاضـریـن عـنـد تـأهُّـب الـخُـطبة، إلّا و
و بر جماعت حاضرین بر وقت طیاری خطبہ سلام نگفت مگر
کـان قـلـبـه مـمـلـوءً ا بـأنـواع الهـویٰ، وکـان یستـکِفّ أکُفَّ الـنـدیٰ
دل او بگوناگوں خواہش ہا پُر بود۔و بود چکیدن مے خواست کفہائے مجلس را
بـالـنـدیٰ. ومـا قـال: الـحـمـد لـلّـٰـه الـمـعـطی فی بـدو خـطبتـه، إلّا
بہ بخشش و گاہے در ابتدائے خطبہ ایں نگفت کہ حمد خدائے راکہ عطا کنندہ است مگر
تـرغیبًـا فـی الـعـطـاء وتشـویـقًـا لـعُـصبتـه. ومـا قـال: الـلّـٰـهُ الّـذی
اینکہ در دل میداشت کہ مردم مرا چیزے دہند و گاہے درخطبہ ایں نگفت کہ خدا
یـقـضـی الـحـاجـات ویـحـسِـم أنـواعَ الـلاواء، إلّا لیـحـث الحـاضـرین
ہماں خدااست کہ حاجت براری ہا می کند وسختی ہا را می برد و ایں ہمہ ازبہرایں باشدکہ تامردم را
عـلـی الإعـطـاء والإرواء. ومـا قـال إن الـلّـٰـه یـحـبّ أهـل الـسـمـاح
از بہرداد و دہش ترغیب دہد و می گوید کہ خدا اہل جود و بخشش و کرم را
والـجُـود والـکـرم، ویُهـلِـک الـبـخـیلین کـمـا أهـلکَ عـادًا وإرَمَ.
دوست می دارد۔و بخیلاں را ہلاک می کند چنانچہ عاد را و ارم راکہ قوم ہود علیہ السلام
إلّا لیـرغّـب الـمـصـلّـیـن فـی الـطَـول والإحسـان، لیـمـلأوا ﴿۳۵﴾
بود ہلاک کرد۔و ایں ہمہ ازبہرایں باشد کہ نمازیاں را رغبت عطا و احسان کند تا کیسہ او را
کِیسـه بـالـفـضّة والـعِـقْـیـان. وإن کـان هـذا الـرجـل مـن الـصـوفیة
بہ زر و سیم پُرکنند۔ و اگر ایں شخص ازاں گروہ صوفیہ باشد

الـذيـن يبـايـعهـم الـنـاسُ ليُثبِّتهـم اللّٰـه عـلـى التـوبة، ويـكتُـب فـى
که ازمردم بدیں غرض بیعت می گیرند که تادلہائے او شاں بر توبہ ثابت شوند و تا خداتعالیٰ
قـلـوبهـم الإيـمـان ويغـرس فيهـا أشـجـار الـمـحبّة، ويـزيّـن التـقـوى
در دلہائے ایشاں ایمان را بنویسد و درآنہادرختہائے محبت بنشاندوتقویٰ را در چشمہائے شاں
فـى أعيـنهـم ويشـرح صـدورهـم لأعـمـال الـخيـر والبـرّ والـصـلاح
زینت دار نماید و سینہ ہائے ایشاں را برائے اعمال خیر و صلاح و عفت منشرح
والـعـفّة، فـلا شك أن قـلـب هـذا الـمـرء وزَرْعَـه الإيـمـانـى
کند۔پس ہیچ شک نیست کہ دل ایں شخص و تخم ایمانی او ملامت کند
يشهـد عـليـه ويـلـومـه، ويـلعَـنـه بـمـا يـخـالف ظـاهـرُه بـاطـنَـه
او را و برو لعنت کند زیرانکہ ظاہر او مخالف باطن اوست
ويـقـول لـه يـا هـذا مـا هـذا الشَـرَك الـذى نـصبتَـه والشِـرك
و بگوید اے فلاں ایں چہ دامے است کہ بگستردۂ و ایں چہ شرکے
الـذى ارتـكبتَـه. ألا تـعـلـم أنك رُجَيـلٌ مـا حـظِيـتَ مثـقـال
است کہ ارتکاب آں کردہ۔ آیانمی دانی کہ تومردکے ہستی کہ یکذرہ ازعلم فقرا
ذرّة مـن علم الفقراء و لا من حلم الصلحاء و ما أُعطى
وحلم صالحین ترا بہرہ نیست۔ و نہ ترا
لك سـرّ مـن أسـرار الـديـن، ومـا مـسّ قـلبَك نـورٌ مـن أنـوار الشـرع
رازے از رازہائے دین بخشیدہ اند۔ و نہ دل ترا نورے ازنورہائے شرع متین
الـمـتيـن، ومـا شُـرح صـدرُك ومـا أثـمـر سِـدُرُك، ومـا
مس کرد۔و نہ سینۂ تو منشرح کردند و نہ درخت کنار تومثمرگردید و

﴿۳۶﴾

عـلّـمك اللّٰـه عـلـمًـا مـن عـلـوم الـمـعـرفة، ومـا آتـاك رحـمة
خدا از علوم معرفت ہیچ علمے ترا نہ بخشیدہ است۔ و ہیچ رحمتے خاص

من عنده وما كنتَ مُجَلِّى الحَلْبةِ، وما تحقّقت فيك آثارُ كامل
ازنزد خداترا داده نشده و تو ازاسپان دونده ایں راه اول اسپ نیستی ودرتو نشانہائے کامل ومکمل
ومكمّل، وما استُجيبَ بك دعاءُ مؤمّل، ولست من الذين
ثابت نشده و بذریعہ تودعائے امید دارنده قبول نشده۔و تو از آناں نیستی
أُيِّدوا من جناب الحق فى وقتٍ لا رِدْءَ معهم ولا مُساعِدَ.
کہ در وقتے تائید حق یافتند کہ باوشاں ہیچ یاری کننده نبود و نہ موافقت کننده
ولا من الذين فهّموا الناسَ أسرارَ الدين وأصوله والقواعدَ.
و نہ از آناں کہ مردم را از رازہائے دین و اصول و قواعد آں خبر دادند۔
الذين كانوا للإسلام ممهّدين، وللملّة موطّدين، ولأدلّة
آناں کہ اسلام را پہنا کننده بودند وملت را استوارکننده وبرائے دلائل
الرسل مؤكّدين، ولقلوب الطالبين مسدّدين، والذين حفظوا
پیغمبراں تاکید کنندگان وبرائے دلہائے طالبان تقویت دہندگاں۔ آناں کہ قوم را
الأقوام من الوساوس الشيطانية، والذين وصلوا الأرحام بالمنن
ازوساوس شیطان نگہداشتند و آناں کہ باحسانہائے روحانی خویشی ہا را
الروحانية .ثم تسأله نفسه أيُّ فضيلة توجد فيك لتُعَدَّ
پیوند دادند بازنفس او ازو سوال می کند کہ کدام فضیلت در تویافتہ می شود تاترا
من الأئمّة، وليتبعَك الناس لاستفاضةِ أنوار تلك الفضيلة.
از اماماں شمرده شود۔و تا مردم برائے حصول انوار ایں فضیلت پیروی تو کنند
أأُعطيتَ معارفَ لا توجد فى غيرك من العلماء والفقراء.
آیاتو آں معارف داده شده کہ درغیر تو از علماء و فقراء یافتہ نہ می شود
أو تُفاض عليك أسرارُ الغيب أكثرَ من غيرك من حضرة الكبرياء.
یا بر تو فیضان اسرار غیب زیاده تر از دیگراں مے شود۔

أو فيک قوّة قدسيّة فتُردَع الأهواءُ باتّباعک، و مَن ورِثک
یادرتو قوت قدسی است کہ حرصہائے نفس ازپیروی توبازداشتہ می شوند و ہرکہ
ببيعته يجد متاعًا من متاعک، ثم بعد هذا الإرث
بہ بیعت کردن وارث توشد او از متاع تو متاعے یابد۔بازپس ازیں وراثت یافتن برائے
يُعدّ للرحلة إعدادَ السعداء، ويرحمه اللّٰه من عنده فيصير
کوچیدن ہمچو نیکاں آمادگی میکند۔و خدا بر و رحم کردہ از صلحاء او را
من الصلحاء، فيَدَّرِعُ حُلَلَ الورع، ويداوی علّةَ العِثار
مے گرداند۔پس پیرایہ ہائے پرہیزگاری می پوشد۔و بیماری لغزش و بیہوشی را
والصَّرَع، ويسوّی كلَّ أَوَدِ العمل والاعتقاد والأخلاق. و
علاج می کند۔و ہر کجی عمل و اعتقاد و اخلاق را راست مے گرداند۔و
ينجو من سلاسل النفس وأغلالها وينزل له أمرُ الإعتاق.
ازسلاسل نفس وغل ہائے آں نجات مے یابد و برائے او حکم آزاد کردن فرود می آید۔
وإن كنتَ ما أُعطيتَ كمثل هذه الصفة ونوع الكمال. فبيّنْ
و اگر ایں صفت و ایں کمال ترا نہ دادہ اند پس بیان کن
أيّ كمال أُخفِيَ فيک إن كنتَ صادقًا في المقال. أأُعطيتَ
کہ کدام کمال در تو پوشیدہ است۔ اگر تو در قول خود صادقی۔ آیاعصاہمچو
عصًا كعصا موسٰى، أو آيةَ الدم لمن عصٰى، أو يدَه البيضاء
عصائے موسیٰ ترا دادہ اند یا نشان خون برائے نافرماناں یا دست سفید او برائے
لمن يرىٰ؟ أو أُعطيتَ إعجازًا كإعجاز القرآن، أو وُهِبَ
آں کہ بہ بیند۔ یا ترا معجزہ ہمچو معجزہ قرآن دادہ شد۔ یا بلاغت بیان ترا
لک بلاغةٌ كبلاغة رسول آخر الزمان. فإنّ الوليّ يأتي على قدم الرسول
بخشیدہ شد ہمچوبلاغت بیان پیغمبر آخرالزمان۔زیرانکہ نبی برقدم رسول خودمے آید

ویُعطٰی لہ من الخوارق ما أُعطیَ لرسولہ المتبوع المقبول. و ﴿۳۸﴾
و اُو را ازاں خوارق دادہ مے شود کہ رسول متبوع را عنایت شدہ۔و
قد اتّفق أهل القلوب علی أن الولایة ظِلٌّ للنبوة، فما کان
اہل دلہا بریں متفق اند کہ ولایت ظلّ نبوت است۔ پس ہرچہ
فی الأصل من أنواع کمال یُعطَی للظِلِّ علامةً للظِلّیّة. و
اصل را از انواع کمال باشد ظل را نیزے دہند تا آں نشانِ ظلیہ باشد۔و
کان من کمالات رسولنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم معجزةُ حسن البیان
ازکمالات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یکے ایں بود کہ او را معجزہ حسن بیان دادہ بودند
کما ہو تجلّی فی مرآة القرآن، فمِن شرائط الولایة الکاملة
چنانچہ ایں امر از آئینہ قرآن ظاہر است۔پس از شرائط ولایت کاملہ ایں است
إعجازُ الکلام، لیتحقق الظلّیّةُ بالتشبّہ التامّ. و
کہ ولی را اعجاز در کلام باشد۔ تا بوجہ تحقیق ظلیت تشبہ تام حاصل گردد۔و
لا یختلج فی قلبک أن ہذا الأمر یقدَح فی معجزة کتاب
در دل تو ایں وسوسہ نہ گذرد کہ بدیں نوع کرامت کہ بلاغت بیان است درمعجزہ قرآن
اللّٰہ المجید، فإن الظلّ لیس بشیء بل یتراءی بلباسہ الأصلُ.
قدحے واقع می شود۔چراکہ ظل بذات خود چیزے نیست وظل در ماہیت خود ہماں اصل است
ویتجلّی ہویّةُ الأصل فی مرآة الظلّ کما لا یخفٰی علی الرشید.
کہ بصورت ظل ظاہر شدہ مثل صورتہا کہ درآئینہ منعکس می شوند۔
ولو فُرض القدحُ لبطُلت المعجزات کلہا بالکرامات، فإنہا
واگر فرض کنیم کہ ازیں قسم کرامت قدحے دراعجاز قرآن کریم لازم مے آید۔پس ازیں خیال
قد شابہہا فی صورِ ظہورہا علی وجہ الخرق وکونہا فوق العادات.
ہمہ معجزات بکرامات اولیاباطل مے گردندزیراآنکہ آں ہمہ کرامات دربودن آنہاخارق عادت مشابہ بہ معجزات افتادہ اند

﴿۳۹﴾ فلا شک أن هذا الوهم باطل بالبداهة ومن قبيل الأغلوطات.
پس ہیچ شک نیست کہ ایں وہم بہ بداہت باطل است و از قبیل مغالطہ ہا است۔
ولا یزعم کمثل هذا إلا الغبیّ الذی ذهب عقله بسیل
وہیچ کس چنیں زعمے نہ کند مگر آنکہ سیل تعصّبات عقل او بردہ باشد
التعصّبات. و لیس عندنا جوابُ قریحة جامدة، وفطنة
و نزد ما جواب طبیعت بستہ و زیرکی فرو نشستہ نیست
خامدة، و لا حاجةَ إلی ردّ هذه الخرافات. و لو کان
و حاجت ردّ ایں خرافات نیست۔ و اگر ایں
لهذا الاعتراض مورد من موارد الصواب، فکان من الواجب
اعتراض را موردے متحقق از موارد صواب بودے۔ پس بر رسول
أن یمنع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صحابتَه مِن تکلُّمِهم
صلے اللہ علیہ وسلم واجب شدے کہ صحابہ خود را گفتگوئے شان
ببلاغة البیان وفصاحة التبیان سدًّا للباب، ولٰکن الرسول
ببلاغت بیان و فصاحت تقریر برائے سدباب منع فرمودے۔ مگررسول خدا
صلی اللّٰه علیه وسلم ما منعهم وما أشار إلی أن ینتهوا من
صلی اللہ علیہ وسلم ایشاں را منع نکرد و نہ بدیں اشارت فرمود و ایں ظاہر نہ کرد
هذه العادة، و ما ندّد بأنه من مناهی الشرع لما فیه رائحة
کہ ایں عادت از منہیات شرع است چراکہ دریں بوئے از شرکت
من الشِرکة، بل حث علیه فی مواضع فما استقالوا منه
یافتہ می شود۔ بلکہ درچندمقام بریں رغبت داد پس صحابہ ازیں خدمت در گذاشتن
لیتأدّبوا مع کلام حضرة العزّة، بل تصدّوا للنظم والنثر
نخواستند وایں معذرت پیش نہ کردند کہ طریق بلاغت وفصاحت دوراز ادب کلام ربّ مجید است بلکہ

وكثُر شغلُهم في هذه المهجّة، ولهم أشعار وقصائدو
برائے نظم و نثر پیش آمدند و دریں راہ شغل ایشاں بسیار شدو مر ایشاں را شعرہا و قصیدہ ہاو
عبارات ساقوها على نهج البلاغة، ودُوّنتُ في الكتب المشهورة.
عبارات اندکہ بر طرز بلاغت آں ہا را راندہ اند۔ و در کتب مشہورہ نوشتہ شدند
ومن المعلوم أنه كان طائفة من الشعراء الماهرين والفصحاء
و معلوم است کہ طائفہ ازشعراء وتقریر کنندگان درحضرت نبوت
المتكلّمين موجودين في حضرة النبوّة. ثم اعلم أن كلام الأولياء
موجود بودند۔ باز بداں کہ کلام اولیاء
ظِلّ لكلام الأنبياء كأشكال منعكسة ومرايا متقابلة، وهما
برائے کلام انبیاء ہمچو سایہ است مثل اشکال منعکسہ و آئینہ ہائے باہم مقابل۔ وہردو
يخرجان مِن عين واحدة، و ما هو ثابت للأصل ثابتٌ للظلّ
از یک چشمہ بیروں مے آیند۔ وہرچہ برائے اصل ثابت است برائے ظل نیز ثابت
مِن غير تفرقة، ولا يُعرَف كلامُ الولاية إلا بمشابهته
است وتفرقہ جائز نیست وکلام ولایت شناختہ نمی شود مگر چوں بکلام نبوت
بكلام النبوّة، في كل صفة وهيئة. وكفاك هذا إن كان لك
در ہیئت و صفت مشابہت داشتہ باشد و ترا ایں قدر کافی است اگرترا
حظٌّ من معرفةٍ. ثم نرجع إلى أول الكلام، فاعلمْ أن
بہرہ از معرفت باشد بازماسوئے کلام اول رجوع می کنیم پس بداں کہ
الزمان قد تغيّرَ بالتغيّر التامّ، و كثُرت المُعاصاة، و قلت
زمانہ تغیر تام پذیرفتہ۔ وگناہاں بسیار شدند۔ و غمخواری
المواساات، و ازدُرِىَ أهلُ القلوب مع حلول الأهوال
کم گردید۔ و اہل دل تحقیر کردہ شدند باوجود فرود آمدن ترس ہا

﴿۴۰﴾

و مساورة الأعداء و حمل الأثقال. لا يرضى العدو
و جستن دشمناں و برداشتن بارہا۔دشمن راضی نمی گردد

إلا بسَكْرةِ مَصرَعِهم، وإعدامِ أثرِ مَطلَعِهم، وجَعْلِ اللحدِ
مگر بہ سختی جائے افگندن او شاں و بدورکردن نشان طلوع ایشاں۔وگردانیدن شگاف قبر

مُودَعَهم، ويريد الحاسدون أن يطمسوا مَعلَمَهم.و
جائے سپردن ایشاں حاسداں می خواہند کہ جائے بلند ایشاں را ناپدید کنند و

يُمِرّوا مَطعَمَهم .طالت ألسُنُ كلِّ سفيه ورَعاعٍ، وغلب
طعام ایشاں را تلخ گردانند۔زبان ہائے ہریک سفلہ ومردم ناکس دراز شد وہر کہتر

كلُّ مَسُودٍ على مُطاعٍ .وعقوقُ الأبناء أنقضَ ظهر الآباء.
برمہتر غالب شد۔ و نافرمانی پسراں کمر شکست پدراں را

وولّد دواؤهم أنواعَ الدّاء .وتعوّدَ أكثر الناس مواصلةَ اللهو.
و دواء ایشاں گوناگوں بیماری ہا پیداکرد وعادت گرفتند اکثر مردم پیوستگی بازی کردن را

وعوّدهم عُجْبُهم مداومةَ الزهو، وعكس الآمالَ تعليمُ
وعادت گردانید ایشاں را عجب ایشاں ہمیشگی کبروناز و واژگوں نمود امیدہا را تعلیم صبیان

الصبيان، وصار حصادَ الأخلاق والإيمان، وغيَّر الهيئةُ هيئةَ
و وردکنندہ شد اخلاق وایمان را و علم ہیئت ہیئتِ نوجواناں را

الأحداث، وأحاط الطبعيّة طبيعتَهم فملكوا طرقَ
متغیر کردہ است وعلم طبعی طبیعت شاں را تبدیل کرد۔پس ہمچو وارثان مالک

الإلحاد كالميراث، ونسوا اللّٰه وقدرَه، واتّخذوا الأسباب
طریق ہائے الحاد شدند و فراموش کردن خدا را و تقدیر او را و اسباب را خدائے خود

إلهًا وحسبوها كالغَوّاث، ويسخَرون من الذين آمنوا
گرفتند و فریاد رس خود دانستند۔ و بر مومناں استہزاء می کنند

﴿۴۱﴾

ویحسبونهم جاهلین ناقصین کالإناث، ودخلوا فی بطن
و ایشاں را ہمچو زنان احمق و ناقص می دانند و در شکم فلاسفہ
الفلاسفة کدخل الأموات فی الأجداث .ولم یبق لقوم
چناں داخل شدن کہ مردہ ہا در قبرہا داخل می شوند۔ و باقی نماند ہیچ قومے را
شرحُ الصدر للإیمان لِما هبَّ ریحُ الفسق وقسی القلوب ﴿۴۲﴾
شرح صدر برائے ایمان چراکہ باد فسق وزیدہ است و دل ہا سخت شدند
بهذا الطوفان، إلا قلیل من عباد الرحمن .وکل ما کان من
بباعث ایں طوفاں مگر اندک مردم از بندگانِ خداتعالیٰ و ہر قدر کہ
أخلاق فاضلة و شمائل محمودة مرضیة، فقد رکدتْ فی
اخلاق فاضلہ بودند۔ و سیرتہائے بہتر و پسندیدہ بودند پس ہوائے آں دریں
هذا العصر ریحُها، وخبَتْ مصابیحُها، وقَلَّ التقوی
زمانہ بایستاد و چراغہائے آں مردند و کم شد تقویٰ
والتوکّل علی اللّٰه القدیر، وأفرط الناس فی استقراء
و توکل بر خدائے قادر و مردم در تلاش
الحیل وتجسس التدابیر .لا یؤمنون باقتدار اللّٰه و
حیلہ ہا و تجسس تدبیر ہا از حد درگذشتند۔ و ایمان نمے دارند بریں کہ خدا قادر است
یوم الأثام، ولو کانوا مؤمنین لما اجترؤوا علی الاجترام.
و مجرمان را سزا خواہد داد۔ و اگر اہل ایمان بودندے برگناہ کردن جرأت نکردندے
ما بقی خوف اللّٰه فی قلوبهم، فلأجل ذالک طغی سیل ذنوبهم
خوف خدا در دل ایشاں باقی نماندہ است پس ازہمیں سبب سیلاب گناہانِ شاں ازحددرگذشت
وعصفتْ بهم هَوجاءُ عصیانهم، وصارت عیشتُهم کلها
و تندباد نافرمانی شاں سخت وزید و تمام زندگی ایشاں برائے

لنفسهم وشيطانهم .أَسْلَمَتْهم دنياهم للكُرَبِ، وألقاهم

نفس ایشاں و شیطان گردید۔ سپرد او شاں را دنیائے او شاں باندوہ ہا۔ و انداختن

طلبها في نار النُوَبِ، يتعلمون لها كثيرا من العلوم

ایشاں را جستن دنیا در آتش مصیبت ہا می آموزند برائے دنیائے خود بسیارے از علوم

النُخَب، كمثل الهيئة والطبعيّة وفنون الأدب، فإنْ

برگزیدہ ہمچو علم طبعی و ہیئت و فنون ادب۔ پس اگر

لم يُرفَعوا عند الامتحان وأُقْعِدوا في الصَبَب، فكادوا

پاس نشدند در وقت امتحان و نشانیدہ شدند در نشیب یعنی فیل شدند۔ پس قریب است

يُهلِكون أنفسهم وتصعَد زفرتُهم كالسحب، وإنْ فازوا

کہ خودکشی کنند و نالہ و آہ شاں ہمچو ابر بلند تر گردد۔ و اگر در امتحان پاس

بمرامهم فيتمَرْمَرون عند نَجْحِ الإرب، و يرون قُرّة

شوند پس از نشاط می جنبند بوقت بر آمدن حاجت و می بینید خنکی

عينهم في المال وسكينتهم في النَّشَب، هذه همُمُهم

چشم شاں در مال و آرام شاں در متاع۔ ایں نمونہ ہمت ہائے ایشان است

في منتجع الهوى ومرمى الطلب. يقرؤون الكتب بشِقّ

در جستن خواہشہائے نفس و اندازہ طلب از بہر آں۔ می خوانند کتاب را بمشقت

الأنفس والوَجى والتعب، ويبيتون مُدّكِرين ومفكّرين

نفس ہا و بسودن و ماندہ شدن و شب می گذرانند در یاد گرفتن سبق و در فکر

فيما ادّرسوا ويسبق بعضهم بعضًا في الخَبَب، ويُنضُون

معانی آں و در دویدن بعض بر بعض سبقت می کنند۔و لاغر می کنند

فيه ركابَ طلبِهم حتّٰى يُخاف عليهم دواعيَ العَطَب.

دریں کار شتران طلب خود را تا آنکہ خوف آں اسباب و امراض پیدا می شود کہ ازاں ہلاک شوند

﴿۴۳﴾

ویــریــد كــلّ أحــد مــنهــم أن یــكــون حَــظِیًّــا ومـــالِكَ الـفـضّةِ و
و اراده می کند ہریک ازایشاں کہ صاحب قدر و دولت اقبال ومرتبت ومالک زروسیم باشد
الــذهـــب، فیسـعـــی لـــه بــجهــد الــنــفـــس فـی لیلــه ونهــاره و
پس مے دود برائے آں در شب و روز و
یُــذیــب جســمَـــه فــی مـطــالـعة الـكـتـب، وتـرٰی كثیـرًا مـنهـم
می گدازد جسمِ خود را در مطالعہ کتابہا۔ و بسیارے را از ایشاں خواہی دید
أَسَلَّهم شدّةُ جهدهم أو أخَذهم الصَرَعُ بهذا السبب.
کہ سخت محنت شاں او شاں را مسلول کرد یا مصروع شدند
و ذهـبَ الـحیـاةُ فـی هـوی الـذهـب، ومـاتـوا وغـابـت أشبـاحهـم ﴿۴۴﴾
و زندگی در حرص زر برباد رفت و مردند و کالبدہائے شاں چوں
كــالـحُبَـبِ، وانسـدّت الـحیَـلُ ثـم نـزل الأجـل فـخـلَـس أرواحهـم
حباب ہا ناپدید شدند۔وبستہ شدندحیلہ ہا بازفرود آمد موت پس ربود جان ہائے ایشاں را
بید الـحَـرَب، فهـذه مـآل الـدنیـا و مـآل شـدّة الجهد لها
بدست غارتگری۔ پس ایں انجام دنیاست و انجام کوششہا از بہرآں است و
ونـموذج شعبةٍ من الشعب. یا حسرة علی الذین اغترّوا
نمونہ شاخے است از شاخہائےآں۔اے حسرت بر آناں کہ بر شیرینی
بــحـلاوتهــا ونـضــارتهــا ونسـوا مــرارة الــمــنـقـلـب، وإذا قیـل لهـم
و تازگی دنیا فریفتہ شدند و تلخی بازگشت را فراموش کردند۔وچوں ایشاں را گفتہ شود
اتــقــوا الــلّٰــه ولا تـنـســوا حــظّكـم مـن الـعقبیٰ، قــالـوا مــا الـعـقبیٰ
کہ از خدا بترسید و بہرہ خود را از روز جزا فراموش نکنید میگویند کہ روز جزا چیست
إنْ هـــی إلا قـــصـــص نــحتتُهـــا أهــل الــعــجــم والــعــرب .وأفــرط
ایں ہمہ قصہ ہا ہستند کہ اہل عجم و عرب آنہا را از خود تراشیدہ اند۔ و اکثر

كثيــر مــنهــم فــى الـطبــاع الـذميـمة، وفسـدتْ نـفـوسـهـم ورعـنَـتْ
نفس ہا در سرشت نکوہیدہ ازحد درگذشتہ اند و فاسدشدند نفسہائے شاں و خالی شد
رؤوسُهـم ومـالـوا إلـى الـخسّة و الـدناءة والبخل و الشحّ و
از مادۂ عقل سرہائے شاں۔و سوئے کمینگی و فرومائیگی و بخل و حرص و
الـكبــر والــفسـوق والــمـعـصية، ورذائـل أخــرى مــن الــريــاء
کبر و بدکاری و نافرمانی و رزائل دیگر مثلِ ریا و
والشـحـنـــاء والـغيبة والـنـميـمة .ولا تــرى نـفسًــا ولّـى وجهَهــا
بغض و گلہ و غمازی میل کردند و نخواہی دید نفسے راکہ سوئے
شَـطْـرَ الـحـضـرة، إلا قليل من الأتقياء الّذين هم كالنادر
حضرت عزت رو کردہ باشد مگر اندکے ازاں پرہیز گاراں کہ ایشاں بمقابلہ ایں مردم کثیر
الـمـعـدوم فــى هـذه الطوائف الـكثيــرة الـمستـكثـرة .وتـرى ألـوفًا من
ہمچو نادر و معدوم اند۔ و خواہی دید ہزار در ہزار
الأحـداث و الشبّــان، الـذيـن تـعـلّـمـوا الـعـلـوم الـجديدة و
نو عمراں و جوانان را آناں کہ علوم جدیدہ و فنون
فــنــون أهــل الــصــلبــان، مـــا انــقـــاد قــلــوبُهــم لــربّ الـعــالـميـن
رواج دادہ عیسائیاں را آموختہ اند۔دلہائے ایشاں فرماں بردار خداوند عالمیاں نماندہ اند
وظــلــمــوا أنــفسهــم بــإنــكـــار خـــالــق السّــمـــاء والأرضين.ومــا
و بہ انکار ذات پیدا کنندہ زمین و آسمان برنفسہائے خود ظلم کردند۔و
تــقيّــدوا بــقيــود الشــرع وشِـعــار الإسـلام، وخـلـعـوا خِـلْـعةَ
بقیدہائے شرع و شعار اسلام مقید نماندند۔ و خلعت فاخرہ ملت اسلام
الــمـلّة وصـــاروا كـــالأنـعـام .ومـــا بــقـــى اعـتـقـــادهـم فـى الـلّــه
را از برکشیدند و چوں چارپایاں شدند و اعتقاد او شاں در خدا تعالیٰ

﴿۴۵﴾

كـمـا هـو فـى الـمـلة الإسـلامية، بـل خـرجـوا من حُكـم الـلّـه
ہمچو عقائد اسلام نماند بلکہ از حکم باری تعالیٰ بیرون شدند
ودخـلـوا تـحـت حـكـم الـفـلاسـفة، وسـلّـمـوا نـواصيَهـم إلـى
و تحت حکم فلاسفہ در آمدند۔ و پیشانیہائے خود را در
أيـدى الـملاحدة الغربيّين، و أعرضوا عن الحكمة اليمانية
دستہائے ملحدان مغربی سپردند۔ و از حکمتِ یمانی یعنی حقائق قرآنی و
و عـرفـان العربيّين. فـجَـرَّهـم الـمـلاحـدة حيثما شاؤوا ، و بعدوا
معرفت مومنان اہل عرب اعراض کردند۔پس ملحدان او شاں را کشیدند بہر جا خواستند و از
مِـن رُحـم الـلّـه وبـغـضـب مـن الـلّـه بـاؤوا .و أشـاطَهـم
رحم خداتعالیٰ دور افتادند و زیر غضب خداتعالیٰ آمدند وبکشتن پیش آوردند
شيـاطيـنُهـم، ومـزّقهـم سـراحيـنُهـم، وأضـلّتُهـم طـواغيتُهـم
ایشاں راشیطانہائے ایشاں۔وپارہ پارہ کرد ایشاں را گرگہائے ایشاں وگمراہ کرد ایشاں راطاغوتہائے ایشاں
وشـنّـتْ عـليهـم الغارة و نزعتْ منهم يواقيتهم، و قاموا ﴿۴۶﴾
و از ہرطرف برائے غارت بر ایشاں افتادند۔و یاقوتہائے ایمانِ ایشاں ربودند۔و سوئے
إلـى شَـنٍّ إيـمـانهـم فـأَهـراقـوا مـاء هـا، ومـا تـركـوا فيهـا إلّا أهواء ها.
مشک ایمان ایشاں برخواستند ۔پس ہمہ آب آں ریختند وہیچ چیز دراں بجز ہوائے نفس امارہ آں نگذاشتند
فبـعـث الـلّـه فيهـم مـصـلـحًـا مـنهـم ليـردّ إليهـم أمـوالهـم
پس خداتعالیٰ درایشاں ہم از ایشاں مصلح مبعوث فرمود تامال ہائے ایمان ایشاں سوئے ایشاں ردکند
ويـفـيـض الـمـال ويـؤمِـنهـم مـن أهـوالهـم، فـإن الـمـخـالـفين
وآں مال ایمانی را بکثرت درایشاں پیدا کند وازخوفہا درامن آرد۔چراکہ مخالفان قومے ہستند
قـوم لـم يـكـونـوا مـنـفـكّيـن مِـن غيـر حـجّة بـالـغة، وضـربة
کہ بغیر حجت بالغہ و ضرب شکنندہ سر از شرخود باز آیندہ نہ بودند

دامغة، بما بلغوا فی نشأتهم الظلمانية إلی هويّة إبليسية، واحتاجوا
چرا کہ او شاں درپرورش ظلمانی خود تا بماہیت ابلیسیہ رسیدہ بودند و محتاج شدند
إلی عصا ثامِغةٍ .وإنهم تبعوا الفلاسفة فی جميع ما رقَمه
سوئے عصائے شکنندہ چرا کہ ایشاں درجمیع آں امور پیروی فلاسفہ کردند کہ سرانگشت فلاسفہ آں را
بنانُهم، ونطق به لسانهم، ودخلوا بطونَهم، واستيقنوا ظنونَهم.
نوشت و زبان آناں بآں گویا شدو درشکم ہائے ایشاں داخل شدند۔وگمانہائے ایشاں رایقین
واستحسنوا شؤونهم، واستبدلوا الزَقُّومَ بالتی هی لُهْنةُ الجنّة و
پنداشتند و کارہائے ایشاں را نیکوشمردند۔و زقوم رابعوض آں طعام گرفتند کہ قبل از طعام بہشت
أخذوا الخَزَفَ و أضاعوا وِشاحَ دُررِهم اليتيمة الفريدة.
بطورنمونہ دادہ شد و سفال راگرفتند و حمیل در ہائے یگانہ ضائع کردند
وقالوا :ما انحلّتْ عُقَدُنا وما انكشفَ غطاؤنا إلا بكتب
و گفتند کہ عقدہائے ما حل نشدند و پردہائے ما منکشف نشدہ مگر بکتابہائے
الفلسفة، وإنْ هی إلا حيل كاذبة، وكلمات مخلوطة بالمكر ﴿۴۷﴾
فلسفہ و ایں ہمہ حیلہ ہائے دروغ و کلمات آمیختہ بہ مکر
والفِرْية، بل ما حصلتْ لُبانةُ نفوسهم الأمّارة إلا فی طرق
و افترا ہستند بلکہ حقیقت این است کہ حاجت نفس امارۂ شاں بجز ایں امر
الإباحة والخروج من الرِبْقة المِلّيّة .ولا يعلمون أن
حاصل نمی شد کہ از ربقہ ملت و مذہب بیروں آیند۔ و نمی دانند کہ
شرائع الأنبياء قد هدَتْ إلی حضرةٍ غفَل عنها عقولُ الحكماء.
شریعتہائے انبیاء سوئے آں درگاہ ہدایت کردہ اند کہ ازاں عقول حکما غافل اند
وأوضحتْ أسرارًا لم يزل الفلاسفة فی ظلماتٍ منها لا يعلمون
و واضح کردند آں رازہا را کہ ہمیشہ بودند فلاسفہ در تاریکی ہا ازاں نمی دانستند

طـرق الاهتـداء .والسـرّ فيــه أن الأنبيــاء يُـلَـقَّـون الـعـلـومَ مـن الـلّٰـه
راه ہدایت را و دریں راز حقیقت این است کہ انبیاء علیہم السلام از خدائے علیم وحکیم

الـعـلـيـم الـحـكـيـم، والـلّٰـهُ لا يـغـفـل عـن الـنـهـج الـقـويـم، بـل يجمع فـي
علم می یابند و خداتعالیٰ از راہ ہدایت غافل نمی شود و جمع می کنند در

بيـانـه عـلـومًـا صحيحة ودلائل مبـصـرة تُـوصِـل إلـى الـصـراط المستقيم
بیان خود علوم صحیحہ و دلائل روشن را کہ تا صراط مستقیم مے رساند

لِـمـا لا يـجـوز عـلـيـه الـذهـول .وهـو نـور كـامـل تَـنــزَّهَ شأنُـه عـن
چراکہ برو غفلت جائز نیست و او نور کامل است و شان او از

ظـلـمة الـرأى السـقـيـم .وأمـا الـعـبـد فـلا بـدّ لـه أن يـغـفـل عـن شـيء
ظلمت رائے بیمار پاک است۔مگر بندہ پس برائے او ضرور است کہ اگر چیزے را نگہدارد

دون شــيء ، ويــذهَــل عــن أمــر عــنــد أخـذِ أمـر آخـر، ولـيـس فـي يـده
از چیزے دیگر غفلت کند و اگر امرے را بگیرد امر دیگر از و فراموش ماند۔چرا کہ در دست او

قــانــون عــاصــم مـن الـذهـول والـخـطـأ .وأمّــا صــنــاعة الـمـنـطـق ﴿۴۸﴾
قانونے نیست کہ از نسیان و خطا محفوظ تواند داشت۔ مگر صناعت منطق

فــمـتــاعٌ سَـقَـطٌ، ولـيـســتْ بـعــاصــمة قـطُّ مـن هـذه الهَـوجــاء.و
پس ایں متاع ہیچ و ردی است و ہرگز ازیں باد تند محفوظ نتواند داشت۔ و

قـد ضـلّـت الـحـكـمـاءُ الـفـلاسـفةُ مـع اتـخــاذهـم هـذه الـصـنـاعة
حکما باوجودیکہ صناعت منطق را امام خود گرفتند باز گمراہ شدند۔

إمــامًــا، وكـثـرت فـي آرائهـم الاختلافـات والتنـاقـضـات والشبهـات، فـمـا
و در رائے ہائے ایشاں بکثرت اختلافات و تناقضات پدید آمد

استــطــاعــوا أن يـقـطـعـوا بـهـا خـصـامًـا، فـلـذالـك تـجـد الـفـلاسـفةَ
پس نتوانستند کہ بمنطق قطع آں پیکار کنند۔و از ہمیں سبب فلاسفہ را می بینی

يُخالف بعضُهم بعضًا فی الآراء ، وكلٌّ أحدٍ منهم يدّعی كمال
کہ در رائے ہائے خود بیکدگر اختلاف می دارند و ہریک ازایشاں دعویٰ کمال فرزانگی
الدهاء ، وهذا هو الأمر الذی يتميّز به النبی ومَن
میکند و ایں ہماں امر است کہ بدو متمیّز می شود پیغمبر وہرکہ
تبِعه عن الفلسفی، فإيّاک أن تغفل عنها وتبعد من
تابع او باشد از فلسفی پس خود را ازیں نگہ دار کہ ازیں امر غافل شوی و از
حضرة العليم العلیّ و قد عثرتَ علٰی أن هذا الزمان
حضرت علیم و علی دورگردی۔ و تو بریں مطلع شدہ کہ ایں زمانہ
زمانُ الفتن والإلحاد والبدعات، ومُلئت الأرض ظلمًا و
زمانہ فتنہ ہا و کجروی و بدعت ہاست۔ و زمین از جور و ظلم پُرشدہ
جورًا وقَلَّ عدد الصالحين والصالحات، ومِن أعظم المصائب
است و مردان و زنان نیک کم شدہ اند۔ و از بزرگ تر مصیبت ہا
على الإسلام أن الذرّية الجديدة الذين ورِثوا شيوخهم المسلمين
براسلام این است کہ ذرّیت جدیدہ کہ بداں پیرانِ خود را وارث شدہ اند
يجهّلون أهلَ الإسلام بأجمعهم ويقولون إن الفلاسفة من الصادقين. ﴿۴۹﴾
نسبت بہ جہل میکنند تمام مسلماناں را و میگویند کہ فلسفیاں بر راستی ہستند۔
وقالوا إنهم فازوا بدرجة التحقيق، وشربوا مستوفِين
وگفتند کہ فلاسفہ بہ درجۂ تحقیق رسیدہ اند۔ و ازیں
من هذا الرحيق، وأمّا الأنبياء فأصابوا بعضًا وأخطأوا بعضًا
شراب خالص سیراب شدہ اند۔و نعوذ باللہ کلام انبیاء علیہم السلام بہ صحیح و غلط
وكلامهم مخلوط بسديدوغيرسديد. وكانوا فی الأمور الحِكَمية كغبیّ و
مخلوط شدہ و در امور حکمیہ ہمچو غبی و

بـلـيـد .فـانـظـروا إلـى أىّ حـدّ بـلَـغ أمـرُ تـوهـيـن الإسـلام.و
بلید بودہ اند پس بہ بینید کہ تا کدام حد امر توہین اسلام رسیدہ است و
إنّ هـذا لهـو البـلاء الـمبيـن ومـن الـدواهـى الـعـظـام .ويـقـتـضـى
ایں بلا ظاہر و از مشکلات بزرگ است۔و ایں مقام
هـذا الـمـوطـن أن يـنـزل نـورٌ مـن الـسـمـاء ، كما خرجتْ ظلمات مخوّفة
مے خواہد کہ نورے از آسمان نازل شود۔ہمچنانکہ تاریکی ہائے ترسانندہ
مـن أرضِ قـلـوب الـعـمـيـان والـجـهـلاء ، لِيُـوفـى الـلّٰـه الـمـوطـنَ حقَّـه و
از زمین دلہائے کوراں وجاہلاں بیرون آمدہ تا کہ خداتعالیٰ ایں حالت موجودہ را حق او
يُـدرِک الـذيـن كـانـوا عـلـى شـفـا الـتبـاب، وهـذا من سُنن اللّٰه كما لا
بکمال وتمام دہد وتدارک کسانے فرماید کہ برکنار ہلاکت افتادہ اند۔وایں از سنتہائے خداتعالیٰ
يـخـفٰـى عـلٰـى أولـى الألـبـاب.ولا شک أن هـذه السموم قد بلغتْ إلى
است چنانچہ بردانشمنداں پوشیدہ نیست۔و ہیچ شک نیست کہ ایں زہرہا بحدے رسیدہ اند
حـدّ أحسّـتْ بهـا قـلـوب الـنسـوان والـصبيـان، فـضلًا عـن عـقـول ﴿۵۰﴾
کہ دلہائے زنان و کودکان نیز آنہا را محسوس کردہ اند۔ قطع نظر از
أهل البصيرة و العرفان، و ما كان أمرُها هيّنًا بل لا يوجد
اہل عقل و معرفت و کار ایں زہرہا آسان نیست بلکہ نظیر آں
نـظـيـرهـا مـن بـدو الـخِـلـقـة إلـى هـذا الأوان، وأهـلـكـتْ
در ہیچ زمانہ یافتہ نشدہ۔ و ہلاک کرد زیادہ تر از آنچہ
أكثـرَ مـمـا أهـلـكـتْ سـمومُ سابق الزمان .ومـا بـقـى خـوف اللّٰه فى زاوية
ہلاک کرد زہر ہائے زمانۂ سابق۔ و درکرانہ از کرانہ ہائے دل ہا خوف خداتعالیٰ
مـن زوايـا الـقـلـوب، ووسِعهـا حبُّ الدنيا وشغفها كالمحبوب .فـخلَق فى
باقی نماند۔ و درگرفت تمام تمام صحن دلہا محبت دنیا و اندرون را شگاف کردہ داخل شدہ۔پس

السماء بحذاءِ ما حدثت فی خواطر الناس، لیکون الأمر للّٰہ الواحد القهّار
درآسمان آں امر پیدا کردہ شد کہ در دلہائے مردم پیداشدہ بود تاکہ ہمہ امرخدا را شود
و یقطَعَ ما نسجه أیدی الخنّاس. فإن الغَیرة الإلٰهیة لا
وہرچہ خناس بافتہ است آنرا قطع کردہ شود چراکہ غیرت الٰہی
تُعطی الضلالاتِ عمرًا طویلا، وتنزل منه حربةُ الصدق ویقتل
گمراہی را عمرطویل نہ می بخشد۔و نازل مے شود ازو حربہ صدق پس قتل میکند
ما دجل الحقَّ حجةً ودلیلًا .ولا تحسبن اللّٰه مُخلِفَ وعدِه رسلَه
آنرا کہ پوشید حق رالیکن نہ قتل جسم بلکہ ازروئے اتمام حجت۔وگمان مکن کہ خداتعالیٰ تخلف وعدہ خود
أو مُنسِیَ سُننِه وسبلِه، فإنه جواد کریم، یرحم عباده عند المصائب
کند یاسنتہا وراہ ہائے خودرافراموش کند۔چراکہ صاحب جودوکرم است بروقت مصیبت بربندگان خودرحم

﴿۵۱﴾

ویُنزِل رُحمه عند انتیاب النوائب، وکذالک جرتْ عادته
می فرماید وچوں مصیبت ہاپے درپے بیایندرحم اونازل میشود وہم چنیں ازابتدائے پیدائش ہمیں
من بدو الخلقة، وقد توعّدَ علٰی إنکار هذه العادة.فتَحسَّسوا
عادت اوجاری ماندہ است۔و بر انکار ایں عادت وعید فرمودہ است۔پس خبر پرسید
مِن مجدّدٍ أین هو عند هذه الفتن وهذا الزمان؟ وقد
از آگاہاں کہ بوجود ایں فتنہ ہا و ایں زمانہ مجدد دین کجاست۔و
انقضتْ علٰی رأس المائة مِن سنین وثُقّبت الملّةُ بأسنّةِ
بر سر صدی سال ہاگذشتندملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از نیزہ ہائے
أهل العدوان . ولا یترک اللّٰه مدینة دینه کعمارة خُرّبتْ.
ظالمان سوراخ کردہ شدہ۔و خداتعالیٰ شہردین خود را ہمچو عمارتے نمی گذارد کہ خراب شود
وجدران هدّمتْ، بل یبنی سُورَها ویُنجی محصورَها.
ونہ ہمچو دیوار ہائے کہ منہدم شوند بلکہ فصیل گرداگرد آنرابنا می کند وآنانکہ درمحاصرہ اندآناں رانجات

ویدُعُّ صَولَ الأعداء ، ویُطفئ ما ظهر من نار المِراء ، حتّی
می بخشد۔و دور می کند حملہ دشمناں را۔و فرو می نشاند آنچہ ظاہر شدازآتش خصومت تا
لا یبقی لمسلم من أیدی العِدا فزعٌ، ولا فی هدمِ بیت الدین
باقی نماند برائے مسلمانے ازدست دشمناں ترسے و خوفے و نہ کافرے را درمنہدم کردن
لکافر طمعٌ .وهکذا تمشّی أمرُ اللّٰه علی ممرّ الدهور.
خانۂ دین طمعے و امیدے۔و ہمچنیں امر الٰہی از قدیم جاری ماندہ
ولزِم ظهورَ المفاسِدِ لمعانُ هذا الظهور .وإن کنتَ لا تعرف
و لازم ماندہ است ظہور مفاسد را روشنیِ ایں ظہور و اگر تو ایں سنت الٰہی را
هذه السُنّة فاقرأْ فی القرآن ما قیل لموسٰی" اِذْهَبْ اِلٰی ﴿۵۲﴾
نمی شناسی پس قرآں رابخواں وبہ بیّن کہ موسیٰ را چہ گفتہ اند کہ برو سوئے فرعون
فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی"[1] .فانظُرْ کیف اقتضی طغیانُ فرعون وجودَ
کہ اوطاغی شدہ است۔پس نظر کن کہ چگونہ طغیان فرعون وجود کلیم علیہ السلام را
الکلیم، وکیف أرسل اللّٰه رسوله عند غُلوّ هذا الکافر اللئیم.
بخواست۔و چگونہ اللہ تعالیٰ رسول خود را بوقت غلو ایں کافر لئیم فرستاد۔
ثم لما ظهر الفساد وکثرت أحزاب المفسدین فی زمان
بازچوں درزمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء بودندفسادغلبہ کرد وگروہ ہائے مفسداں
خاتم النبیین، وعُبِدت الأصنام، وتُرک القدیر العلّامُ، و
زیادہ شدند۔ و پرستش بت ہاشد و خدائے قادر و غیب دان را ترک کردند۔و
وقع فی دَوکةٍ وبَوحِ الأقوامُ، وأباحَ الفسقَ والمعصیةَ
امرتمام قوم ہا مختلط ومشتبہ گردید۔ و مردمان دون فسق و معصیت را بر خود
اللئامُ، وما بقی شغلُهم إلا الأکل والشرب کأنّهم الأنعام.
حلال کردند۔و بجز خوردن ونوشیدن ہیچ شغل شاں نماند گویا ایشاں چارپایاں ہستند۔

[1] طٰهٰ: ۲۵

بعث اللّٰه رسوله الكريم من الأُمّيّين، وأرسله إلى
انگاہ خداتعالیٰ رسول خود را از امیّان پیدا کرد۔ وسوئے جہانیاں او را فرستاد۔و فرمودکہ
العالمين وقال: قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
برخیز ومردم را بترساں کہ گناہ ایشاں غضب خدا را برانگیخت وچندانکہ توانی بزرگی خداتعالیٰ را ظاہر کن یعنی
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ[1]
جلال خدا کہ بتاں را دادہ شد بازستاں وجلال الٰہی ظاہر کن دریں اشارت است کہ بردست او بتاں مقہور
خواہند شد وجلال وعظمتِ الٰہی ظاہر خواہد شد۔ واز پلیدی ہا جدا باش۔ایں اشارت است سوئے اینکہ
از ہرقسم پلیدی دور باید ماند ونیز سوئے ایں اشارت است کہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ از صحبتِ مشرکاں
کہ نجس اند ترا جدا کند وشرک را از زمین مکہ بردارد۔وجامہ ہائے خود را و دل خود را پاک کن (ثوب بمعنی
دل نیز آمدہ) ایں اشارت است سوئے اینکہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ دلہا را از ہرقسم شرک وظلم والتفات
الیٰ ماسوی اللہ پاک کند۔ونیز ایں ہم دریں آیت ہا اشارہ می کنند کہ ایں شریعت بریں ہمہ اجزا
مشتمل است۔

فحاصل الكلام أن نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم أُرسل لهذا
پس حاصل کلام این است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم برائے ایں غرض
الغرض المذكور من رب العباد، وما كان من نبي ولا
مذکور فرستادہ شد۔ و ہیچ نبی و رسولے نیامدہ
﴿۵۳﴾ رسول إلا أنه أُرسل عند فرعٍ مِّنْ فروع الفساد، واجتمعت
کہ از بہرشاخے از شاخہائے فساد نیامدہ باشد۔و ایں ہمہ شاخہا
الفروعُ كلها في زمن نبيّنا الحَمّاد السَجّاد .ثم جاء زماننا هذا
در زمانہ جناب پیغمبر ما مجتمع شدند۔ باز زمانۂ ما آمد
فلا تسأل عما رأينا في هذا الزمان، واللّٰهِ قد تمّتُ في
پس ہیچ مپرس کہ دریں زمانہ چہ دیدیم و بخدا کہ دریں زمانہ

[1] المدثر:۳تا۶

هـذا الـزمـان دائـرةُ الـفسـوق والـفـحشاء والشـرک والـعـدوان، ومـا
دائرہ فسق و بدکاری و شرک و ظلم بکمال خود رسیدہ است۔
تـرَک الـنـاس صغيرةً و لا كبيرة فما أصبرَهم على النيران. يستحسنون
نیک می شمارند
السيـئـاتِ ويستَـحـلُـون مُـرًّا ويـأكـلـون سـمَّ الـعـصيـان.وكثـر رعـاعُ
بدی ہا را و شیریں مے پندارند تلخ را و می خورند زہر نافرمانی را۔و بسیار شدند مردم
الــنـــاس وقــلّ شـــرفــاؤهــم مـن أهـل الـتـقـى والإيـمــان، وأنبتـوا نبــاتًــا
سفلہ و کم شدند مردم شریف از اہل پرہیز و ایمان۔ و بر بہ خبیث روئیدگی
خبيثًـا ونشـأوا فـی مـجـالـــس الإلـحــاد والارتـداد والكفـران، وأعطوا
روئیدند و در مجلسہائے الحاد و ارتداد و کفران نعمت پرورش یافتند۔ و حق ہائے
حـقـوق الـلّٰـه غيـرَه وأخـذوا طـريـق الـطـغيــان، ومــا بقى مِن قوة
خداتعالیٰ را بغیر او دادند و طریق طغیان گرفتند۔و ہیچ قوتے نماند
ولا خُـلُـقٍ إلا أعــطـوهـا لـغيـر الـلّٰــه الـديّـان .مثـــلًا كــانـت الـمـحبّة
و خلقے کہ غیر حق را نہ دادہ باشند۔ مثلاً محبت در انسان
جـوهـرًا شـريـفًــا وخُـلـقًــا أعـظـم فی الإنسـان، وأودعَـه اللّٰـه تعـالٰى إيّـاهـا ﴿۵۴﴾
جوہر شریف و خُلق اعظم بود۔و خداتعالیٰ در انسان قوتہائے محبت برائے ایں
ليُـفــنـــى نـفسَـــه فـی تــصــوُّرِ جـــمـــالِ ربّــه الـمـنّــان، وليـكـون لــه
ودیعت نہادہ بود تاکہ ایشاں نفس خود را در اطاعت رب خود فنا کنند۔وتاکہ از
بـــالـــروح والــجَـنـــان، وليتـرقّـی فـی سبـل حبـه ولا يبـقـى مـنــه أثـرٌ
دل وجان مرخدا را باشد و تاکہ در راہ ہائے محبت او ترقی کند و از وجود او اثرے
ويــذوبَ وجــودُه بــنـــار الـعـشـق والـوَلَـهــان، ولٰـكـن الـعـمـيــان بـذلـوا
نماند و وجود او بہ آتش عشق ومحبت الٰہی بسوزد۔ و لیکن نابینایاں ایں صفت شریف

هـذه الـصـفـة الـجـلـيـلـة الـشـريـفـة فـى غـيـر محلّهـا وأضـاعـوا دُرّةَ الإيـمـان.
وبزرگ را درغیر محل آں خرچ کردند وگوہر بزرگ ایمان را ضائع کردند۔
ووضـعـوا مـحـبّة الـلّٰـه فـى مـواضـع أهـواء الـنـفـس عـنـد غـلـيـانهـاو
و محبت الٰہی را در محل ہوا ہائے نفس و جوش آں نہادند۔
الهيـجـان، ونسـوا الـلّٰـهَ وحبَّـه وشُـغـفـوا بـالـغـلـمـان المُـرْد والنسوان.
و خدا را و محبت او را فراموش کردند و شیفتہ جمال امرداں و زنان شدند
وغـابـوا عـن حـضـرة الحق و جهلوا حُسْنَها، فويل للعميان. لهم
وازجناب باری غائب شدند وحسن آں درگاہ را فراموش کردند۔پس واویلا بریں کوراں
أعيـن لا يبـصـرون بهـا، ولهـم قـلـوب لا يـفـقـهـون بهـا، فتهـوى تـلـك
ایشاں را چشم ہائے ہستند کہ بداں نمی بینند و دلہا کہ بداں نہ می فہمند پس ایں دلہائے شاں
الـقـلـوب غيـرَ الـرحمٰن .ولـصِـق بهـا طـائـفُهـا فـلا يتـرُكـهـا فـى حين
بغیررحمان محبت می کنند۔و بدلہائے او شاں خیال ہائے ناپاک چناں چسپیدہ اند کہ
مـن الأحيـان .يـفـعـلـون سيـئـاتِهـم بـالـحـريّة والاجتـراء، حتّـى ﴿۵۵﴾
ہیچ وقتے از ایشاں جدا نمی شوند بداں آزادی و دلیری بدی می کنند۔ تاآنکہ
لا يُـفهَـم مـنـه قـطُّ أنهـم يـؤمـنـون بـالـلّٰـه ويـوم الـجـزاء، ولا يُتـخَـيّـلُ
ازاں فہمیدہ نمی شود کہ ایشاں بخدا و روزجزا ایمان می دارند۔ و بدیدن اعمال شاں
بـرؤية أعـمـالـهـم أنهـم يـخـافـون مثـقـال ذرّة حضـرة الكبـريـاء .فهذا
درخیال نمی گذرد کہ ایشاں بقدر ذرہ ہم از خدا می ترسند۔ پس
هـو الأمـر الـذى اقـتـضـى مـصـلـحًـا يـنـزل بينهـم من السّـمـاء، و
ہمیں امر است کہ تقاضاکرد کہ یک مصلح از آسمان بر ایشاں نازل شود۔و
كـذالـك جـرت عـادة الـلّٰـه فـى الـسـابـقـيـن مـن أهـل البـغـى والغلواء.
ہم چنیں درپیشینیاں از اہل جرائم ہمیں عادت خدا تعالیٰ جاری ماندہ

وقد كتب اللّٰه قصة قوم نوح وقوم إبراهيم وقوم لوط و
وخداتعالیٰ درکتاب خودازبہرہمیں امرقصہ قوم نوح و قوم ابراہیم و قوم لوط
قوم صالح فی القرآن، وأشار إلی أنهم أُرسلوا كلهم عند الفتن
و قوم صالح نوشتہ است۔ و اشارہ کردہ است کہ ایں ہمہ انبیاء در وقت فتنہ
والفسوق وأنواع العصيان، وما عُطِّلتْ هذه السُنّة قطّ
و بدکاری ہا فرستادہ شدند۔ و ایں سنت گاہے معطل نماندہ
وما بُدّلتْ، وما كان اللّٰه نَسِيًّا كنوع الإنسان. فكفاك هذا
و نہ تبدیل یافتہ و خداہیچو انسان فراموش کنندہ نیست و ترا ایں قدربیان ما
لمعرفةِ سُننِ اللّٰه إنْ كنتَ تطلب دليلا، وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
کفایت می کند اگر طالبِ دلیل ہستی چراکہ سنتہائے خدا را
تَبْدِيْلًا.[1]
تبدیل نیست۔

ثم اعلموا رحمكم اللّٰه أني امرؤ قد أعطاني ربّي كلَّ ما هو
باز بدانید خدابرشما رحم کند کہ من چناں مردے ہستم کہ خدائے من مراآں ہمہ
من شرائط المصلحين، وأراني آياتِه وأدخلني في عباده
چیزہا داد کہ ازشرائط مصلحاں می باشد۔و مرا نشانہائے خود بنمود و دربندگان
الموقنين. وإنّه أنزل عليّ بركاتٍ وأنار مكاني، وما بقي ﴿۵۶﴾
اہل یقین مرا داخل کرد۔و او از ہرگونہ برکت ہا برمن نازل فرمود و مکان مرا روشن کرد۔و
لي مِن مُنيةٍ إلّا أعطاني. ويتمنّى الإنسان أن يكون من
ہیچ آرزوئے من نبود کہ مرا نداد۔ و انسان آرزو می‌دارد کہ از خاندان ریاست
بيت الرياسة والإمارة، ويكون له حسب ونسب، فأعطاني ربّي
و امارت باشد و او را حسب و نسب بود پس خدائے من

[1] الاحزاب:۶۳

هـذا الشــرف كـلّــه ومــا بـقـى لـى طـلـب .وكـذالك يـتـمـنّـى الإنسـان
ایں شرف بتمام و کمال مرا داد و ہیچ طلب مرا نماند و ہم چنیں انسان آرزو میدارد
أن يــكــون لـــه وجــاهـة فـى الـدنـيــا والـديـن، وكـرامـة وعــزة فــى أهل
کہ او را در دنیا و دین وجاہتے باشد۔ و نزد اہل آسمان
السّماء و الأرضين، فوهب لى ربّى عزة الدارين و شرّفنى
و اہل زمین او را عزتے باشد۔پس بخشید مراپروردگار من عزت ہردوجہاں و مرا بزرگی
بشــرف الـكــونـين .وقـد لا يــرى الإنســـان مَــوالِيَــــه من ورائـــه.
ہردوجہاں مشرف فرمود۔و گاہے انسان نمے بیند کہ بعد از مردن
ولا يــكــون لـــه ولـدٌ يـرثــه بـعـد فـنـائـه، فـيـأخـذه غـمّ وضـجـر و
او را فرزندے است کہ وارث اوست۔پس می گیرد او را غم و بے قراری
كــآبة لـعـدم أبـنـــائـــه، ويـعـيـــش حـزيـنـًـا ويـبـكــى فــى مســاء ه و
دل وشکستگی بوجہ نبودن فرزنداں۔وغمناک زندگی بسری کند و می گرید درشام و صباح
رَواحـــه، فـمــا مَسَّــنــى هــذا الـحــزن لـطـرفة عين بـفـضـل الـلّــه
و بفضل الٰہی و رحمت او ایں غم مرا تا یک چشم زدن ہم مس نکرد
ورحــمـتـــه، وأعــطـــانــى ربّــى أبـنـــاءً لـخـدمة مـلّـتـه .وقـد يهوى
و پروردگار من برائے خدمت دین خود چند پسر عطا فرمود۔ و گاہے
الـمـــرء أن يُـعــطَـى لــه دُرَرُ مـعــارف وعـلـومٌ نُـخَـبٌ، وأن
دوست می دارد انسان کہ او را گوہرہائے معارف و علوم برگزیدہ دادہ شود و آنکہ
يـحـصُـل لــه نُـضــار وعَـقــار ونَشَبٌ، فـوهـب لـى ربّـى هـذه كـلـهـا
زر و زمین و مال او را حاصل گردد۔پس مرا خدائے من باحسان و منت خود
بـكــمـال الإحسـان والـمـنّة، وأنـعـم عـلـىّ بـنـعـم هـذه الـدار ونـعـم
ایں ہمہ داد۔ و برمن نعمت ہائے ایں دنیا و نعمت ہائے

﴿۵۷﴾

الآخـرة، و أتمّ عليّ و أسبغَ مِن كل نوع العطيّة، وأعطانی
آخرت انعام کردند و برمن از ہرقسم داد و دہش نعمت خود را تمام کرد۔ و بے آنکہ
فـی الـدارَيـن حسـنتَيـن مـن غيـر الـمسـألة .وقـد يـودّ الإنسـان
ازو بطلبم درہر دو جہان خیر و خوبی مرا بخشید۔ و گاہے انسان دوست میدارد
أن يُـعـطـى لـه مـحبّةُ اللّٰـه كـالعـاشقيـن الفـانيـن، ويُسقى مِن
کہ او را محبت الٰہی ہمچو عشاق فناشدہ دادہ شود و از جام
كـأس الـمحبـوبيـن الـمجـذوبيـن، وقـد يـحـبّ أن يُفتَـح عـليـه أبـواب
محبوبان و مجذوبان نوشانیدہ شود و گاہے دوست میدارد کہ برو درہائے
الـكشـوف والإلهـامـات، وأخبـار الـغيـب والآيـات، وتُستجـاب
کشف و الہام و اخبار غیب و نشانہا کشادہ شوند و دعاہائے او
دعـواتُـه بـأسـرع الأوقـات، وتـصـدر مـنـه عـجـائب الخوارق والكرامات.
جلد ترقبول شوند۔ و ازو عجائب خوارق و کرامات صادر شوند
ويـكـلّـمـه ربُّـه ويشـرّفـه بشـرف الـمكـالـمات والمخاطبات، فالحمد للّٰه
و او را پروردگار او شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشد۔ پس حمد
عـلـى أنـه أعـطـانـی ذالک أجـمـعَ، ووهـب لـی كـلَّ نـعـمة كـنـت ﴿۵۸﴾
خدائے را کہ او ایں ہمہ نعمتہا مرابخشید۔ و ہرنعمتے کہ ذکر آں
أقـرأ ذِكـرهـا فـی الـكتـب أو أسـمـع، وجـعـلـنـی مـن الـمـقـرَّبـين.و
در کتاب ہا می خوانم یا شنوم مرا ارزانی فرمود۔ وازمقربان مرا گردانید۔
وهـب لـی عـلـم الأوّلـين والآخـريـن، و حـلَّ عـقـدةً من لسـانـی
و مرا علم اولین و آخرین عطافرمود۔ و از زبان من عقدہ برداشت
وأَمْلَأَ بـمُـلَـحِ الأدب بيـانـی، وحـلّـى كـلامـی بـحُـلـل البلاغة
و بہ نمکین گفتارہائے ادب بیان مرا پُر کرد۔ و آراستہ کرد کلام را بحلّہ ہائے بلاغت

وقـوّی سُـلـطـانـی .فـوالـلّٰـهِ إن کـلامـی أبـلـغُ فی قـلـوب الـنـاس
و قوی کرد حجت مرا۔پس بخدا کہ کلام من در دلہا آں اثر می کند
مـن مـائة ألف سیفٍ، فهـذا هـو الـذی وضـعـتُ الـحـرب بهـا
کہ صد ہزار شمشیر نتواند کرد۔پس ایں ہماں چیزے است کہ بدو ضرورت جنگ نماند
وفتـحـتُ الـحـصـونَ مِـن غیـر جبـر وحیفٍ، ومـا کـان لـمـخـالف
و قلعہ ہا را بغیر جبر و ظلم فتح کردہ ام۔ و ہیچ مخالف را مجال نیست
أن یبـرُز فـی مِـضْـمـاری، ومَـن بـرَز فـمـات قَعْصًـا بـإنـکـاری .
کہ در میدان من بروں آید۔ و ہرکہ بروں آمد پس بلاتوقف بوجہ انکارمن بمرد۔
فـالـحـاصـل أن الـلّٰـه کـرّمـنـی بـأنـواع الـصنیعة، ورزقـنـی
پس حاصل کلام این است کہ خداتعالیٰ مرا بقسماقسم احسانہامکرم کردہ است۔و مرا
مـن نِـعـم الـدنیـویّة والـدیـنـیّة، وراعَـی أمـوری بـالـفـضـل و
از نعمتہائے دنیاودین رزق دادہ است۔ و از راہ فضل و بخشش
الـکـرامة، وأحسـن مثـوای بـالتـحـنّن والـرحـمة، وبشّـرنـی بـأن
رعایت امورمن فرمودہ است وجائے آرام مرابرحم ومہربانی نیکوکردہ است۔و مرا بشارت دادہ
عیونـه علـیّ فـیٓ خَلْوتـی ومُشـاهَدی وفـی کـل حـالی، وإنـه یرحمنی
است کہ چشم او در وقت خلوت وجلوت و بہرحال برمن است۔ و او برمن رحمت میکند
ویـمـنّیـنـی ویؤمّلـنی عـنـد أهـوالـی .وإنـی أری کـلَّ مـا هـو عـنـده
و بہ آرزو می آرد و امید می دہد در وقت خوفہائے من۔و می بینم کہ ہرچہ نزد اوست
کـأنـه هـو عـنـدی وفـی یـدی، وإنـه کهـفـی ومـلـجـأی وتُـرسـی
گویا آں نزدمن است و در دست من است۔و اوپناہ من است وجائے گریز من وسپرمن
وعَضُـدی .وإنـه سَـرَی فـی قـلـبـی وعـروقـی ودمـی، وإنّـی مـنـه
وبازوئے من۔و او سرایت کردہ است در دل من و رگہائے من و خون من۔ومن ازو

﴿۵۹﴾

بمنـــزلة لا يعلَمها الخَلق من عربی وعجمی وإنه خلقنی و
بداں منزلت ہستم کہ ہیچ انسانے آنرا نمی داندگو عربی باشد یا عجمی۔ و او مرا و تمام
خَلَقَ كلَّ قوّتی. فرجعتُ إليه مع هذه القوافل، وانهمرتُ
قوت ہائے مرا پیدا کرد پس من باایں قافلہ ہا سوئے او بازگشت کردم وسوئے او چناں رواں شدم
إليه كما ينهمر الماء من قُنن الجبال إلى الأسافل .وأحاطنی
کہ آب از بلندی ہائے جبال سوئے زیر می آید۔ و او بر من احاطہ کرد
فغُشّيتُ تحت ردائہٖ ، ومتّعنی بأنوار جماله فأعرضتُ
پس من زیر چادر او پوشیدہ شدم۔ ومرا بانور ہائے جمال خود متمتع فرمود۔ پس من از دشمنان خود
عن أعدائی وأعدائه .وإنه نزَع عنی ثيابَ الوَسَخ والدَّرَن.
و دشمنان او اعراض کردم و او جامہ ہائے چرک وریم از من دورکرد۔
ثم ألبسَنی حُلَلَ النّور واصطفانی لِذَاتِہٖ فی هٰذا الزمن، وما
باز حلّہ ہائے نور مرا پوشانید و دریں زمانہ برائے ذات خود مرا برگزید و
أبقى لی غيرَه وهذا أعظمُ المنن ومن آلائه أنه شرح صدری
برائے من دیگرے را نگہداشت و ایں بزرگتر احسان اوست۔ واز احسان ہائے او یکے ایں است کہ
وكمّل بدری، فما أصابنی ضجرٌ قط لأفكار الدنيا وهجومها ﴿۶۰﴾
او سینہ مرا منشرح کرد و بدر مرا بکمال رسانید۔ پس مرا برائے فکر ہائے دنیا گاہے دل تنگ نشدہ
وما أَحَسَّ أحدٌ كآبةً على وجهی وجبينی لِهُمُومِهَا وغمومها.
و ہیچ کس بر رو و جبین من از بہر دنیا شکستگی را مشاہدہ نہ کرد
وإنّه جعلنی مسيحًا موعودًا ومهديًّا معهودًا، ففرَط
پس او تعالیٰ مرا مسیح موعود و مہدی معہود گردانید۔ پس
العلماءُ علیّ وقالوا مزوِّر كذّاب، وآذونی مِن كلّ باب.
علماء ایں دیار بر من زیادتی کردند وگفتند کہ دروغ آرایندہ کذاب است واز ہر جہت مرا ایذا دادند

وكـذّبـونـي وفسّـقـونـي وجهّلـونـي ومـا خـافـوا يوم الـحسـاب.و
وتکذیب کردند و نسبت بہ فسق و جہل کردند۔ و از روزحساب نترسیدند۔ و
سـرَبـوا إلـى جهة ومـا تـدبّـروا الأحـاديث ومـا في الكتـاب .وجُـذِبَ
بطرفے واحد رفتند و در قرآن و حدیث تدبر نکردند۔و مردم
الـقـوم إلـى هـذه الـصـائتِيـن ومـا استَقْـرَوا طـرقَ الـصـواب.و
قوم مسلماناں سوئے ایں آواز کنندگان کشیدہ شدند و راہ ہائے صواب را نجستند و
فـرَضـوا لهـم مـن أمـوالهـم وسُيـوبهـم ليـداومـوا عـلـى رَدِّ كُتبـي و
برائے او شاں از مالہائے خود معین کردند تاہمیشہ رد کتب من کردہ باشند و
لـيـكـتـبـوا الـجـواب، فـمـا كـان جـوابهـم إلا السبّ والشتم والـذكـر
تاجواب بنویسند۔پس جواب ایشاں بجز ایں ہیچ نبود کہ دشنام ہا دادند و
بـأسـوأ الألـقـاب .ودعـوتُهـم ليـبـارزوني في الـمـيـدان بـفـرسـانهـم
بہ بد لقب ہا یاد می کردند۔ و ایشاں را خواندم تابسواران خود در میدان بیایند
وليـسـألـوا عـنّـي مـا اختـلـج فـي صـدرهـم، ومـا خـطـر في أمـرى
وہرشک و شبہ کہ در سینہ ایشاں است وہرچہ در دل ایشاں گذشتہ ہمہ از من
بـجـنـانهـم، فـمـا خـرجـوا مـن بـابهـم، ومـا فـصَـلـوا عـن غـابهـم.
پرسند۔پس از در خود بیرون نیامدند و از خانۂ خود جدا نہ شدند
وكـان مـن شـأنهـم أن يُسـفِـر وجـوهُهـم ويتـلألأ جبـاهُهـم
و می بایست کہ او شاں ازیں دعوت من خوش شدندے و روئے شاں و جبین شاں
بـالـمسـرّة عند هذه الدعوة، و أن يبادروا إلىّ و يُفحِمونى
از خوشی روشن شدے۔ و نیز می بایست کہ سوئے من جلدی کردندے و بکتاب
بـالـكـتـاب والسُـنّة، و إنّ الـحـق يشـجِّع القلوب المزءُودة و
وسنت مرا ملزم کردندے۔وبہ تحقیق حق دلیری می گرداند دلہائے ترسندہ را ۔و

﴿۶۱﴾

يفتح الأبواب المسدودة، و لكنهم كانوا كاذبين فی أقوالهم.
می کشاید باب‌ہائے بستہ شدہ را مگر ایشاں در اقوال خود کاذب بودند
ففرّوا مع عصيّهم وحبالهم .وقلتُ لهم جادِلونی بالكتاب
پس با عصاہا و رسن ہائے خود بگریختند ومن او شاں را گفتم کہ از روئے کتاب
والسنّة، وإنْ لم تقبَلوا فبالأدلّة العقلية، وإن لم تقبلوا
وسنت بامن بحث کنند۔و اگرایں طریق قبول کنند پس بدلائل عقلی بحث کنند و اگرایں ہم قبول
فبالآيات السّماوية، فما قبِلوا طريقًا من هذه الطرق الثلاثة
نمی کنند پس بہ نشانہائے سماوی مقابلہ کنند۔پس ایشاں ازیں ہرسہ طریق اختیار نہ کردند
وأخذ بعضهم يعتذرون إلیّ اعتذارَ الأكياس، وجاء ونی تائبين وبايَعونی
وآغاز کردند بعض اوشاں کہ عذرہی آوردند سوئے من ہمچو دانایاں۔ و نزد من
ونجّاهم اللّٰه من الوسواس الخنّاس .والبعض
تائب شدہ آمدند۔ و خداتعالیٰ ایشاں را از شیطان نجات داد۔ و بعض
الآخرون أصرّوا على تكذيبی، وهمّوا بتمزيق جلابيبی، وقالوا
دیگر بر تکذیب من اصرار کردند۔ و قصد کردند بپارہ کردن چادرہائے من و گفتند
كذبتَ فيما ادّعيت، وكبُر ما افتريتَ، وإن كنتَ تزعم ﴿۶۲﴾
دروغ گفتی در آنچہ دعویٰ کردی و بزرگ افترا آوردی۔ اگر تو گمان می کنی
أنّك من الصادقين، فأْتِنا بآية توجب اليقين .وأصرّوا على
کہ از راستاں ہستی۔پس آں نشانہا بنما کہ یقین را پیدا کنند۔ و بر سوال اصرار
سُئلِهم وأبرمونی، وأحرجوا صدری وآذونی، فأراهم اللّٰه
کردند و براں زور دادند۔ و مرا دل تنگ کردند و ایذا دادند۔پس خداتعالیٰ ایشاں را
آياتٍ صريحةً من السّماء ، فأبَوا وأعرضوا كما هی سيرة الأشقياء.
نشانہائے صریحہ از آسمان بنمود۔پس سرزدند واعراض کردند چنانچہ سیرت اشقیا است

وجحدوا بها واستيقنتْها أنفسُهم وما آثروا طريق الاهتداء.
و انکار کردند و یقین کرده بود دلہائے شاں و طریق ہدایت اختیار نہ کردند
بيد أنهم نزَعوا عن إرهاقی، بعدما رأوا خوارقَ خلّاقی، وقلَّ
مگر ایں است کہ او شاں جدا شدند از تنگ کردنِ من۔ بعد زانکہ خوارق خدائے من دیدند۔ وکم
احتدادُ اللَّدَدِ و شدّة الخصام، بل جعل بعضُهم يخضعون
شد تیزی خصومت و سختی پیکار۔ بلکہ بعض ایشاں در کلام نرمی اختیار
بالكلام، واتخذوا الأدب شِرعةً، والتواضعَ مهجّةً .وحُبِّبَ
کردند و گرفتند ادب را طریقہ و تواضع را طریق و دوست داشتہ
إلیّ مُذ أُمرتُ من اللّٰه ذی الآيات، أن أعاشر النّاس بالصبر
سوئے من از وقتیکہ مامور شدم ازخدائے صاحب نشانہا کہ بامردم بہ صبر و مدارات
و المداراة، و أن أبدی الاهتشاش، لمن جاءنی و ترَكَ
معاشرت کنم۔ و اینکہ ظاہر کنم خورسندی و سرور را برائے آنکہ نزدم آمد
﴿۶۳﴾ الاختراش .واتخذتُ لی هذه الشِرعة نُجْعةً، ورجوتُ به
و عادت خراشیدن را ترک کرد۔ وگرفتم ایں طریق را برائے خود غذا۔ و امید داشتم بدیں عادت از
من العِدا تُؤدةً. فتَعرَّى كبرُهم كتعرِّی الجبال بعد انجياب
دشمنان آہستگی۔ پس کبر ایشاں چناں ظاہر شد کہ بعد از انشقاق برف کوہ ہا ظاہر
الثلوج، وما بقی فيهم من الأدب المعروف المروج.
می شوند۔ و در ایشاں آں ادب نیز ہم نماند کہ معروف و رواجی است۔
وعجبتُ من قلبی كيف يأخذنی الرُحمُ على هذه العِدَا. على
و من از دل خود تعجب می کنم چگونہ مرا بر ایشاں رحم می آید باآنکہ
أنّی لم أَلْقَ منهم إلا الأذى .وقد أرادوا سفک دمی و
تحقیق من از ایشاں بجز ایذا ہیچ ندیدم۔ و ارادہ کردند کہ خون من بریزند و

هتک عِرضی وکَلّمونی بکلمٍ کالقَنا، ولبِسوا الصفافة، وخلعوا
عزت مرا بدرند و مرا بسخن ہائے ہمچو نیزہ ہا خستہ کردند و پوشیدند بے شرمی را وکشیدند از خود
الصداقة، وأقبلوا علیّ إقبالَ سباعِ الفلا، إلا الذین تابوا و
جامۂ راستی را و ہمچو درندگان بیابان برمن حملہ کردند۔مگر آنانکہ توبہ کردند و
أصلحوا وکفّوا الألسن وعاهدوا أن یجتنبوا الفحش وأن
اصلاح دلہائے خود کردند و زبانہائے خود بند کردند وعہد کردند کہ از بدی پرہیز خواہند کرد و
لا یترکوا التقٰی .وما أسألهم من أجرٍ لِیُظَنَّ أنهم مِن
پرہیزگاری را ازدست نخواہند داد۔واز ایشاں اجرخود طلب نمی کنم تا کسے خیال کند کہ ایشاں از
مغرمٍ مثقَلون، وما أَمثُلُ بین یدیهم لیُعطونِ، ولی
تاوانے زیربار مے شوند۔ و نہ روبرائے ایشاں می استم کہ مرا چیزے دہند و مرا
ربٌّ کریم یُکَفّلنی فی کل حین، وأرجو أن أرحل من الدنیا
خداوندے کریم است کہ ہروقت متکفل حالِ من است۔و امید دارم کہ ازیں جہان بگذرم
قبل أن أحتاج إلی الآخرین.ووالله إنی جئت الناس
پیش زانکہ کہ محتاج دیگرے شوم۔ وبخدا من برائے ایں آمدم کہ تا مردم را
لِأَجُرَّهم من المَحْلِ إلی غزارة السُحب، و مِن الجهل ﴿۶۴﴾
از خشک سال سوئے بسیاری ابرہا بکشم۔ و از جہل ہا
إلی العلوم النُخَب، ومن التقاعس إلی الطلب، و
سوئے علم ہائے برگزیدہ۔ و از باز پس رفتن سوئے جستن۔ و
من الهزیمة المخزیة إلی الفتح والطَرَب، ومن
از شکست رسوا کنندہ سوئے فتح و شادمانی۔ و از
الشیطان إلی الله ذی العجب، وأرید أن أضَع مَرهَمَ عیسٰی
شیطان سوئے خدائے صاحب عجب و می خواہم کہ درجائے خارشہا مرہم عیسیٰ بنہم

مَواضِعَ النُقَبْ☆. ولٰكنهم ما صالحوا ولفتوا وجوههم إلى الخصام
کہ خارشہارا ز بس مفید است۔مگر او شاں مصالحت اختیار نہ کردند وسوئے پیکار روئے خود
ونصّلوا إلىّ أسهُمَ الملام، وصاروا سِباعًا بعد أن كانوا كالأنعام.
بگردانیدند ونہادند پیکانہابرائے من تیرہائے ملامت را و ازحالت چارپایاں درندہ شدند
إلا قليل من الكرام. وإنّى جئتُهم بآيات وقمتُ فيهم مقامَ المبلّغين
مگر اند کے از کریماں۔ومن نزدشاں بہ نشانہا آمدہ ام ودرایشاں بجائے حکم رسانندگان ایستادم
ونصحتُ لهم نصحَ المبالغين، وكانوا من قبل يطلبون هذه الأيام
وبکوشش بسیار ایشاں را نصیحت دادم۔وپیش زیں طلب می کردند ایں روز ہا و اقبال
وإقبالها، ويستَقْرُون دولةَ السماء ليتفيّأوا ظلالَها، ثم إذا أفضى
ایں روزہا را و می جستند دولت آسمان را تابسایۂ او در آیند۔پس چوں حق
الحقُّ إلى ديارهم، ونزلت الرحمة على دارهم لانتظارهم، فحرِجتْ
تاولایت ایشاں رسید و رحمت بر ایشاں از وجہ انتظار ایشاں۔تنگ شدند
صدورهم، وانطفأت نورهم. وإنّنا ألفَينا كثيرا منهم فى سجن ﴿۶۵﴾
دلہائے شاں وفرو مرد نور ایشاں۔ وما اکثرے را از ایشاں در زندان
الجهل وتركِ الاقتصاد، فلا يريدون أن يتخلّصوا من هذا
جہالت وترک طریق میانہ روی یافتیم۔پس نمی خواہند کہ ازیں زنداں خلاص شوند
السجن ويتّخذوا سبل السَّداد، بل له باب من حديد التعصّب
وطریقہ درستی اختیارکنند بلکہ آں زندان را ازآہن تعصّبات
والإعراض والعناد، فلذالک أوسعونى سبًّا وأوجعونى عتبًا.
اعراض وعناد ورےاست۔پس ازہمیں سبب بسیار دربسیار مرادشنام دادند۔وبخشم گرفتن مرادردمند کردند۔

☆ انّ مرهم عيسٰى ينفع انواع الحكّة والجرب والطاعون والقروح والجروح وغيرهامن الامراض التى تحدث من فساد الدم ركبه الحواريون لجروح عيسٰى عليه السلام التى اصابته من الصليب. والمراد هٰهنامن الحكة حكة الشكوك والشبهات كمالايخفى على اللبيب.منه

فمثلهم كمثل الرجل الذى كان يُنفِد عمره فى كَمَدٍ، لخلُوّه عن
پس مثال او شاں مثال آں کسے است کہ عمر خود دراندوہ مے گذراند چرا کہ اورا ہیچ فرزندے
ولدٍ، وكان يحضُر الفقراء والعرّافين، ويستقرى حيلةً بدعاء
نبود۔ وبود کہ ہمیشہ در خدمت فقیراں وطبیباں می رفت وبرائے فرزنداں بہ دعا یا دواحیلہ
أو دواء للبنين، فلما منَّ اللّٰه عليه بحمل زوجته، وتحقّقَ أمر
مے جست۔ پس چوں خدا تعالیٰ بحمل زن او بروے رحم کرد و امر حصول مراد او
حصول مُنيته، رغِب فى الإسقاط قبل النتاج، ليضيع الولد
محقق شد۔ رغبت کرد در ساقط کردن بچہ قبل از زادن۔ تا کہ ضائع کند بچہ را
لشهواتٍ أرادها وليكسر الجنين كالزجاج. فالحق والحق أقول
برائے شہوتہا کہ ارادہ آں کرد وجنین را ہمچو آبگینہ بشکست۔ پس راست راست می گویم کہ
إن هذا هو مثل الذين يؤذونني من العدوان، ويَعْتَبِون
کہ ایں خیال آں مردم است کہ از راہ ستم مرا ایذا می دہند۔ وبر راہ دشوار ومشکل
الطريق ولا يطأون أقوَم الطرق وأسهلَها للعرفان. وكانوا
مے روند و راست تر طریق را نہ میگیرند کہ بسہولت تمام تا برمعرفت مے رساند وبودند
يطلبون من قبل ويدعون اللّٰه كالعطشان، ثم شاهت الوجوه
کہ می جستند پیش زیں و می خواندند خداتعالیٰ را ہمچو تشنگاں باز بروقت خروج من
عند خروجى بقدر الرحمٰن. وكم من داعٍ أَعْوَلُوا كماخِضٍ ﴿۲۶﴾
روہا زشت شدند بتقدیر خدائے رحیم۔ وبسیاردعا کنندگان کہ ہمچو کہ زن درد زہ گرفتہ
فى البكاء عند الدعاء، وبلغت رَنَّتُهم إلى السماء. فاندلقتُ
بوقت دعا بہ بلند آواز گریہ ہا کردند۔ وآواز شاں تا بآسماں رسید پس بزودی بیروں آمدم
عند هذه الدعوات، وبرَز شخصى بتلك الجذبات. وكنتُ
در وقت ایں دعا۔ و بروں آمد جسمم بدیں جذبہ ہا و من

غـائبًـا مـعـدومًـا مـا ملكتُ لفظَ "أنـا"، فـكـانـت دعـواتُهم مـا أبرَزَنـا و
غائب ومعدوم بودم مالک نبودم لفظ انا را۔پس دعاہائے شاں بودند کہ بیروں آوردند مارا
هَـلُـمَّـمَ بـنـا .ولـمـا جـئـتهـم كـان مـن شـأنهـم أن يـمـتـلـئـوا حبـورًا.و
و خواندند ما را۔ و چوں نزد شاں آمدم پس ازشان ایشاں بود کہ ازخوشی پرشدندے و
أن يـحـمـدوا الـلّـه عـلـى بـعـثـي ويهـنّـئ بـعـضـهـم بـعـضًـا سـرورًا.و
اینکہ بربعث من ستائش خدا تعالیٰ کنند ویک دگر را از خوشی مبارکباد گویند
لـكـنهـم أنـكـروا وسبّـوا، وسعـوا فـي سبـل الـتـكـفيـر وخبّوا، حتـى تبيّن
مگر او شاں انکارکردند و مرا دشنامہا دادند و در راہ تکفیر شرافتند تا آنکہ روشن شد کہ
أنهـم مـن الأعـداء لا مـن الـطـلـبـاء .فـأعـرضـتُ عـنـهـم كـاليـائـسيـن.
ایشاں از دشمناں اند نہ از طالباں حق۔پس ازایشاں ناامید شدہ روگردانیدم
لـمـا رأيـتُ فـي صيـاغتهـم دَجَـلَ الـغـاشّيـن .وسيـأتـي زمـان يتـعـلـق
چراکہ من در زرگری ایشاں طمع خیانت کنندگاں دیدم۔ وعنقریب آں زمانہ خواہد آمد کہ
عـالَـمٌ بـأهـدابـي، ويتبـرّك الـمـلـوك بـمـسـاس أثـوابـي .ذالك قَـدَرُ
جہانے بدامن من خواہد آویخت و بادشاہاں بسودن جامہ ہائے من برکت خواہند جست۔ایں تقدیر
الـلّـه ولا رآدَّ لـقَـدَرِه .ومـا قـلـتُ هـذا الـقـول مـن الهـوىٰ، إن هـو
الٰہی است وہیچ شخص اورا ردّ نمی تواند کرد۔وایں قول را از ہوائے نفس نگفتم ایں چیزے نیست
إلّا وحـي مـن ربّ الـسـمـاوات العُلـى .و أوحـى إلـيّ ربّـي ووعدني أنـه ﴿۶۷﴾
مگر وحی خدائے آسمان ہا و وحی فرستاد رب من سوئے من و وعدہ فرمود کہ
سيـنـصـرنـي حتـى يبـلـغ أمـري مشـارق الأرض ومـغـاربهـا، وتـتـمـوّج
او مرا مدد خواہد داد تا بحدے کہ امر من بہ مشرق و مغرب خواہد رسید۔و دریاہائے راستی
بحور الحق حتى يُعجِب الناسَ جُبابُ غواربها.
بموج خواہند آمد تا آنکہ حبہ ہائے برتر طبقہ ہائے موج اومردم را درتعجب خواہند انداخت۔

هــذا مــا أردنــا أن نــكتــب شيـئــا مــن مــفــاسـد هـذا الــزمــان.و
ایں آں سخنانے اند کہ ارادہ کردیم کہ آنہارا دربارہ مفاسد ایں زمانہ بنویسیم۔و
نــزّهْــنــا كتــابــنــا هـذا عـن إزراء الأخيــار الـذيـن هـم عـلـى ديـن مـن
ماایں کتاب را از عیب گیری آں گروہ نیکاں منزہ داشتیم کہ بر دینے از ادیان
الأديــان، ونـعـوذ بـالـلّـه مـن هتـك الـعـلـمـاء الـصـالـحـيـن، وقـدح
قائم اند۔و ما پناہ بخدا بجوئیم کہ ہتک علماء صالحین کردہ باشیم یا عیب گیری
الشـرفـاء الـمهـذّبيـن، سـواء كـانـوا مـن الـمسـلـمـيـن أو الـمسيـحـيـيـن
شریفاں اہل تہذیب کنیم خواہ از مسلماناں باشند یا عیسائیاں یا
أو الآرية، بــل لا نــذكــر مِــن ســفهـــاء هــذه الأقــوام إلا الــذيــن
از قوم آریہ بلکہ ماازسفیہان ہرقوم ذکر ہماں فرقہ سفہا مے کنیم کہ در زیادت
اشتهــروا فــي فــضــول الهَــذَر والإعــلان بــالسيـئة .والــذى كــان
بیہودہ و اعلان بدی مشہور اند۔ و آنکہ از عیب
هـو نـقـيَّ الـعِـرض عـفيف الـلســان، فـلا نـذكـره إلا بــالخير ونُكـرمـه
سفاہت و بدزبانی بری باشد۔ ما او را بجز خیریاد نمے کنیم۔
ونُـعـــزّه ونــحبّـــه كــالإخــوان، ونســوّى فيـــه حـقـوق هـذه الأقـوام
وایں حق ایں ہرسہ قوم مسلماناں و عیسائیاں وہندوآں
الثــلاثة، ونبســط لهــم جـنــاح التــحـنــن والــرحــمة، ولا نـعيــب
را می دہیم وبرائے او شاں بازوئے مہربانی و رحمت مے گستریم۔ و ایں بزرگاں را
هــؤلاء الـكـرام تـصـريـحًـا ولا تـعـريـضًـا رعايةً للأدب، فإن في المَعاريض ﴿۶۸﴾
نہ بہ تصریح و نہ بطور اشارۂ بد یاد می کنیم تا از ادب دور نیفتیم۔ زیرانکہ در طریق اشارات
لـمـنـدوحةً عـن الـكـذب .ولا نـغتــاب الـمستـوريـن قـط، ولا نـأكل أبدًا
نیز ہم رنگے از دروغ است و ما ہرگز عیب آناں نمی برآریم کہ بظاہر صورت نیک اند و ما

لحم العبيط من غير العارضة، الذين عرضوا أنفسهم لكل نوع السيئات
گوشت تندرست جانور ہرگز نمی خوریم۔ہاں گوشت بیماراں خوراک ماست ومراد از عارضہ آں گروہے است کہ ہر قسم بدی را
وأعلنوها على رؤوس الشاهدين والشاهدات، ولا يزالون يقعون
بلا تکلف مے کنند وبطور علانیہ ارتکاب فسق مے کنند۔وہمیشہ قصد شاں ہمیں مے ماند کہ مردم را
في أعراض الناس، ويجعلون دينهم تُرُسًا عند إظهار هذه الأدناس.
بے آبروکردہ باشند۔و دین خود را بوقت ظاہر کردن ایں ریمنا کی ہا بطور سپر مے کنند۔
وتجد في كل قوم كثيرا من هذه الفِرقة، فإن كنت لا تعرف
و در ہر قوم بسیار کس ازیں فرقہ خواہی یافت۔پس اگر تو ایں را نمی شناسی
فاستعرِض الأقوام كلهم، وسَلْ مَن شئت عن هذه الحقيقة.
پس ہمہ قوم ہا را پرس و ہر کرا خواہی از حقیقت ایشاں سوال کن
وإنهم مِن عُرْض الناس وعامّتهم، ليس لهم قدر في أعين شرفاء
و ایشاں از عامہ مردم ہستند و درچشم شرفاء قوم ہا ہیچ قدر شاں نیست۔
الأقوام، يسبّون الأكابر ويُكثِرون اللَغَطَ بوهم من الأوهام.
اکابر را دشنام ہا می دہند و بادنی وہمے بسیار شور مے افگنند۔
تراهم باكين تحت ذلّة وخصاصة، ويكون مدار مذهبهم
خواہی دید ایشاں را گریہ کنندگان زیر ذلت و درویشی۔ومدار مذہب ایشاں
حطامَهم فيبدّلونه به ولو بقُصاصة .فالحاصل أنا ما ذمّمنا ﴿۶۹﴾
مال حقیر دنیا می باشد پس باندک چیزے تبدیل مذہب می کنند۔پس حاصل کلام ایں است کہ ما دریں رسالہ
في هذه الرسالة، إلا الذين يجاهرون بمعاصيهم ويجترؤون
ہماں مردم را بد گفتیم۔کہ علانیہ ارتکاب معصیت می کنند و ہمچو زنان بازاری
كالبغايا على أنواع الخباثة، ويُظهِرون عيوبهم وعاداتِهم الشنيعة
بر ہر نوع ناپاکی دلیری مے نمایند۔ و عیب ہا عادات قبیحہ خود را

فی وسط الأسواق، ویکشفون ما ستر اللّٰہ علیھم ویبلّغون خفایا
در وسط بازارہا ظاہر می کنند۔و مردم را آں گناہہا وانمایند کہ خدا برایشاں پوشیدہ است
عیوبھم إلی الآفاق .فلا غِیبةَ لفاسقٍ مجاھرٍ عند العاقلین.
وعیب ہائے پوشیدہ خودرا تادوردراز ملک ہاشہرت می دہند۔پس نزد عاقلاں ہر چہ دربارہ کسے گفتہ شود کہ خود گناہ خود
فإنھم خرّبوا بیوتھم بأیدیھم کالمجانین .وکلّ ما قصصنا
فاش میکند آں عیب نیست۔زیرا کہ او شاں خودخانہ ہائے خودرا ہمچو دیوانگاں خودراخراب کردہ اند۔وہمہ آں قصہ ہا
علی الخَلق مِن قصصِ أشرار ھذہ الزمان فی الکتاب، فلا نعنی بھا
کہ دریں کتاب بہ نسبت اشرار ایں زمانہ بیان کردیم۔ پس مرادما ازاں
إلّا نفوس ھذہ الأحزاب .وإنّا بَراءٌ مِّن تھمة ذمّ المستورین
ہمیں گروہ ہا ہستند۔ و ما ازیں تہمت بری ہستیم کہ مردم مستور را
القلیلین، و نُفوّضھم إلی عالِم العالمین، وإنما نذمّ الذین
کہ قلیل اند بدیاد کردہ باشیم۔و او شاں را بسوئے خدامی سپریم۔ وما مذمت آناں می کنیم
یفعلون السیئات معلنین وأیّ رجل یشکّ فی ھذاأن
کہ بطورآشکارا ارتکاب بدی ہا میکنند۔وکدام انسان دریں شک تواند کرد کہ
السیئات قد کثرت فی زمننا ھذا مع فساد العقائد، وما
بدی ہا دریں زمانہ بسیارشدہ اند و با ایں ہمہ عقائد نیز فاسد گشتہ۔و
فینا إلا من یصدّق ھذا، فسَلْ من العامة والعمائد.و ﴿۷۰﴾
در ما ہیچ کس چنیں نیست کہ تصدیق ایں امر نکند پس از عوام و خواص پرس۔و
کثرت الفِرق الضالّة، وتراء ت فی کل طرفٍ الضلالةُ.
فرقہ ہائے ضالہ بسیارشدند۔ و در ہرطرف ضلالت پدید آمد
وأکل المتعصّبون القذر کما تأکل الجَلّالةُ .والأصل فی ذالک
ومردم متعصّبان خوردن نجاست رواداشتند چنانکہ گاوپلید خوارنجاست می خورد۔ واصل دربیان ایں ضلالت ہا

ما رُوی عن سیدنا خیر الأنام، وأفضل الأنبیاء الکرام، وهو أنه قال صلی اللّٰه
آں حدیثے است کہ از بزرگ ترین پیغمبراں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی شدہ۔ و او ایں است
علیه وسلم حین أخبر عن أواخر الأیام :لَتَسْلُکُنَّ سُنُنَ مَن قبلکم
کہ آنجناب درحالات زمانہ آخری چنیں فرمودہ است۔ شما بر طریقہ کسانے خواہید رفت کہ پیش
حَذْوَ النعل بالنعل. وأرادعلیه السلام مِن هذا أن المسلمین
از شما گذشتہ اند۔ وایں متابعت ہمچو برابری نعل بانعل خواہد بود و ازیں حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں ارادہ فرمودہ
یشابهونهم فی جمیع أنواع الدجل والجُعْل، وقال لتأخُذُنّ مثلَ
است کہ ہر چہ پیشینیاں از جعل ودجل وفسق وفجور کردہ اند شما نیز ہم آں ہمہ خواہید کرد۔ وفرمود کہ شما خواہید گرفت
أخذِهم إنْ شِبرًا فشبرًا وإنْ ذراعًا فذراعًا، وإنْ باعًا
دراعمال واقوال ومذہب مانند گرفتن ایشاں اگر یک بالشت بود۔ پس شما ہم بالشت واگر بقدر درازی دست بود پس
فباعًا، حتی لو دخلوا جُحْرَ ضَبٍّ لدخلتموه معهم .ولا یخفی
شما ہم بقدر درازی دست تجاوز خواہید کرد بحدے کہ اگر اوشاں در سوراخ سوسمار خزیدہ باشند شما ہم خواہید
علی العالمین أن بنی اسرائیل قد افترقوا علی إحدی وسبعین فرقة
خزید۔ وبر عالماں پوشیدہ نیست کہ بنی اسرائیل بریک وہفتاد فرقہ تقسیم شدہ بودند
فأوجبَ منطوقُ هذا الحدیث أن تکون کمثلها فرقُ أُمّةِ ﴿۱۷﴾
پس منطوق ایں حدیث واجب کرد کہ فرقہ ہائے سیدنا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا خاتم النبیین عِدّةً.وهذا الافتراق لم یکن فی القرون
ہم بریں مقدار باشند۔ و ایں اختلاف فرقہا در قرون
الثلاثة من قرن النبوّة إلی قرنِ تَبَعِ التابعین، بل ظهر بعد
ثلاثہ کہ تا زمانہ تبع تابعین ست نبود۔ بلکہ بعد از گذشتن
تقاد☆ الأعوام والسنین، ثم ازداد یومًا فیومًا حتی کمل فی هذا الزمان.
سالہا پدید آمد۔ بعض روز بروز زیادہ شد بحدے کہ دریں زمانہ بکمال رسید

☆ بمطابق ایڈیشن اول۔ درست لفظ ”تقادم“ ہے۔ سہو کتابت سے ”م“ لکھنا رہ گیا ہے۔ (ناشر)

بــمــا زاد الـغِـلُّ ونُـزِعَ الـعـلـم مـن صـدور الـرجـال والـنسـوان، واتـخـذ
چراکہ کینہ زیادہ شد وعلم ازسینہ ہائے مرداں و زناں کشیدہ شد۔ومردم آناں
الـنــاس أئـمّتَهـم جُهّــالًا، الـذيـن مــا أُعـطُوا عـلـمًــا ولا كــأهـل القلوب
را امام خود گرفتند کہ علم وعقل نہ می داشتند و نہ او شاں ہمچو اہل اللہ حال می داشتند
حــالًا، فـضــلّـوا وأشــاعـوا ضـلالا .ونــرى أنّ شــوكة الــديـن وصِيـتَ
وگمراہ شدند وگمراہی راشائع کردند۔ و می بینیم کہ شوکت دین و آوازۂ بزرگی
جَـدِّ رَبِّـنــا قـد أَرَزَتْ إلـى الـحـجـاز، كـمــا تَــأْرِزُ الحيّةُ إلى جُحرهـا عند
ربّ ما بازپس آمد سوئے مکہ ومدینہ ونواح آں چنانکہ مار باز سوئے سوراخ بوقت سختی ہا بازپس
الأوشــاز، مــا بـقــى عـظمةُ الدين وعــزّة حـدوده إلا فــى مـكّة والـمدينة
می آید۔باقی نماندہ است عظمت دین و عزت حدود او مگر در مکہ و مدینہ
وتــرى فيهـمـا أطـلال هـذه الـعـمــارة كـعـقيـانٍ قـليـلٍ مـن الـخــزينة.
و دریں ہردوشہر آثارباقیہ ایں عمارت خواہی دید مانند زر قلیل یا زر خزینہ
وإن كـنّــا نـرى بـعـض بـدعــاتٍ أيضـا فى هذه الديـار فى قـليـل مـن العباد ﴿۷۲﴾
واگرچہ مابعض بدعات دریں ملک ہم در بعض مردم مے بینیم در اندک مردم
ولـكـن قـد طـرأ أضـعــافُ ذالک علـى غيـرهـا من البلاد .ثـم مع ذالک
مگر در دیگر بلاد چند درچند ازاں زیادہ ایں بدعات رامے یابیم۔باز با ایں ہمہ
لا نـجـد ريح قـوّة الإسـلام وعِــرضــه إلّا فــى تـلـک الأرض الـمقدسة.
خوشبوئے قوتِ اسلام و رائحہ طیبہ آں درہمیں زمیں پاک مے یابیم۔
وأمــا الأرضـون الأخـرى فـلا نـراهــا إلّا كــالأمـاكـن المنجّسة فـالحـاصل
وزمین ہائے دیگر کہ ہستند می بینیم کہ ہمچو مکان ہائے نجس نمودارشدہ اند۔پس حاصل کلام ایں است
أن الـذنـوب كثـرت فـى هــذا الـزمــان مـع تـرک الحيـاء ، بل هى أُدخلتْ
کہ دریں زمانہ گناہاں بسیار شدند و ترک حیا علاوہ براں بلکہ ایں گناہاں

فـی الـعـقـائـد والآراء ، وجـاهـرَ الـنـاس بهـا وصـار الـزمـن كـالـلـيـلـة
درعقائد ورائے ہا داخل کردہ شدند۔ ومردم علانیہ ارتکاب آں می کنند۔ پس ایں زمانہ چناں شدہ است
الـلـيلاء .وعـلـى ذالک تـرى الـقـسـوس يُـضِـلّـون الـنـاس بـأغلوطـات
کہ شب تاریک کہ دراں ہیچ نورے نباشد۔ وبالائے ایں ہمہ می بینی کہ پادریاں گمراہ مے کنند مردم را بہ مغالطہ ہا
فـی تـحـريـر وبيـان، ويـعـرِضـون عـلـى الـنـاس أمـوالهـم وبـنـاتًـا مـن
درتحریر وبیان وپیش می کنند برمردم مال ہائے ایشاں را و دختران عیسائیاں۔
أهـل صـلـبـان، ويـرغّـبـونهـم فـی مـلّتهـم بـعـقـار وعِـقْيـان، ويـزيّـنـون
و در مذہب خود ایشاں را بزر و زمین می دہند۔ و زینت می دہند
حُـرّيّتَهـم فـی أعيـنهـم ويسقُـونهـم مـن ألـطفِ مُـدامة، فيـرى
درچشم او شاں آزادی وبے قیدی خود را و لطیف تر شراب ایشاں را می نوشانند۔ پس می بینند
الـمـرتـدّون أن الصوم والصلاة و العفّة كانت عليهم كغرامة.
مرتداں کہ صوم و صلوٰة و پرہیزگاری بر ایشاں ہمچو تاوانے بود۔
فالملخص أنّ الكفر يحارب كمثل هذا والحرب سِجال. ﴿۷۳﴾
پس حاصل کلام این است کہ از طرف مخالفاں ایں قسم جنگ شروع است ودر جنگہا ہمیں اصول است کہ ہیچ فریق
والـلّـه غيـور لـديـنـه فـكيف يـصـدر مـنـه اعتـزال.
فارغ نمی نشیند بلکہ ہر حملہ را بمناسب آں جواب می دہد۔ وخدا برائے دین خود غیرت می دارد۔ پس چگونہ ازو کنارہ کشی صادر شود و ہیچ
ومـا يـنـقـضـی يـوم إلا والبـدعـات تتـجـدّد، والـعـدوّ
روزے نمی گذرد مگر بدعات تازہ می شوند۔ و دشمن تحریف
يـحـرّف الـكـلـم ويتـزيّـد .وافتـرقـت الأُمة الإسـلامية وركِـب
می کند و از پیش خود زیادتی ہا می تراشد۔ و فرقہ فرقہ شد گروہ مسلماناں وہر یکے در
كلّ أحد جُدّةً من الأمر، فذهب رجال إلى قوانين القدرة
امر دین راہ دیگر اختیار کرد۔ پس بعض مردم از گروہہا بر مذہب نیچریہ

والفطرة من الزُمَر، وقالوا لن نقبل معجزاتِ الأنبياء والكرامات، فإنها
رفتند۔ وگفتند کہ ما معجزات انبیاء وکرامات ہرگز قبول نمے کنیم چراکہ ایں ہمہ
قصص لا يصدّقها قانون الفطرة ولا نجد نموذجًا منها فی سلسلة
قصہ ہا ہستند و قانون فطرت آنرا تصدیق نمے کند وہیچ نمونہ آنہا در سلسلہ مشاہدات نہ می یابیم
المشاهدات. واختار قوم سوادًا أعظمَ ولو جمع الأشرارَ، و
و قومے دیگر گروہ عظیم را اختیار کردند گوآں گروہ ازمردم شریر پرباشد۔ و
قالوا مَن سلَک الجَدَدَ أَمِنَ العِثارَ. ولا يعلمون
گفتند ہرکہ طریق مستوی رااختیار کرد یعنی پنجہ بإجماع زد او از لغزشہا درامن بماند۔ ونمی دانند
أنّ الإجماع قد كان إلى زمن الصحابة، ثم حدث الفَيجُ الأعوجُ
کہ اجماع تا زمانۂ صحابہ رضی اللہ عنہم بود۔ باز فیج اعوج پیداشد
و انحرف كثير منهم من الجادّة، و لذالک اشتدّت
و بسیار کس از صراطِ مستقیم منحرف شدند۔ و از ہمیں سبب ضرورت

☆ هٰذا مَثل من أمثال الجاهلية، يُضرَب حثًّا على الاتّباع، والغرض منه مدحُ الإجماع. و
ایں مثالے است از مثالہائے زمانہ جاہلیت کہ می زنند تا رغبتِ عمل آں دہند۔ وغرض ازاں ستائش اجماع است۔ و
قالوا مَن شذَّ وانفرد عن الجمهور، فمَثله كمثل رجل نزل بتَلْعةٍ وما نزل بنَجْدٍ من
گفتند کہ ہرکہ منفرد ماند واز جمہور علیحدہ ماند۔ پس مثال او مثال آں کسے است کہ درزینے شامل شد کہ آنجا سیلاب از بالائے کوہ
الحُسور، فجاء السيل وجرَف به مع جميع ما كان من البَعاع؛ فالغرض أن المرء على خطر
می آید وزرماندگی برزمین بلند فروکش نشد۔ پس سیلاب آمد واورا وہمہ متاع اورا یکبارگی ببرد۔ پس غرض ازیں مثل ایں است کہ
فی الانفراد وفی التِلاع. هذا وأنا أقول إن هذه الأمثال ليست فی كل محلّ واجبة الاتّباع، وإنهم
انسان درحالت تنہائی ودرحالت نزول درمکان نشیب وادی وسیلاب گاہ جبال درخطرہ می باشد۔ ایں مثل است مگرمن میگویم کہ
ما فهموا مواردها وما نطقوا إلا كالشاع. وما آمنوا بالنبيين الصادقين المنفردين وصالوا عليهم كالسباع. منه
ہمچو ایں مثال درہرجا واجب العمل نیستند۔ ندانستند کہ موردہائے ایں مثالہا چیست وہمچو نادانے سخن گفتند۔ وانبیا را منفرد
وتنہا دانستہ بدوشاں ایمان نیاوردند وہمچو درندگان حملہ کردند۔ منہ

﴿۷۴﴾ الضرورة إلى بعث الحَكَمِ من الرحمٰن، وكان ذالک وعدٌ من اللّٰه
شد کہ خداتعالیٰ برائے رفع اختلافات حَکَم کنندہ را بفریسد۔و ایں از طرف خداتعالیٰ وعدہ بود
المنّان .فإنّ القوم جعلوا القرآن عِضِينَ، وادّعٰى بعضهم أنهم من
چراکہ قوم مسلماناں قرآن را پارہ پارہ کردند۔و قومے دعویٰ کرد کہ ایشاں از محدثاں
المحدِّثين، وشمّروا عن ذِراعَيهم لتخطية المقلِّدين، وقوم
ہستند۔و برائے خطاوار قرار دادن مقلدین آستین از ہر دو دست خود برجنبیدند و قومے
آخرون يقولون إن الإسلام قد بطُل فى هذا الزمان شَرْعُه.
دیگر پیدا شدہ اند کہ میگویند کہ شرع اسلام در ایں زمانہ باطل شدہ است۔
وتجدّدَ ضَرْعُه، وقالوا ما هو إلا كسَمَرِ البارحة، وليس كمَرْهَمٍ
ودرپستان اوہیچ شیرنماندہ۔وگفتند کہ شریعت ہمچو افسانہ شب گذشتہ است وہمچو مرہم زخمہا
القروح بل كالأشياء القارحة .وقد بثّوا تلك الآراء، ونشّوا
نیست بلکہ خودزخم پیداکنندہ است۔واوشاں ایں رائے ہا را در مردم شہرت دادہ اند۔و ایں
هذه الأهواء.فانظر كيف تمادَى اعتياصُ المسير، وسرَتْ
ہواہائے نفس را فاش کردہ اند۔پس بہ بیں کہ چگونہ پیچیدگی راہ و دشواری آں دراز شد۔و
هذه العقيدة فى أكثر الناس من الفقير و الأمير، و صارت
ایں عقیدہ در اکثر مردم از فقیر و امیر سرایت کردہ است۔و
الشريعة كبئر معطَّلةٍ ومِصرٍ حصيدٍ فى أعين الحكام.
شریعت ہمچو چاہ بیکار و شہر ویران گردید در نظر حکام۔
فلا يُحرَزُ جَنَى عُودِها كما هو حقُّها مِن دُوَل الإسلام، وما
و حاصل نمے شود میوہ شاخ او از دولتہائے اسلام چنانکہ حق اوست۔ و
نرى مَلِكًا من ملوك ملّتنا عند الأثام أن يراعى
ہیچ شاہے از شاہان اسلام بوقت سزائے گناہ نہ می بینیم کہ بر وقت

حدود الشـريـعة عـنـد تـنـفيـذ الأحـكـام، بـل يتـوغّـرون غـضبًـا ﴿۷۵﴾

صادر کردن احکام رعایت حدود شریعت کند۔ بلکہ ازغضب افروختہ مے شوند

إذا وُعـظـوا لهـذه السبيـل، ولا يـخـافـون قهـر الـرب الـجـليـل.

چوں برائے ایں راہ وعظ کردہ شود۔ و از قہر خداتعالیٰ نمے ترسند۔

يـقـطـعـون الأنـوف ويـفـقـؤون العيـون، ويـحـرقـون بـأدنـى جـرمٍ و

بینی ہا مے برند و چشم ہا کور مے کنند۔ و بادنٰی جرم میسوزانند

يُـغـرِقـون، ومـع ذالک لا يستَـقُـرُون اليـقـيـن ويتّبـعـون الظـنـون.

وغرق میکنند۔ و بایں ہمہ یقین را نہ می جویند وپیروی ظن می کنند۔

يُـذبَـح كثيـر مـن الـنـاس عـنـد اشتـعـالهـم، وقَـلَّ مَـن غُـمِـرَ بـنـوالهـم.

بسیار مردم وقت غضب شاں ذبح مے شوند۔ و کمتراست آنکہ از عطیۂ شاں بہرہ داشتہ

يـقـتـلـون الـنـاس بـقُـصـاصـة، ولـو كـانـوا مـن ذوی خـصـاصـة. وإذا

باشد۔ مردم را برائے اندک چیز قتل می کنند۔ اگرچہ ازناداراں ومفلساں باشند۔ وَ ہرگاہ

اعتـرتْهـم شبهة فـي خيـانةِ رجـل مـن الـرجـال، فـليـس عـنـدهـم

اوشاں را بہ خیانت کسے شبہ پیدا می شود۔ پس نزد شاں

جـزاءه مِـن غيـر سـفـک الـدم والاغـتيـال. يُـسـلِـمـون البَـراءَ لـلـكُـرَب.

سزائے آں شخص بجز خون ریختن وکشتن ہیچ نیست۔ مردمان بے گناہ وپاک را بہ اندوہ ہا می سپرند واز

ولا يـخـافـون الـلّـه ويـوم نـزول الـنُـوَب. لا يـراعـون الـعـدل عـنـد

خدا و از روز فرود آمدن مصیبت نہ می ترسند۔ در وقت پاداش رعایت عدل

الـمكافأة، و لا يميلون من المَصافّ إلى المصافاة. لا يعلمون

نمی کنند۔ واز جنگ سوئے صفائی محبت میل نمی کنند۔ نمی دانند کہ

شـرائـط أربـاب الأمـر والسيـاسـة، ومـا أُعـطـوا حـظًّـا مـن الـفـراسـة. ﴿۷۶﴾

اہل حکومت وسیاست را برکدام شرائط پابند باید بود۔ وہیچ بہرہ از دانست ایشاں را نہ دادہ شد

يقولون إنّا نحن المسلمون، ويعملون على رغم وصايا الإسلام ولا
می گویند کہ مامسلمان ہستیم۔ و برعکس وصیتہائے اسلام عمل مے کنند و
يخافون. يداومون على السِيَر التى تُباينُ الورع والتقاة، و
نمی ترسند۔ براں سیرتہا مداومت می کنند کہ مخالف تقویٰ وپرہیز گاری ہستند۔ و
لا يبالون الصوم ولا يقربون الصلوٰة .لا يأخذون سبل العدل عند
حاضرمسجدہا نمی شوند و نماز را قریب نمی آیند۔بروقت دیدن لغزشہائے مردم
رؤية عثرات الناس، ولا يحزُمون عند تطلُّب المَثالب و
راہ عدل نہ می گیرند۔وبرجستن عیب ہاہمہ زورخودمی افگنند ودروقت عیب جوئی طریق احتیاط نگاہ نمی ورزند
يتّكئون على السُّعاة الذين هم كالخنّاس .وكثير منهم ينفدون
و بر بدگویاں تکیہ می کنند کہ ہمچو شیطان اند۔و بسیارے ازیشاں مال ہائے
أموال الرعايا فى الشهوات، ويأخذون بالظلم ثم ينفقونها
فراہم آمدہ از رعیت را درشہوات خرچ میکنند۔وبظلم مے گیرند باز در جاہائے بدی
فى مواضع الهَنات .ولا يراعون مواقعَ البِرّ ويتمايلون على
خرچ مے نمایند۔ و محل نیکی را رعایت نمی کنند و بر اسراف
الإسراف، وما تراهم إلا فى مواضع اللعب واللهو لا على سُرر
زورمے دہند۔ و ایشاں را نخواہی دید مگر بر در مکان ہائے لہوولعب نہ بر تخت ہائے
الإنصاف .ولا شك أن سيئات الملوكِ ملوكُ السيئات
انصاف۔پس ہیچ شک نیست کہ بدی بادشاہاں بادشاہ بدی ہاست
لِما يبلغ أثرها إلى العجائز والأيتام والصالحين والصالحات.
چراکہ اثرِآں بدی ہا تا بیوہ زنان ویتیمان ونیک مردان ونیک زناں مے رسد
﴿۷۷﴾ وكم من رجال يخمُلون بظلمهم بعد النباهة، ويُزدَرون
وبسیار مردم اند کہ بباعث ظلم ایشاں پس از ناموری وبزرگی گمنام می شوند بوجہ رد کردن ایشاں

لِـرَدِّهـم بـعـد الـوجـاهة .وتـراهـم يـضيّـقـون عـلى الـنّـاس سبيل
بعد ازوجاہت حقیر شمردہ می شوند۔وبرمردم راہ ملاقات بدربانان تنگ ے کنند۔
لـقـائهـم بـالبـوّابيـن، فيـجـد إلـى السِّـعـاية طـريـقـا كثيـرٌ مـن
پس غمازاں موقع غمازی ے یابند۔
السـاعيـن، ويـأتـون أبـوابهـم ويـدّعـون ثبـوتـا وتـحـقيـقًـا، ليـطـلُبـوا
و بر در او شان آں غمازاں ے آیندوے گویند کہ ما فلاں امر را ثبوت رسانیدیم تا کاروبار
لشَـمْـلٍ غـريـبٍ تـفـريـقًـا .ويـخـتـلـقـون أضـاليـل ويـلـفّـقـون أبـاطيـل
وسلسلہ مظلومی را برہم زنند۔وسخنانے دور از راستی می تراشند وامور باطلہ راباہم پیوند می دہند
فيُـجـهِـزون بهـا الـضـعـفـاءَ الـمـجـروحيـن، ويـؤلـمـون الـمـتـألّـمـيـن.و
پس بداں افتراہا مردمان ضعیف خستہ حال راے کشند و دردمنداں را درد ے رسانند
يـعـقّـبـون الأزواجَ عـلـى أزواج، ولا يـراعـون حـقـوقهـن ويـذبـحـونهـن
و زن ہا بر زن ہا ے کنند۔ و رعایت حقوق شاں نہ می کنند و ہمچو میش ہا
كـنِعاج .لا يـنـظـرون إلـى البـلاد كيف خـربـتْ وتشـعّـثـتْ، وإلى الرعـايـا
ذبح می نمایند۔سوئے ملک نمی بینند کہ چگونہ خراب شد وپراگندہ شد ونمی بینند سوئے رعایا
كيف تـعـكّـسـتْ وتـعـلّـثـتْ، وإلـى الأجـنـاد كيف نـصَـبـتْ ووصَـبـتْ
چساں برجائے خود خشک شدندوامرشاں مختلط گردید۔وسوئے لشکر ہا کہ چگونہ دررنج وتکلیف اند
وإلـى الـجـيـاد كيف عـطـلَـتْ وعـطِـبـتْ .ولا يتـركـون درهـمـا مـمّـا
وسوئے گردنہا چگونہ معطل شدند و در رنج افتادند۔و نمی گذارند یک درہم ازاں مال
وظّـفـوا عـلـى ضِـيـاع الـرعيّـةِ ولـو هـلـكـتْ دوابّهـم وضـاعـت ﴿۷۸﴾
کہ برآب و زمین رعیت مقرر کردہ اند و اگرچہ مویشی ایشاں مردہ باشند و زراعتہا
زروعهـم مـن الآفـات السّـمـاوية أو الأرضية، ويـعـاقـبـون لـلـخـراج
ضائع شدہ باشند از آفاتِ سماوی یاارضی۔ و در شکنجہ می کشند برائے خراج

ولـو لـم يتـعهّـد الأرضَ الـعِهــادُ، وأمـحَـلَ الـمُـلكُ وذابـت مـن
و اگرچہ بروقت باراں نباریدہ باشد۔و اگرچہ خشک سال عام بودہ باشد و جگرہا
الـجـوع الأكبــادُ، ولـو أعـوزَت الـعُـلـوفـات، وعـزَّت الأقـوات.و
ازگرسنگی گداز شدہ باشند۔و اگرچہ چارۂ مواشی نایاب گردیدہ باشد قوت مردم عزیز الوجود گردیدہ
لا يبـالـون حتـى تهلِك الـرعـايـا أو تـلـفَظهم أرضٌ إلى أرض لشدائد
و ہیچ پروا نمی دارند تابدیں نوبت رعیت مے میرد۔یاازز مینے سوئے زمینے افگندہ می شود برائے
امتـراءِ الـمِيـرة، و يتيهون مع صبيانهم سائلين على ضعفٍ
سختی ہائے حاصل کردن رزق۔وبدرہا مع بچگان خود سوال کنندگان مے گردند باوجود ضعف
مـن الـمريرة، و لا يملكون فتيلا و لا يجدون إليه سبيلا.
وناتوانی ازقوت نفس ومالک نمی باشند خستہ خرمارا۔و نہ بداں راہ مے یابند۔
لا يـبـقــى لهــم متــا ع ليستـظهــروا بــه عـلـى الأيــام، ولا ضِيــا ع
باقی نہ مے ماندایشاں رامتاعے تابداں برروزہائے گردش خود مددجویند و نہ زمین باقی ماند
لِـمــا يـنهَبــه سَـنَةُ جَـمـادٍ وجـوعٌ صـائـلٌ كـالـضِـرغـام، وعـدمُ الـرِّيف
چراکہ سال بے باراں او را غارت میکند و گرسنگی ہمچوشیر حملہ میکند۔ونیز زمین بے کشت مے باشد
ومـنْـعُ بيـعِ الأرض مِـن الـحـكّـام .وتشتــدّ البـليّة حتـى تُسـقِـط
علاوہ براں ازفروختن زمین ممانعت می کنند۔وبلا بدرجہ غایت سخت می گردد تا بحدے کہ زنان
الـنسـاءُ الْأَجِـنّةَ، ويُعـوِل الأبـنـاءُ ولا يـجـدون الـمِيـرة .ومع ذالك
بچگان را می افگنند۔ و فرزندان فریاد مے کنند و رزق نمے یابند۔وبایں ہمہ
يستَقْـريهـم الشـرطيّون لـخـرا جِ الـمَـلِكِ و يـأخـذونهم أخذةً رابية.
ایشاں را سپاہیاں خراج گیر تلاش می کنند ومی گیرند ایشاں را سخت گرفتنی۔
ويـعـــاقـبــون ويــقــولـون أيـن تـفـرّون وعـلـيـكـم هـذه بـاقية.
و درشکنجہ مے کشند ومیگویند کجا مے گریزید و برشما ایں قدر روپیہ باقی است۔

﴿۷۹﴾

فیبکون ویقولون یا لیت المَنیّة کانت القاضیة .و
پس ایں بیچارگان گریہ می کنند و می گویند کاش امروز موت فیصلہ ایں زندگی ما کردے۔و فریاد
لا یسمعون زفیرهم ولو ألقوا معاذیرهم .هذه عِیشة رعایاهم
ایشاں نمے شنوند۔اگرچہ از ہر گونہ عذرہا کنند۔ایں زندگی رعیت ایشاں
وهم علی الأرائک یضحکون، ویشربون الخمر ویتمَرُمرون.
وایشاں بر تختہا مے خندند۔ و شراب مے نوشند و از خوشی مے جنبند
وبالجواری یلعبون، وفی اللیالی یزنون، وفی النُّهُر یظلمون.
و با زنان بازی مے کنند۔ و در شب ہا بدفعلی می کنند۔ و در روزہا ظلم مے کنند
وإذا جاء هم أحدٌ من الذین أصابتهم مصیبة وأخذتهم
و اگر یکے از آناں نزد ایشاں بیاید کہ مصیبت زدہ و حوادث رسیدہ اند
داهیة فیشتمون ویدُعّون، وإذا عرض علیهم قصّة مصیبتهم
پس دشنام مے دہند و دفع کنند۔وچوں قصہ مصیبت خود را بہ تضرع
تضرّعًا وآدابًا، فیُعرِضون ساکتین ولا یردّون علیهم جوابًا و
و ادب عرض میکنند پس خاموش مے مانند و جواب شاں نہ مے دہند۔و
لا یعبأون بمقالهم، ولا یبالون تضرُّعهم وما نزل لهم من
ہیچ پروائے گفتگوئے شاں نمی کنند و نہ پروائے تضرع و مصیبت شاں مے نمایند۔
أهوالهم .ولم یزل أمرُ الظلم یزداد، والنفوس تُصاد، حتی
و ہم چنیں ظلم زیادہ مے گردد۔ و جان ہا شکار مے شوند۔ تا آنکہ
یبور الرعایا وتخرب البلاد .وإنهم من ملوک المسلمین.
ہلاک میشود رعیت و خراب میشوند شہرہا۔ و ایشاں از بادشاہانِ اسلام اند۔
ولا نقصّ علیکم قصة الآخرین.فندعوک یا قدرَ السماء.
وقصہ دیگراں بر تو نمے خوانیم۔پس اے تقدیر آسمان ترا می خوانیم

﴿۸۰﴾

أین أنت من هذه الأمراء ؟ الرعایا یُصلِحون الأرض بشِقّ الأنفس
ازیں امیراں کجا دور می مانی۔مردم رعیت زمین را بصد مشقت قابل زراعت
للزراعة والغراسة، وإذا استُخرجتْ فیکتبون الخراج علیهم
و نصب درختاں می کنند۔وچوں قابل زراعت شد پس ایں امرا برو خراج خود مقرر
ولا یؤدّون شرائط السیاسة .ومن المعلوم أن الرعیّة تؤدّی
میکنند بغیر اینکه شرائط رعیت بجا آرند۔و ایں معلوم است کہ رعیت خراج حاکمان
الخراج إلی الوُلاة، لکونهم من الحُماة، وإذا فاتتْ شرائط
ازیں وجہ مے دہد کہ ایشاں حامیان و حافظان ایشاں ہستند۔پس چوں شرائط حمایت
التعهد والتکفّل والحمایة، فزال الحق کأن الرعایا خرجتْ
و ذمہ داری و نگہبانی محفوظ نماند۔پس حق زائل شد گویا مردم رعیت دریں
من تلک الولایة، بل الخراج ما بقی خراجًا الذی یوظَّف علی
ولایت نماندند۔ بلکہ دریں صورت آں خراج نماند کہ بر مردم زمینداراں مقرر
الفلّاحین، وصار کالجزیة التی تُضرَب علی رقاب أهل الذمّة
کردہ میشود۔وہمچو آں جزیہ شد کہ برگردن ہائے اہل ذمہ مقرر کردہ مے شود۔
المغلوبین.فالحاصل أنهم یأخذون خراجهم إن أصاب المطرُ
پس حاصل ایں است کہ او شاں خراج خود از زمینداراں مے گیرند اگر بارش شود
أرضَ الفلّاحین أو لم یُصبْ، وهذا عدلُهم فانظرْ واعجَبْ.
یا نہ شود۔ و ایں عدل ایشاں است پس بہ بیں و تعجب کن
وکذالک لهم عادات أخریٰ لا یمکن شرحُها، ولا یُوسَی جرحُها.
وہم چنیں ایشاں عادت ہائے دیگر نیز دارند کہ شرح آں ممکن نیست۔و نہ زخم آنہا قابل علاج
﴿۸۱﴾ تمرّ لیالیهم بالخمر والزَّمْر، ونُهُرُهم فی النَرْد والقَمْر. و
شب ہائے او شاں در خمر و مزمار زدن می رود۔ و روز ہائے شاں در نرد و قمار می گذرد و

مـع ذالک یتـمـنّـی کـل منهـم أن یکـون مَهیبًـا فی أعیـن الـنـاس .و
باوجود ایں ہر یکے از ایشاں آرزو می دارد کہ در چشم مردم با ہیبت باشد۔ و
مـظـفَّـرًا عـنـد البأس .وتـجـدهـم عـظـيـمـة الـنَّهـمـة فـی الشهـوات الدنیـا
در وقتہائے جنگ مظفر ومنصور بود۔و تو ایشاں را درشہواتِ دنیا ولذت ہائے آں شدید الحرص
ولـذّاتهـا، ومستـغـرقيـن فـی مـلاهيهـا وجهـلا تهـا .لا یـفـارقـون
خواہی یافت۔و در لہو لعبِ دنیا و کارہائے جہالت آں غرق خواہی دید۔ از جام ہائے
کـأس الـصهبـاء ، ولا أدنـاس الـنـدمـاء .لا یُـطیـقـون أن یسـمـعـوا
شراب جدا نمی شوند واز ناپاکی صحبت ہم نشیناں و ہم کاسہ شراب دوری و احتراز نمی کنند۔طاقت
نـصـيـحـة أو يـحـتـمـلـوا من الـوعـظ كـلـمـة فـيـأخـذهـم عـزّة.و
نمی دارند کہ نصیحتے را بشنوندیا برداشت یک کلمہ وعظ کنند۔پس خیال بزرگی خود ایشاں را می گیرد و
یتوغّرون غضبًا و غيرة و يكون أكرمَ الناس عليهم مَن
سینہ شاں از غضب و غیرت پر می گردد۔و بزرگ تر نزد ایشاں کسے است کہ
زیّـن لهـم حـالَهـم وحـمِـدهـم وأعـمـالهـم. یـجـدون الإمـارة والـدولة
حالات بد ایشاں را نزد شاں نیک نماید وتعریف ایشاں وکارہائے ایشاں کند۔فرمانروائی دولت را
فـی حـداثة السـنّ وعـنـفـوان الشبـاب، فیـجُـرّهـم أهـواؤهـم و
در اوائل جوانی خود می یابند۔ پس خواہش ہائے نفسانی شاں و دوستان
نـدمـاؤهـم إلـی طـرق التبـاب .لا یـکـون لهـم معـرفة بتـدبیـر الـنـاس
ہم پیالہ شاں ایشاں را سوئے راہ ہلاکت می کشند۔نمی باشد ایشاں را معرفت وتدبیر مردم ونہ ایں عقل
وضبـط أمـورهـم، ولا یـطّـلـعـون عـلـی ضـمـائـرهـم ومستـورهـم.
کہ چساں امور رعیت منضبط می باید کرد وبرخیالات پوشیدہ شاں اطلاع نمی دارند
ولا یُـعـطَـی لهـم دهـاءٌ یُـحـفَـظ بـه اقتـصـادٌ وتـوسّـط واعتـدال.
و آں عقل ایشاں را نمی دہند کہ بداں طریق اعتدال را رعایت کردہ باشند۔

﴿۸۲﴾

فيُسرِفون وتكون ذخائر الدنيا وخزائنها عليهم وبال. وإنْ أصابهم
پس اسراف می کنند و ذخیرہ ہائے دنیا و مالہا بر ایشاں وبال مے گردد۔ و اگر ایشاں را
غمّ فلا يكون لهم صبر واستقلال، وربما يذهبون إلى نَهابِرَ
غمے رسد پس صبر و استقلال از دست می دہند۔ وبسا اوقات دیدہ و دانستہ درہلاکتہائے
بأقدامهم فيحلّ عليهم غضب اللّٰه ويأتي زوال. لا يرضَون
افتند پس غضب الٰہی بر ایشاں نازل مے شود۔ و زوال مے آید۔ از دانشمندے
عن نِحْريرٍ أتقنَ أمور السلطنة، ويتّخذون الرَّعاع أخدانًا
راضی نہ مے شوند کہ امور سلطنت را بہ ضبط آوردہ است۔ و ہمچو زنان مردم کمینہ را دوست
كالنّسوة، فيكون آخر أمرهم الانتحار، أو الجنون أو الفضيحة
مے گیرند۔ پس آخر امرِ ایشاں خود کشی مے باشد یا جنون یا رسوائی
والتبار. لا يُعطَون فراسة صحيحة، ولا كالعقلاء قريحة.
و تباہی ایشاں را فراستِ صحیحہ نہ مے دہند و نہ طبیعتے ہمچو دانشمنداں
وتعلَمُ أن من شرائط الوالي ذي المعالي، أن يُعطى له من
و مے دانی کہ از شرائط فرمانروا این است کہ دماغ او بلند باشد۔
دماغ عالي، وعقل يبلغ إلى الأعماق والحوالي، ونور يحيط
و او عقلے دارد کہ تاعمیق در عمیق و گردا گرد برسد۔ و نورے دارد کہ
الأسافل والأعالي، وأن يعرِف ضميرَ المتكلّم، ويفرّق بين
احاطہ اسفل و اعلیٰ کند۔ و اینکہ نیت پوشیدہ کلام کنندہ را بشناسد و درمتکلف و
المتكلّف والمتألّم، ويكون على بصيرة كأنه نُوجِيَ بذات
دردمنداں حقیقی فرق تواند کرد۔ و او را چناں بصیرت دادہ باشند کہ گویا او را از راز دل
الصدور، أو تكهّنَ بما كان من السرّ المستور. ومن شرائط ﴿۸۳﴾
آگہی دادہ شد یا بکہانت دانست آنچہ راز پوشیدہ بود۔ و از شرطہائے

الإمارة أن يفرّق الأمير بين الورَم و الوَثارة، وأن يفهم دقائق
فرماں روائی ایں است کہ فرق کند امیر در آماس و فربہ شدن بکثرت پیہ و باریکی ہائے
الأمور السياسية و يفُوقَ رأيُه آراءَ جميع أركان الوزارة.
امور رعیت پروری بفہمد۔و بر رائے ہمہ وزیراں رائے او غالب باشد۔
وأن يعظُم رعبُه و تُنفَّذ أحكامُه بالإشارة، وأن يقدر
و رعب او عظیم باشد و بیک اشارہ احکام او نافذ شوند۔و اینکہ قادر بود
على ضبط الأمور والأخذ فيها بالثقة، وأن يؤدّيها بالتروّى
بر ضبط امور و باعتقاد تمام کارہائے سلطنت تواند کرد و اینکہ امور سیاسیہ راچناں ادا کند
والمَضاء فيها على وجه البصيرة الصادقة، وأن تكون له أنوارُ
کہ اندروں آں بخزد و درآنہا بوجہ بصیرت فرو رود و اینکہ ہمچو خضر نورہائے دانش
دراية القلب كالخِضَر عند اعتياص المسير، وعند القَحُم
دل او در راہ ہائے پیچیدہ و در وقت داخل شدن
فى السبل الخوفة من دقائق التدابير. ولٰكن كيف يدركون
درراہ ہائے خطرناک ازقسم تدبیر ہائے باریک یاور او باشند۔مگر ایں مردم چگونہ ایں مقام را بیابند۔
هذا المقام، ولا يخافون ربَّهم العلّام، ولا يتكلّمون بوجه طليق
و ایشاں از خدائے دانندہ غیب نمی ترسند۔ و بہ روئے کشادہ گفتگو نمی کنند
ولا ينطقون إلا بعبسٍ ولسان ذليق؟ فلذالك يلتبس عليهم
کلام نمے کنند مگر چیں برجبیں و بہ زبان تیز۔پس ازبہر ہمیں رازِ مردم برایشاں
سرُّ الناس، ولا يطيقون أن يزِنوا الناسَ وَزْنَ القسطاس.
پوشیدہ می ماند۔و نمی توانند کہ ہمچو وزن ترازو مردم را وزن کنند۔
فيتوغّرون غضبًا على من يستحقّ الرحمَ ويرحمون مَن هو
پس پُرمیشود سینہ شاں ازغضب برکسے کہ مورد رحم است و رحم مے کنند برکسے کہ

﴿۸۴﴾

كـالـخنّـاس. يُـودِعـون الـمستـحقّيـن لهبًـا، ويُـعطُـون البطّـالين ذهبًـا.
ہمچوشیطان است۔می سپارند اہل استحقاق را گرمی آتش و بے کاراں وبدروشان را زر می دہند۔
يـحـارب الـلّٰـه قـلـوبُهـم ويسُـرّ الشيـاطينَ ذنوبُهم .والـذيـن يُتَخَيّـرون
جنگ می کنند باخداتعالیٰ دلہائے شاں وخوش می کنند شیطان ہارا گناہ ہائے شاں وآناں کہ درحالت کودکی شاں
لتـأديبهـم وتهـذيبهـم فـي عهـد الـصبـا، فهـم يـرغّبـونهـم فـي الـخـمـر
برائے تادیب وتہذیب ایشاں منتخب می شوند۔پس ایشاں برائے شراب ومزامیر ایشاں را
والـزَّمُـر وعـلـى مـنـادمةٍ عـلـى الـرُبٰى .ويستَـقْـرون حِيَلًا لـذالك
رغبت می دہند کہ تا بر بلندی کوہ و پشتہ ہا باہم شراب بنوشند۔وبرائے ایں کار در وقت
فـي أوقـات الـمـطـر وعـنـد هـزيـزِ نسيـم الـصبـا .فيَتَـوَتَّـحـون مـن
بارش و وزیدن نسیم صبا حیلہ ہا مے جویند۔ پس اندک اندک از شراب
الشـراب فـي بـعـض الأوقـات، ثـم يـزيـدون ويـداومـون ويُـنشَّـأون
دربعض اوقات می نوشند۔ باز زیادہ مے شوند وبراں ہمیشگی می کنند و درہمیں عادات
فـي مثـل هـذه الـعـادات، ويـقـولـون هـل مـن مـزيـد عـنـد المنـادَمـات.
نشوونما مے یابند۔ و درمجلسہائے شراب میگویند کہ اگر زیادہ است آں ہم بیارید
ويـحـفـدون إلـى استيـفـاء اللّذّات .وكـذالـك يسـوِّدون كتـاب أعـمـالهـم
و سوئے کامل کردن لذات مے شتابند۔وہم چنیں نامہ اعمال خود را سیاہ می کنند
قبـل أن يـخـضَـرَّ إزارُهـم، ويَبـقُـل عِـذارُهم .ويتـعـوّدونـه يـومًـا فيـومًـا.
قبل اینکہ سیاہ شود پاجامہ ایشاں یعنی موئے زہار برآیند وسبز گردد بروت ایشاں۔وہرروز عادت خمر مے کنند۔
ولا يبـالـون لـعـنًـا ولا لـومًـا .ويـزعـمـون أن الـخـمـر يـقـوّي أبـدانهـم
وازلعن کسے پروا ندارند۔وگمان مے کنند کہ شراب بدن ہائے ایشاں را تقویت می بخشد
ويـوقـظ ثـعـبـانهـم، ويُـغـرِي عـلـى البـغـايـا شيـطـانَهـم .ويـظـنـون
وماراایشاں را بیدار میکند۔ و شیطان ایشاں را بر زنان فاسقہ می انگیزد۔ و گمان مے کنند

أن الخمر تحُطُّ عنهم ثِقل الهموم، وتضع عنهم عِباءَ الغموم.
کہ شراب از ایشاں بار غمہا دور می‌کند۔ و بارگراں غمہارا از سرشاں فرو مے آرد

ویقولون إنّها تفرّح البال، وتُزيل اللغوب والاضمحلال.
ومیگویند کہ شراب دل را قوت می دہد۔ و ماندگی و نیستی را دور مے کند۔

وإذا شربوا فيَهْذُون طول النهار، ويصرّون على من لم
وچوں نوشیدند پس ہمہ روز بیہودہ گوئی مے کنند۔ و ہر کہ گاہے نہ نوشیدہ است

يُذق من الأحباب والأنصار، ويقدّمون إليهم كأسًا بأيديهم
از دوستاں ومددگاراں برو اصرار مے کنند کہ اوہم بنوشد و پیالہائے شراب بدست خود

ويسقون بالإصرار، فيشربون ما أُحضرَ كراهةً أو بالانقياد.
پیش مے آرند وبہ اصرار مے نوشانند۔پس می نوشند ہر چہ حاضر کردہ باشد بکراہت یا باطاعت

ثم يتعوّدونها فتدور الكأس كلّ ليل حتى يسقطوا كالجَراد.
بازعادت میکنند او را و ہر شب دور شراب میشود تا بوقتے کہ ہمچو ملخ می افتند۔

ويجعلون النهارَ للزينة واللباس، والليلَ للكأس .وقد
و روز را برائے زینت و لباس خاص مے کنند وشب را برائے خوردن شراب و گاہے

تجتمع إليهم في بعض لياليهم بغايا السوق، ويُكْرَمْن
دربعض شب زنان بازاری مے آیند۔ پس باعزت نشانیدہ می شوند

ويُعْظَمْن وتُقدَّم إليهن كؤوسٌ من الغَبوق .فلا يزالون
و تواضع می‌کنند ایشاں را بشراب شب انگاہی۔پس ہمیشہ

يتعاطَون الأقداح، ولا يفارقون الراح، ويُظهِرون بالقهقهة
جام شراب مے نوشند۔و جدا نمے شوند شراب را۔و بقہقہہ خوشی خود ظاہر مے کنند

المِراحَ، ويتذاكرون في مدح الملاهي وأنواع اللّذّات، فقد
و باہم ذکر مے کنند در مدح اسباب لہو و انواع لذات۔پس گاہے

﴿۸۶﴾

يـجـرى الـكـلام فی ألـطفِ نـوع الـخـمـر وقـد يـدور الـقـول فـی مـدح
کلام در لطیف ترقسم شراب جاری میشود وگاہے سخن در وصف زنان سرودگویاں باہم

الـمـغـنِّيـات .ويـقـول أحـدٌ :إنـی آليـتُ أن لا أتـزوج إلا هـذه
میکنند۔ ویکے ازایشاں میگوید کہ من سوگندخوردہ ام کہ ہمیں زن فاحشہ را بنکاح در آرم۔

البَـغِـیَّ، ويـقـول الآخـر :إنْ فُـزتَ فـقـد وجـدتَ الـكـوكـب الـدُرِّیّ
و دیگرے میگوید کہ اگر دریں کامیاب شدی پس ستارۂ درخشاں رابدست آوردی

ويتـزوّجـون الـبـغـايـا فيسـرى سِيَـرُهـنّ فـی وُلْـدِهـنّ، ويـصـدر
ودرنکاح خودمے آرند زنان بازاری را۔ پس سیرت آں زناں در بچہ ہائے شاں سرایت می کند۔ وطبعاً

منهم الرزائل طبعًا لا من الإرادة، و لا يوجد فيهم كأمّهاتهم
کمینگی ہا از ایشاں صادر میشوند نہ ارادتاً۔ و ہمچو مادرہائے شاں در اوشاں خلق نیکویافتہ

خُلقٌ حسنٌ و لا رائحةٌ من العفّة والزهادة. نعمْ يوجد
نمے شود و نہ بوئے از عفت و زہادت۔ ہاں ہمچو زنان بازاری

كالبغايا نوعٌ من الجَلادة ، مع القرائح الوقّادة ، و حُبِّ
قسمے ازچالاکی در ایشاں یافتہ مے شود۔ باطبیعت ہائے تیز و خواہش

الزينة و هوى السَيدودة و السيادة، فيتكبّرون و يهلكون
زینت و سرداری۔ پس تکبر می کنند و ہلاک می شوند

وقلَّ أن يُختَم لهم بالسعادة. و يبرُز أكثرهم على عادة
و کمترمے افتد کہ خاتمہ او شاں بر سعادت گردد۔ و اکثر ایشاں بہ عادت

الغـمّـازين والـنـمّـامين، وكـالـجـوارى الـزانيـات مُعجَبين متوغّرين
غمازاں و نماماں ظاہر مےشوند۔ و ہمچو دختران زانیہ عادت خودبینی وخشم

مستشيـطين، وبـالـكبـر رقّـاصين .لا يـوجـد فـی بـطـونهـم إلّا
و اشتعال دارند۔ و از کبر مے جہند۔ یافتہ نمی شود در دلہائے شاں مگر

﴿۸۷﴾

صديد البخل والغِلّ والعناد، ولا يرضون إلا بالتفرقة والفساد
ریم بخل و کینہ و عناد۔و راضی نہ می شوند مگر بتفرقہ و فساد

لا يصنعون بعباد اللّٰه إلّا شرًّا، ولا يُضمِرون إلّا ضرًّا يتباهَون
نمی کنند بابندگان خدا مگر شرارت و در دل نمی دارند مگر بدی را۔فخر می کنند

بفوز الدنيا الدنيّة، مع دعاوى الرهبانية. يعادون الصدق
بمرادیابی دنیائے ناکارہ۔باوجود دعویٰ ہائے قطع تعلق از دنیا۔دشمن میدارند۔صدق را

وبنِيه، ويَلحَقون بمن يناويه. يُنبَّهون على خطئهم، ثم
و اہل آنرا۔و می پیوندند بکسانے کہ دشمن می دارند صدق را۔متنبہ کردہ میشوند بہ خطائے ایشاں باز

لا يندمون على بادرة إزرائهم. ومَن تصدّى لاستبراء زَنْدِهم.
پشیمان نمی شوند برشتابی نکوہیدن خود۔وہرکہ برائے بر آوردن آتش چقماق شاں پیش آید

واستشفافِ فِرنْدِهم، فلا يجدهم إلا سقَطًا خاليًا من
وبتامّل نگریستن خواہد درجوہر شمشیر شاں۔پس ایشاں را از خیر دنیا و آخرت خالی خواہد یافت۔

خير الدنيا والآخرة، ومِن أَوتَحِ الناس ومِن أسارى الخنّاس، ومن
و از حقیر تر مردم و از قیدیان شیطان و از

الفئة المفسدة. وكيف كان على رشد مَن خرج من رحم الزانية.
گروہ فساد کنندگان باشد۔ و چگونہ کسے رشید باشد کہ ولدالزنا است

فلا شكّ أن البغايا قد خرّبن بلداننا، وأضللن شبّاننا، و
پس ہیچ شک نیست کہ زنان فاحشہ ملک ما را خراب کردہ اند۔و جوانان ما را گمراہ کردہ۔و

بهن وبوُلْدِهن حَقَّ قولُ نبيِّنا المصطفٰى كما تعلم وترى.
بہ ایں زنان و بہ اولادِ شاں منطوق حدیث نبوی بظہور آمدہ چنانکہ می بینی و مے دانی

﴿۸۸﴾

وصدَق ما قال سيّدُنا ونبيُّنا في علامات آخر الزّمان.
و راست شد آنچہ گفت سیدنا و پیغمبر ما در علامات آخری زمانہ ۔

فإن نطفة البغايا قد خامرَ أكثرَ وُلْدٍ وتُمْلَأُ منه أكثرُ البلدان، وما
چراکہ نطفہ زنان بازاری باکثر بچگان مخلوط شدہ۔ و ایں زنان بازاری
نقَصنَ بل يزددن كَمًّا وكَيفًا خُبثًا وضرًّا، وكلّ يوم
کم نشدہ اند بلکہ ازروئے کیف وکم و خبث ضرر در زیادت اند۔وہرروزحال شاں
هلمّ جرًّا .وهذا ما قدّر اللّٰه لهذا الزمان وأتاح
سوئے کثرت و شدت منجر است۔وایں آں امر است کہ خداتعالیٰ برائے ایں زمانہ مقدر کردہ است۔
وطوبٰى لمن أعرض عنهن وراح .وويل للذين تمايلوا
وخوش قسمت کسے کہ ازیں زناں اعراض کرد و رفت۔پس واویلا براں کساں کہ برمرغوبات شہوت
على رغائب الشهوة، ومالوا إلى هذه الفئة الفاسقة، بدون
خود را افگندہ۔و سوئے ایں فرقہ فاسقہ میل کردہ و سوئے انجام کار نظر نہ کردہ
نظر إلى العاقبة .يموتون لاستيفاء اللّذّة، ويتلُون تِلْوَ البغايا
برائے حظ کامل لذت مے میرند۔ و پس زنان فاسقہ
كسكارى الحانة، وينهضون على أثرهن كجدايا الظَبْية و
ہمچومستان شراب خانہ می روند۔وپس ایشاں برمے خیزند ہمچو بچگان آہو مادہ پس آہو مادہ ہمچو
أَجُرِيةِ الكلبة، ويدورون بهن كما يَدُرْنَ في أهواء
بچگان سگ مادہ پس سگ مادہ و بنحویکہ ایں زنان گردش میکنند درخواہش ہائے
النفس الأمّارة، وقد سمّاهن رسولنا صلى اللّٰه عليه وسلم
نفس امارہ۔وجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام ایں زناں ظبیۃ الدجال
ظَبية الدجّال، وقال قد قُدّر خروجُهن قُدّامةَ هذا المحتال.
نہادہ است ، و فرمودہ است کہ خداتعالیٰ مقدر فرمودہ است ایں زنان فاسقہ ہمچو آہو مادہ
ليُنذِرنَ بظهوره كدلالةِ كثرة الفأر على الطاعون الأَكّال.
خودرا آرایندہ پیش از دجال ظہور خواہند کرد۔وہمچو کثرت موشاں کہ برطاعون دلالت مے کند

﴿۸۹﴾

والسرّ فيه أن البغايا حزبٌ نجِسٌ في الحقيقة، ويُظهِرن على

و راز دریں این است کہ زنان فاحشہ درحقیقت پلید اند۔و بر مردم پاکی

الناس طهارتهن ونظافتهن بأنواع الزينة والألبسة والتهاب

و نظافت خود را بزینت و لباس و سرخی رخسار

الخدّ والنعومة .وهذه دجلٌ منهن كالدجّال وشابَهْنَه بأتمّ

ونازکی مے نمایند۔و ایں دجل ایشاں است ہمچو دجال و ایں زنان بدجّال

المشابهة، فجُعلن كإرهاص له علامةً لهذه المماثلة .ثم إن

مشابہت تام دارند پس دجال را بطور پیش خیمہ قرار دادہ شدند بوجہ ایں مماثلت کہ

الدجّال ليست أفعالُه كالرجال، بل يستُر وجهه الكاذب

درمیان است۔بازایں ہم سِر است کہ کارہائے دجال ہمچو مرداں نیست بلکہ دجال ہمچو زنان روئے دروغ خود را

كالنساء ويُرِى نفسَه كالصادقين لصيد الجهّال، ويُخفي

مے پوشد وہمچو صادقان برائے شکارِ جاہلاں خویشتن رامی نماید و فریب ہائے خود را

مكائده كقَحْبةٍ يُخفِي شَيبَها بالادّهان والخضاب وأنواع

ہمچوآں زن پوشیدہ می دارد کہ پیرانہ سالی خود را بمالش دہن و خضاب وغیرہ اعمال می پوشد۔

الأعمال. ففي هذه إشارة إلى أن للدجّال و البغايا لَسيرةً

و دریں مثال اشارت است کہ زنان فاحشہ و دجال را

واحدة و هذه الفرقتان تشابهان في الحيل و الأفعال. و

در حیلہ جوئی و کارسازی مشابہت مے دارند۔ و نیز

تماثلان في الافتعال وجذب القلوب بلين المقال .وترى

بہ دروغ گوئی وبہتان تراشی وکشیدن دلہا بہ نرم گفتگو مشابہت شاں باہم واقع است۔و می بینی

بعض البغايا العجائز تُظهِر وجهَها بالتدهينات والتسويلات

بعض پیرہ زنان فاحشہ را کہ می نمایند روئے خود را بہ روغن مالیدن و خود را آراستن

﴿۹۰﴾ والتزيينات كالشبّان، فيحسب الجاهلُ وجهَها الدميمَ كالبدر
وزینت دادن ہمچو جواناں۔پس نادانے روئے زشت او را ہمچو ماہ تاباں مے انگارد۔
فی اللمعان .فكلّ ما تفعل البغيُّ بالمكيدة، وترِی جَلادتَه
پس آں ہمہ کارہا کہ زن فاحشہ بمکرو فریب و ہمچو آہو مادہ چالاکی
كالظبية، كذالک يفعل الدجّال ويُظهِر زينةَ التقوى و
و سبکی خود مےنماید۔ ہمچنیں دجال زینت تقویٰ و عفت ظاہر مےکند۔
العفّة فی بطنه يغلی الرحيقُ، والوجهُ كأنه الصِدّيق.
و درشکم او شراب جوش مے زند۔و رو چناں مے نماید کہ گویا مردے است راستباز
و يحجُب طوائفَ الأَنام، بزينةِ تملُّقِ اللسان و إراءة
و می پوشد و نابینا میکند طوائف انام را بچرب زبانی و نمودن تواضع
التواضع فی الكلام .فقد وقع هذه وهذا كالمرايا المتقابلة
در کلام۔ پس زنان فاحشہ و دجال ہمچو آئینہ ہائے باہم مقابل اند
و فی هذا إشارة أخرى من الحضرة النبوية، و هی أن
و دریں اشارتے دیگر نیز است از درگاہ نبوت۔کہ چوں
سيئة إذا كثرتْ وكملتْ وطغتْ وتموّجتْ فهی تُحدِث
یک بدی بکمال مے رسد و زیادہ مے شود و [۱] و موج می زند پس آں بدی
سيئةً أخرى بالخاصيّة، التی تحاكی الأُولٰى فی ألوان الكيفيّة.
کہ دیگررامشابہ اوست پیدامے کند انکہ بدی اول را در رنگہائے کیفیت مشابہ می باشد
وقد جرّبنا غيرَ مرّة أن نساءَ دار إنْ كُنّ بغايا فيكون
و ما بارہا آزمودیم کہ اگر در خانۂ زنانِ آں خانہ فاسقہ باشند پس
﴿۹۱﴾ رجالُها دَيُّوثين دجّالين .وهكذا وُجد تلازُمُهما من
مردان آں خانہ دیوث و دجال مے باشند و ہمچنیں تلازم ایں ہر دو

[۱] مطابق اصل (ناشر)

الأولين إلى الآخرين، ففكّرُ إن كنتَ من العالمين.

از اولین تا آخرین ہمیشہ موجود ماندہ۔ پس اگر عقلمند ہستی دریں فکر کن۔

ثم نرجع إلى ذِكر الملوك☆ والأمراء ، فنقول ما بقى على

باز ما سوئے ذکر ملوک و امرا رجوع مے کنیم۔ پس میگوئیم کہ بر راز امرائے

أمراء هذا الزمان خَتْمٌ ولا حاجة إلى الإزراء ، وإنهم انقسموا

ایں زمانہ ہیچ مہرے نماندہ و ہیچ حاجت عیب گیری نیست۔ و ایشاں در زمانہ ما

في زماننا هذا إلى أقسام، وتَنافَوا في فسق و إجرام، فتجد

بسوئے چند قسم منقسم شدہ اند و در بدکاری و ارتکاب مختلف افتادہ اند۔ پس

بعضَهم مشغوفين بنساء ومُدام، وبعضهم بألوان طعام.

بعض را تو فریفتہ زنان و شراب خواہی یافت بعض را سوئے طعامہائے رنگارنگ۔

وتشاهد بعضهم مفتونين بِرَنّات المَثاني، ومطّلعين إلى

و بعض را فریفتۂ آواز تارہائے چنگ۔ و قصد کنندہ سوئے

﴿۹۲﴾

☆ حاشیہ

هذا ما رأينا في بعض ملوك الإسلام، وأمراءِ هذه الملّة الذين

ایں آں امور اند کہ در بعض ملوک اسلام دیدہ ایم ۔ و نیز در امیران ایں ملت کہ

صاروا كالأنعام. قصّروا همَمَهم على اللذّات. وتركوا حِمى الخلافة

ہمچو چارپایان شدہ اند۔ ہمت خود را بر لذات بستہ اند۔ و گذاشتند مرغزارِ بادشاہی را

كالفلوات. ما بقى شغلُهم مِن دون الاصطباح. ولا ذريعة

ہمچو بیابان۔ شغل ایشاں بجز شراب خوردن ہیچ نماندہ۔ و نہ ذریعہ

راحتهم مِن غير الراح يشربون الكُمَيتَ الشَموسَ إذا حجَب

آرام شاں بجز شراب۔ مے نوشند تند را چوں ابر از ظہور

الشمسَ المَواطرُ، وتراءى السحبُ وسُرّتْ بِشَيْمِها الخواطرُ

باز دارد آفتاب را۔ و ظاہر شوند ابرہا و بدیدن آنہا دلہا مسرور شدند

﴿۹۲﴾

أغـاريـد الـغـوانـي والأغـانـي، ومستهلكين عـلى صـوتِ بَـرَهْـرَهةٍ
آواز ہائے زنان خوبصورت و سرودہا۔ وہلاک شوندگان برآواز زن درخشندہ ازصفائی جلد
مـن الأداني .ومـنهـم الّـذيـن يستـعـذبـون السـفـر الـذی هـو قـطـعةٌ ﴿۹۳﴾
ازکمینہ و کم نژاد زنان۔وبعض ایشاں را سفر خوش مے افتد آں سفر کہ درحقیقت پارہ

وقد فسدتْ بلادهم من أنواع الفتن.ونزلتْ على الرعايا
و ملک شاں از گوناگوں فتنہا تباہ شدہ۔و بر رعیت شاں
ألوان المصائب والمحن.المسالک شاغرة والقبائل متشاجرة
گوناگوں مصیبت ہا و محنت ہانازل شدند۔راہ ہاترسناک اند و قبائل باہم اختلاف دارند
ما كان لأحد أن يسافر في بلادهم بالانفراد.فيُنهَب أو يُقتَل
طاقت کسے نیست کہ درملک شاں تنہا سفر کنند۔پس غارت کردہ میشود یاقتل کردہ میشود
ولا يدركه أحد للإمداد.لا يرون هؤلاء إلى نظامِ حكّام الدولة
وہیچ کس مدد او نتواندکرد۔ایں مردم نمے بینند کہ چگونہ حکام دولت انگریزیہ
البرطانيةوحسنِ صفاتهم ورزانة حَصاتهم.وأساليبِ سياستهم
انتظام کردہ اند وچگونہ بطور ثقہ منشی و آہستگی کارہامی کنندو طریقہ ہائے رعیت پروری شاں
وأعاجيب فراستهم.عالجوا كل عليل وما تركوا مِن داء دخيل
وکارہائے عجیب فراست او شاں۔ ہر بیمار را علاج کردند وہیچ مرض اندرونی را نگذاشتند ۔
يدركون كلَّ مستغيث ومُعْوِلٍ.ويسعون إلى كل مُعضِل.و
تدارک می کنند ہر مستغیث و گریہ کنندہ را۔و سوئے ہرکار مشکل مے دوند۔و
يُسوُّون كلّ أَوَدٍ بأيديهم.ويرحمون كلّ مظلوم بأياديهم. ﴿۹۳﴾
برابر میکنند ہرکجی را بدست خود۔ورحم مے کنند ہرمظلوم را بہ نعمت ہائے خود
يبدؤون بعائدة ثم ينتفعون بفائدة. يُنفِقون في أمور
اول خود بعطیہ آغاز کنند باز فائدہ آں مے بردارند در امور

حاشیہ الحاشیہ

مِن العذاب، ليصطبحُوا بنساء المغرب وينضّروا بهن
ازعذاب است۔ تا بزنان یوروپ شراب خورند و بہ ایشاں چشم ہائے خود

نواظرَهم و يستوفوا مَرَحَ الشباب. فتارةً يُغرّبون و
تازہ کنند و خوشی جوانی را بکمال رسانند۔پس گاہے سوئے یورپ مے روند و

﴿۹۴﴾

السياسة كثيرًا من المال. ثم ترجع إليهم أموالهم في المآل.
آبادی رعیت بسیار مال خرچ می کنند۔ باز آخرکار مال ہائے شاں سوئے شاں باز مے گردند یعنی

يملِكون بغرسِ عودٍ بستانًا وباستمالةِ جَنانِ جنانًا.
فائدہ بردارند۔ملک میشوند بہ نشانیدن شاخ بستان را۔وبخوش کردن دلے باغے را

انظروا كيف أهراقوا المال عند دواهي الطاعون. مع إساءة
بہ بینید کہ چگونہ بروقت حادثہ طاعون مال خرچ کردند۔باوجود بدظنی

الظن من الجهلاء و كثرة الظنون. فما كانوا أن يبالوا نفسًا
جاہلاں و کثرت ظن ہا۔ پس چناں نہ بودند کہ پروائے ہیچ

أبيّةً. حتى يكمّلوا رأيًا و رَويّةً. وكذالك أجد طريقَ
سرکش کنند تا وقتیکہ رائے و حاجت خود را بتکمیل رسانیدند۔ و ہمچنیں من طریق

سلطان الروم بأقاصيه وأدانيه. وأرجو ألا يتخلّف ظنّي
سلطان روم بررعایا اعلیٰ و ادنیٰ می یابم۔وامید دارم کہ سلطان موافق ظن من باشد

فيه. و لا شك أن أذكار خيره في العرب سائرة. ومحامده
ومخالف آں نباشد۔وشک نیست کہ ذکر خیر او درعرب مشہور ومتعارف است۔وتعریفہائے او

على الألسن دائرة. فندعو له و نظن فيه ظنّ الخير. فإن
برزبان جاری است۔پس برائے او دعا می کنیم و ظن نیک داریم چراکہ

بلاده محفوظة من الضير، وهو على خير كما نسمع من الروايات
ملک او از گزند محفوظ است۔و او برخیر است مطابق آں روایات کہ رسیدہ اند

﴿۹۴﴾

لجة النور

أخری یشرّقون کالغراب، وینسون ممالکهم لفَرَطِ اللَّهَجِ بالشهوات.
گاہے سوئے ہندوستان ہمچو غراب۔ و از زیادت حرص در شہوات ملک ہائے خود را فراموش

﴿۹۵﴾ وإذا دعتُهم وزراؤهم لفصل بعض المهمّات، فیتعلّلون بعَسٰی
میکنند و چوں وزراء ایشاں ایشاں را برائے فیصلہ بعض مہمات بخوانند۔ پس از روئے لاپروائی

﴿۹۶﴾ و لعلَّ لعدم المبالات و یعیشون کالسکاریٰ لَا طِلْعَ لَهم
بلیت و لعل دفع مے کنند۔ و ہمچو مستاں زندگی مے کنند۔ از نیک و بد ملک ہیچ

وما لا نفهم من أموره فنؤوّل وإنّما الأعمال بالنیّات. وعلیها
و آنچہ حقیقت بعض امور او نمی فہمیم پس تاویل آں می کنیم۔ و اعمال وابستہ نیتہا ہستند۔ و برآں

مدار الجزاء والمکافأة. ونری أنه تجری علی یده حسناتٌ کثیرة
مدار پاداش و سزا است۔ و می بینیم کہ بر دست او بسیار نیکی ہا جاری مے شوند

وهو خادم الحرمین. ونوّر اللّٰه عیناه ببرکة هذه العینین.
او خادم حرمین است۔ و خدا ہر دو چشم او روشن کرد ببرکت ایں دو چشم۔

وللدین وحُماته وظائف مستکثرة فی حضرة دولته. فهذا هو
و برائے دین و حامیان دین در دولت عالیہ او وظیفہ ہا بے شمار اند۔ و ہمیں سبب

السبب لإقباله وعظمته وعزّته. بید أنّا رأینا وشاهدنا أن
اقبال و عزت اوست۔ مگر ما دیدیم و مشاہدہ کردیم کہ

بعض أرکان دولته قوم خائنون وما بقی الارتیابُ. وکلّما جریٰ
بعض ارکان دولت او خیانت پیشہ اند و ہیچ شک باقی نماند۔ و ہر مصیبت کہ

﴿۹۵﴾ علیه من المصائب فأقوی أسبابِها هذه الأحزابُ. فالحاصل أنا
بر سلطان آمد پس از قوی تر اسباب آں ہمیں مردم خائن اند۔ پس حاصل کلام این است

لا نرمی السلطان بلائمةٍ، و لا نذکره إلا بمدح و محمدة
کہ ما سلطان را نشانہ ملامت ہا نمی کنیم۔ و او را بجز حمد و ثنا یاد نہ می کنیم۔

عـــمّـــا شـــانَ و زانَ، ولا يبـــالـــون أمـــورَ الــحــلّ والــعــقــد ولا
خبرندارند۔و ہیچ پروائے امور حل و عقد نہ می دارند۔ و از
يـفـارقـون الـنسـوان، و لا يـخـرجـون من مغارة و إنْ اغتالهم
زناں جدا نہ می شوند۔و از غار بیروں نہ مے آیند اگرچہ دشمن
عـدوٌّ عـلـى غَرارة. و ما أهلكَهم إلّا البغايا، و الغَبوقُ مع
اوشاں راغافل یافتہ بکشد۔ وہلاک نہ کرد ایشاں را مگر زنان فاحشہ و شراب شب

ونـدعـو أن يهَـب الـلّٰـه لـه أزيـدَ مِـن هـذا عِلْمَ دقـائـق السـلـطـنة.
و دعامے کنیم کہ ازیں ہم زیادہ خداتعالیٰ علم باریکی ہائے سلطنت او را عطافرماید
و يـقـطـع مادّة التغافل من أركانه و ينفخ فيهم روح
و مادہ تغافل از ارکان او برد و روح ہشیاری و چستی
و الـجلادة. و يهَب له عزمًا و همّة كما يليق لهذه
در ایشاں بدید۔وسلطان المعظم را آں عزم و ہمت بہ بخشد کہ لائق ایں
الـمـرتبة التى هى ظِـلُّ الـحضرة. وقد جرتْ عادة اللّٰه بأن
مرتبہ است کہ ظل حضرت خداوند است۔وعادت خداوندی چنیں رفتہ است
غـضبـه يـحـلّ عـلـى الـغـافـلـين كـمـا يـحـلّ عـلـى المجـرمين.ويُسقَون
کہ غضب او ہمچناں برغافلاں فرودآید کہ بر مجرماں فرودآید۔ و از یک جام
مـن كأس واحدة من رب العالمين.و لا نريد أن نتكلم أكثر
ہر دو را مے نوشانند۔ و ما نمےخواہیم کہ ازیں زیادہ تر
مـن هـذا فـى هـذا السـلـطـان.وقـد بـلـغتْـنـا أخبـار فـى بـعـض عـمـائـد
دربارہ ایں سلطان بگوئم۔ و دربارہ بعض ارکان سلطان بما خبرہارسیدہ اند
دولته فنخفيها تحت ذيل الكتمان .منه
پس آنہا را بدامن پوشیدگی پوشیدہ مے داریم۔ منه

حاشیہ

التغذّی بقلایا الجدایا. لا یتوجّهون إلی الرعایا وفصل القضایا.
ولازمہ آں کہ کباب بزغالہ است۔سوئے رعیت و فیصل کردن مقدمات متوجہ نمی شوند
و قد کثرت البغایا لشِقْوۃ الناس فی ھذا الزمان، ورُفِع رسمُ
و برائے بد بختی مردم زنان فاحشہ دریں زمانہ بسیار شدہ اند۔و رسم پردہ
الحجاب فصِرْنَ وبالًا للشبّان، فأَمَطْنَ من الوجوہ لِثامَھنّ، و
نماند پس برائے جواناں وبال شدند پس از روہا برقع برداشتند۔و
من الأفواہ لِجامَھن. وتری الناس ینادمونھن علی الشراب فی
ازدہن ہا لگام را۔ و مے بینی کہ مردم بہ ہمراہ ایشاں در بازارہا شراب
الأسواق، ویتعاطون کالعشّاق. وربما تسقط بَغِیٌّ مِن کثرۃ
مے خورند۔وہمچو عاشقان با یکدگر تواضع پیالہ می کنند۔وبسااوقات زن فاحشہ ازکثرت
الخمر فی وسط السوق وممرّ الزُّمَر، فیحملھا مَن عَشِقَ علیھا
شرابخوری در وسط بازار وگذرمردم بیہوش میشود۔پس عاشق آں زن او را ہمچو خراں
کالحُمُر، و یمشی حاملا فی السوق کالخادمین، والناس ینظرون
بردارد۔پس او را برداشتہ ہمچو نوکران در بازار می رود۔و مردم سوئے او می نگرند
إلیہ ضاحکین و لاعنین، وھو لا یبالی لوم اللائمین، فیمرّ ﴿۹۷﴾
و می خندند و لعنت می فرستند۔و ایں پروائے ملامت کسے نمی کند۔و
بکلّ سِکّۃ بھیئۃٍ معجبۃ و کیفیۃ مخزیۃ ..العَجوزُ فی البطن
بہر کوچہ بصورت عجیبہ و کیفیت رسوا کنندہ می رود۔شراب درشکم
و الشابّۃُ علی المتن . و یبذل فی مُداوات بَغِیٍّ جُھْدَ أَسِیٍّ و
وزن جوان برپشت۔ و خرچ میکند در علاج زن فاحشہ کوشش طبیب و
تشغفہ حبًّا فیکون أَسْرَھا، وتجذب إلیھا قواہ بأسرھا.و
آں زن بدل اوفرومی رود واوازروئے محبت اسیراومی گردد۔وکشیدہ می شوند سوئے آں زن قوتہائے او

يستعذب تعذيبَها لالتهاب عِذارِها، ويصدّق زُورَها مخافةَ
بتمام وکمال۔وشیریں می پندارد عذاب کردن آنرا بوجہ سرخی و افروختگی رخسار آں فاحشہ وباور می کند

ازورارها . يقرُب بها وَشُكَ الرَّدىٰ، ولا ينتهج سبلَ الهدىٰ.
دروغ آنرا ازیں خوف کہ مبادا جدائی اختیار کند۔از قریب بہلاکت می رسد ونمی گیرد راہ ہائے ہدایت

ويتلاشى الصحّةُ، ويختلّ البنيةُ، ويترُك عقيلتَه لها، و
راوصحت درہم برہم می شود۔ودر بنیہ اختلال پدید می آید وبرائے آں فاحشہ زن گرامی اصل خود را

إن التهبت أحشاؤها بالطَّوىٰ. ومن علامات القيامة كثرة
میگذارد۔ واگرچہ رودۂ آں از گرسنگی افروختہ شود۔ و از علامات قیامت کثرت زنان بدکار

العاهرات وقلّة الصالحات، وإعلان الفسق والفجور وعدم
و کمی زنان نیکوکاراست۔و فسق و فجور را آشکار کردن و ہیچ پروا

المبالاة. فلا شك أن هذا الزمانَ زمانُ هذه السيئات، ولا
نہ داشتن۔ پس ہیچ شک نیست کہ ایں زمانہ زمانہ ایں آفتہاست۔وہیچ کس

يتّعظ أحد بما نابَ الناسَ من الوباء والقحط وغيرهما من
پندنمی گیرد بدانچہ فرود آمد مردم را از وبا و قحط و دیگر آفات

الآفات، ولا يتذكرون ما دهَمهم من أنواع المصائب وَ ﴿۹۸﴾
و ہیچ کس یاد نمی گیرد آنچہ فرو گرفت شاں را از اقسام مصیبتہا و

ألوان النوائب، وتجلّت لهم العِبَرُ فلا يعتبرون فهذا من
رنگا رنگ حادثہ ہا۔وظاہر شدند برائے شاں نشانہائے ترسانندہ پس نترسیدند۔پس ایں

العجائب. يحاربون اللّٰه ولا يجنَحون للسَّلْم، ولا يتخذون
عادت شاں از عجائبات است۔باخدا جنگ میکنند وسوئے آشتی نمی خمند۔ وطریقہائے صلاحیت و

سبل الصلاح والتُؤدة والحلم. والسرّ في صدور هذه المعاصي
آہستگی و حلم را اختیار نمی کنند۔ و راز در صادر شدن ایں معصیت ہا

والخطيّات، أن الناس قد غفلوا عن اللّٰه جليل الصفات. و
وخطاہا ایں است کہ مردم ازخدائے بزرگ صفات خودغافل شدہ اند۔و
نسوا يوم المكافات، و كفَرت القلوب بوجود ربّ الكائنات.
روز مکافات را فراموش کردند۔ و دل شاں از وجود باری تعالیٰ منکر شدند۔
ثم اختلفت الذنوب باختلاف الدواعي والأسباب، وحدَث
باز گناہاں از وجہ اختلاف اسباب مختلف شدند۔ و پیداشد
كلّ ذنب بمناسبة المحرِّك والجذّاب. فمَن أُصلِيَ ببليّةِ
ہرگناہ بمناسبت حرکت دہندہ وکشندہ۔پس ہرکہ ببلاء گرسنگی
مجاعة، اضطرّ إلى طَرٍّ وسرقة، ومَن ثقُل حاذُه بعيالٍ و
گرفتارشد او سوئے کیسہ بری و دزدی مضطرگردید۔وہرکہ پشت اوبوجہ عیال و قرض
دَينٍ، اضطرّ إلى تخلُّفِ وعدٍ واحتيالٍ ومَينٍ، ومَن أصبا
گراں گردید او سوئے وعدہ خلافی و حیلہ گری و دروغ مضطرشد۔وہرکہ
قلبَه حسنُ جارية من الغِيد، اضطرّ إلى خائنة الأعين وتنجيس
دل او خوبصورتی دخترے اززنان نرم اندام برد او سوئے خیانت چشم ہا وپلیدکردن چشم
العَيْن بالتعويد، ونقضِ التوبة والعهد والمواعيد. فكذالك فرّط
بعادت کنانیدن وشکستن توبہ و عہدہا و وعدہ ہا مضطرشد۔پس ہم چنیں کوتاہی کرد
في جنب اللّٰه كلُّ أحدٍ من الفاسقين والفاسقات، بتحريك ﴿۹۹﴾
در امر الٰہی ہر یکے از مرداں بدکار و زناں بدکار بہ تحریکے
من التحريكات. ثم إن للصُحبة والمُقانات تأثيراتٍ، وفي مجالس
ازتحریکات۔ باز صحبت و آمیزش را تاثیرہاست۔ و در مجلس ہائے
السوء سموم وآفات، ومن استحكمَ شرُّه من المخالطات، فلا
بدی زہرہا و آفت ہاست۔وہرکہ شر او از مخالطت مستحکم گردد پس

يُرجى بُرُؤُه إلى يوم الوفاة. ومَن ضعف و هرم في الشر
تا بمردن امید بهتری او نیست۔ وہرکہ کمزور و کلان سال دربدی ہا شد

فشرُّه قويٌّ، وشَيبُه عصيّ، ولا يُصلِح قلبَه أسيّ و
پس بدی او قوی است و پیرانہ سالی او سخت نافرمان است۔ وہیچ طبیب وحکیم اصلاح دل او

لا فلسفيّ، ويموت على الخبث ولا ينزِع عن الغيّ، و
نتواند کرد۔ و بر خبث خواہد مرد و از گمراہی باز نخواہد آمد۔ و

لا يفيء مَنْشَرُه إلى الطَيّ. فإنه وافاه الشيبُ المعكِّس فما
نامۂ اعمال بد او پیچیدہ نمی شود چراکہ بدو پیری نگونسار کنندہ آمد پس

كان له نذيرًا، وولّى العيشُ النضير فما خاف تافهًا نزيرًا
او را نہ ترسانید۔ و عیش تازہ رو تافت پس اندک وحقیر کہ باقی ماندہ است

بل زاد ميلانًا إلى أموال الدنيا وعَقارها، وضِياعها ونُضارها.
بلکہ رغبت او در مال دنیا و زمین آں و جائداد آں و زر آں۔

وحدائقها وثمارها، وسكنِها وسكينتها، وزَهْرِها وزينتها.
وباغ آں وبرآں وچیز ہائے آرام دہندہ آں و آرام آں۔ وگلہائے آں وآرائش آں زیادہ شد۔

والموت وقف على رأسه، وقرُب وقت نُعاسه، ومع ذالك
وموت برسر او ایستاد۔ و نزدیک شد وقت خواب او یعنی وقت مُردن۔ با وصف آں

يودّ أن يكون له كلُّ ما في الأرض من الخزائن والدفائن
دوست میدارد کہ ہرچہ در زمین است ہمہ او را حاصل شود چہ ازقسم خزائن چہ ازقسم دفائن

والعلوم والفنون، والبلاد والحصون، والبحار و العيون. ﴿۱۰۰﴾
وہر قسم علم وفن وچہ ازقسم شہرہا و چہ ازقسم قلعہا وچہ ازقسم دریا ہا و چہ ازقسم چشمہ ہا

و الأفراس و الدواب، و المحامد و الألقاب، و تدابير الدنيا و
وچہ ازقسم اسپ ہا وچہ ازقسم چارپایہ ہا۔ وچہ ازقسم محامد والقاب وچہ ازقسم تدبیر ہائے دنیا و

علم بواطنها، وحِكم الصنائع وأسرارها ومواطنها، وفتوح
علم باریکی ہائے تدابیر وچہ ازقسم صنعتہا و اسرار آں ومحل آں و ہرچہ ازقسم فتوح الغیب
الغيب، وعلاج الشيب، ونسخة الكيمياء ، والعزائم المهلكة
وچہ از قسم علاجِ پیرانہ سالی وچہ ازقسم نسخۂ کیمیا وچہ ازقسم عزائم کہ ہلاک کنندہ
للأعداء ، والأدوية المطوِّلة للحياة، وأعمال الحُبّ والتسخيرات.
دشمن باشند۔وچہ ازقسم دواہا کہ عمر را بیفزایند۔وچہ ازقسم عملہائے حب وتسخیرجن وغیرہ
ثم إنّ بعض العقائد مولِّدة للسيئات، و مؤكِّدة لخبثِ
بازبعض عقائد پیداکنندہ بدی می باشند۔و خبث عادت را مستحکم می کنند۔
العادات، كما أن مُشركى الهند جوّزوا النَّيُكَ على سبيل الحرام
چنانکہ مشرکان جماع حرام کاری را روا داشتہ اند در وقتیکہ بچہ
عند عدم الولد الذَّكر والطمع فى هذا المرام، فَيُرغِّبون نساءَهم
نر نزاید وامید بود کہ بطریق حرامکاری زن بچہ تواند شد۔پس زنان خود را رغبت
فى اتخاذ الأخدان، لعلّ ولدًا يحصل به ولو بنُيوكٍ كثيرة
حرام کاری می دہند۔تا کہ بچہ حاصل شود و اگرچہ بعد از بدکاری ہائے کثیر
إلٰى برهة من الزمان .ويسمّون هذا العمل نَيوگًا☆.
و زمانہ دراز پیداگردد۔و ایشاں ایں عمل حرامکاری را نیوگ نام نہند
وكان بالحريّ أن يسمّى بَوُگًا. قد أُكِّدَ فى هذا الزمان
و لائق این است کہ ایں عمل رابوک نام نہادہ شود کہ بمعنی برجستن خر برمادہ است۔ودریں زمانہ برائے ایں عمل بد

☆ اعلم انّ لفظ النيوك قد أُخذ من النَيُك اشارةً الى كثرة الجماع.
بداں کہ لفظ نیوگ ازلفظ نیک اخذکردہ شدہ است وایں اشارہ است سوئے کثرت جماع۔
فان النيوك جمع النَيُك.والجمع يدل على الكثرة والاجتماع.منه
چرا کہ نیوگ جمع نیک است و جمع بر کثرت دلالت مے کند ۔ منه

﴿۱۰۱﴾

لهـذا العمل القبيح، وحثّوا عليه ورغّبوا فيه بالتصريح، وبما
ہندوآں رابسیار تاکید کردہ اندومردم رابراں انگیختند و علانیہ درآں ترغیب دادہ۔وچوں ایشاں
أدخلوا هذه الأباطيل فى الاعتقاد، اضطرّوا إلى أن يُروّجوها
ایں امور باطلہ را داخل اعتقاد خود کردہ اند۔سوئے ایں مضطرشدند کہ آں را رواج دہند
و يرقُبوا مواقعَها رِقْبةَ أهلّةِ الأعياد وكذالک شاع فى
و انتظار کنند موقع ہائے ایں عمل راہمچو ہلال عید می کنند۔وہم چنیں دربعض فرقہ ہائے
بعض المسلمين بعضُ العقائد الفاسدة، ورُوّجتْ كرواج
مسلماناں بعض عقائد فاسدہ شائع شدہ اند۔وہمچو رواج یافتن چیز ہائے گمنام
الأمتعة الكاسدة، فمنها أنهم يقولون إن المهدى يخرج على
دریں زمانہ رواج یافتہ اند۔پس ازاں ہایکے ایں است کہ ایشاں مے گویند کہ مہدی از غارے
الناس من المغارة، ويأخذ المنكرين على الغَرارة، و المسيح ينزل
برمردم ظاہر خواہد شد و منکران خود را در حالت غفلت شاں خواند گرفت ومسیح
من السماء، ومعه ملائكة حضرة الكبرياء، ثم يُحيى الشيخان
ازآسمان بیاید۔وباوے فرشتگان خداتعالیٰ خواہند بود۔بازحضرت ابوبکروحضرت عمررضی اللہ عنہما
والأخروين☆ من الأعداء، فيقتلهما المسيحُ والمهديُّ بأشدّ الإيذاء.
ودیگردشمنان اہل بیت را(بزعم روافض)زندہ خواہندکرد۔پس مسیح و مہدی ایشاں راسخت تر عذاب قتل خواہندکرد۔
ويومئذ يُعطٰى لكلّ من كان من الفِرق الإماميّة الجناحان
و در آں روز ہر یک را ازشیعان علی دو بازو ہمچو بازو ہائے صقرعطاخواہندکرد۔
كجناحَى الصقر بما أكلوا لحم صَحْبِ النبيِّ بالغِيبة، فيطيرون
بپاداش ایں نیکی کہ گوشت صحابہ رضی اللہ عنہم بغیبت می خوردند۔پس ایناں برائے استقبال
إلى السماء لاستقبال المسيح كالملائكة، ثم يتّكون أعناقَ كلّ
مسیح ہمچو ملائک پرواز خواہند کرد۔باز ہریک را کہ اہل سنت والجماعت باشد

☆درست لفظ ’’الآخرون‘‘ ہے کاتب سے سہواً ’’الاخروین‘‘ لکھا گیا ہے۔(ناشر)

مَن كــان مـن أهـل السُنّة، بـمـا كـانـوا يُكـرِمون صحابة خيرِ البـريّة.
گردن خواہند زد ازیں جرم کہ چرا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بزرگ می دانستند۔

﴿۱۰۲﴾

وبـمـا كـانـوا يعـادون الشيعةَ، ولا يـدخُـلـون فی هذه الفرقة المعصومة
وہم ازیں جرم کہ چرا بشیعان عداوت می داشتند۔و دریں فرقہ پاک داخل نشدند۔

الـمطهّـرة ، ويـومـئـذ لا يسلَم مِن أيديهم ولا يبقـى حيًّا علـى ظهـر
و دراں روز از دست او شاں نہ سلامت خواہد ماند و نہ بر زمین زندہ باقی ماند

الأرض إلا مَـن فـضَّـل عـلـى جـميع الـنـاس عـليًّـا، وحسِبه وصيًّـا.
مگر کسے کہ علی را ازہمہ بزرگتر دانستہ باشد و او را وصی اعتقادکردہ

ولأمـراض الـنـاس أسيًّـا، وآمـنَ بـخـلافتـه الـحـقة مـن غيرِ فـاصـلة.
وبرائے مرض ہائے مردم طبیب انگاشتہ وبرخلافت حقہ او کہ بغیر فاصلہ است ایمان آوردہ

ولـعَـن الـصـحـابةَ كـلّهـم إلا قـليلا الـذين كـانـوا زهـاءَ خـمسة و
باشد و نیز ہمہ صحابہ را لعنت کردہ باشد۔ بجز قلیل کہ بقدر پنج مردم اندو

كـذالك انتـصـب أهـل الـحـديـث لإزراء الـحـنفيّة والشـافعيّة
ہمچنیں اہل حدیث برائے ایں کاربرپا شدہ اند کہ مردمان حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی را

والـمـالـكيّة والـحـنبـليّة، وجهّـل بـعـضُـهـم بـعـضًـا، وقـامـوا لـلتخطية و
عیب گیری کنند۔ و بعض بعض را جاہل و خطاکار قرار دادند۔و

قـال الـنـصـارىٰ إنـا نـحـن عـلـى الـحق الـصـريح، ولا تنجو نفـسٌ إلا
نصاریٰ گفتند کہ ما بر حق واضح ہستیم۔و ہیچ جانے بجز خون مسیح

بـدم الـمسيـح، وسيـنـزل الـمسيـح مـع الـمـلائكة الـمقرّبين، فهـنـاك
نجات نخواہد یافت۔و عنقریب مسیح بہمراہ فرشتگان مقرب فرو خواہد آمد۔پس دراں وقت

يـأخـذ الـمسيـح كـلَّ مـن كـفَـر بـألـوهيتـه ويـذبـحـه كـالـقصّابين. و
منکران خدائی خود را ہمچو قصاباں خواہد کشت۔و

يومئذ لا يخلُص أحدٌ إلّا من آمن بالكفّارة، ومن آمنَ فنجا
درآں روز ہیچ کس ازدست اونتواند رست بجز کسے کہ برکفارہ ایمان آوردہ باشد۔ وہر کہ ایمان آورد۔

ولو كان عبدًا للنفس الأمّارة. وقال الذين أشركوا مِن براهمة ﴿۱۰۳﴾
پس نجات یافت اگرچہ نفس امّارہ را غلام باشد۔ وہندوآن ایں دیار کہ مشرک اند مے گویند

هذه الديار، إن الدين ديننا والباقون كلهم وقود النار. فالحاصل
کہ دین دین ماست و باقی ہمہ ہیزم دوزخ اند۔ پس حاصل کلام این است

أن الناس يمتحنون عيدانَهم لقَعْضٍ، ويموج بعضهم في بعض.
کہ مردم شاخہائے خود را امتحان می کنند تا کدام شاخ خمیدہ می شود وباہم کشتی مے کنند۔ و یک دیگر را

ويصارعون ويتجاذبون ويُرعِلون في كل رفع وخفض، وقد
ضرب شدید نیزہ در وقتِ پستی و بلندی مے رسانند۔ و برائے

شمّروا عن ذراعَيهم لِهَشٍّ ونَفْضٍ. وترا ى طوفان لم يُرَ مثله
فشاندن درخت برحریف استینہائے خود برچیدہ اند۔ وطوفانے ظاہر شد کہ مثلش از

من آدم إلى هذا الزمان، وترى الناسَ كمصارعين في ذالك
آدم تا ایندم یافتہ نمی شود۔ و می بینی کہ مردم ہمچو کشتی گیران دریں میدان

الميدان. وكتبوا رسائل وكتبًا لا تُعَدّ ولا تحصى، وجاء ت كقطرات
حاضر اند۔ وکتاب ہا و رسالہ ہا نوشتہ اند کہ خارج ازحساب اند۔ و ہمچو قطرہ ہائے

البحر وحَصاة البَرِّ والحصا وقد اجتمع جميعهم صائلين على
دریا وسنگریزہ ہائے بیابان اندازہ آنہا رسیدہ۔ وآں ہمہ براسلام حملہ کنندگاں جمع شدہ اند۔

الإسلام، وأجمَروا على استئصاله بالجهد التام، ورموا مِن
و برنیخ کنی آں بکوشش تمامتر اتفاق کردند۔ و برائے زخمی کردن

قوس واحد لجرحِ دينِ خير الأنام، فإنه ناوَأ دينَهم في سائر العقائد
دین نبوی ہمہ از یک کمان تیر ہا مے گذرانند۔ چرا کہ دین اسلام در ہمہ عقائد مخالف عقائد ایشان است

﴿۱۰۴﴾

والأحكام، وما بقى لدينا حمايةٌ إلا حماية الكريم العلّام، وضاقت
و برائے دین ما بجز حمایت خداوند کریم ہیچ حمایت نمانده است۔و زمین بر ما
علينا الأرض لتضايُق الأيام .فاقتضت غيرةُ اللّٰه أن يحكم بينهم
بوجہ تنگی ایام تنگ شده است۔پس غیرت الٰہی تقاضا کرد کہ دریں فرقہ ہا فیصلہ فرماید
ويُنزِل أمره بالحق، ويُرِى آية لالتيام القمر المنشقّ، ويضع
و امر خود براستی نازل فرماید۔ و برائے التیام ماه شگافتہ شده نشانے ظاہر فرماید و از
الحرب ويؤيّد دينه بالنور، ويجمّر جيشَ آياتِه بالثغور.
جنگ ہا دست بردار و بانور مدد دین خود فرماید ولشکر نشانہائے خود را بر سرحَدّ ہا جمع کند۔
فإن الأقوام جاء وا جُمارَى، وتراهم من النَهْمة كسكارى وما هم
چرا کہ ہمہ قوم ہابالاتفاق از برائے مقابلہ ومی بینی کہ ایشاں از شدت حرص ہمچو مستان ہستند گو از شراب
بسكارى، وصار الدين فى أيديهم كأسارى .وإن اللّٰه رأى أعداء ه
مستان نیست۔ و دین در دستہائے شاں ہمچو قیدیان است۔و خدا دید کہ دشمنان دین
أهلَ منعةٍ و شدّة، و تظاهُرٍ و جَمْرة، وجِدَةٍ و ثروة. و
خوب مضبوط و درمزاحمت قوی اند۔ و پناہ یکدیگر اند و درحملہ سخت اند۔وصاحبان مال ودولت و
مكرٍ و حيلة، و جَلادةٍ و همّة، و إيجادٍ وصنعة، وتجربةٍ
صاحبان مکر و حیلہ و صاحبان چالاکی و ہمت و صاحبان ایجاد و صناعت کاری و تجربہ
فى المِراء ومعرفة، واستقلالٍ وتُؤدة، وتيقّظٍ فى الحيل
درخصومت و معرفت ۔ و صاحبان استقلال و آہستگی۔ و بیداری در حیلہ ہا و
و بصيرة، و وجَد المسلمين غافلين و وجد فيهم رِخوةً وضعفًا
بصیرت و دید مسلمانان را غافل و در ایشاں سستی و ضعف
وقلّةَ المعلومات، والانهماك فى الدنيا وعدمَ المبالاة، وقصورَ
و کمی معلومات مشاہدہ کرد۔و دید کہ مسلمانان در دنیا غرق اند و ہیچ پروائے دین ندارند۔ و

الهِمم واختلال النيّات، ورأى الدّينَ منفردًا كالغرباء ، فأَعَدَّ ﴿۱۰۵﴾
ہمت ہا قاصر شدہ و نیتہا خلل پذیرفتہ۔و دین را دیدکہ ہمچو غریباں تنہا است۔ پس او در
ما يمكّنه من العلوم والآيات في السماء ، كما أُعِدّت الحِيَل و
آسمان آں علوم و نشانہا طیارکرد کہ دین را تقویت بخشند ہمچو آں حیلہ ہا کہ در زمین
المكائد في الغبراء ، مخلوطةً بالأهواء ، وبعَث رجلا من عنده و
طیار شدہ بودند۔کہ بہ ہوائے نفس مخلوط بودند۔ و شخصے را از نزد خود فرستاد و
اصطفاه من عرشه، ونفخ فيه من روحه، ترحّمًا على الضعفاء
درو از روح خود بدمید و رحم بر ضعیفاں کرد۔
أتعجَبون ولا تشكرون، وإلى هيئة الزمان لا تنظرون، وفي
آیاتعجب می کنید و شکر نمے کنید۔ و طرف صورت زمانہ نہ مے بینید۔ و در
قول اللّٰه ورسوله لا تفكّرون، وتضحكون ولا تخافون، وترون
قول خدا و رسول او فکر نمے کنید۔و مے خندید وخوف نمے کنید۔و
آيات اللّٰه ثم تمرّون كأنكم لا تؤانسون. أما خُسِف القمر
نشانہائے خداتعالیٰ مے بینید باز چناں مے گذرید کہ گویا ہیچ ندیدہ اید آیا آفتاب وماہتاب ہر
والشمس وجُمِعَا في رمضان؟ أما مضت على رأس المائة مُدّةٌ
دو در رمضان منکسف نشدہ اندو آیا دررمضان خسوف وکسوف واقع نشد۔آیا نگذشتہ است برصدی
قريبا من خُمُسِها وصدَق رسول اللّٰه وما مان؟ فأَرُوني مجدِّدًا
یک مدت قریب خمس آں ورسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دروغ نگفتہ بود۔پس بجز من اگر مجدد ے آمدہ
مِن دوني إنْ كان .أتكذّبون قولَ اللّٰه ورسوله ولا تصدّقون
باشد مرا بنمائید۔ آیا گفتۂ خدا و رسول او را تکذیب می کنید و قبول نمی کنید بیان خدا
البيان، و لا تخافون المقتدر الدّيّان. أيها الأعزّة إن الزمان
و رسول را۔ و از خدا نمے ترسید کہ قادر و جزا دہندہ است۔اے عزیزان زمانہ از ہرجہت

﴿۱۰۶﴾

قد فسد مِن كل جهة وجنب، وأحاط الناسَ كلُّ نوعِ جرم و
و از ہر پہلو خراب شدہ است۔ و مردم را ہر گونہ گناہ ہا گرفتہ اند و
ذنب .قد كثرت البدعات والرزائل، وقلّت الأخلاق الفاضلة و
بدعت ہا و کارہائے رزیلہ بسیار شدہ و اخلاق فاضلہ و صفات حمیدہ
الشمائل، وصار صدقُ الحديث كالكبريت الأحمر، والإخلاصُ في
کم گردیدہ۔ و راست گوئی ہمچو کبریت احمر گردیدہ۔ و اخلاص در
التذكير أَشَقَّ السِيَرِ، وتعوّدَ الناس تتبُّعَ العثرات وكتمانَ المكارم
نصیحت دادن مشکل ترین سیرتہا گردیدہ۔ومردم عادت گرفتہ اند کہ لغزشہارا مے جویند وخوبی ہارا
والحسنات، وكفرانَ الصنيعة وإدحاض المودّات، وعقوقَ الوالدين
پوشیدہ می دارند۔وکفران احسان مے کنند و دوستی را باطل مے گردانند و نافرمانی پدر و مادر
والوالدات، ومالَ الخواطرُ إلى المَصاف من المصافات، وفسخوا عهود
سیرت شاں شدہ و دلہا از دوستی سوئے جنگ میل کردہ اند۔ و عہدہائے محبت
المحبة و المؤاخاة، و اختاروا ما يباين الورع وسِيَرَ التقاة.
و برادری را شکستہ اند۔ و چیزے اختیار کردہ اند کہ مخالفِ ورع وسیرت پرہیزگاری است۔
يتمايلون على النساء مِكْلافين، ولا يحبّون اللّٰه أحسن المحبوبين.
مے افتند برزنان وشدت دوستی ایشاں در دل می دارند۔و باخدا محبت نمی کنند کہ از ہمہ محبوباں نیکوتر
كَلِفوا بجَوارٍ زانيات، وأُولعوا بأغاني ومغنّيات.
است۔دختران بدکار را دل دادہ اند۔ و شیفتہ زنان خوبرو و سرود گو شدہ اند
وترى المساجد خالية من ذاكرين وذاكرات.وطلبوا
ومسجد ہا را می بینی کہ ازذکر کنندگان چہ مرد و چہ زن خالی افتادہ اند۔و در روئے
في وجوه الغلمان لذّةً وسرورًا، وتركوا ربّنا مهجورًا.يتكلّفون
کودکاں لذت وخوشی جستند۔ و پروردگارما را بگذاشتند۔ از بہر دنیا

﴿۱۰۷﴾

التّكلّفَ للدنيا الدنيّة وأمورِ الرياء ، ويُسنّي لهم بذلُ الأموال قَصْدَ
وکارہائے دنیا وریاکاری اقسام مشقت ہا می بردارند۔و آساں مے کند برائے او شاں خرچ کردن مال ہارا
الأهواء .وتجد كثيرا منهم ضاقت صدورهم وكثر كبرهم و
قصد آرزوہا وبسیارے را ازایشاں تنگ سینہ خواہی یافت وغرور وتکبر بسیار خواہی دید۔
غرورهم .يضربون نساءهم وحَفَدتَهم على أدنى ذنب من
زنان و نوکران را بر ادنیٰ قصور زیادہ شدن نمک
التمليح والإمراخ، وكادوا أن يشدّخوهم على أن لم يأتوا
یانرم شدن خمیر می زنند و نزدیک مے باشد کہ سر ایشاں بشکنند بریں گناہ کہ
عند الطعام بالنُقاخ، وربما يلطمونهم على أن المَباءة ما
وقت طعام آب خنک وخوش مزہ نیا وردہ اند۔ و بسا اوقات بریں گناہ طمانچہ می زنند کہ
كُسحتْ، أو الزرابيَّ ما بُثِثتْ، أو النمارقَ ما صُفِفتْ.و
جائے سکونت نروفتہ اند۔ یا بریں گناہ کہ مسندہا گستردہ نہ شدہ۔و
يكلَحون ويعبِسون ويصلُقون، ويصرخون كأنهم يموتون.
چیں برجبیں می شوند یاآنکہ بالین ہا بترتیب نہادہ نشدہ و رو ترش مے کنند و آواز بلند مے
ويرفعون الأصوات ومن الغضب يرتعدون .و يَدُعّون
بردارند۔وفریاد می کنند گویا مے میرند وآواز ہا بلند مے کنند واز غضب مے لرزند۔و رد و دور می کنند
المساكين وكالكلاب يُخسِئون، وإذا اضطرّوا إليهم لغرض فيخلبون
مساکین را و ہمچو سگاں دفع مے کنند۔وچوں برائے غرضے محتاج ایشاں شوند پس بزبان
ولا يُخلصون .وإنْ بَطُؤَ خادم في مجيئه فيضربون حتى يقرُب
می فریبند و اخلاص نمی کنند۔واگر خادمے دیرکردہ آید پس می زنند تا بحدے کہ نزدیک بموت

﴿۱۰۸﴾

الحَينَ، ويعاقبون بأنّى و أينَ .ويأكلون الخدّامَ إن لم
می رسد۔وشکنجہ کنند بدیں سوال کہ کجا ماندی و بکدام سو رفتہ بودی۔و می خورند نوکراں رااگر

يُحضِروا الطعام على أوقاته، ويمتحنون اللحم ويُجنِّبون على إيهاتِه.
طعام بر وقت خود حاضر نکنند۔و امتحان گوشت می کنند و اگر بوگرفتہ باشد پس پہلو بشکنند
ويُبْذِءُون خادمًا عاقلا إنْ كان لا يتعوّد الظلم والجورَ، ويسأون
و ناخوش مے بینند حال نوکرے را کہ ظلم و جور عادت او نباشد۔و انس میگیرند
بظالم وإن كان يشابه الثورَ. يظلمون أرامل وإن كنّ قريبًا
بظالم اگرچہ بگاؤ مشابہ باشد۔ظلم مے کنند بیوہ زنان را اگرچہ آنہا ہمسایہ
منهم ومن جيرانهم، أو قريبةً و من بنات إخوانهم .وإن كان
او شاں باشند۔یاآں زن ہا کہ برشتہ قریب باشند و از دختران برادران
لأحد منهم أخ أو أخانِ جائعَين، فلا يُلقِمهما لقمةً كالإخوان.
باشند و اگر یکے را از ایناں برادرے باشد یا دو برادر کہ گرسنہ باشند پس یک لقمہٴ
وإنْ يَّرىٰ أنهما قريب من الموت ولدَغهما الجوع كالثعبان.وإنْ
اوشاں ہمچو برادران نمی دہد اگرچہ بیند کہ ایشاں از گرسنگی قریب بموت اندو مارِگرسنگی ایشاں راگزیدہ
جاءت عاهرة فيبتدر فَتْحَ الباب، و يتلقّاها بالتَرحاب.و
است واگر زن زانیہ بیاید پس زودی میکنند کشادن در را۔ و پیش آمد او را بمرحبا گفتن۔و
ما كان لجار أن يحلّ ذَراه ويتلمّظ بقِراه، وإن قطّعه الجوع
مجال ہمسایہ نیست کہ بہ پناہ او در آید وچشد ضیافت او را اگرچہ گرسنگی با کاردہائے خود
بمُداه. يتجشّم لأجل الأكابر أُكُلًا، ويُهيّاء لهم كلّ ما يؤكل
او را پارہ پارہ کردہ باشد۔تکلف میکنند از بہر اکابر از روئے خوردنی و از بہرشاں ہر قسم طعام
ولا يراهم على نفسه كَلًّا بل يجمع لهم من جميع الألوان
طیارمے کنند ونمی بینند ایشاں رابرائے نفس خودگراں بلکہ برائے شاں از ہمہ قسم ہاطعام ہاطیار
ما كلَ، وإن هاضت الآكلَ. و يسوم التكليفَ في سبل الرياء.
مے سازد اگرچہ خورندہ راازاں ہیضہ شود۔وبرخود تکلیف برداشتن روامی دارد درراہ ہائے ریا

﴿۱۰۹﴾

ولا يعطی السائلَ ما حضر من العَشاء .ولا ينظر بخُلقٍ سَبُطٍ إلى
و سوال کننده را آنچہ از طعام شب حاضر باشد نمی دہد۔وہرکہ گرسنگی دارد بخلق نرم سوئے او

ذی مجاعة، ويسبّ السائلَ ويضرب إن وقف إلى ساعة، و
نمی نگرد۔وسائل را دشنام مے دہد و مے زند اگر تا ساعتے توقف کردہ باشد۔و

لا يرى أن السائل جاءه فی ليل دَجی، وقصده علی ما به من
نمی بیند کہ سائل نزد او درشب تاریک آمدہ است۔وقصد کرد او را باوجودیکہ پائے او

الوَجیٰ، وظنّه مضيفًا يعطی رغيفًا، ويخاف ربًّا لطيفًا.
درد میکرد۔وگمان برد کہ او آں مہمانے است کہ نان مے دہد۔و از خداتعالیٰ می ترسد۔

فيدُعّه مِن بيته ولا يرحمه مع علمه علی عدم مَوئل، و
پس دور و دفع میکند او را از خانہ خود و برو رحم نمی کند باوجود ایں علم کہ او را پناہے نیست۔

إن كان ما ذاق مُذ يومين طَعْمَ مأكل، وما يفكّر فی
و اگرچنیں باشد کہ از دو روز ذائقہ طعام نچشیدہ باشد۔و دریں فکر نمی کند کہ

أن الغريب أين يذهب فی ظلام مُسبِل، وما يفعل عند تألّمٍ
آں غریب در شب تاریک کجا خواہد رفت۔و در وقت درد و اضطراب

وتململٍ.فالحاصل أن المواساة قد قلّتْ، ومصائب الضعفاء
چہ خواہد کرد۔پس حاصل کلام ایں است کہ ہمدردی کم شدہ است۔ومصیبت ہائے کمزوراں

جلّتْ، ونسی المودّةَ و صِلةَ الرحم كلُّ مَن كان فی المشارق
بزرگ شدند۔وفراموش کرد دوستی و صلہ رحم را ہرکہ درمشرق یا در مغرب است۔

والمغارب، وصارت الأقارب كالعقارب، ولأجل ذالک يترک ﴿۱۱۰﴾
و اقارب ہمچو کژدم ہا شدہ اند و ازبہر ہمیں سبب ترک میکند

مَن ساقه السَغَبُ الأهلَ والدار، ويذهب أين يُذهِبه
کسے کہ کشد او را گرسنگی کسان خانہ و خانہ را۔و مے رود ہر کجا کہ محتاجگی

الـفـقـر و يـدور كيف أدارَ، و يـفـصـل عـن الـقُـربـى بـكـبـد مـرضـوضـة.
او را مے برد وگردش مے کند بروجہیکہ گردش مے دہد وجدا می شود از اقارب بجگر پارہ پارہ
ودمــوعٍ مــفــضــوضـة، حتـى لا يُـعــرَف أحَــيٌّ فيُتَـوقَّـعَ، أم أُودِعَ
و اشک ہائے ریختہ شدہ۔تا آنکہ شناختہ نمی شود کہ آیا زندہ است تا انتظارش کردہ آید یا
الـلـحـدَ البَـلْـقَـعَ، ويـصـرخ فـي الـغـربـة قـائلا أين أنت يـا زوجي يـا ولدي.
نہادہ شد در لحد خالی۔ وفریاد مے کند در حالت سفر بدیں قول کہ کجا ہستی اے زن من اے پسر من۔
وإنّـي أهـلـكـنـي الـهَـجْـر ولـكـن كيف أصِـل إلـيـكـم بصفـر يدى. ويقول
ومرا ہجر شما ہلاکت کردہ است مگر چگونہ بدست خالی سوئے شما برسم و مے گوید
يَـا أَسَـفٰـى عـلٰـى وطـنـي ويـضـجـر قلبـه وهو يُخـرِد، ولا يكون لـه أحد
اے افسوس من بر وطن من وتنگدل مے شود دل او و او از شرم گفتگو نتواند کرد۔و او را کسے نبود
أن يـرقُـش حـكـايتَـه عـلـى مـا يسـرُد، ثـم يسـعـى بخبـره إلـى وطنـه
کہ قصہ او مسلسل بنویسد۔ باز خبر او گرفتہ سوئے وطن او شتابد
كـمـا يسـعـى الأجـرَد .ولا يستبـطـنـه أحـد عـن مَـرْتـاه ولا يُعِينـه
ہمچو اسپے کہ مے دود و ہیچ کس او را از رائے او کہ پوشیدہ است دریافت نمے کند و مدد نمی دہد
فـي استـضـمـام زوجـه وفتـاه، ولا يُعطـى لـه نـصـابٌ مـن الـمـال.
او را در جمع آوردن زن و پسر او و کسے او را بقدر ضرورت مال نمی دہد۔
لـيـكـفـل زوجَـه وابـنـه فـي الـحـال .وقـد تـكـون لـه بـنـت جـاوزت
تا زن و پسرِ خود را ہماں وقت فراہم آرد۔و گاہے او را دخترے مے باشد کہ از حد
الإعـصـارَ، وهـي كـعـانـسٍ فـي بيتـه وكـادت أن لا تجـانـس الأبكـارَ.
بلوغ تجاوز کردہ باشد۔ و او ہمچو کسے در خانہ او باشد کہ در خانہ مادر و پدر از حد جوانی گزشتہ باشد
فـيـكـون هـذا الـرجـل صيـدًا لهـذه الأفـكـار، ويـمـوت قبـل وقـت
وقریب است کہ زنان بکر را مشابہ نماند۔پس ایں شخص ایں فکر ہا را شکاری گردد۔ وقبل از وقت جان کندن

﴿۱۱۱﴾

الاحتضار، و يُمرُّ فی حلقه ماءٌ عذب ويتقضّی علیه عذاب.
می میرد۔و تلخ می شود در حلق او آب شیریں و فرود می آید برو عذاب۔
فیمشی مبهوتا کأنه مصاب. ويستدين فلا يُعطُون من
پس حواس باختہ می رود گویا او دیوانہ است و قرض مے خواہد پس ہیچکس او را از مال خود
المال قسطًا، وإنْ يكتُب لهم به قِطًّا. ويستَقْری الحيلَ ولا
حصہ نمی دہد۔اگرچہ برائے شاں درباره آں قرض تمسکے نوشتہ دہد ومیجوید حیلہ ہا را و
يجد أقواتًا، كأنه ورَد أرضًا قاطًّا. ولا يرى من حزبِ الصُنُعَ و
قوت لایموت خودنہ می یابد گویا او بر زمینے فرود آمده کہ درآنجاسخت قحط افتاده است و
إنْ يستنفذ فی ثنائهم الوُسعَ، ولا يشاهد الطَول، ولو أطال
ازگروہے سلوک احسان نہ می بیند۔اگرچہ بہ ہمہ طاقت ثنائے آنہا کند و نمی بیند احسان را
القول، ولا يجد منهم دواء الطَوَى، وإن نشَر من وَشْيِ
واگرچہ سخن را دراز کشیده باشدو نہ مے یابد از ایشاں دوائے گرسنگی و اگرچہ جامہ رنگین افسانہ خودرا بگسترد یا
سَمُرِه أو طَوَى. وكذالك يمتدّ ليله المُبير، ولا يجشُر الصبح المنير.
در نوردد۔ و ہمچناں شب ہلاک کننده او دراز می گردد۔و صبح روشن ظاہر نمے شود۔
وتبسُط عليه ليلُه جناحًا لا تغيب شوائبها، ولا تشيب ذوائبها.
و بروے آں شبے پرخود می گسترد کہ مکروہات آں پنہاں نمی شوند۔وسفید نمی شوند گیسو ہائے آں
هذا حاله وأخوه المترَف يطمُر طمورَ الغزالة، وينوم إلى طلوع الغَزالة.
ایں حال اوست و برادراو کہ ازنعمت وناز گمراه شده است ہمچو آہوے جہد تاطلوع آفتاب می خسپد
لا تُرفَع يده للصِّلات، ولا يجنَح صُلبُه للصَّلٰوة. يسعى كالبابورة
او برائے عطائے بخشش ہا بلندنمی شود۔ونہ پشت او برائے نماز خم می گردد و ہمچو مرکب ریل درتجاوز خود
فی غُلَوائه، ويستُر جهلاتِه بثوب خيلائه. لا يعلم كيف تستطير
می دود وامور باطلہ خود را بجامہ پندار خود می پوشد۔ نمی داند کہ چگونہ پراگندہ می شوند

﴿۱۱۲﴾

صدوعُ الكبد عند غلبة الحنين إلى الوطن والولد. يُحرِز العينَ فی
پارہ ہائے جگر وقت غلبہ آرزوئے وطن و پسر۔جمع مے کند زر را در
صُرّته، وبها يبرق أساريرُ مسرّته .وكذالک يُسنَّى ابتلاءً نجاحُه
کیسہ خود وبا وے می درخشد خطوط وعلامات خوشی او۔وہم چنیں بطور آزمایش حاجت او آسان کردہ شد
ويُبسَط جناحُه، فيعمَّى عليه طريقُ الاهتداء ، ويجرّه شِقوته
وبازوئے او فراخ کردہ می شود پس پوشیدہ کردہ می شود بروے راہ ہدایت یافتن وکشد او را بدبختی او
إلى العَماية والعَمياء ، ويظن أن دولته مِن علمه ودهائه
سوئے بے راہی و گمراہی و گمان میکند کہ دولت او از علم و زیرکی اوست
لا من قسّامِ آلائه ونعمائه، ويمدح عقلَه ويقول إنی به
نہ از طرف قسمت کنندہ نعمتہائے ظاہر وباطن۔وعقل خود را تعریف میکند و میگوید کہ بدو
حُزتُ ما اشتهيتُ، وما حوى إخوانی ما حويتُ، وإنی ما
ہرمراد خود یافتم۔ و برادران من آں مال جمع نکردند کہ من جمع کردم۔ و من

﴿۱۱۳﴾

آمنتُ بالرسل وتعافيتُ، فلِم ما عُذّبت إنْ أجرمت
بر پیغمبراں ایمان نیاوردہ ام و ایں کار رامکروہ داشتم۔پس چرا معذب نشدم اگر گناہ گار شدم
أو جنيت ومن الجرائم التی كثرت فی المسلمين. كبرٌ
یا گناہ کردم۔ و از جملہ گناہ ہا کہ در مسلماناں بکثرت شدہ اند۔تکبر
ونخوة كالشياطين، فمَن كان يحسب نفسه من العلماء يُرِی
ونخوت است کہ ہمچو شیاطین میدارند۔پس آنکس کہ خود را از علماء مے پندارند ظاہر مے کند
مزايا علمه بأنواع الخيلاء ، ويذكر الآخرين كالمحقَّرين المزدرين.
فضیلتہائے علم خود باقسام نازوتکبر۔ و یاد میکند دیگراں را مثل تحقیر کنندگان۔
ويتوغّر غضبًا إذا قيل إنهم من العالمين، ويشمَخ بأنفه
وازغضب افروختہ میشود چوں گفتہ آید کہ ایشاں ازعالماں ہستند۔وبینی خود بلند میکند

أَنَفًا عند ذكر الغير، ويقول دَعُوا ذِكره فإنه كالحمار أو العَير. ثم
از ننگ داشتن وقت ذکر غیر ومیگوید کہ ہیچ ذکر او مکنید چراکہ او مثل خراست یا مثل گورخر۔ باز
يحمد نفسه صَلَفًا كالمستكبرين، ليعتلق به الناس اعتلاقَ العاشقين.
خودستائی مے کند ہمچو مے کند ہمچو متکبراں از راہ لاف زنی۔ تا بیاویزند بدو مردم ہمچو آویختن
ويتقلّب في أقاليب، ويخبِط في أساليب، فيدّعي تارة أنه من
عاشقان و میگردد درکالبدہا و کج مج مے رود در راہ ہا۔ پس دعویٰ میکند بارے کہ او از
الأدباء، ولا يبلغ شأنَه أحدٌ من البلغاء، ويسأل الأقرانَ
ادیبان است۔ و ہیچ کس از اہل بلاغت بشان او نہ می رسد و سوال مے کند ہم جنسانِ خود را
كالصبيان عن التراكيب النحوية والصيغة، ويقطع على الناس
از ترکیب ہائے نحویہ و از صیغہ۔ و برائے خطا گرفتن
كلامهم للتخطية، ويبدي ناجذيه على لفظ كالكلاب. و
قطع کلام مردم میکند۔ و مے نماید دندان پسین خود را از خشم براختلاف یک لفظ ہمچو سگاں
يزعم نفسه على الصحة والصواب. وكذالك يزعم هذا
و گمان میکند کہ او بر حق و بر صواب است۔ و بارے ایں گمان میکند کہ
الرجل مرة أنه من الأطبّاء، وفاق الكلّ في تشخيص الداء
او از طبیبان است۔ و فائق شد ہمہ را در تشخص مرض
وتجويز الدواء. ويبرُز طورًا في زَيِّ الفقهاء، ويشير حينًا
و تجویز دوا۔ و گاہے ظاہر می شود در لباس فقیہاں و گاہے سوئے ایں اشارہ
إلى أنه ظفِر بنسخة الكيمياء. ثم إذا فُتن في موطن
میکند کہ او بر نسخہ کیمیا کامیاب شدہ است۔ باز چوں امتحان کردہ شود در میدان
فرسان اليَراعة، وأرباب البراعة، فثبت أنه لا يقدر على أن
سواران قلم و صاحبان زیادت در فضل وہنر۔ پس ثابت می شود کہ او بریں قادر نیست

﴿۱۱۴﴾

يـنـقّـح الإنشـاء ، ويتـصـرّف فيـه كيف شـاء ، بـل يـظهَـر أنـه أعـجَـمُ
که سخن پاکیزه تواند گفت وتصرف کند در انشا بهر طوریکه خواہد۔ وظاہر مےشود که او ژولیده زبان
ويـضـاهـى الـعَـجـماءَ، ولا يـعـلـم مـا الأدب ولا يـدرى هـذه الـطـريـقةَ
است وہیچو چارپایان است ونه می داند که ادب چه باشد وازیں طریقه روشن بےخبر مے باشد۔
الـغـرّاءَ .ثـم إذا عُـرِض عـليـه المـرضٰـى لـلـمـداواة ، كـمـا ادّعـى فـى
بازچوں بیماراں برو پیش میکنند برائے علاج بمطابق آں که در بعض اوقات دعوٰی
بـعـض الأوقـات، فـمـا كـان أن يـفـرّق بيـن السَـكْتة والسُبـات.و
کرده بود۔پس ایں قدر تمیز او را نمی باشد که در سکته و سبات فرق تواند کرد۔و
ربـمـا يـحـسـب الـدِقّ لَثِـقةً، وانـطبـاقَ الـمَـرِىءِ ذُبْـحةً، ويسـمّـى
بسا اوقات تپ دق راتپ لثقه گمان می کند۔و انطباق مری را ذبحه نام می نهد وبیماری
السَبَـلَ سُـلاقًـا، وضِيـق الـنّـفَـسِ خُـنّـاقًـا، ويستـعـمـل فـى مـواضـع
سبل را که خارش وسیلان رطوبت وضعف بصر باشد سلاق نام می نهد وسلاق آں بیماری است که غلفت وسرخی جفن
التسـخيـن كـلَّ مـا هـو مُـطـفّـى لـلـحـرارة، و مبـرِّد
وسقوط مژه درولازم است ونام ضیق النفس خناق می نهند واودرمحل ہائے گرم کردن بدن آں دواہا استعمال میکند که
لـلـمَـعِدة، و يأمر بأن يؤتى المريضُ كثيرًا من الخَسِّ و
حرارت را فرونشاند و معده را سرد میکند۔وحکم میکند که مریض را کاہو و کافور وکشنیز بسیار
الـكـافور والـكـزبـرة، ويـحـسـب لـه كَشْكَ الشعيـر أجـودَ الأغـذيةْ
داده شود۔ و گمان میکند آب جو برائے مریض بهترین غذاہا۔
ويـأمـر أن يتـجـنّـب الـلحمَ و الأبـازير الـحـارّة ، ولا يقـرُب شيئًـا
وحکم میکند که بیمار ازگوشت ومصالح ہائے گرم وہرچیزے که گرم باشد
مـن الأشيـاء الـمسـخّـنة، فيـكـون آخـرُ أمـر الـعـليل، أن الأورام البـاردة
پرہیز کند۔ پس آخر امر بیمار ایں مے گردد۔ که ورم ہائے سرد

﴿۱۱۵﴾

تحدث فی بدنه من الرأس إلی الإحلیل، وفی بعض الطبائع تزید
از سر تا احلیل درد پیدا مے شود ۔ و در بعض طبیعتہا نفخ زیادہ
النفخُ أو یهلک المریضُ من شدة السعال، أو تسکُن حرکةُ القلب
مے گردد یا مریض بشدت سعال مے میرد۔ یا دل از حرکت خود
فیموت السقیم فی الحال .فبمثل تلک الأطبّاء یکثُر القبورُ
باز مے ماند و بیمار فی الفور مے میرد۔پس بہ ہمچو ایں طبیباں قبرہا زیادہ می شوند
ویقلّ رونقُ العمارات، ومَن أطال المکث تحت علاجهم فلا بدّ
وحسن آبادی کم می گردد۔و ہر کہ تادیرزیرعلاج ایشاں بماند ایں ضرور است
من الممات .وکم من أعین فَقَؤُوها، وکم من أرجل أعرجوها
کہ بمیرد۔وبسیار چشم ہا ہستند کہ ایں طبیباں آنہارا کور کردند۔وبسیار از پاہا ہستند کہ لنگ کردند ایں طبیباں آنہا
وکم من صبیان بُدِءُوا فدفنوهم بخطئهم، ونجَوا مِن
را وبسیار کودکان اند کہ ایشاں راچیچک وحصبہ ظاہر شد پس بوجہ خطا ایں طبیباں دفن کردہ شدند
أیدیهم بفَنائهم. یَثْمَؤُهم المرضَی وإنْ یُجبِأُوا الزرعَ.و
وبباعث مردن از دست ایشاں رہائی یافتند۔چرب میخورانند ایشان رابیماراں اگرچہ بحالتِ خامی بفروشند
یشربون لبن کلّ لَبُونٍ مِن غنمهم وبقرهم حتی تُبکَأَ الدَرُّ
زراعت را۔و می نوشند شیر ہر شیر دار از گوسپند وگاو تا بحدے کہ کم شیر مے گردد بسیار شیردار
وتُخلِی الضَرْعُ .ثم یأتیهم الموت بالحسرات، ویلعنونهم
وخالی میکند پستان را۔باز آں مریضاں را بہ حسرت موت می آید وآں طبیباں را در وقت رخصت
عند فراق الأبناء والبنات.وقد یدّعی هؤلاء الکذّابون بأنهم
شدن از پسران ودختران لعنت ہامی فریسند۔ وگاہے دعویٰ میکنند ایں دروغ گویاں کہ اوشاں
یجعلون العاقرَ ضانِئًا، والکادِءَ نامیًا زانِئًا، ویؤتون الناسَ
زن عقیمہ را بسیار بچہ دہندہ میگردانند وگیاہے راکہ از گوالیدن باز ماندہ باشد نموی دہندہ وتا بکوہ رسندہ میکنند

﴿۱۱۶﴾

بـنـاتٍ وبـنـيـن، وإنْ زَنـئُـوا الثـمـانيـن، ويـرى الـصبـيُّ بـدوائهـم
وی دہند مردم را دختران و پسران۔ اگرچہ تا ہشتاد سال رسیدہ باشند۔ وکودک بعلاج شاں برادران می بیند۔
إخـوةً بـعـد مـا كـان عِـجْـزةً .وكـذالک يـقـولـون إنـا نـكـفَـأُ الـمـرضَ
بعد زانکہ آخری بچہ پدر خود بود۔ وہم چنیں ایں طبیبان مے گویند کہ ما باز میداریم مرض را
مـن اعـتـدائـه، ونـجـعـل الـعـلـيـل كـنـخـيـل بـعـد انـحـنـائـه. ومـن أراد
از زیادت۔ و مریض را بعد خم شدن پشت ہمچو درخت خرما می گردانیم و ہر کہ می خواہد
أن يـمـرَأَه الـطـعـامُ ويـتـقـوّى الـعـظـام، فـلـيـأكـلْ مـعـجـونَـنـا الـكـبـيـرَ.و
کہ او را طعام ہضم شود واستخوان ہا قوی شوند پس می باید کہ معجون کبیر ما بخورد و
سيـنـظـر فـي أسبـوع التـأثيـرَ .وإذا استـعـمـل الـنـاس دواءَه ومـا رأوا
در یک ہفتہ تاثیر خواہد دید و چوں مردم دوائی او استعمال کردند و ندیدند
إلّا الـنـقـصـان، فـعـلـمـوا أن الـرجـل قـد مـانَ، وأَتبَـعـوه الـلِّـعـانَ.
مگر نقصان پس دانستند کہ دروغ گفتہ است۔و درپے او می فریسند لعنتہا را
وكـذالک يـكـذبـون ولا يـحسبـونـه سُبّةً، وبـالـدجـل يـجـعـلـون
و ہم چنیں دروغ میگویند اورا محل دشنام نمی دانند۔وبدجل خود دروغ را ہمچو بنائے می نمایند
الـكـذب قُبّةً.وكـذالک إذا ادّعـى أحـد مـنـهـم أنـه فـقـيـه ومـن

﴿۱۱۷﴾

کہ گرداگرد او دیوارے کشیدہ باشند۔و ہم چنیں چوں دعویٰ کند یکے ازیناں کہ من فقیہم واز
الـمـحـدّثـيـن، فثبـت فـي آخـر الأمـر أنـه جـاهـل ولا يـعـلـم الـدّيـن.
محدثاں ہستم۔پس آخر ثابت می شود کی او جاہل است و دین رانہ مے شناسد۔
ولا يـخـفـى عـالـم وجُهـول، ولا صـحـيـح ومسـلـول.وإنّـي فـي هـذه
و پوشیدہ نمی ماند دانا و جاہل و تندرست و مسلول۔ و من دریں حقیقت
صـاحـبُ الـتـجـربـة، وانـتـقـدتُهـم فـوجـدتُهـم كـالـمَيتة.إنهـم
صاحب تجربہ ہستم۔ و ایشاں را آزمودم پس ہمچو مردہ یافتم۔ ایشاں

تـفـرّدوا فـی الـدّقـاریـر، وأغدُّوا کـالبعیر .یـأکـلـون حتـی یـنـقلب علیهم
دردروغہا یگانہ ہستند وہمچو شتر بر بدن غدود ہائے طاعون می دارند۔می خورند تاوقتیکہ معدہ بر ایشاں
الـمعدةُ و ینفُضوا علی الفراش، و بعُدوا عن الحق وطلبه
نگوں شود و برفرش قے کنند۔ و از حق و از جستنِ حق دور شدہ اند
فـلیسـوا الیـوم کـالشـمع ولا کـالفَراش .تـرکـوا الـملّة ومـا قـالـه النبیُّ
پس امروز نہ ہمچو شمع ہستند و نہ ہمچو پروانہ ہا۔ملت اسلام وگفتہ نبی خوبصورت را
الـصبیـحُ، وسـقـطـوا کـأَذِبّةٍ تسـقـط عـلـی جـرحٍ یـقیـحُ.و
ترک کردند۔ و ہمچو مگس ہا بر زخم ریمناک افتادند۔ و
إذا غـاب عـنهـم قَـذَرُهـم فـضـاقـوا لهـا ذَرْعًـا، ومـا مـلـکـوا صبـرا
چوں پلیدی شاں از ایشاں جدا مے گردد۔پس برائے آں تنگدل مے شوند۔وصبر وپرہیزگاری ہمہ
ولا ورَعًـا.والـلّٰـه إنهـم قـد أطـاعـوا الـنـفـس وسـلـطـانَهـا.و
ازدست می دہند۔وبخدا کہ ایشاں نفس وتسلط ہائے نفس راتن در دادہ اند۔
تـعـوّدوا الشهـواتِ وشیـطـانَهـا .یـدورون عـلـی أبـواب أهـل الثـروة
وبہ شہوات وشیطان شہوات عادت گرفتہ اند۔بر دروازہ ہائے دولت منداں وتونگراں وزمینداراں
والیسـار، و الـجِدة و العَقار. وکم منهم مالوا من صلٰوة الصبح
مے گردند۔ و بسیارے از ایشاں از نماز فجر سوئے شراب
إلـی الـصَبـوح، ومـن العِشاء إلٰی الغَبوق فی الصُروح، واشتغلوا من شرح☆
رخ کردہ اند۔ و از نماز شب سوئے شراب در کوشک ہا۔ و از شرح

﴿۱۱۸﴾

☆ الحاشیة

کـان فـی دیـارنـا رجـل مـن الـواعـظیـن.وکـان الناس یحسبونه من الصالحین
درملک ما شخصے بود از واعظین۔ و مردم اورا نیک و موحد می دانستند۔
الـمـوحـدیـن.فـاتـفـق ان رجـلادخـل عـلیـه مـفاجئًا کالزائرین.فوجده یشرب
پس چناں اتفاق افتاد کہ شخصے بطورناگہ بروگذرکردہمچو زیارت کنندگان۔پس دید کہ او

''الوقاية'' و''الهداية''إلى العواهر والبغايا، وإلى الرحيق مع التغذى بالقلايا
وقایہ وہدایہ و رو تافتہ سوئے زنان بدکار سوئے شراب بکباب بزغالہ مشغول شدند۔
من الجدايا، ومالوا إلى السماع من المحسِنات الحُذّاق، والموصوفات
ورغبت کردند سوئے شنیدن سرود از زنان خوبرو و ماہر در فن سرود میل کردہ اند و
فی الآفاق؛ وإذا قلّ البَعاعُ، وخفّ المتاع، وفرّ الرَّعاعُ
آں زنان در دنیا قابل تعریف شمار کردہ شدہ اند۔ وچوں متاع کم شد و سرمایہ سبک شد۔ وہم صحبتاں سفلہ بگریختند
وفرَغ الجِرابُ، وغُلِّق الأبوابُ، نهضوا للوعظ والنصيحة
و کیسہ خالی شد۔ و درہا بستہ شد۔ برائے وعظ و نصیحت برخاستند
مع حِبالة مِن أشعار الصوفية، لتعود إليهم أيام الثروة و
بادامی ازشعرہائے صوفیان تا ایام تونگری برا یشاں باز آیند۔
الجِدَة .وتراهم فی مجالس الوعظ يتصرّخون و يُرغُون كبعير
وبینی ایشاں را در مجالس وعظ می گریند وفریاد می کنند ہمچو شترے کہ برجسم او
أَغَدَّ، وفی القلب يذكرون الجَدَّ، والدموعُ قرَّحتِ الخدّ.
غدہ طاعون بر آید و ایام تونگری را در دل یاد می کنند۔ و اشک ہا رخسا را ریش مے کنند

بقیہ الحاشیہ

الخمر مع ندماء من الفاسقين. فقال يا لعين، عَملُک هذا وقولک ذالک. فأجاب
باچند فاسقاں شراب مے نوشد۔ پس گفت اے شیطان ایں کردارتست وآں گفتارتو۔ پس جواب داد
وأرى العُجابَ. قال: أَرُونی عالمًا لا يشرب الخمر. أو يتجنّب الزنا والزَّمْرَ. وكذالک كان عالمٌ
وامرعجیب بنمود۔ گفت آں مولوی مرا بنمائید کہ شراب نمے نوشد یا از زنا وسرود اجتناب می کند۔ وہمچنیں یکے دیگر مولوی
آخر قريبا من قريتي. وكان ينكر برُتْبتي. فشرب الخمر فی مجلسِ كافرٍ يهوى الإسلام.
بود کہ از قریہ من نزدیک بود واز منکران من بود۔ پس در مجلس کافرے شراب نوشید کہ رغبت اسلام می داشت۔ پس آں کافر
فلعَنه الكافر ولامَ. وقال إنْ كان هؤلاء هم أئمّة الإسلام. فكُفرى خير لدنياى مِن أن أَلحَق بهذه اللئام. منه
اورالعنت کرد وملامت نمود وگفت اگر ایناں پیشوایانِ اسلام اند پس کفر من از اختلاط بایشاں برائے دنیائے من بہتر است۔ منہ

فالعامة يزعمون أنهم يبكون مخافة يوم المكافأت، كما هو
و مردم عام ایں خیال مے کنندکہ ایشاں از خوف قیامت میگریند۔چنانکہ
مِن سِيَرِ أهل التقاة، مع أنهم لا يبكون إلّا بفراق الصهباء.
عادت پرہیزگاراں است۔باوجود اینکہ اوشاں از جدائی شراب و زنانِ خوبرو
والغِيدِ من الندماء، وبما قَلَّ المِراح، وكانت كالرؤيا
مے گریند۔ و بدیں سبب کہ خوشی کم گردید۔ و شراب ہمچو خواب
الراحُ، فهيّج لهم البكاءَ ما عندهم من الوحشة لفقدِ
شد۔پس ازیں گریہ آمدکہ اسباب وحشت جمع شدند۔برائے گم شدن
أسباب العيشة، وبما فقدوا رُفْقة أيام الرَخاء، ونُدماء
اسباب معیشت۔ونیزازیں سبب می گریند کہ رفیقان ایام فراخی راگم کردند و
حلقة الصهباء .ومع ذالك يحسبون أنفسهم كالبدر.و ﴿۱۱۹﴾
ہمنشینانِ حلقہ شراب بگریختند۔ و باوجود ایں خود را چوں ماہ چہار دہم میدانند۔ و
يحبّون أن يُقعَدوا من المجلس في الصدر، ويسمّون أنفسهم
مے خواہند کہ مردم او شاں را در صدرِمجلس بنشانند۔ و خود را بنام
مولويّين، أو فقهاء ومحدِّثين، ومن لم ينادِهم بهذه الأسماء
مولوی و فقیہہ و محدث مشہورمی کنند۔ و ہرکہ او شاں را بدیں نام ہا یادنکند
فيغضبون عليه سابّين، مع أنه لم يبق لهم طبع عربي
پس بروخشم مے گیرند ودشنام می دہند۔باوجود اینکہ ایشاں راطبیعت مشابہ اہل عرب نماندہ
ولا ذوق أدبي .و إنّي دعوتهم مرارًا، وجرّبتهم أطوارًا.و
ونہ ذوقے ازادب ماندہ۔ومن بارہا برائے معارضہ ایشانرا خواندم وبارہا تجربہ ایشاں
عرضتُ عليهم كلامي، وأريتُهم غُرَرِي وحُسْنَ نظامي.
کردہ ام۔وبر ایشاں کلام خودعرض کردم۔ و فصاحت وحسن نظام خود ایشاں رانمودم ۔

و قلت هذه آية صدقى وحجّتى وحُسامى، فأْتوا مِن مثله إن
و گفتم ایں نشان صدق من است وحجت من است وشمشیر من است۔ پس مثل آں بیارید اگر از مقام من
كنتم تنكرون بمقامى. ففرّوا فرارَ الحَيَوات من أسلحة الكُماة
انکار دارید۔ پس چناں گریختند کہ ماراں از سلاح ہائے سواراں میگریزند
وتعوّدوا كالنساء اكتحال العين، والطيبَ والمُشْط والحِيَلَ
وعادت گرفتند ہمچو زنان سرمہ کردن در چشم۔ و خوشبو را وشانہ کردن را و حیلہ را برائے
لجمع العَين. وبعضهم يرغبون فى الضَّفُر والإجمار كالنسوة
جمع کردن زر۔ وبعض ایشاں رغبت می کنند در بافتن موہاو جمع کردن مرغولہ آنہا ہمچو زناں
ويدهّنون خُصُلتهم ويعطفون كلّ وقت شعورَ الجَميرة.
وتدہین مے کنند مرغولہ موہارا و خم مے دہند ہروقت موہائے آں مرغولہ را۔
ويفرّون فرارَ الآبق من مجالس العلم، ومع ذالك لا ترى ﴿۱۲۰﴾
وہمچوغلام گریز پا از مجلس ہائے علمی مے گریزند۔ و باوجود ایں نخواہی دید
فيهم أثرا من الحلم. وإذا دخل مسجدهم أحدٌ من الغرباء
در ایشاں نشانے از حلم۔ و چوں در مسجد ایشاں کسے از غریباں داخل شود
وكان يخضب أشعاره مثلاً ويسوِّدها بشىء من الأشياء.
کہ موئے خود را خضاب مے کرد و سیاہ مے کرد۔
فصالوا عليه كالكلاب، أو ككُفّارِ غَزاةِ الأحزاب.و
پس برو ہمچو سگاں حملہ می کنند۔ یا ہمچو آں کافراں کہ در جنگ احزاب حملہ کردہ بودند
ناشُوه كالسباع، اللّهم إلّا أن يُهْدِى[1] إليهم شيئًا من
و می گزند او را ہمچو درندگاں۔ بار خدایا مگر اینکہ بطور ہدیہ دہد او شاں را چیزے از
المتاع، أو يمدَّ الباعَ بحذاء الباع. إنّهم قوم يأكلون
متاع۔ یا بمقابلہ دست دراز کردہ شود۔ ایں قومے است کہ

[1] ایڈیشن اول میں سہواً یُھدِ لکھا گیا ہے۔(ناشر)

الضعفاء باللسان، ويفرّون من الأقوياء كالجبان، وإذا اجْرَمَزَّ
کمزوراں را بزبان خود مے خورند۔ و از زور آوراں ہمچو بزدلاں مے گریزند۔ وچوں کسے خود را

أحدٌ ليَبَاعَ وأرى الكنائنَ والسهام والباعَ، فنفروا ولا كنفور
بریں جمع کرد کہ باوشان مباحثہ کند۔ وبنمود کیش ہا را و تیر ہا را و دست را۔ پس مے رمند ونہ ہمچو

الحُمر، وغلَب من صِيلَ عليه على الزُّمَر فحاصل البيان أنهم
رمیدن خر ہا۔ وغالب میشود شخصے کہ بروی حملہ کردہ شد بر گروہ ہا۔ پس حاصل کلام ایں است کہ ایشاں

يُهرَعون إلى الغرباء كالطوفان، ولا يهتال صِلُّهم إلا بمشاهدة
مے دوند سوئے غریباں مثل طوفان۔ و نہ مے ترسد مار خورد ایشاں مگر بدیدن

الثعبان، ولا يُدارَون إلا برغيف أو صفيف. يعظّمون العِظامَ
اژدہا۔ و مدارات نمی کنند مگر بہ نانے یا کباب کہ بر سیخ کشیدہ باشند۔ بزرگ میدارند

الرُفاتَ، ويكفُرون بالذى بُعِث وأحيا الأموات. ألا يعلمون
استخوانہائے بوسیدہ را۔ ومنکر کسے مے گردند کہ از خدا مبعوث شد و مردگان را زندہ کرد۔ آیا نمی دانند

﴿۱۲۱﴾

أن الوقت وقت نصرِ الدّين ودفعِ اللئام، وقد دنَفتْ شمس
کہ ایں وقت وقت مدد دین ودفع لئیماں است۔ و بہ تحقیق آفتاب اسلام قریب بغروب

الإسلام. بل عادَوا الحقّ لحبِّ الأقارب واللذّات، وآثروا
شدہ است۔ دشمن داشتند حق را ازیں سبب کہ اقارب وعزیزاں را محبت کردند۔ واختیار کردند

هذه الدنيا وما انعقدت من المودّات. يبْغون عرَضَ هذه الدنيا
ایں دنیا را و آنچہ بستہ شد از دوستی ہا میخواہند۔ مال ایں

وخطارتها. ويحبّون أن ينالوا خُشارتَها. فالأسف كل الأسف
وبلندی مرتبہ آں۔ ومی خواہند کہ باقیماندہ طعام او کہ برخوان باشد ایشاں را رسد پس سخت افسوس

أنهم بقوا بعد موت الأكابر كالجِلْف، ولا خَلَفَ بعد السَلَف.
است کہ ایں مردم بعد اکابر اسلام ہمچو خم تہی ماندہ اند۔ و نیست پس ماندہ بعد از گذشتگان

يدّعون أنهم فاقوا الكل فى الفقه والحديث والأدب. و
دعویٰ می کنند کہ او شاں در فقہ و حدیث و ادب ازہمہ فائق تر اند۔ و

نسلوا من كل أنواع الحَدَب، وليس لهم خبر من حقائق
برہربلندئ کمال دویدہ اند۔حالانکہ ہیچ خبر از حقیقت ہائے دین ایشاں را

الدين، ولا نظر فى حدائق الشرع المتين، وما أُعطىَ لهم قدرةٌ
نیست۔ و نہ نظربرباغہائے شرع متین است۔ و نہ او شاں را قوت دادہ شد

على أن يكتبوا عبارةً غرّاء، و لا قوّةٌ ليفترعوا رسالةً عذراء.
کہ عبارتے روشن بنویسند۔ و نہ قوت کہ تا بکارت برند رسالہ دوشیزہ را۔

وما أجد أحدا منهم يعارضنى فى الإملاء، ويبارزنى فى تنقيح
وہیچ کس را از ایشاں نمی بینم کہ بامن در املاء۔ و درتنقیح انشاء باہم معارضہ کند۔

الإنشاء. وقد قلتُ لهم مرارًا إننى أنا المُفْلِق الوحيد من
و من بارہا ایشاں را گفتم کہ من از نویسندگان ایں زمانہ ماہر یگانہ ہستم۔

كُتّاب هذه الأوان، والمنفرد بعلمِ معارف القرآن، ولى غلبة
ویکتا در علم معارف قرآن۔ و مرا بر اولین

على الأواخر والأوائل، ولو جاء نى سَحبانُ وائل كالسائل.☆ ﴿۱۲۲﴾
وآخرین غلبہ است۔ و اگرچہ سحبان وائل مثل سوال کنندہ نزد من بیاید

☆ حاشیہ

كلّما قلتُ من كمال بلاغتى فى البيان. فهو بعد كتاب الله
ہمہ آنچہ دربارہ بلاغت خود گفتم۔پس آں بعد کتاب اللہ قرآن شریف

القرآن. وإنه معجزة جليل الشأن عظيم اللمعان قوىّ البرهان. و
است۔ وآں معجزہ بزرگ شاں دارد و بزرگ روشنی دارد و زبردست برہان دارد

إنه فاق الكلَّ ببيان لطيف ومعنى شريف، والتزامِ البروقين
چراکہ او از روئے بیان لطیف ومعنی بزرگ برہمہ فوقیت میدارد۔ وہمچو آں برق کہ

﴿۱۲۳﴾

فإذا طلبتُ منهم مبارِزًا فی هذا المیدان، فما بارَزنی أحدو

پس چوں دریں میدان ازیشاں مقابلہ کنندہ طلب کردم۔ پس ہیچ کس با من بمقابلہ بیروں نیامدو

فی جمیع مواضعه کبرقٍ وَلِیفٍ. شاجرَ الناسُ فیه فما أرَوا کمثله

در ہر بار دو مرتبہ می درخشد در ہمہ مواضع خود دو گونہ خوبی حسن بیان و معارف نویسی را التزام کردہ۔ اختلاف کردند مردم درو

مِن شجرة. له حلاوة وعلیه طلاوة، ولا یبلُغ وَهُفَه نبتٌ ولو

پس نتوانستند کہ مثل او درختے بنمایند۔ برائے او شرینی است و بروے خوشنما و ملاحتے است و ہیچ روئیدگی تازگی و سرسبزی

کمُل فی اهتزاز وخضرة. والذی یطلب لمعانَه مِن کلام غیره من

اورانمی رسد اگرچہ در تازگی و سرسبزی بدرجہ کمال رسیدہ باشد۔ و آنکہ روشنی اوازکلام غیرے کہ ازمخلوقات است

الکائنات. فلیس هو إلا کرجل یرید أن یَلفُوَ اللحمَ من العظام المقبورة

می طلبد۔ پس او مثل آں کسے است کہ اواز استخوان ہا گوشت برآوردن میخواہد کہ درقبر کردہ شدند

الرُفاتِ. فالحق والحق أقول إنه لا یوجد کتاب بین الدفّتَین کمثل

و پوشیدند۔ پس راست میگویم کہ ہیچ کتاب در دو طبقہ موجود نیست کہ مانند باشد کتاب پروردگار

کتاب ربّنا ربّ الکونَین. فکما أن الکمال مِن کل جهة مخصوص بحضرة

ماراکہ پروردگار دوجہان است۔ پس چنانکہ کمال ازہر جہت بحضرت باری تعالیٰ مخصوص است۔

الکبریاء. فکذالک الحسنُ مِن جمیع الأنحاء مختص بهذه الصحف الغرّاء.

پس ہم چنیں خوبصورتی ازہمہ سوئے خاص بدیں کتاب روشن است۔

﴿۱۲۳﴾

وأمّا الذی هو دونه فهو لا یخلو من عیب ونقصان. وإن کان کلام النابغة

مگر آنچہ سوائے اوست پس آں ازعیب و نقصان خالی نیست۔ اگرچہ کلام نابغہ یا سحبان

أو سَحبان. فإنْ وجدتَ مثلا فقرةً من کلمات أحدٍ منهم کخدٍّ أبرقَ

باشد۔ پس اگر مثلاً کلام کسے ہمچو رخسار تاباں باشد پس فقرۂ دیگر راہمچو بینی خورد

و أملسَ، فتجد فقرة أخری کأنف أصغر وأفطسَ. وإنْ وجدتَ لفظًا کعینٍ

و پہن خواہی یافت۔ و اگر لفظے را ہمچو چشم خوب سیاہ درمحل سیاہی و خوب سفید درمحل سفیدی

﴿۱۲۴﴾

اختفوا كالنّسوان. وما كان لهم أن يُظهِروا من شَوْطهم. أو
ہمچو زنان پوشیدہ شدند۔و ایشاں را مجال نماند کہ چیزے از تگ خود بنمایند۔ یا
ينثُروا عَجْوةً أو نَجْوةً مِن نَوطهم. فحاصل الكلام أنهم صاروا في
پراگندہ کنند خرمائے جیّد یا خرمائے ردی را از ظرف خود۔پس حاصل کلام ایں است کہ ایشاں در بدی
الشر للشيطان كفَيْءٍ، وليسوا من الخير في شيء. لا يعلمون مِن دون
شیطان را ہمچو سایہ شدہ اند۔ و بہ امور خیر ہیچ مناسبت (نمے دارند)۔نمی دانند بجز

حَوراء. فتجد آخر كناقة عَشْواء. وإنْ وجدت مثلا قافيتَين متوازيتَين
یافتی۔پس فقرہ آخر را ہمچو ناقہ کور خواہی یافت۔واگر دو قافیہ برابر یابی ہمچو دوسرین زن۔
كعجيزتَي النساء. فتجد رديفًا كأَلْيةٍ اختلَّ تركيبها وتحرّكتْ وما بقيتْ على
پس ردیفے را ہمچو بند سرین خواہی یافت کہ از جائے خود جنبیدہ باشد و برحالت صحت
الاستواء. وإن القرآن يشابه الوجوهَ الحِسان، لا تجد ثناياه إلا مزيَّنة بالشَنَب
نہ ماندہ باشد و قرآن مشابہت دارد بروہائے خوب نخواہی یافت دندانِ پیشین او را مگر زینت یافتہ و بہ خوش آبے
ولا خدودَه إلا مضْبِيةً باللَهَب. ولا بنانَه إلا لامعة من التَرَف. ولا
ونہ رخسارہائے او مگر دل کشندہ بسرخی ونہ سرانگشتان او را مگر درخشند۔از نازکی وزی۔ونہ
خَصْرَه إلّا منطَّقة بالهَيَف. ولا حواجبَه إلا بالجةً بالبَلَج. ولا مَباسمَه
کمرہائے او مگر ازار پوشندہ از باریکی۔ونہ ابروان او مگر روشنی یافتہ بکشادگی ونہ آں دندان او کہ
إلا زاهرة بالفَلَج. ولا جفونَه إلا مسكِرة بالسَقَم. ولا أنفَه إلا معتبِدًا
بخندہ ظاہر میشوند مگر روشن بکشادن میان آں۔ونہ پردہ ہائے چشم او مگر مست کنندہ بہ بیماری خود۔ونہ بینی او مگر بہ بندگی گیرندہ
بالشِمَم. ولا جَبْهَه إلّا آسرةً بالطُرَر. ولا عينَه إلا معبَّدةً بالحَوَر. فهذه
از بلندی و نہ پیشانی او مگر اسیر کنندہ با طرّہ ہا۔ونہ چشم او مگر غلام گیرندہ است بسیاہی وسفیدی۔پس
عشرة آراب. يوجد حُسنها في القرآن من غير ارتياب. منه
ایں دو عضو ہستند۔ یافتہ میشود حسن آنہا در قرآن بغیر شکے وشبہتے۔منہ

الـجهـلات، ويشـابهـون السبـا ع في العادات، وقد أضاعوا مادّة المواساتِ
امور باطل و در عادات مشابہ درندگان ہستند۔ضائع کردہ اند مادہ ہمدردی و آمیزش را۔
والـمـقـانـات. كـأنهـم استـوطـنوا الفلوات. وإذا رأوا أحدًا صدر منه قيل من
گویا ایشاں وطن گرفتہ اند بیابان ہا را اگر بینندکہ از کسے اند کے کارجہالت صادرشدہ
الـجهــالة. فـقَـلَّ أن يُسـعِـفـوا بــالإقــالة، بل يشتمونـه على ذالك العِثار.
است۔پس کم تر است کہ او را عفو کنند۔ بلکہ او را براں لغزش دشنام می دہند
أو يُـدخِـلـونه في الكفّار . وكـمـا أن الـفـلاحيـن يـقاتلون على قُرًى وجِفان.
یا در کافراں داخل مے کنند۔وچنانکہ زمینداراں بردیہات وشاخہائے انگورمقاتلہ مے کنند
يـحــارب هـذه الـعـلـمــاءُ على قِرًى وجِفـانٍ .يتـركـون الـحُـبّ لـلحَبّ. و
محاربہ می کنند ایں علماء برضیافت ہا وکاسہ ہائے شوربا میگذارند دوستی را برائے دانہ۔و
يـؤْثـرون الـرُّبّ عـلى الرَبّ. يتـنـازعـون عـلـى الأمـوات، ويأخذون أثواب
اختیار میکنند عصارہ دوائی را بر پروردگار مقدم برمُردگاں نزاع ہا مے کنند۔واز خبث نیت پارچہ میت
الـميّـت مِـن خبـث النيّـات .وكـل مـنهـم يُـرى الـلّسـانَ حـريـفَـه كالعَضْب
مے گیرند۔ و ہریک از ایشاں زبان خود ہمچو شمشیر بنماید ہم پیشہ را
ويبـدى نــاجـذَيــه ويـحــرق نــابَـه من الغضـب .ومـع ذالك قـد حُـورِفَ
وفرانماید دندان پسین خود را و بساید از خشم دندان را۔ و باوجود ایں سخت نامبارک است
كسبُهـم ولا يـفــارقهـم قُـطـوب الـخُـطـوب وحـروب الكروب، ويلازمهم ﴿۱۲۵﴾
کسب ایشاں و از ایشاں جدانے شود ترشی ناکامی کارہا و کارزار اندوہ ہا۔ و درہمہ عمر ایشاں
فـي جـميـع عـمـرهـم صِفْرُ الراحة وفراغ الساحة .وكـمـا أن الفلاح يتوغّر
تہیدستی وخالی بودن صحن خانہ لازم حال ایشاں مے باشد۔وچناں کہ زمیندار بوقت برکندن
غـضـبًـا عــلــى نبــش بَـرِيٍ مـن الــريف، ويــأخـذ النـابـش ويكسـر بعض
یک نیشکر از زراعت آں بغضب افروختہ مے گردد۔ وے گیرد برکنندہ را و می شکند بعض

الغضاريف، فكذالك إنْ لم يحسبهم أحدٌ بريئين من جريمة فعلوها
استخوانہارا۔پس ہم چنیں اگر کسے ایشاں رااز گناہے کہ بظلم کردہ اند بری نداند۔
عدوانًا، ويشهد عليهم إيمانًا، ويخالفهم بيانًا، فيضربونه ويسقُطون
واز ایمان بریشاں گواہی دہد۔ و در بیان بایشاں مخالفت ورزد۔پس می زنند او را و می افتند
عليه زُرافاتٍ ووُحدانًا، وإنْ غُلبوا عند هذه المحاربات، فيندُبون
بروبہ ہیئت مجموعی یا یک یک می افتند۔واگر دروقت ایں جنگ ہا مغلوب شوند۔پس شیاطین خودرا
شياطينَهم في النائبات، وقد عُلّموا أن يجزوا من الظلم غفرانًا
برائے مدد مے طلبند۔ و تعلیم دادہ شدہ اند کہ جزاء ظلم مغفرت دہند۔
ومن الإساءة إحسانًا .فإنهم قوم أُمروا بإراءة نموذج الأخلاق.فما
وبپاداش بدی احسان کنند۔چراکہ ایں قومے ہست کہ برائے نمودن نمونہ اخلاق۔پس نمودند
أرَوا إلا سِيَرَ الشرور والشقاق .فهم الذين سعوا لإيذائي وجاوزوا حدّ
مگر خصلتہائے بدی و دشمنی۔پس اینان ہمہ مردم اند کہ برائے اذیّت دادن من دویدند واز حد
الإهطاع، فليت لي بهم أعداء من السباع .يأكلون لحم الغائب ولا
تیز دویدن تجاوز کردند۔پس کاش مرا بعوض ایشاں از درندگان دشمناں بودندے۔گوشت غائب می خورند و
يبارزون للمباراة، كأنهم ظِباء يخافون حَدَّ الظُباة.يا حسرة على
برائے جنگ بیروں نمے آیند۔گویا ایشاں آہوان اند مے ترسند تیزی تیغہا را۔اے حسرت بریں
هذا الزمان إن الأمراء رغبوا في الخمر والزَمْر والنساء والقَمْر
زمانہ کہ امرائے ایں زمانہ در شراب و سرود و زنان و قماربازی رغبت کردند و
والعلماءَ إلى الكذب والسَمْر، وتركوا الحكمة اليمانية ورضوا بالنواة ﴿۱۲۶﴾
عالمان ایں زمانہ کذب وافسانہ گوئی را اختیار نمودند وحکمت یمانی را ترک کردند واز خرما بخستہ خرما راضی
من التمر، وما بقي فيهم مِن دون الكبر والشمر، والوثب
شدند۔ و در ایشاں بجز تکبر و خرامیدن از ناز و برجستن و جہیدن

والطَمْر. يبغون صِرْمةً من الجِمال، وعُرْمةً من الحنطة والأرز والحمّص
ہیچ ہنرے نماند۔ میخواہند کلۂ شتر مقدار سی عدد۔ و یک خرمن از گندم و یک خرمن از ارز و یک خرمن

وفراغَ البال، وما بقى لهم رغبة فى إعلاء الدين ونبشِ حشائش
از نخود۔ ودر بلند کردن دین ہیچ رغبت ایشاں رانماند و نہ برائے برکندن بیخ گیاہ ہائے گمراہی

الضلال. أُدهقتْ كؤوس رؤوسهم من الكبر إلى أصبارها وأصمارها.
جوشے در دل ماندہ۔ پُرکردہ شد کاسہ ہائے سرایشاں از تکبر تا لب ہائے شاں۔

وتَقاسموا على حفظِ وِدَاد الدنيا وتخيُّرها واستيثارها. وحسبوني
وباہم قسم خوردند دربارہ نگہ داشتن دوستی دنیا و اختیار کردن آں۔ ومرا از دشمنان خداتعالیٰ

من عدا الله كأنهم اطّلعوا على ذات صدري، أو علموا ما خامرَ سِرّي.
پنداشتند گویا اوشاں برراز نہان سینہ من مطلع شدند۔ یا رازے را دانستند کہ بدل من آمیختہ است

ورأيتُ منهم ما عرّفني جَهْدَ البلاء، وجرّوني إلى الحكّام وعكفوا
وازیشاں چیزے دیدم کہ ازاں دانستم کہ بلا چہ چیز است۔ وسوئے حکام مرا کشیدند وبرآتش

بي على الاصطلاء، فما شتوتُ ولا أَصَفتُ إلّا وبقِدِّهم رسَفتُ.
قائم کردند۔ پس نہ برمن موسم سرما آمد و نہ موسم گرما مگر بدوال ایشاں بند برپا مے رفتم۔

سلّطوا عليّ كلَّ بِلْغٍ مِلْغٍ للتوهين، ليَنْدَغوني وينزِغوا في قومي
برمن ہر یک احمق دشنام دہندہ را مسلط کردند تا مرا بہ سخن خستہ کنند وہمچو شیطان لعین در

كالشيطان اللعين. ثم مع ذالک لا يعتذرون مما فعلوا، ولا
قوم من تباہی افگنند۔ باز باوجود ایں عذر نمی خواہند ازانچہ کردند۔ و ظاہر

يُظهِرون الندم على ما صنعوا، بل زادوا غيًّا وتصدَّوا للمجالحة. ﴿۱۲۷﴾
نمی کنند ندامت برکارے کہ کردہ اند بلکہ در گمراہی زیادہ شدند وبرائے جنگ ودشمنی پیش آمدند

وأعرضوا عن السلم والمصالحة، وحقّروني وازدرَوني وقالوا
و از صلح وآشتی اعراض کردند۔ و تحقیر من کردند وگفتند کہ

جاهل لا يعلم العربية، بل أُمِّیٌّ لا يعرف الصيغة .ثم إذا جَلَّحْنا عليهم

جاہلے است کہ عربی را نمی داند۔ بلکہ ناخواندہ است کہ صیغہ را نمی شناسد۔ باز چوں باقدام شدید برایشاں

ففرّوا كفرار الحُمُر من الضِرغام، أو الجبان من السهام، ورأوا منی

گذر کردیم پس بگریختند ہمچو گریختن خراں از شیر۔ یا ہمچو گریختن بزدل از تیرہا۔ واز من چیزے دیدند

ما يرى صبیٌّ عند حلول الأهوال، أو عصفورٌ من عُقاب إذا انقضّت

کہ طفلے بر وقت فرود آمدن خوف ہا می بیند۔ یا کنجشک از باز چوں برو افتد از قلہ کوہ ہا

عليه من قُنَنِ الجبال .وكانوا حسبونی كشاةٍ جَلْحاءَ، فَمَسَّهم منّا

و بودند کہ گمان مے داشتند نسبت من گویا ہمچو گوسپندے ہستم کہ برسر سرون نمی دارد۔ پس

ناطحٌ فقالوا بقرةٌ قرناءُ. ومن جاءنی منهم متسلّحًا، جعلتُه

چوں حس کرد ایشاں را از ما مشقت گفتند گاوے است سرون دار۔ و ہر کہ از ایشاں نزد من سلاح پوشیدہ بیامد۔

مجلَّحًا، بما أغرَوا كلابهم على لحم البَراءِ، و أوتغوا الدينَ

پس اورا ہمچو آں درخت بدحال کردم کہ اوراچارپایاں چنداں خورند کہ از وچیزے نماند۔ چراکہ اوشاں برگوشت بے گناہاں سگان خودرا بگذاشتند

بالافتراء، فكان جزاءهم أن يُفشَغوا ويُنسَغوا، أو يُطعَنوا و

و دین را از افترا نقصان رسانیدند۔ پس جزاء اوشاں ایں بود کہ زیر نشانہ تازیانہ آوردہ ایشاں را تازیانہ ہا بزنند۔ یا بسخنان سخت

يُندَغوا .ويريدون أن يخوّفونی وكيف مخافتی، وإنْ هم

مجروح کردہ شوند۔ میخواہند کہ مرا بترسانند وچگونہ از ایشاں بترسم۔ جز ایں نیست کہ ایشاں

إلّا عُوافتی .يفسّقون الناس وأنفسهم ينسون، ويكذّبون الصادقين

شکار من اند کہ بوقت شب برایشاں کامیاب شدم۔ بہ فسق نسبت می دہند مردم را وخویشتن را فراموش میکنند وتکذیب صادقاں

ولا يخافون .لا يقومون فی المضمار، ويُعدّون لأنفسهم سبعين

می کنند و نمی ترسند۔ درمیدان نمی ایستند۔ وطیار میکنند ہفتاد سوراخ ہمچو موش

منفذًا كالفأر للفرار .وكانوا أشهدوا اللّٰهَ على كفّ اللسان وعاهدوه

برائے گریختن۔ و بودند کہ گواہ گردانیدہ بودند خداتعالیٰ را بر بستہ داشتن زبان وعہد کردند بدو

﴿۱۲۸﴾

فـمـا أسـرعَ مـا نسوه .وإنّ الـكبـر قـد سـرى فـي عـروقهم وعظامهم
پس چہ قدر جلدی درفراموش کردن عہد کردہ اند۔ وبہ تحقیق تکبر سرایت کردہ است درر گہائے ایشاں و

ومـلأ الشـرايـيـن، فـمـا كـان لهـم أن يـمتـنـعـوا ولـو حـلـفـوا
استخوانہائے ایشاں وپُرکردہ است شرائین را۔ پس درطاقت ایشاں نماندہ کہ ازکذب بازآیند اگر چہ

مغلّظين .وإنهم جمَّـروا بُعـوثَهـم لـحـرب أهـل السـمـاء ، وأغلظوا
حلف مغلظ بخورند۔ و ایشاں لشکر ہائے خودرابرسرحد جمع کردند تاباہل آسمان جنگ کنند۔ ومارا

لـنـا وتـصـدَّوا لـلاستهـزاء ، وتـجـاهـلـوا بـعـد الـعـلـم وتـعـامَـوا بـعـد
دشنام ہادادندوباستہزاء پیش آمدند۔ و دانستہ جاہل شدند بعدازعلم و کورشدند بعد از بینائی۔

البـصيـرة، فـكـأنهـم قُـذفـوا مِـن حـالـقٍ أو مـاتـوا جـائـعـيـن مـع وجـود
پس گویااوشاں ازجائے بلند انداختہ شدند یا در حالت گرسنگی مردند باوجود یکہ ثمر ہابسیار

الثـمـار الـكثيرة .فـلأجـل ذالـك سـمّـاهـم رَعـاعـا وسَـقُـطا خاتَمُ الأنبياء.
موجود بودند۔ پس از برائے ہمیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نام ایشاں ردّی وفرومایہ نہادہ است

بـل قـال لا يـوجـد مثلهـم شـرًّا تحـت بنـاء السّـمـاء .إنهـم قـوم اختاروا
بلکہ گفتہ است کہ ازروئے (بدی)[1] مانند ایشاں زیرآسمان نخواہید یافت۔ ایشاں قومے ہستند کہ گناہ

الـذنـوب مـن جـمـيـع الـجـهـات، ومـا تـرى فـاسـقًـا إلّا يوجد فيهم نموذجه
ہارا ازہرپہلواختیارکردہ اند۔ و ہیچ فاسقے رانخواہی دید مگردر ایشاں نمونہ او خواہی یافت

بـل يـوجـد فيهـم صـفـات السبـاع والـعـجـمـاوات .يـؤثـرون البُـرَّ
بلکہ صفات درندگان و چارپایاں در ایشاں خواہی یافت۔ اختیارمے کنند گندم را

عـلـى البِـرِّ، ويتـركـون حُـبّ اللّٰـه لحَـبٍّ أو حليـب كـالهِـرِّ .تـرى فيهم
برنیکی۔ وترک میکنند محبت الٰہی رابرائے یکدانہ یاشیر ہمچو گربہ۔ خواہی دید در ایشاں

فـي مـواضـع الـغـضـب آثـار الـجـنـون، ويـمـوتون للأماني بأشتات المنون.
درجاہائے غضب نشان ہائے جنون۔ ومے میرندبرائے آرزوہابموت ہائے مختلف۔

[1] ایڈیشن اول میں شرًّا کا ترجمہ لکھنے سے رہ گیا تھا۔ روحانی خزائن میں اسے درج کر دیا گیا ہے (ناشر)

﴿۱۲۹﴾ یمضی لیلهم ونهارهم فی الغیبة والسب والشتم والإثاوة، ومُلئت
مے گذرد شب وروز اوشاں درغیبت و دشنام دہی و غمازی۔ و پُرکردہ شد
صدورهم من الغِلّ والحقد والعداوة. وتجد ألسنَهم كرماحٍ
سینہ ہائے ایشاں ازکینہ وبخل و دشمنی۔ و خواہی یافت زبان ایشاں ہمچو نیزہ ہا
أُشرعتْ، أو سيوف شُهّرتْ، أو سهام قُوّمتْ، أو مُدًى حُدّدتْ
کہ مے جنبند یاشمشیرہا کہ از نیام بیروں کردہ می شوند۔یا کاردہا کہ تیز کردہ می شوند۔
أو آفة من السّماء نزلتْ. يسجدون أمام الأمراء، ويأكلون قِحُفَ
یا آفتے کہ از آسمان نازل شد۔سجدہ مے کنند پیش امیراں۔ و می خورند کاسۂ سر
الفقراء. وإذا ذُكر عندهم أن فلانا يؤتى العلماءَ، ويملأ كِيس مَن
فقیراں۔واگر نزد ایشاں ذکر کردہ شود کہ فلاں شخص مید ہد علماء را، وپُر می کند کیسۂ آں را کہ نزد او بیاید۔
جاء، وأنه من أغنياء القوم وكرام الناس، فسعوا إليه بالعين
و او از توانگران قوم و بزرگان است۔پس مے دوند سوئے او۔
والرأس، وقالوا يا سيّدنا أنت خيرُ مَن بُرء وذُرء فتَصدّقْ علينا
ومی گویند اے سردار ما تو بہتر از تمام مخلوق ہستی پس بطور صدقہ چیزے مارا بدہ
واغسِلْنا من الأدناس. وأما فقراء القوم فيشربون دماءَهم و
واز چرک وریم افلاس پاک کن۔مگر محتاجان قوم پس مینوشند خون ہائے ایشاں ولعنت
يلعنون آباءهم، وإذا اقتدر أحدٌ منهم فآذى الجارَ وجارَ. و
می کنند بر پدران ایشاں۔واگر یکے از یشاں اقتدار یافت پس ایذا می دہد ہمسایہ را وظلم می کند۔و
﴿۱۳۰﴾ مَا رحم وما أجارَ، بل إذا أفرصَتْه الفرصةُ فجرّعه من الحميم. و
نہ رحم می کند و نہ درپناہ خود آورد۔بلکہ اگر فرصت داد پس نوشانید او را از آبِ گرم۔و
لو كان أحدٌ كالولى الحميم، وما امتنعَ من التخليط ولو بالخليط.
اگرچہ دوست قریبی باشد۔واز آمیزش نفاق و بغض باز نماند اگرچہ بادوست معاملہ باشد

وأخرج لِهوی النفس فی کل أمرٍ طریقًا، ولا غادر شفیقًا ولا شقیقًا.
وبرائے آرزوئے نفس درہرامرطریقے پیدا کرد۔و نہ دوستے گذاشت و نہ برادرے
ومَن أحسنَ إلیه بأنواع الآلاء ، وسقاه کأسَ الأیادی والنعماء.فما
وہرکہ ازہرگونہ نعمتہا بر وے احسان کرد۔ونوشانید اورا پیالہ نعمتہاو احسان ہا پس پاداش او
کافأ بالعشیر، ولو کان زوجًا أو من العشیر، وما أحسنَ إلی أحد
از دہ یک نہ داد۔اگرچہ ازدوست باشدیا ازقرابتیاں۔وبیک دلو آب برہیچ کس
بدلو من الماء ، بل استقلَّ جزیلَ الآخرین من الخیلاء والاستعلاء.
احسان نہ کرد۔بلکہ احسان دیگراں را ازراہ ناز وتکبر کمترشمرد۔
وإذا رأی جمیلا من الزمیل، أو وجد نَزَلا من النزیل، فما شکرله
وچوں نیکی واحسان ازرفیق دید۔یاتحفہ ازمہمان یافت۔پس شکر نہ کرد او را
کما هو سیرة الصلحاء ، بل أخذ عابسًا وذهب مُعرِضًا کالسفهاء.
چنانچہ سیرت نیکاں است۔بلکہ قبول کرد بحالت چیں برجبیں بودن باز اعراض کرد وہمچو کمینہ مردم برفت۔
وإذا جاءه ضیفٌ، شتاءً کان أو صیفًا، فما أکرمَه بالخدمة وتواضُع ﴿۱۳۱﴾
وچوں مہمانے بیاید سرما باشدیا گرما پس بخدمت و تواضع و نرمی گفتگو
الجنان ولینِ اللسان، وما استفسرَ أین بات وما أکل بل ضاق ذرعًا
اکرام آں ضیف نہ کرد۔پس ازو دریافت نکرد کہ کجا خسپید وچہ خورد بلکہ دل تنگ شد
وصار کالشیطان .وإذا صار من أغنیاء فیخیّب الناسَ مِن معارف.
وشیطان گردید۔وچوں از تونگراں گردید پس مردم را ازعطاہائے خودمحروم داشت
ولو کانوا من معارف .هذه حالاتهم، وکاد أن تنعدم جهلاتهم.وإنّی
اگرچہ آں مردم ازآشنایاں باشند۔ایں حالتہائے اوشان است وقریب است کہ امور باطلۂ ایشاں معدوم شوند۔و
أنا موتُ الزُّور، وحِرزُ المذعور، وأنا حَربةُ المولی الرحمن، وحُجّة اللّٰه
من موت دروغ ہستم وبرائے کسے تعویذ ہستم کہ ترسانیدہ شدہ۔ومن حربہ خداوند بخشایندہ ہستم۔وحجت خدائے

الـديّـان، وأنـا النهار والشمس والسبيل، وفي نفسي تحققّتِ الأقاويل، وبي
جزا دہندہ ہستم۔ ومن روز و آفتاب و راہ ہستم۔و درمن قولہا درست شوند۔وبامن
أُبطلتِ الأباطيل، وأنا الواصف والموصوف، وأنا ساقُ اللّٰه المكشوف، وأنا
ہر چہ باطل بود باطل گشت۔ومن وصف کنندہ ہستم یعنی تعریف حق کار من است ومرا وصف کردہ شد یعنی در حق من پیشگوئی ہا آمدہ۔ومن
قَـدَمُ الـرسـول التي تُحشَر عليها الأموات، وتُمحَى بها الضلالات. كَهَرَ الضحى
ساق خدا ہستم کہ کشادہ است۔ومن از رسول صلی اللہ علیہ وسلم قدمے ہستم۔کہ مردگان بر و مبعوث خواہند شد وضلالات ہا محو خواہند گردید۔وقت چاشت شد

﴿۱۳۲﴾

فَلْيَرَ مَن يَّرى .وإن اللّٰـه معـنـا وظـلّـه ظليل، وكلّ رداء نرتديه جَميل. وإنا
پس ہر کہ بینندہ است بہ بیند۔وخدا باماست وسایۂ او فراخ گستردہ است۔وہر چادرے کہ بپوشم خوبست۔و
مـوفَّـقـون تُـواتيـنـا الأقلام، كأنها السهام .ومَـن عـارضَـنـا فهو ذليل، وليس
ماتوفیق یافتہ ہستیم وقلم ہا باما موافقت دارند۔گویا آں تیر ہا ہستند۔وہر کہ باما مقابلہ کرد پس او ذلیل است واورا
لـه على دعواه دليل .ولـن يُـزدهـىٰ عَـرَضُـنـا فإنه من نور العرفان، ولا يُداس
بردعویٰ او ہیچ دلیل نیست۔وہرگز متاع ما ذلیل شمردہ نخواہد شد کہ آں از نور معرفت است۔وآبروئے ما پامال
عِـرضـنـا فـإنه من عِرض اللّٰه وظِلُّ عزّةِ ربِّنا المستعان. رُويدَ بني قومي بعضَ
نتواند شد چرا کہ او از آبروئے خداست وسایہ عزت او سبحانہ است۔اے پسران قوم من اندکے از بغض خود
الشـحـنـاء، فـإنـكـم لا تستـطيعون أن تحاربوا حضرة الكبرياء. وقد بلَجتْ
کم کنید۔چرا کہ ایں طاقت شما نیست کہ بہ حضرت کبریا جنگ کنید۔وظاہر شدند نشان ہائے
آيـاتـي وظهرتْ علاماتي .وإن اللّٰـه أرغـمَ الـمَـعـاطِسَ بآي السّماء، واقتاد
من۔وپیدا شدند نشانی ہائے من۔وخدا تعالیٰ بخاک چسپانید بینی ہارا بہ نشان ہائے آسمانی۔ومطیع کرد
الشـوامِـسَ بسـوطِ بُـروقِ اليـد البيـضـاء. وتـرون خيـلَـنـا شلن على العِدا
اسپ ہائے سرکش را بتازیانہ روشنی دست درخشندہ۔ودیدہ آمد کہ اسپان ما دم برداشتہ بردشمنان
كـالـبـازي عـلـى الـعـصـفـور، أو الـصقرِ على الغراب المذعور، فركنوا إلى
چناں افتادند کہ باز بر کنجشکان افتد۔یا ہمچو صقر کہ بر کلاغ ہیبت خوردہ مے افتد۔پس ایشاں دہن خود را

﴿۱۳۳﴾ الإحجام، وكفّوا ألسنَهم من استخفافِ خير الأنام. فسِرْ في الأرض هل ترى
بستند وسوئے آں میل کردندوزبان خوداز ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم باز داشتند۔ پس درزمین سیرکن تا ہیچ پادری می بینی کہ
من قسيسٍ يطلب الآيات، أو ينكر قائمًا في الميدان بإعجاز نبيّنا خيرِ الكائنات. كلا
نشان طلب می کند یا درمیدان ایستادہ انکار معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مے کند۔ ہرگز نیست بلکہ
بل مات المنكرون، وقُبر المكذّبون وقد أرى الله آياتِه قريبًا من مائة أو تزيد.
منکراں بمردند وتکذیب کنندگان درگورہا داخل شدند۔ وخداتعالیٰ قریب بہ صدنشان ظاہر نمود یازیادہ ازیں
وأُعطيَ المسلمون لفتحِ حصون الكفر المقاليدَ. اليوم يئِس الذين كانوا
وبرائے فتح قلعہ ہائے کفرکلید ہامسلماناں رادادہ شد۔ امروزازناکامی خودآں مردم نومید شدندکہ براسلام
يصُولون على الإسلام، وأذاب لحمهم حربةُ الله فصار عظامهم كالعظامِ وكان
حملہ میکردند۔ وحربہ خداتعالیٰ افتراکنندگان را بگداخت پس بزرگان اوشاں ہمچواستخوانہا شدند۔ ونزد پادریان
للقسوس من المال ما يُبطِرهم، ومن الاحتيال ما يحرّضهم، والقوم أحضروا
مال آں قدر بودکہ شادان ومتکبر مے کرد۔ وحیلہ گری آں قدربودکہ برائے مجادلہ گرم مے نمود۔ وقوم عیسائیاں ہرچہ دردست شان
لهم ما في يدهم، وقدّموا لهم ما في بلدهم، وكان المسلمون قد عجِزوا عن
بود برائے شاں جمع کردند۔ وہرچہ درشہر شاں بود پیش آوردند۔ ومسلماناں ازاعتراضات فلسفیہ وشبہات طبیعیہ
الاعتراضات الفلسفية، والشبهات الطبعية، ووشايةِ علماء المسيحية، ورَغْبتِهم
و نکتہ چینی ہائے پادریاں تنگ آمدہ بودند۔ و رغبت شاں در آلودہ کردن
﴿۱۳۴﴾ في تلويث ذيلِ العصمة النبوية، وتتبُّعِ عثرات رسولِ الله وكسرِ شأنِ
دامن پاک نبی علیہ السلام۔ ورغبت شاں درنکتہ چینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکسرشانِ قرآن شریف۔
الصحف الرحمانية. وكان كلُّ ذالك كسيل جرّاف أهلكَ كثيرا من الناس.
وایں ہمہ سیلاب مہلک بودکہ بسیارے ازمردم بکشت۔ وہریک نفس
وضنَأَتْ كلّ نفس من أنواع الوسواس، وارتاعت القلوب، واشتدت الكروب.
ازانواع وساوس بسیار بچہ ہا پیداکرد۔ و بترسیدنددل ہا۔ و سخت شدبیقراری ہا

ودار الشيطان حول إيمان المسلمين، وأراد أن يُخرِج من صدورهم نورَ
وشیطان گرد ایمان مسلماناں بگردید۔ وبخواست کہ از سینۂ اوشاں نورمومناں بروں آرد۔
المؤمنين، وقصدهم بفضّته وفضيضه، وسُمُرِه وبيضِه، وآجله وعاجله
وقصد ایشاں کرد بسیم خویش وآب سفید خویش رواں۔ ونیزہ ہائے خود وشمشیر ہائے خود ومال بعد از دیر آیندہ
وفارسه وراجله، وصارمه وذابله، ورامحه ونابله، واشتدّ زحفُه
ومال جلد آیندہ۔ وسوار او وپیادہ او۔ ومرد پر جلد خود ومرد لاغر خود۔ ونیزہ زنندہ خود وتیر انداز خود۔ ولشکر او برایشاں
عليهم، وكلُّ كَمِيٍّ نهَض إليهم، وكاد أن يُناشوا ويُمضَغوا تحت أسنانهم
سختی ہا کرد۔ وہر سوار برخاست سوئے شاں۔ وقریب شد کہ ریزہ ریزہ کردہ شوند وخائیدہ شوند زیر دندان ہائے شاں۔
ويمزَّقوا بسِنانهم. وكانوا في ذالك متردّدين مبهوتين، وعلى شفا حفرة ﴿۱۳۵﴾
وپارہ پارہ کردہ شوند بہ نیزہ ہائے شاں۔ وبودند دریں حال ترددکنندگاں مبہوت صورت۔ وبر کنار سوراخ ایستادہ
قائمين مرتاعين. فإذا نظَر إليهم حضرةُ العزّة، وتداركهم يدُ الرحمة
وترسندگان۔ پس ناگاہ نظر کرد سوئے شاں حضرت عزّۃ سبحانہٗ۔ وتدارک کرد ایشاں را دست رحمت
وبُدّلت الأرض غيرَ الأرض، وجُعل سافِلُها عالِيَها، وحَفَدتُها مَوالِيَها
و زمین را تبدیل دادند۔ و آنکہ زیر بود او را بالا کردند۔ و نوکراں را آقا نمودند
وبطُل كلُّ ما أرجفت الألسنةُ، وذُبحتُ طير الكَفَرة، وقُصّت
وباطل شد ہمہ آنچہ زبان ہا خبر ہائے دروغ مشہور کردہ بودند۔ وذبح کردہ شد پرندہ منکراں وبریدہ شد
الأجنحةُ، وأتممنا عليهم حجّةً بعد حجّة، وبكّتْناهم دفعةً بعد دفعة
پر ہائے او و کامل کردیم ما بریشاں حجت بعد حجت۔ و لاجواب کردیم او شاں را
حتى صار لنا المضمار، وما بقي للعِدا إلّا الفرار.
بارہا۔ تا بحدے کہ میدان برائے ما شد۔ برائے دشمناں بجز گریختن چیزے نماند۔

——— ☆ ☆ ☆ ———

انڈیکس

روحانی خزائن جلد نمبر ۱۶

مرتبہ: مکرم عبدالکبیر قمر صاحب

زیر نگرانی

سید عبد الحی

آیات قرآنیہ



احادیث نبویہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بلحاظ حروف تہجی

احادیث بالمعنی

☆☆☆

الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بلحاظ حروف تہجی

عربی الہامات

☆☆☆

فارسی الہامات

☆☆☆

کلید مضامین

الف

احادیث بالمعنیٰ

حیات مسیح

خلافت

دجال

رسول

زمانہ

ساعۃ (قیامت)

منارۃ المسیح

مومن

مہدی

نبوت

نزول مسیح

نفس امارہ

نفس مطمئنہ

نیوگ

وفات مسیح

ولایت

ہندو مذہب

یاجوج ماجوج

یہود ۲۶۱



اسماء

☆☆☆

مقامات

☆☆☆

کتابیات

☆☆☆